

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

ہمارے لئے انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ ہم آپ کے سامنے:

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

پیش کر رہے ہیں۔ بریلویوں کے نام نہاد صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی صاحب نے تقویۃ الایمان پر اعتراضات پر مشتمل ایک کتاب ”اطیب البیان“ شائع کی جس میں اپنے پیرومرشد مولانا احمد رضا خان بریلوی سے سیکھے ہوئے دجل و فریب، کترو بیونت، کے تمام گروں کا استعمال کیا گیا۔ مولانا حافظ عزیز الدین مراد آبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو نعیم الدین صاحب ہی کے ہم وطن تھے نے قصہ زمین بر سر زمین کے مصداق اطیب البیان کا جواب لکھا جو ۸۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ تقویۃ الایمان کے دفاع میں اتنی مبسوط کتاب نہ اس سے پہلے لکھی گئی تھی اور نہ اب تک لکھی جاسکی ہے۔ مولانا عزیز الدین مراد آبادی صاحب کا تعلق اگرچہ مسلک اہلحدیث سے تھا مگر اکابر علمائے اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند سے انتہائی عقیدت واحترام رکھتے تھے۔ جیسا کہ آپ کتاب میں جگہ جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہم ہمیشہ کی طرح اس بار بھی قاطع رضا خانیت ویزیدیت محترم مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی (نائب مدیر دو ماہی نور سنت وناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان) کے بے حد ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر اس کتاب کی ایک عدد فوٹو کاپی سکین کیلئے فراہم کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا ساجد صاحب نے جوانی اور کم عمری ہی میں اس فتنہ کا جس طرح تعاقب کیا اور جتنا مواد اس فتنے پر کام کرنے والوں کیلئے مہیا کیا وہ صدیوں تک اس راہ پر چلنے والوں کیلئے مشعل راہ اور مولانا کیلئے صدقہ جاریہ رہے گا۔ اللہ پاک ان کی عمر و عمل میں برکت فرمائے اور حاسدین کے شر و حسد سے بچائے۔ آمین۔

خام العلماء

سیف اللہ حنفی

www.RazaKhaniMazhab.com

www.BarelviMazhab.tk

www.Facebook.com/RazaKhaniFitna

اِنَّ يٰلَهٗ عِنْدَ كُلِّ بَدْعَةٍ كَيْدٌ يُّهْلِكُ اِلَیْهَا الْاَسْلَامَ
وَاَهْلَهُمْ وَلِيًّا قَدْ بَعَثَ عِنْدَهُ
(قال ابن مسعود وقد روي عن رسول الله)

حضرت علامہ شہید کی خصوصیت کبریٰ

حضرت شاہ اولیٰ اللہ کا مقام ہر رنگ میں کس درجہ جامع و کامل ہے یہاں ہم یہ بیان
جو کچھ ہوا تجدید و ترمیم علوم و معارف اور تعلیم و تربیت اصحاب مستعد و کتب محضہ
اس سے آگے نہ بڑا سکا۔ قلم عمل و نظارہ اور کھجور و شیلو کا پورا کام تو کسی دوسرے
مرد میدان کا منظر تھا۔ اور معلوم ہے کہ توفیق الہی نے یہ معاملہ صرف حضرت علامہ
بجاء شہید کے لئے مقرر کر دیا تھا تو حضرت شاہ صاحب کا بھی اس میں حصہ نہ تھا
میںواصحت بتیغیر زمانہ عالم برادر
آں باغیاں کہ تربیت آں نبال کو

اگر خود شاہ صاحب بھی اس وقت ہوتے تو انہی کے جھنڈے کے نیچے نظر آتے۔
... شاہ صاحب نے سراج وقت کے حد تحمل و استعداد سے عبور ہو کر حکم

بروز رنگت اولیٰ کتم کہ خلوتیاں

مربوہ کشتاوند و در فرد بستند

..... کو موت و اصلاح امت کے بوجہ پیرانی و ملی کے کھنڈہ دی اور کوئل
کے چھروں میں دفن کر دیے تھے۔ اب اس سلطان و اسکندر عزم کے بدولت شاہ جوان
آباد کے بازاروں اور جامع مسجد کی سیر و سیویں پر ان کا ہنگہ مریج گیا۔ اور ہندوستان
کے کناروں سے بھی گزرو کر نہیں معلوم کہاں کہاں تک چرچے اور افسانے پھیل گئے ہیں
باقوں کے کہنے کی بڑوں بڑوں کو بند چھروں کے اندر بھی تاب نہ تھی۔ وہ اب برسر
بازار کی چار پی اور چور پی تھیں۔ اور خوب شہادت کے چھینے صرف و شکایات کو نقوش
و مواد بنا کر صفحہ عالم پر ثبت کر رہے تھے۔

آخر تو انہیں گے کوئی وقت نکال سے ہم

محنت تمام کرتے ہیں آج آسماں سے ہم

سلسلہ مطبوعات غبر ۲۷

طابع : عبدالرحمن کوثری
مطبع : اشرف پریس ہاؤس
ناشر : المکتبۃ المستفیضہ
قیمت : اٹھارہ روپے ہر سال

جو حق مسطور

پھر کیا اس وقت ہندستان علم و عمل سے خالی ہو گیا تھا؟ یا سن پر چلنے والے اور حق کا درد رکھنے والے معدوم ہو گئے تھے؟ ہاں ہے جو ایسا کہہ سکتا ہے، خود اسی خاندان عالی میں کیسے کیسے اکابر و اساتذہ علم و عمل موجود تھے، حضرت شاہ عید اہر ریکورس تدریس کی بادشاہت سمروند و بھارا اور مصر و شام تک پہنچی ہوئی تھی، شاہ علی قاری اور شاہ رفیع الدین علم و عمل کے آفتاب تھے، خاندان کے باہر اگر ان کے تربیت یافتہ کو دیکھا جائے تو کوئی گوشایا نہ تھا یہاں ان کا بیضابین علم کام نہ کر رہا ہو۔

..... بتائیں ہر ایک معاملہ ہے کہ وہ جو وقت کا ایک سب سے بڑا کام تھا اس کے لئے کسی کے قدم کو جنبش نہ ہوئی، سب دوسرے دوسرے کاموں میں دو گئے۔ یا جہول کا کام یا مدرسوں کا۔ لیکن میدان والا معاملہ کسی نے بھی نہیں کیا؟ وہ تو کیا ایک خاص پہلو تھا جو صرف ایک ہی قسم کے لئے تھا اور ایک ہی پرچست آیا، دنیا اس کے لئے خلعتِ عظمت اور تشریف قبول کا ندھے پر ڈالے منظر کشی تھی۔ زمانہ اپنے سادے سامانوں کے ساتھ کب سے اس کی راہ تنگ دیا تھا۔ آئندہ واروں پر امید دار کے بعد دیگرے گذرتے رہے مگر اس کا مستحق کوئی نہ نکلا:

باید غم اور طرمن ہر کس کے غم و م
عاجز خدوایں قرب بنام ز سرافند

(حضرت مولانا ابوالکلام آزاد)

(تذکرہ ۲۴۵-۲۴۷ طبع اول)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

اہم مشمولات کتاب اکل البیان فی تقویتہ الایمان

۹	تقدیر - (حقیقت مجموعیاتی)	۹	تعالیٰ خیر اللہ کی بحث	۲۳
۱۰	مقدمہ: جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب	۱۰	وسیلہ ذات کا علم حوازا اور ایک آیت کی	۲۴
۱۱	سوانح حیات حضرت مولانا	۱۱	تحقیق و تفسیر	۲۵
۱۲	تہذیب: حضرت مولانا ابوالوفاء عثمانی	۱۲	آئینہ میں ایہا النبی کی بحث	۲۵
۱۳	(ریاضچہ - مولانا)	۱۳	عبادت صراطِ مستقیم کی بحث	۵۰
۱۴	مولانا اظہار البیان کی خوش گامی کے نمونے	۱۴	جامع ترمذی کی حدیث تحقیق پر بحث	۶۰
۱۵	تقلید کا بحث	۱۵	روایت امینونی یا ابوالوفاء کی بحث	۷۰
۱۶	اقوال شاہ عبدالعزیز و ردِ تقلید	۱۶	سماح موقی اور ذلیف شینا اللہ	۷۲
۱۷	حافظ ابن حجر کے ارشادات و بارہ ردِ تقلید	۱۷	بحث اہل بیت اللہ الخ	۸۱
۱۸	فرموداتِ مذہبی و مسجدی	۱۸	آیت مائوس: اللہ الاہم شرکون کا مطلب	۸۲
۱۹	تصریحات علامہ شاہی	۱۹	آیت یعبدون من دون اللہ کا مطلب	۹۳
۲۰	اعتزاقات مولوی احمد رضا خان صاحب	۲۰	مسئلہ شفاعت کا اجمالی ذکر	۹۴
۲۱	خان صاحب بریلوی کے بقول نقباءِ حنیفہ	۲۱	اشراک فی التصرف کا بحث	۹۷
۲۲	کی تقلیدی لغزشیں	۲۲	غیر اللہ کی تدریسیات	۱۰۶
۲۳	مولانا شہید کے ارشاد کی صداقت	۲۳	ایصالِ ثواب میں دعویٰ کا تعلق و تخصیص	۱۱۷
۲۴	تفسیر مولانا محمود الحسن کا مطلب	۲۴	بریلوی اکابر کے اقوال کی روشنی میں	۱۱۷
۲۵	توحید و شرک کا بحث شاہ عبدالعزیز	۲۵	برعات کے نظائر وغیرہ الخ	۱۳۵
۲۶	غیرہ علماء کے اقوال کی روشنی میں	۲۶	بدعت کی تشریح اور شاہ لیر الخ	۱۳۸
۲۷	بوسہ قبر کا عدم حوازا	۲۷	انتقاد امور کا التزام و دوامِ بدعت ہے	۱۳۰

۲۵۴	۱۳۰	خان صاحب بریلوی کے مسئلہ کا فقرہ	روایات متعلقہ زیارت قبر نبوی
۲۵۵	۱۳۱	مولانا گل محمد خاں مراد آبادی کی تائید	اہل حدیث کا اقرار و دعوت
۲۵۶	۱۳۲	صراط مستقیم اور مسئلہ البصائر	زیارت قبر نبوی کا طریقہ
۲۵۸	۱۳۴	نذر و نیاز اور شاہ عبدالعزیز	حنفیہ مذہب متورہ کو حرم نہیں مانتے
۲۶۰	۱۵۲	استدلال غیر ائمہ اور شاہ عبدالعزیز	اکثر حنفیہ کا مذہب ہے کہ کعبہ سے لے کر
۲۶۵	۱۵۵	قوی شاہ عبدالعزیز اور بادشاہ جوان	تبرک پر تمام ابوحنیفہ کی کہانی سمجھتی ہے
۲۶۷	۱۶۰	شرک کن باتوں سے تحقیق ہو جاتا ہے	خانہ کعبہ کے ساتھ شخص کام تبرکوں کیساتھ
۲۶۸	۱۶۲	غیر ائمہ کے لئے مسجد	تبرکات کی شرعی حیثیت؟
۲۶۹	۱۶۱	غیر ائمہ کے نام کا فہرہ وغیرہ مسائل	عجیب و غریب مفالطے!
۲۷۰	۱۶۴	غیر ائمہ کی نذر	قبر پر نماز جنازہ کا ثبوت
۲۷۱	۱۶۸	مشکل کے وقت غیر ائمہ کو پکارنا	برسخت متعلقہ عبادات میں شرک
۲۷۲	۱۷۰	غیب دانی اور حاضر ناظر کی بحث	بعض مفالطے اور ان کے جواب
۲۷۳	۱۸۶	انبیاء و شہداء کی برزخی زندگی	کسی شخص کو شہداء کہنے کی ممانعت
۲۷۴	۱۸۷	الزام گستاخی اور اس کی حقیقت	سبوت علم غیب
۲۷۵	۱۸۸	ذاتی اور مفاتی کی بنیہ تیر تقسیم	بہلہ علم غیب مفالطوں کا انار
۲۷۶	۱۸۹	بریلویت اور شیعہ	تعداد دہی حضرت علیؑ علیہ السلام
۲۷۷	۱۹۰	مسئلہ تصوف و قدرت میں پند مفالطے	اس حدیث کی تشریح کہ حضرت صلح
۲۷۸	۱۹۱	دیارہ اشراک فی التصوف احادیث کا غلط استعمال	لے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا
۲۷۹	۱۹۲	معجزہ رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا	علم غیب کے قاصد اہل ہونے کے دلائل
۲۸۰	۱۹۳	مسئلہ تصرف میں مزید حدیثی مفالطوں کی حقیقت	تصریحات مولانا شہید دربارہ فضائل و
۲۸۱	۱۹۴	اہل اہل روایت بہت کمزور ہے دعا شیعہ	محمد محمدیہ
۲۸۲	۱۹۵	عبادات میں شرک کی بحث	ترجمہ و تفسیر و بحث مختصر الغیبیہ
۲۸۳	۱۹۶	حصول فیض کے لئے کسی قبر کے سفر کا مبحث	صراط مستقیم کی ایک عبارت مفالطوں کی حقیقت
۲۸۴	۱۹۷		تقویۃ الایمان کی ایک عبارت سے مفالطہ

۲۵۵	۳۰۵	واقعات انگ اور علم غیب	مسئلہ بشریت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
۳۰۶	۳۰۶	آیت نقل لا یعلم من فی السموات والارض	مسئلہ نبوت شہداء و انبیاء اور وقت قبر نبوی
۳۰۷	۳۰۷	آیت ان اللہ عندہ علم الساتر والکیر	مٹی میں مٹنے کی تحقیق
۳۰۸	۳۰۸	استخارہ مستونہ و دیگر	مسئلہ حرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۳۰۹	۳۰۹	مروید استخارہ و احادیث	روایت ابن اللہ عن علیؑ کا لڑنے کی نفیس
۳۱۰	۳۱۰	مشاور باتوں کے چند نمونے	علی تحقیق (حاشیہ)
۳۱۱	۳۱۱	مؤلف العجب اور مسئلہ رفع یدین	حضرت علیؑ علیہ السلام کی تفصیلات متنبہ
۳۱۲	۳۱۲	قنادی شایہ تصریحات دربارہ توحید و نبوت	معلوم نہیں تھیں
۳۱۳	۳۱۳	فتح المبین اور مسئلہ اعلیہ	تحقیق حدیث و اللہ کا ادویہ
۳۱۴	۳۱۴	قواتر احادیث رفع یدین	مسئلہ اتقان تفسیر کا بیان
۳۱۵	۳۱۵	آیت و مواصل من بعد موتہ	بے علمی کی بات
۳۱۶	۳۱۶	مسئلہ صلح موقفہ حنفی اور فاضلہ بریلوی	ہر مخلوق پر یا ہو یا جموعہ الہی کی تحقیق
۳۱۷	۳۱۷	آیت دو کثرت اعلم الغیب	ایمان مسئلہ بریلی سے تائید تقویۃ الایمان
۳۱۸	۳۱۸	یزدگان و بدعت علیؑ علیہ السلام اور مسئلہ حاضر ناظر	عزت و دولت کا مفہوم
۳۱۹	۳۱۹	دلائل احادیث کی بحث	عبادت نوافل الفرائض اور برکت
۳۲۰	۳۲۰	مسئلہ علم غیب میں علمی تاریخ کی پند و تقریر	مؤلف کا مولانا شہید پر بیان اور مختصر بحث
۳۲۱	۳۲۱	علم غیب میں حنیفہ کی تصریحات	امام غزالیؒ کی شہادت
۳۲۲	۳۲۲	صراط مستقیم کی عبارت کا جواب	امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے امام پر ایک ایسا دعا
۳۲۳	۳۲۳	ایک آیت سے مصافحہ کے دون	خلاصہ اقوال علماء و مشائخ دربارہ عظمت
۳۲۴	۳۲۴	شفاعت کا بیان اور اس کی حقیقت	شان حق تعالیٰ
۳۲۵	۳۲۵	الزہدات و مقامات کی حقیقت	بحث ندامت خلاصہ اقوال حضرات بریلوی
۳۲۶	۳۲۶	مشاور بیان کی بحث	مولانا شاہ محمد سہبائی کے علم و فضل پر
۳۲۷	۳۲۷	خیانتیں اور ان پر فاسدینا	مسئلہ شہادت
۳۲۸	۳۲۸	پادشہ جو سرحد پر حکمران ہے	مولانا شہید محمد زبیر حسین محدث دہلوی کی
۳۲۹	۳۲۹	حدیث الزکوٰۃ احکام پر بحث	سند حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق

الحمد للہ ہم کہیں چہرہ کہ خالفتہ نواسبت + آخر کار در پردہ وقت میر پندیدہ
 خانوادہ ولی اللہی کے کل سرسبز مولا احمد اسماعیل شہید قدس اللہ روحہ و جودہ و نورہ
 کی پروردہ پرتا شیر سربا اطلاق ایمان پروردہ گتہ آفریں اور قبول خاص و عام تالیف کتاب
 "تقویۃ الایمان" جب تیرہویں صدی ہجری کے پانچویں عشرے میں (۱۰۴۰ تا ۱۰۷۵ھ) میں منعقد
 شہر دیوبند کے اس وقت کے احوال و ظرف کے مطابق تاشاعت پذیر ہوئی، تو بعد ازاں
 دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے، پڑھنے میں طاقت پرور اثر رکھتی ہے
 اس کی وسعت تاشیر کا یہ عالم تھا کہ حسب ارشاد مولا تاشیر احمد گنگوہی مرحوم:-
 "اس تقویۃ الایمان سے بہت ہی لطیف ہوا چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب کی حیات ہی میں
 دودھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ قطع ہوا اس کا کوئی انداز ہی نہیں
 ہو سکتا" (امیر الروایات محبوبہ دیوبند حکایات اولیاء ص ۹۲ طبع دیوبند)
 اور حقیقت یہ ہے کہ تقویۃ الایمان جو شخص بھی صاف ذہن سے پڑھے گا وہ محسوس کرے گا
 دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس سے کہہا + میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
 شہادت میں شاہ شجاع عبدالعزیز کے ایک شاگرد کا بیان ملاحظہ ہو:-
 "میں اب تک دنیا کی حالت دیکھتا رہا اور جو کچھ لوگ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے ان کی
 باتیں بالکل میرے ہی گونے لگتی تھیں اور میں سمجھتا تھا کہ دنیا اس وقت گمراہی میں مبتلا ہے اور
 میرا ایمان باقوں کو ڈھونڈھتا تھا مگر کنوس میں پھاگ پڑی ہوئی تھی نہ کسی کو دین کہ
 غیر تھی نہ کوئی تیلانہ والا تھا مولوی اسماعیل کا احسان ہے کہ انہوں نے پانی اور پھانگ
 کو لنگ کر دیا اور سیدہ عاراستہ بتلادیا (امیر الروایات محبوبہ دیوبند ص ۹۳)
 یوں سمجھئے تقویۃ الایمان کی انبیائی و دعوتی توحید نے کلکتہ سے پشاور اور شانی بند سے
 جنوبی ہند کے دیوانہ لے پھرتے ہیں تو لڑل پید کر دیا تھا اور جب مشرکانہ رسوم و رواج کے
 حدیوں پر لے قلعہ دل میں شکاف پڑنے شروع ہو گئے تو منطقی و توانائی کی نظر ثانی محسوس میں گمن

۸۰۹	مولانا فضل حق اور مولانا شہید	۸۶۶	حضرت میاں صاحب دیوبند پر اہتمام
۸۱۱	دیگر علماء نامدار و فضلاء اعمار	۸۶۷	دش کی تشریح و تفسیر کی حیثیت
۸۶۶	ابلی حدیث پر طعن الی بدعت کی طاعت	۸۶۸	مولانا شہید پر تفسیر گنگوہی کا الزام اور اس کی تردید
	امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیادوںی	۸۶۹	سبب و شتم اور دشمنی کفریہ
	کی تشریح و تفسیر	۸۷۰	مولانا کی خوش کامی کے نمونے
۸۶۶	گھر کا بھیدی	۸۷۱	مسائل عقائد و فروع میں مولانا شہید کے
۸۶۶	فتویٰ فی حق دیوبند و توحید و توحیدیت خانہ	۸۷۲	رجوع کی بحث
۸۶۶	مولانا گنگوہی اور تفسیر الایمان	۸۷۳	عدم رجوع کے نمونے (دعا شریف)
۸۶۸	مولانا شہید پر یحییٰ ملک میری کا بہتان	۸۷۴	تعلیل شخصی و علمی بالحدیث میں مولانا شہید
۸۶۸	مفسر کیفیت جہاد فی سبیل اللہ	۸۷۵	ایک مناظرہ
۸۶۸	سید صاحب کا ایک اہم مکتوب	۸۷۶	مدنی و توفیق مولانا شہید تاشیر کی تصدیق
۸۶۸	منعہ امامت و قرعہ سے پرہیز و اقتباسات	۸۷۷	حقیقی صدر الدین صاحب مرحوم
۸۶۸	حقیقی ابن عربیہ کا تائید و اضطراب	۸۷۸	حقیقی مسند احمد مرحوم
۸۶۸	حقیقی ابن عربیہ کے اختلاف کی حقیقت	۸۷۹	نصیر الدین شاہ عبدالعزیز کی پسند کردہ
۸۶۸	تعلیل شخصی کی شرعی حیثیت	۸۸۰	کتاب ہے
۸۶۸	تعلیل شخصی اور مولانا شہید	۸۸۱	مولانا شیخ محمد قاضی مرحوم
۸۶۸	تعلیل اور شاہ ولی اللہ	۸۸۲	صاحب ایضاً فی الجہن
۸۶۸	نسبت محمدی	۸۸۳	مولوی ارشاد حسین مرحوم
۸۶۸	مزید عجائبات قصیدہ وغیرہ	۸۸۴	مولانا قریب الدین صاحب مرحوم
۸۶۸	مولوی نعیم الدین اور مسئلہ رفع الیدین	۸۸۵	شاہ عبدالعزیز کے بعد مولانا خانہ
۸۶۸	تشیع	۸۸۶	مولانا کے خلاف پہلا ہنگامہ سن ۱۲۸۰ھ
۸۶۸	مکتوب شاہ عبدالعزیز محمد شہید دیوبند	۸۸۷	مولانا شہید اور مولانا شہید الدین مرحوم
۸۶۸	سنو مکتوب	۸۸۸	مولانا شہید کا خلاستہ بعد اسی کے نام
۸۶۸	تصدیق و تائید خط ہوا	۸۸۹	رسالہ ایک روز کی حقیقت
۸۶۸	نامہ کتاب	۸۹۰	اکابر دیوبند اور مولانا شہید

خانقاہی تصوف کے بارہ دار اور تقلید میں سرشار اصحاب حجتہ و مشاران موجد اثرات و
 نتائج حست سے تلامذہ اور ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ حضرات
 تقویۃ الایمان کے بیان اور توحید خالص کو یا تو سمجھ نہ سکے یا پھر کسی اندرون نفس کی غمی شرارت
 یا کسی سازش کا شکار ہو گئے۔ حالانکہ مولانا نے تقویۃ الایمان :-

”کھینچے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا جس میں سید صاحب مولوی عبدالحی
 صاحب، شاہ اسماعیل صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، مولوی فرید الدین صاحب
 مراد آبادی، موسیٰ خان، عبداللہ خان ملوی بھی تھے اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش
 کی اور پڑھا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ
 بھی آئے ہیں اور میں جگہ جگہ ترمیم بھی کر گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک تھی تھے شرک جن
 کھدیا گیا ہے ان وجوہ سے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی اگر میں
 یہاں رہتا تو ان مضامین کو میں خود میں ہی ترمیم کرچکا ہوتا لیکن اس وقت میرا ارادہ
 حج کا ہے اور وہاں سے واپسی پر عزم جہاد ہے اس لئے میں اس کو کم سے کم ضرور کر گیا اور
 میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس یاد کو اٹھائے گا نہیں اس لئے میں نے یہ کتاب کھدی ہے۔ گو
 اس سے شورش ہوگی۔ مگر توقع ہے کہ وہ بڑھ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے یہ میرا خیال ہے اگر آپ
 حضرت کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جاوے۔ ورنہ اسے چاک کر دیا جائے۔ اس پر
 ایک شخص نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہئے مگر کلاں غلام مقام پر ترمیم ہونی چاہئے
 اس پر مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسماعیل صاحب اور عبداللہ خان ملوی اور موسیٰ خان
 نے مخالفت کی۔ اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اس پر پھر میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے
 بعد بالافتاق طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اور اسی طرح شائع ہونی چاہئے چنانچہ
 اسی طرح اس کی اشاعت ہو گئی۔ (ادبی زیات ص ۹۲)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقویۃ الایمان کے مجددات اس خاندان کے اہل علم و تحقیق کے متفق علیہ ہیں
 اور یہ ہے بھی امر واقعہ۔ شاہ ولی اللہؒ کی اہم تصانیف جو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 متحدہ المومنین وغیرہ کتابوں پر جس کی نظر ہے اس پر بھی نہیں۔
 یہی نہیں بلکہ دہلی کا پڑھا کھانا مقتدر طبقہ بھی مولانا کی تحریک اصلاح سے بہت متاثر و ان کی
 اصلاحات کو نیک نظر استہسان و دیکھا اور دل سے پسند کرتا تھا۔ صدرالصدور مولوی عبدالقادر خاں

رام پوری دستوفی ۱۲۶۵ھ اپنے اسوال و واقعات پر مشتمل کتاب وقائع عبدالقادر خانی میں
 بسلسلہ واقعات ۱۲۶۳ھ لکھتے ہیں :-

”دہلی میں مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی عبدالغنی خلیف شاہ دہلی اور محدث دہلوی
 نے جو حسن بیان، توفیق استیلا اور تیرنی زمین میں اس زمانہ میں اپنے دادا اور چچا
 کی یادگار تھے مخلوق کو ان بدعات سے روکنے پر جو مستحبات و مکر و حیات میں مخلوق کو
 میں حجت بائز درنگی تھی جب وہ کے دن جامع مسجد میں اور دوسرے دنوں میں اس قسم کے
 بمحفل میں بیان کرتے تھے تو ان کے وفادار بندے بہت تھے انھیں تھے اور جو لوگ
 بدعات پر عمل کرتے ہیں اور یا تو اسلاف کو انبیاء و رسل کے مسنونات کا ناخ میچتے ہیں
 اگرچہ اس کلمہ کے تحت کثرت باز رہتے ہیں لیکن بدعت جسک پر عمل کرتے ہیں کہ اس کی بات
 اسلاف کے خلاف ہے اور اسوچنا چاہئے کہ جب کوئی باطنی شریعت کی مخالفت پروردگار
 کرے تو کیا اس بنا پر کہ جس فرقہ پرستوں اور اصحاب و شاگردانہ وہ ہم کے خلاف ہے
 مولا خندہ اور سرزنش کا مستحق سمجھا جائے گا؟ اور جن مشائخ و علماء نے سنن انبیاء و اسلاف
 و صلحاء کے مقابل میں بدعات جاری کی ہیں ان سے قیامت میں پانچویں کیوں نہ ہوگی؟
 وہ زمانہ نبوت کے قرب و بعد کی وجہ سے بدعت اسلام کی وجہ سے سنت نہیں ہو جاتی؟
 (وقائع عبدالقادر خانی کا اردو ترجمہ علم و عمل ص ۲۲۳ ج ۲۔ ترجمہ خواجہ محمد تقی علیہ السلام)

مولانا شبیر کا اندازہ صحیح نکلا۔ شورش ہوئی اور خوب ہوئی جس نے بعض دفعہ جوشوں اور
 مناقشوں کی صورت اختیار کر لی۔ چنانچہ ۱۲۶۳ھ میں :-
 ”خواجہ محمد میر تقی کی ترمیم سے مولوی محمد تقی صاحب اور مولوی محمد صاحب
 اور مولوی رشید الدین صاحب نے جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مولانا محمد اسماعیل صاحب
 و مولانا عبدالحی صاحب کے سامنے چند قریری سوالات پیش کئے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب

نے مولوی عبدالقادر خانی سے اپنی رائے میں مرتب کرنی شروع کی تھی معلوم ہوتا ہے مولانا کی سوتختی ہونے کی
 تھوڑی سی مدت بعد انھوں نے ترمیم کی دیکھ کر وقائع عبدالقادر خانی کا ترجمہ علم و عمل ص ۲۲۴ ج ۲ (لیج کراچی)
 ص ۲۲۵ ج ۲ (لیج کراچی) مولانا صاحب نے جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مولانا محمد اسماعیل صاحب
 سے اپنی رائے میں مرتب کرنی شروع کی تھی معلوم ہوتا ہے مولانا کی سوتختی ہونے کی
 تھوڑی سی مدت بعد انھوں نے ترمیم کی دیکھ کر وقائع عبدالقادر خانی کا ترجمہ علم و عمل ص ۲۲۴ ج ۲ (لیج کراچی)
 ص ۲۲۵ ج ۲ (لیج کراچی)

نے تو ان کو فوراً ایک خط لکھ کر کہہ دیا کہ یہ میاں جی کی دستور میاں کے سوالات ہیں
پھر مولانا عبدالحی صاحب نے علامہ کے قریباً ان کے جوابات میں دو جگہ میں کج
دفعہ موقوف کا عدم رکھنا ہوں وہاں جا کر ان کے جوابات لکھ بیٹھیں گا مولوی صاحب نے
صاحب نے فرمایا کہ آپ دفعہ پھر جائیں بیٹے ان کے جوابات تحریر فرمائیں مولوی عبدالحی
صاحب نے اسی جلسہ میں قلم و دوات منگوا کر جواب تحریر کیا اور فرمایا کہ اس پر کچھ اور
مشورہ شکوک کہ ہم تو یہاں کو فریق ثانی سے صاف کہہ چکے ہیں یہ جتنا اہل علم مناظرہ
ختم ہوا۔ وہ سوالات یہ ہیں جو مع جواب نقل کئے جاتے ہیں:-

- سوال اول۔ جناب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب قدس سرہ را فضل و علم پر اعتقاد واریہ؟
سوال دوم۔ جناب سرور پر سہ قبو والہ خود سے داد و دینی ایشاں پہ میگوید؟
سوال سوم۔ اذان بعد دفن میت عند القبر جائز است یا نہ؟
سوال چہارم۔ قہر ب شامخنی است یا نہ؟
سوال پنجم۔ بدعت منقسم بسوئے حسنہ و سیئہ است یا نہ؟
جواب از طرف مولوی عبدالحی صاحب

جواب سوال اول۔ ایک علم و فضل مولانا مدوح مغفور از ظہادی و کشتی زیادہ تر بل ہم جناب
صاحبین در فقہ و در عمارت و تفسیر حدیث و تفسیر از صاحبین پیش تر باعتبار خود میدانیم۔ واللہ
اعلم بالصواب۔ باز گفتند کہ مولانا موصوف و حق من چہ فرمودند؟ میدانیید یا دارید یا نہ؟
مولوی محمد حسن اللہ وغیرہ گفتند میدانم کہ مولانا در حق شہا فرمودند کہ نصف علم من مولوی عبدالحی
است و در دیگر نصف ہمہ شاگردان من شریک اند۔ مولوی عبدالحی باز گفتند کہ ہر شاگردان
مولانا قابل مناظرہ من نیستند آری ہما و لست توانم کہ در فقہ

جواب سوال دوم۔ ایک علمائے سابقین نور مشہد اند کہ بر سواد و فن قیروا عادت یہود و
نصارائی است و در تحریرات اعلیٰ قاری و شیخ عبدالحی محدث دہلوی وغیرہ ملاحظہ فرمائید۔ از
بعض متاخرین گفتند کہ مولانا مدوح بوسہ قبر والد ماجد خود سے داد و دین مولوی عبدالحی گفتند
اگر صاحبان رایا و است یا نہ کہ روزے مولانا بایں زیادت قبر والد خود در قبرستان رفتہ بود
و بوسہ دادند حافظ محفوظ بآواز بلند گفت کہ اے صاحبان حاضرین یہ بے ہدایت کہ شیخ خود بوسہ
قبر دادہ پس مولانا سخن حافظ شیعہ فرمودند کہ بوسہ قبر بلا ریب عادت یہود و نصاریٰ است

و حال من ایساست کہ دفعہ نزدیک قبر والد سے آیم از بس متغیر حال و بدحواس سے شوم و حالات
بدحواس و اضطرابی ایہ امر سادہ سے شود و فعل متغیر الحال و بدحواس و شرع معتبر
و مقبول نیست۔ حاشا کلا لہ سہ قبر و نیست۔

جواب سوال سوم۔ ایک اذان داؤن بعد دفن میت ہم وہاں سہ نیست پس مکروہ
تواید بود بنا بریں و لہذا ہر اذیہ و دیگر کتب متداولہ معتبرہ حنفیہ اثر سے پذیر نیست مولوی
محمد حسن اللہ صاحب گفتند بر تفسیر قیاس و مکتبہ مولوی عبدالحی گفتند بنا قاعدہ علی القاسد
ست زیرا کہ حنفیہ وغیرہ حدیث تفسیر را ضعیف گفتند و قابل احتجاج نہ است۔ واللہ اعلم
بالصواب۔

جواب سوال چہارم۔ ایک من برد ب حنفی مثل لہادی و کشتی ہم با سواد صحیح کار بندے
شوم نہ مثل مالک اللیل یا بندم۔

جواب سوال پنجم۔ بدعت شرعیہ منقسم نیست۔ کل بدعت ضلالہ کما رواہ اصم
شہاب الخوارزمی وغیرہ بنیید و حضرت مجدد الف ثانی در دوسہ مکتوب خود ایسے واقع فرمایا کہ
و در فتح اباری بحث حدیث شہر الامور و محدثاً ملاحظہ بکنید آری بدعت نفویہ منقسم
است کما لا یخفی علی الماہر بالشریعۃ واللہ اعلم بالصواب

ملحہ جملہ شافعیہ السنہ النبویہ (۱۱۰۰ھ) ص ۷۹۔ شمارہ ۱۱۰۰ ہجریہ (۱۱۰۰ھ) یہ علمی و تحقیقی ماہ نام حضرت
مولانا محمد حسین بیگانی رحمہ کی ادارت میں ساہیوال تک شائع ہوتا رہا ہے یہ شمارہ مولانا غلام رسول صدق
چترال پور کی منایت سے طبع جس کے لئے میں ان کا بہت ہی ممنون ہوں۔

اس شمارہ کا اجمال تذکرہ کل ایام کے صفحہ ۸۰ پر بھی آیا ہے یہاں جناب مولف نے لکھا ہے کہ اس شمارہ
کی رد و اکتساب خانہ سید حسن شاہ رامپور انڈیا میں قلمی موجود ہے۔ مولانا قاضی بشیر الدین قزوینی نے ان الفاظ میں
اس کا تعلق ذکر کیا ہے: غلام محمد صاحب اس کتاب میں بدعت فتویٰ بعض مسائل کی تفسیر میں کیا مثل بوسہ قبر
وغیرہ بلا ملاحظہ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ میں کہ نہ یہاں وقت مولانا جاب یا صواب داد و دین فرمودند کہ
ہر کہ یہ خلاف پرانہ و طریق مناظرہ و از دست نہ دہدہ بالفرض اگر دایت فقہی معارض قول یا پیش نہاید
و ایک کہ روایت روایت فقہیہ طبعیہ و حدیثی بوسہ کہ ہم اللہ تعالیٰ داؤن ایساں تا لہادی
و کشتی و صاحب ہدایہ و اشہارہ مولانا قابل قبول ہو و دایت فقہیہ طبعیہ ساجد تا کہ یہ حک کتاب
سنت و امتحان نیاید و موافق اصول و قواعد شرعیہ نہایت مقبول و گرد و باقی مایہ منہم اے کے نیچے
مذہب حنفیہ ص ۲۷۰ حدیث سوم و فتاویٰ مکتوب ۱۸۹ (۱۲۷)

تقویۃ الایمان پر اعتراضات مولانا افضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم کو بھی تھے مثلاً وہ جو بعد میں مسئلہ امکان و اقتناع نظیر عنوان پایا جس کا جواب خود مولانا شہید نے قلم برداشت کیا تھا جو یکم روزی کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ غالباً اس کے بعد مولانا خیر آبادی موصوف نے تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جس کا جواب مولانا حیدر علی دہلوی نے لکھی (متوفی ۱۲۶۲ھ) نے تحریر فرمایا۔ (صواعق میں ۲۶) اس مسئلہ میں مولانا شہید کی قوت و دلیل کا شاید یہ خیال تھا کہ مولانا افضل حق کے بعض شاگردوں نے بھی دلائل کی تائید کی۔ مثلاً مولانا سراج الدین لکھنوی جنہوں نے استاد کے دربار مولانا کے حق میں ایک رسالہ لکھا ترجمۃ الخواصر ص ۱۹۷ بجگہ حضرت مفتی صدر الدین آزاد و وغیرہ نے بھی مولانا کی تائید میں تحریریں شائع کرائیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ شروع سے یا رد و قدح بمصدق الناس اعداء لما جھلوا غلط مفروضوں پر مبنی اور زیادہ تر علمی یا معاشرانہ چشمک قسم کی رہا کی، لکن یہ تبدیلی کے فتوؤں تک اس کی قوت نہیں رہی تھی اور نہ ہی مولانا کو بابت کا ٹھپہ لگایا گیا تھا۔ اور جوں جوں لفظ فہمیوں کے بادل چھٹتے گئے وہ مخالفت بتدریج کم ہوتی ہوئی تقریباً ختم ہی ہو گئی تھی۔ مولانا رشید الدین بھی آخر میں مانہ پڑ گئے۔ مولانا افضل حق نے تو علمی کا اعتراف ہی فرمایا تھا۔ بروایت مولانا مفتی غنائت احمد صاحب مصنف علم الصیغ وغیرہ کہ:-

”مولوی افضل حق صاحب بہت نام تھے اور دتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت کی۔ وجہ شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔“ (اکمل الایمان ص ۸۱ بحوالہ امیر الروایات)

لیکن بندگان اغراض اور ولید و گان بدعات و اہواء جیسے جیسے تقویۃ الایمان کے تبلیغ اثرات پھیلتے دیکھتے ویسے ویسے ان کی جھینٹا ہٹ میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور تکفیر و تہذیب کی گولہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰) وہیں وقت زبان ہمالی ملار علی الفیحب مجر و خلاف لال گردیدیں برنگہ از بیت یہودہ سرائی پہل بقتلے یہ حیاتی و خیالی ریح نباتات و صوائی قوت فروسا ویر سید حضرت مولانا مفتی مودہ البعدہ شرح این فتہ مزین ہیں استغفار و تیکہ قیاس و اعتقاد و در قیاسات و اجتہادات و فتہ نہر سبب خفی ام ابیہن (اصول الحق) البیہن ص ۲۲ مطبوعہ ۱۲۸۵ھ و مطبع احمدی

باری تیز تر ہوئی گئی۔ اگرچہ علمائے توحید اور اصحاب علم و تحقیق نے بھی انہماک و تفسیر سے رفع شکوک و ادعا میں باطل کے سامان ہٹا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

جہاں تک تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے تقویۃ الایمان کی مخالفت برائے مخالفت مولانا کو سنت و شہد کا مسئلہ تیرہویں صدی ہجری کی تیسری چوتھائی میں شروع ہوا ہے۔ مولانا شہید کی جہاد کی ہوئی تحریک بہاولپور کی انگریزی ایسٹریکٹ کا بنیادی سے مقابلہ کر رہی تھی جس کا سپر بادلوں کے ایک صاحب مولوی فضل رسول صاحب کے سربراہ تھا۔ مولوی فضل رسول صاحب بدایونی کون بزرگ تھے؟ ان کی سوانح عمری اکمل التاریخ طبع ۱۳۳۵ھ مرتبہ منشی محمد یعقوب حسین خاں القادری بدایونی صفحہ دوم سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سرکار انگریزی کے ملازم اور بعض درسی ریاستوں کے دقیقہ خوار تھے۔ (ملاحظہ ہو صفحات ۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲) نیز دیکھئے تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۱۷۰ طبع کراچی ۱۹۱۱ء اور آپ کے ثبوت قلم دہن کا ذکر آگے آ رہا ہے، انگریزی سرکار کے پریس میں چھپتے رہے۔

مولوی فضل رسول صاحب کو حکومت ترکیہ و جو اس وقت عربی ممالک کی تحریک اچیلے توحید و سنت کو بزم خود کپل کی تھی لیکن اس کے دہے ہوئے شراروں سے خائف تھی کی سیاست بھی کرائی گئی تھی داخل التاریخ ص ۱۰۰ صفحہ دوم۔ تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۱۷۰ اس سیاست کرنے میں مقصد غالباً یہ تھا کہ وہاں بیت کا ٹھپہ دوں اس سے دور آمد کر کے جنتی تحریک اچیلے توحید و سنت کے مجاہدین پر چسپاں کیا جاسکے۔ ان مولوی بدایونی صاحب نے صرف کہ تقویۃ الایمان میں عیوب پیدا کئے اور مولانا شہید کو اسلام بدر کرتے کی مہم چلائی، بلکہ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ اسماعیل، مفتی کشادولی اللہ محدث کو بھی اپنے رد و قدح کا ہدف بنایا۔ اور اس دل پسند موضوع پر متحد و کتابیں لکھیں جن کے ناموں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اندر کیا کچھ ہو گا۔ نتیجہ مسائل در تردید مسائل بخیرہ اراذل

ابو ارق الحمدی رحمہ اللہ الشیخین التجدیہ نقب بہ سوط الرحمان علی ذل الشیطان سیف الیبار السلول علی الاعدا و ملا برار، آفتاب الحق و ابطال الباطل۔ فتوحات مشرق وغیرہ پہلی کتاب مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب (متوفی ۱۲۷۲ھ) کے دور سالوں (۱۲۷۲-۱۲۷۳ھ) کے دور میں لکھی گئی تھی۔ اس کے رد میں بدایونی کی شکل میں مطبوع ہیں، دوسری کا موضوع گو تقویۃ الایمان اور اس کے

مستف کا رد اور حسب علوت زبان کی تیزی ہے۔ لیکن لپیٹ میں مذکورہ بالا سبب بزرگوں کو
 نے لیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کی نہایت تحقیقی اور علمی کتابوں
 (ازالۃ الغلظہ عن خلاۃ الخلفاء اور قرۃ العین وغیرہ) کو اہل السنۃ والجماعہ کے خلاف بتایا ہے۔
 (ملاحظہ ہو المواقف ۶۷-۶۸) دوسری کتابوں میں بھی کہ و بیش تقویۃ الایمان وغیرہ پر اپنی اعتراضات
 یہ انداز نگاہیں و تبلیغ کی گوار ہے۔

ایک خاص تحقیق جو ان صاحب کو علم اقل نے پڑھائی تھی وہ تقریباً ان تمام کتابوں
 میں مشترک ہے بلکہ ہر کتاب کی ثان ہی اس پر گزرتی ہے یعنی ترکوں اور انگریزوں کی بیوقوف
 و بامیت سے اس تحریک کا تعلق جوڑنا اور مجاہدین ہند پر بامیت کا شبہ لگانا کہ ہندوستان
 کے نادان مسلم عوام کے جذبات سے کھیل کر انگریز کے خلاف تحریک جہاد کو ناکام بنادیا
 جائے :-

جہاں تک ان کتابوں کے اعتراضات و الزامات کا تعلق ہے علمائے اہل حدیث نے
 ان میں سے تقریباً ہر کتاب کے جواب میں بلند پایہ کتابیں لکھیں لیکن منہ ہلاک عن بیئہ و
 ربی من حی عن بیئہ چنانچہ مولانا قاضی بشیر الدین قزوینی (مستف کشف البہم
 شرح مسلم الثبوت وغیرہ) نے باریق کے جواب میں الصواعق اللہیہ لہر الشیاطین
 اللہابیۃ جیسی صحرے کی کتاب لکھی جو قابل دیکھ ہے۔ تصحیح المسائل کا جواب بھی تصحیح المسائل کے
 نام سے مولانا قاضی محمد بشیر الدین صاحب موصوف نے تحریر فرمایا۔ مقولات عشر کا جواب
 مولانا محمد تقی خاں صاحب دہلوی نے حضرت میاں صاحب شیخ انکلی مولانا سید محمد رحیم صاحب
 محنت دہلوی کے ایمان سے مستفاد بیہ الفسوف کے نام سے لکھا۔ مولانا سراج احمد مہسوانی (متوفی
 ۱۲۹۹ھ) نے صراح الایمان اور مولانا حیدر علی ٹوکی نے بھی بدایونی صاحب کے رسائل کے
 رد میں متعدد رسائل تحریر فرمائے (مثلاً صیغۃ الاناس عن وریۃ الخناس وغیرہ) ان محقق علماء
 اہل سنت و حدیث نے بدایونی صاحب کے مغالطوں سے سب پر دے ہٹا دیے تھے۔ اگر یہ
 حضرت نیک نیت اور کسی علمی کم فہمی کا شکار ہوتے تو حقیقت حال کی وضاحت اور رفع شکوک و
 شبہات کے بعد خاموش ہو جاتے جیسا کہ مخالفت کے پہلے معاشرۃ دہلی میں ہوا تھا مگر جن
 ارباب اغراض و ہوا کو خاموش ہونا ہی نہ تھا وہ کیسے چپ ہو جاتے۔ چنانچہ منت سے و اعراض
 مفتی آتے رہے اور ان بدایونی صاحب کی لکھی ہوئی باتوں کو کم و بیش دہراتے رہے۔ ان کے لئے

مولوی عبدالغفور اور پوتے عبدالحمید صاحب کے بعد یہ خدمت یا نس برلی منتقل ہو آئی۔
 جس کا علم مولوی احمد رضا خان نے سنبھال لیا اور انہوں نے مرتبہ قسم کی گلیوں پر نشل دودھن سے
 زیادہ مستقل تالیفات فرمائیں۔ انہوں نے اپنے حنفی بھائیوں کو بھی نہیں بخشا۔ حضرت مولانا رشید احمد
 گنگوہیؒ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مولانا اشرف علی تھانویؒ وغیرہ۔ چنانچہ قارئین کرام سے حقیقہ نہ
 ہو گا لیکن موضوع بحث ہر زمان صاحب نے بھی خاص اذعان نہیں فرمایا۔ بس وہ ہی بدایونی تھا ان کے
 معاصر پر طرح باتیں اور اسی پر رنگا پیڑا چلایا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس سارے قبیلے
 کے دماغوں پر مولانا شبیر کا ہوا سوار اور ان کو تقویۃ الایمان خویلا کا مرض لاحق رہا۔ شاید
 اس میں بالکل مبالغہ نہ ہو کہ روکد میں سینکڑوں کتابیں، رسائل اور اشتہار لکھے گئے
 چونکہ گروہی جیسے بڑے اعتراض رٹے رٹائے الزام اور وہی شکالی گالیوں و گریہ حضرات تھے کہ
 شاید ان کو کوئی اور کام نہیں تھا کہ وہ رکران کو تقویۃ الایمان کا ہی چول اُٹھاتا رہا۔

مراد آباد میں ایک مولوی مفتی نعیم الدین صاحب تھے۔ ان حضرت کو بھی کام سونپا تو
 یہی کہ تقویۃ الایمان کا رد لکھا جائے۔ اور جس طرح مشرکین مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 معاذ اللہ مذکورہ کہہ کر اپنی شرافت کا ثبوت دیتے تھے ایسے ہی مراد آباد میں مفتی صاحب تقویۃ الایمان
 کو تقویۃ الایمان (ایمان کو ضائع کر دینے والی کتاب) معاذ اللہ فرماتے تھے۔ لطف یہ کہ اپنے
 اس کارنامے کا نام انہوں نے برعکس تہذیب نام زد کیا۔ کافور۔ "ایلیب لیان" تجویز
 فرمایا۔ اور تھا اس بالیف لطیف میں بھی کم و بیش وہی کچھ جو بدایونی اور یا نس برٹوی لٹریچر
 میں تھا۔ جب اس کا بھی مراد آباد کے ماحول میں چرچا ہوا۔ تو مولانا شاد اللہ صاحب مرحوم مفتی
 کے ایراد سے مولانا حافظ اعجاز الدین صاحب مراد آبادی نے تقویۃ الایمان کی تائید میں
 اکمل الایمان لکھی شروع کی جس کو ساتھ ساتھ اخبار احمدیہ (دعوت) امرتسر میں طبع کرائے
 گئے۔ لیکن افسوس کہ سلسلہ طباعت جاری نہ رہ سکا تھا۔

اب مولوی احمد رضا خان صاحب (متوفی ۱۳۳۳ھ) نے تقویۃ الایمان اور اس کے حامیوں کی مخالفت
 یعنی بدعت کی تبلیغ و اشاعت کو گویا اور حنا چھڑنا بنالیا اور اطراف و اکناف پاک و ہند میں اس شی کو خوب
 پھیلایا جس کی وجہ سے برصغیر نے مستقل فرقہ کی شکل اختیار کر لیا۔ اور خانقاہی حضرات خود کو برٹوی قرار دینے
 لگے۔ خوش قسمت سے یہ زمان صاحب بھی سرکاری و رہبری شخصیت رکھتے تھے۔ برصغیر کے تو سے خاص موقعوں پر
 انگریزی حکومت کے کام آتے تھے۔ ولتفصیل مقام آخر۔

قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیت اور دوسرے اہل توحید کو وقت کے دوسرے ضروری امور اور دینی وظائف کی ادائیگی میں شدید جھد ہو گئی اور بدایونی برہمنی ذہن اپنے نوزیدہ ملک کی مذہبی انصافیں استعمال یہ کرتے ہیں کہ ملک کی ہر جگہ پر چنانچہ پانچ برس پہلے کے خان صاحب کی شاہکار تائینات کے ساتھ ہی طیب النیاس کے بھی ایٹیش پر پٹیشن شائع ہوئے تھے

یہ صورت حال دیکھ کر قندھار کی بیسویں یاد تارہ برائی مقررہ رقم سے اس کے سودہ کی ٹوہنگائی شروع کر دی۔ ہر آن کو کشش بیکار ہوتی جا رہی تھی۔ مرد یاد سے یہ پھر پیدا کرنے کی کوئی صورت نہیں بن پائی تھی۔ یہی وہاں کوئی شستا سائی تھی لیکن اذا اراد اللہ فلیکھ ہبہا اسبابہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے پیدا ہو جائے میں جو تینہ یا تینہ یا تینہ یا تینہ میں دہاں جاسے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں اہل حدیث کا نفوس بدلتا اور اس کے اگرچہ اخبار ترجمان کے وقت ترجمہ احمدیت سن گئے میں تھے مگر ہم بچہ صاحب ترجمان کے ایڈیٹر تھے۔ ان کی ملاقات کے لئے جانا ہوا تو وہاں غیر متوقع طور پر ایک بزرگ سے ملاقات ہو گئی۔ یہی وقت اور ملک سیکس کے بدیہہ ملا کہ اب یہ مظلوموں کے صاحب میں مرد دہاں کے رہنے والے اب۔ رقم کا پہلا سوال ان سے کیا گیا تو مظلوموں سے موصوف نے مندرجہ ذیل کہ "میں" کا سودہ کا دل کا عزیز الدین صاحب کے لڑکے صاحب جیل لدین احمد صاحب کے پاس موجود ہے میں نے عرض کیا کہ اگر کتاب حاصل ہو سکے تو اس کو شائع کرنے کی کوشش کی جائے موصوف یہ سن کر بہت خوش ہوئے میں واپس لاہور گیا چند ماہ بعد حافظ صاحب

ممدوح نے مکمل بیسویں کا سودہ جو وہ خیر مملوک میں تھا رقم نے نام، رماں فرما دیا اس کی جماعت ہماری طاقت سے تو باقی حضرت مولانا محمد ساعیل صاحب مدظلہ عالی خطیب جامعہ احمدیت گوجرانواری کی خدمت میں اس کی ضرورت طاعت اور اشاعت کے بارے میں عرض کیا حضرت ممدوح بھی اخبار میں مہیوہ احوال کے چند حقے طاعت فرمائے ہوئے تھے حضرت نے مجھ سے اتفاق فرمایا کہ وہ حق سے شائع کیا جانا ہے

ہاں اسباق کا یہ سودہ ۲۹۳۲۰ روپے ساڑھے سو تیس صفحات پر مشتمل تھا۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطری تحریر تھی اور غالباً اس پر نظر ثانی نہیں ہوئی تھی۔ اور عن دین مناسبت سے تقریباً عادی بنا کر ہی مقررہ رقم جس قدر کہ وقت اور فرصت نے مساعادت کی مسودہ پر نظر

ذاتی شروع کر دی۔ رقم جسے کم سود کے لئے کام نہ کر سکتا تھا ایسے توفیق تھی کی یاوری سے اس کی ترتیب و تہیہ کر دی گئی۔ جو کہ میں مل سکیں ان کے حوالوں میں منقول عنہ کی ذات راحت کی گئی۔ کام کرتے وقت ممدوح خود کہ ٹولف کی نظر ثانی نہ ہونے کی وجہ سے بعض ماہ جیت نہ ہو رہی تھی بہت جوت میں بیٹا ہیں ہو سکیں ان کے لئے بچہ ہی تھی۔ جہاں شدید نہ تھا کسی دین سے محسوس کی گئی۔ ان رعایت کو بھی مست کر پائیے میں اس طرہ کہ نہ صرف ممدوح کا مقصد و رجحان اس قدر ہے بعض اہم مقامات پر تحقیق و حاشیہ کی بھی ضرورت معلوم ہوئی۔ بہر کیف حق جانے کی توفیق خاص اور دوسرا سے نہ صرف کی شہادت و توفیق کے بعد مقررہ رقم شائع نہیں قرار میں اہل توحید کی خدمت میں بدیہہ توحید خالص میں کر کے مسرت محسوس کر رہا ہے۔ اس لئے کہ جلدیہ صاف سے لکھوئی اور محنت و خلص سے تالیف شدہ ایک بہت خیرہ و سیر کی مائیں پر اپنا ہوا تھا اس کے منفعہ شہود میں آنے کا ذریعہ نہ تھا۔ نے اس ناتیق کو سنایا۔ آپ دیکھیں گے کہ جیسیم ان سب سطر۔ قسم کی ہیں کہ مناسبت توحید و رشتہ کے بدعت کے لئے بک طرح کی گویا ذرۃ اعراف جہ پنے مدد کی مدد اور بہت مشفقہ کی لاتی حد تک منقل ہے اس سے قبل کی کہ بوب کا بہت سامنی مودہ اس میں آگے سے اندازیں سستہ قدیم ہے مگر

شاید کہ مثلاً شہادت تحقیق حق کے لئے مشکل گئی کی حیثیت رکھے اس سے بیان صاحب ہو گا کہ موصوف کے طریق تحقیق و بحث میں بھی کی تیرہ بعض جگہ ملتی ہیں۔ میں اس کو سب سے بعد و گردانا چاہئے کہ موصوفہ تقوت دیناں کے دشنام طرازی نہ اندر تقریر کے بوب کے طور پر ہے۔ اس سے بہت کم ہے چنانچہ مراد آبادی مفتی صاحب کے ان شریفہ الفاظ کی محفل فہرست سے ظاہر ہو سکے گا جیسے حاجی عزیز الدین صاحب سے شروع کتاب میں ذکر فرمایا ہے

ابتداء میں ٹولف مرحوم کا محققہ تقریر بھی وہ دیا گیا ہے جس کو ترجمہ ملے حدیث جہد و مولانا حکیم عبدالغفار صاحب مسعودی حال مدد دہاں کی ایک تقریر سے مشرب کیا گیا ہے جو موصوف نے حضرت مولانا محمد ساعیل صاحب مدظلہ العالی کے مکتوب گرامی کے جواب میں لکھی تھی جس کے سے ہم مولانا عبدالغفار صاحب موصوف کے کہتے ہیں۔

اس کتاب کو منسلک کرتے ہوئے میں نے یقین مولانا شبیر احمد سے نہایت درود ملے
 سے درخواست کر دیں گا کہ وہ اس سلسلہ بحث کو باہل نظر کر دیں۔ دینی اسلام اور
 خصوصاً پاکستان میں بیسی فی مایہ فکر اور تہذیب و ثقافت کا جو ریا آگیا ہے اور جس
 قسم کے فتنے سب سے سی معاشی و تمدنی مسائل پیش آ رہے ہیں ان کے ساتھ ہم سب
 مل کر مشترکاً جہاد کریں۔ تقوہ و ایمان کے بارے میں پورا تر بھی ایک تصور ہو گا۔
 دین و دنیا سب سے زیادہ اہم ہے۔ دین کی خاطر دنیا کو قربان کرنا چاہیے۔
 کے لئے کافی ہے۔ خدا کے لئے تمام وقت صابح و شام اپنے دوستوں کے لئے یہ
 صاف ہے پیدا کیجئے کہ وہ دفاع پر پوری طاقت دے دے۔ صرف پیر۔ خدا کے ہاتھوں
 — مجبور ہو جائیں پھر آپ حضرت کے "مواظفہ" بیانات کے نتیجے میں یہ تبلیغی پیدا ہو جاتی
 ہے اس سے ہمیں انگریزی قیغ و سیخ بنیہ بدستور پر بھی توجہ ہوتی ہے۔ ہم سب
 پرتو طاقت والے اپنی مائیں ترقی کرنے کی بجائے متفقہ و مشترک مسلمانانہ نتائج و ثمرات
 اور سرمہ سر کے پیش کردہ مسائل کے حل اور اپنے نوازائیدہ ملک کے بہتر و مہم پر
 صرف کریں اور اپنی تمام تر تہذیب و ثقافت کو ترک کر دیں۔

مفسر میں مجھے حافظ محمود جس فارسی سب مراد آبادی غافل و غراچی
 میں عیسیٰ مدین احمد صاحبہ مرد آبادی صف السارق مودن حافظ غریب الدین مرحوم
 و معتمد کا تہذیب و ثقافت کے متعلق ایک جگہ اور گم نام ناک اور حقائق پر
 اتنا فرماتے ہوئے تھے کہ "کلیں بیان"۔ احمدی "مودہ حیدرہ پیشانی سے
 مرحمت فرمایا۔ بعد مولف مرحوم کے ذاتی کتاب خانہ سے مزید چند کتابیں بھی حارثہ
 عنایت دہائیں۔ فقہانے دونوں برکوں کو اس صدقہ جاریہ کا سربراہ بنایا
 عنایت فرماتے۔

حق بات یہ ہے کہ اس ساری سعی و محنت کے نتیجہ میں وہ شکر و برکات سب سے
 شرف و درون حضرت مولانا مولانا محمد ساجد علی محمد امین اللہ فیہ و مدد و مدد
 اہلسلمین بطول بتائے خیر سب سے معافیت گو براؤ راہیہ مرکزی جامعہ

اس حدیث مغربی پاکستان کو حاصل ہے کہ حضرت نے نہ صرف احقر کی حوصلہ افزائی
 فرمائی اور ہر طرح کا تعاون فرمایا، بلکہ اپنے وقت کی قربانی کے پرمغز و مقصد
 بھجوتے رہے۔ اور ناقابل انکار حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں تک جماعت اہل حدیث
 کی حمایتی تبلیغی جہاد و زندگی و دین کے احیائے ماکثر کا تعلق ہے آپ کو
 سب سے زیادہ محنت و زور دینا چاہیے کہ ایک ملک و شعبہ بن جائے اور جس سے کہ
 ان تئیں آپ کی ذات گرامی ہے۔ وہی بندہ و دوستی و دوستی میں مہربان ہے
 میں نے یہ حق بھی اپنی کتاب کا حصہ کہہ لانا، مگر سب کے لگائے ہوئے اس پورے کو جو
 سوکھ رہا تھا اس کی تیار ہی فرما کر ہر ہجرا و دیں جس کے سایہ سے سب اہل
 قویہ مجتمع ہوں۔ درجہ بہت جبار کیا کہ مستحق میں حضرت ممدوح کے
 گوہر انور کے احباب جماعت حضرت ممدوح کی صبح طاعت سے ساری حسرت
 و حیرت میں شریک ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ واسطاً تقویٰ و تقویٰ
 کا حصول الامرار حیرانہ و مہلک و احوال بیکار
 یہ معذرت کے ساتھ یہ سطور ختم ہوتی ہیں۔

وہ دور کہ جب مہی مشہور تھیں کو خیر یا علم سے وہ جان سکتے ہیں کہ توڑ
 گرتی و مہاشی بعضوں میں متلا زندگی کے میں اور میں سی پڑی کتاب کو بھاری
 بن رہا ہے کہ جو شہرہ سے سب سے سب سے نہیں
 مقبلاً سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 شہرہ کرکلی کو سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 جہری صاف کے باعت میں بیان کی کتابت اور تیسرے کے سلسلہ میں علی بھار
 قائم نہیں رہ سکا۔ گریہ و زاری اور پروف دونوں رقم شہرہ سب سے سب سے
 سے پڑھے ہیں مگر غلط پڑھے ہیں باقی رہ گئے ہیں۔ و بعض جگہ خصوصاً جہاد حاشیوں
 کی طاعت بھی حسب مقتضایہ اس کے لئے میں نہ امت کے ساتھ
 معذرت خواہ ہوں

آمین سب صحابہ و زون در گذر فرمائیں گے در چشم پوشی سے کام لیتے ہیں

مغیر مشوروں سے نوازیں گے تاکہ دوسری طبع میں اگر اس کا موقع مل سکا تو مشوروں کی روشنی میں کتاب کو بہتر بنایا جاسکے۔ واللہ الموفق ولعزم المعین۔

دعا ہے اللہ جس شانہ اس کتاب کو اپنے بندوں کے لئے زیادہ سے زیادہ نفع بنائے اور ہم سب کو اتحاد میں کی دولت و توحید خاص کی اشاعت و تبلیغ و توفیق عطا فرمائے۔ آمین وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً

حقیر محمد عطاء اللہ خلیف

محمد علی فی عطاء اللہ عطا جتہ

مدیر لکچر السیف لاہور

شول المکرم ۱۳۸۲ھ

۶ دسمبر ۱۹۶۵ء

مقدمہ

انجمن فاضلہ رحمہ اللہ مولانا ہاشم محمد عظیمی صاحب مدظلہ العالی نے یہ کمری مجموعہ پندرہ سال پہلے ہی

تقدیر انجمن کی زیر نگرانی پر تہذیب ہو گیا ہے۔ اس کچھ سوچتا ہے اس کی صورت مستقبل کے متعلق اپنی صوابدید سے فیصلہ کرتی ہے لیکن قدرت کا یہ نیاز تھا کہ وہیں ہوں کر رکھ دیتا ہے۔

آج سے قریب ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان سے ایک توحید اٹھی جس کی قیادت حضرت سید احمد شہید (رحمہ اللہ) اور مولانا محمد عظیمی صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی ان کے سامنے دو مقصد تھے۔ ہندوستان میں ایسے نظام کا قیام و عائد جس کی اس میں قرآن و حدیث پر ہر دور و قرون دست کے ہم میں ہو اور توحید میں اس کے اندر میں حائل و مائل نہ ہو۔ کوشاں اس کی تعلیمات کو شائع کرنا۔ یہاں مسلمانوں کے ساتھ سیاسی حق تھا اس لئے اس کے پورے ماحول پر سیاست میں ہونا چاہیے۔ انگریزوں کے اندر اور مسلمانوں کے بل بے حد سبک دہی سے خوف تھا۔ اس کے عواقب کے منظر پر اور بعد میں ہمارے ہر کوئی جس شدید احوال کے ماحول اس تحریک کو ناکام کرنے کے لئے متفق تھے۔ انگریزوں کے ہاتھوں میں یہ جنگ میں نہ ہوتا تھے۔ انڈیا قادیانوں میں مشغول و مشغول پسند اور خوراک بے حد ہندوستان کی حضرات کفر کے فتوؤں کی بھرمار کرنے میں مصروف تھے۔

مگر بالاکوٹ (۱۹۴۷ء) کے ساتھ حال گردنے کے بعد یہ تحریک مختلف صورتوں اور قیاد قوس کے تحت ایک صدی سے زائد عرصہ تک چلتی رہی اور پاکستان بننے تک شمال مشرقی سرحد پر ٹکریا کو پیش پریشان رکھا۔ مگر انھوں نے کاندھلوی پریش توں اور بیرونی سازشوں کی وجہ سے اس مقدس تحریک کا یہ پہلو عملی طور پر کافی کمزور رہا۔

دوسرے مقصد کے لئے مولانا محمد عظیمی صاحب مدظلہ العالی نے اللہ و اللہ کے اب تعالیٰ ایمان اور تذکرہ الاخوان لکھیں۔ و شائع فرمائیں۔ تذکرہ لاخوئی گو دوسرے کے نام سے شائع ہوئی مگر تحریک

مذہبیت کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ تذکیر، تقویۃ الایمان کا ہی دوسرا حصہ ہے۔ دونوں
کے ہیں کل تو حید کی وضاحت میں پہلا حصہ لاء اللہ کی تشریح اور دوسرا حصہ رسول اللہ
کی تشریح دونوں کتابوں کی بڑی کثرت سے شاعت ہوئی ان کی روشنی سے لاکھوں دلوں کو
منور کیا اور کروڑوں مرد و عورتوں کو اس سے اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا جسکی تحریک کہ یہ پہلو کافی
تاریخ ساز ہے۔ یہ توحید و سنت کی شاعت و ترویج کے خلاف ہزاروں زبانیں جو
..... ہر وقت ہر طرف تھیں یہ درود از ایمان ہر نصیب آکان و حدیث
کے مصنفین کی دواؤں پر شنی سے نشا کو یہ سمجھ اور زبان کو ان کے متاثر کیا کہ ہزاروں دلوں نے
اس کی تعہدات کہ قبول کیا۔ چنانچہ لاکھوں کی تعداد میں یہ کتاب ہر سال شائع ہوتی اور گھر گھر میں
پڑھی جاتی ہے

اس کتاب میں ہم نے یہاں سے کہ اس کتاب میں بھی سے بھی کی عبارت ہے یہی کتاب ہے
میں تقویۃ الایمان کی غایت میں بدلوں اور میں تمام امور پر تبدیل ہے جس کو یہ کتاب کے
یہ مادی بڑی بڑی محو کی تعلیم الدین نے جس کا مقصد ہے تقویۃ الایمان کی
ترویج میں جو یہ کتاب لکھی جس کی غایت ہے بہت سی ہے شاید اس سے زیادہ یہ کتاب
حلیف مسیح کے سارے سے بہت پر اور معالوں سے بہت پر تھی جو وہی تعلیم الدین نے ہے
نوع میں بدلی ہے کہ یہ کتاب جو بہت شائع فرمایا ہے جس سے تقویۃ الایمان اور توحید و توحید کی
قرآنی و نبوی قدر میں شکوک اور شبہات خام غلوں اور وقفوں کے لئے ابھر سکتے تھے
..... تشریف لاء اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
..... اس کے ساتھ ساتھ وہ کتاب کا ذکر کیا ہے جس میں یہ مرحوم کی وہ شائستگی
تھا کہ وہ مرحوم کی یہ کتاب صاحب ہم بزرگ سے زیادہ غریب لکھی صاحب ہم بزرگ سے زیادہ
کے لئے انتہائی یاد دہانہ مآلات خواص لکھ کر مرقیہ اہل حدیث میں شائع کرتے رہے جس کا سلسلہ
تعلیمی اس کتاب کی رہا بعدہ کا ذکر ہم نے کیا ہے جس میں سلسلہ یہ سنت مندراہل مکتبہ معلوم ہوتا ہے
مہر مآثرین نے ان سے خواص کی تکمیل کر دی تھی مگر خدا باریک کھانہ میں آئے ان کتاب شیعہ نہ
موسیقی تا کہ یہ کتابیں گیارہ مور نامہ مرحوم پر تقریر نہ کر دیا جیتے جسے وہ پریشانوں میں
شائع ہوئے۔ یہ کتاب کو یہاں سے لکھی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کتاب کو یہاں سے لکھی۔ یہ کتاب کو کام
شروع فرمایا تھا وہاں تک پہنچا تو یہ کتاب ان سے بعد وہ دونوں منظوموں کے اور اب قدر

میں رشید گیل پید ہو گئیں۔ دونوں کے سیاحت نامہ ہو گئے۔ آج بانیانہ ہو گیا۔ ابھی سلسلہ
کے تمام میں مؤلف مرحوم بھی متعلق فرما گئے۔ انشاء اللہ بوجہ یہ ہیں جو میں نے شریعت میں
کہا ہے قدرت الہیہ کی نیرنگیاں کہ دونوں بزرگ زحمت ہو گئے اور کتاب طبع نہ ہو سکی
ماہل یشحیہ امور پید ہو گئے۔ نہ تعجری الراحہ ہو۔ نہ شتی السفن
بر درم مولانا محمد عطاء اللہ حلیف بھوجیانی کا ذوق تلاش و جستجو قابل وہ ہے معلوم نہیں
کس طرح وہ مولانا عبد رب مدین مرحوم کے عرصہ کتاب کا مہم و حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گئے۔ انہوں نے یہ کتاب سے مسودہ لکھی۔ اس کتاب کی شاعت کی
ضرورت و اہمیت کی وضاحت کی۔ جسے ان کی تیز بینہ آئی مگر بوشرا لائی کے اس دور میں
ایسی ضخیم کتاب کی طباعت کے لئے ہزاروں روپے درکار ہوتے ہیں یہاں میں نے یہ کتاب
سے ذکر کیا تو انہوں نے بہترین تعاون پیش فرمایا چنانچہ اس سلسلہ میں عزیز محترم میاں مہر
محمد افضل صاحب آؤ حقے رگو حراتوں نے مصارف میں سب سے زیادہ حصہ دیا میاں محمد افضل صاحب
کا رویہ یہی ہوا کہ باوجود ہم دوست و توحید و سنت کے شدید دور ان کی تسبیح و شاعت
سے شغف رکھتے ہیں۔ فتوحی باہیں انھوں کی دولت اور توحید و سنت کی محبت سے مزید
بہرہ ور فرمانے دوسرے معاون اس میں میاں عبد العزیز صاحب انصاری چاہتے ہیں کہ گزشتہ
میں میاں عبد العزیز بھی جماعتی اشاعت کے کاموں سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ خراج اللہ
تعالیٰ

اکمل ایمان سب مرحوم لکھ کر کہ بتوفیقہ تعالیٰ شائقین کے ہاتھوں میں رہی
ہے مؤلف مرحوم نے محنت فرمائی مولانا امیر کسری مرحوم نے ان کو توحید و لائی اللہ تعالیٰ
دونوں کو کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نور سے بھی مہر محمد افضل و مدین عبد العزیز نے
اس کی طبع و اشاعت میں ہاتھ بٹایا اللہ تعالیٰ ان کے مال و کار و بار میں برکت اور اخذ اس
کے ساتھ خدمت دین کی توفیق مرحمت فرمائے ہیں دونوں دوستوں کا شکر گداریوں
آخر میں مجھے برادر محترم مولانا محمد عطاء اللہ حلیف بھوجیانی عزیز مکتبہ السیفیہ لاہور کا
شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے نہایت تگ و دو سے اپنے موضوع پر ایک بہترین کتاب
جیسا کہ پھر باریک خط کے ساتھ توضیحات پر دیدہ و ربی سے نظر فرموا دی۔ اس کی ممکن اور
مناسب تصحیح و تصویب فرمائی۔ ضروری خواجہات کی طرف مراجعت پر وقت صرف کیا

موضوع مہر پر مختصر علی و تحقیقی حواشی لکھے اور اسکا کافی حد تک س کو معنون و مرتب بھی کر دیا کیونکہ ساری کتاب میں غالباً عنوان نہیں تھے جس سے استفادہ میں دقت ہوتی جبکہ شاداب نہیں رہے گی۔ یہ صریح قرقریزی قلم رفیق موصوف کی توحید و مسکت سے محبت اور مسلک اہل حدیث سے وابستہ شغف کا نتیجہ ہے کہ کتاب بہتر بہت عمت و مکتبہ النبی سے ساتھ حدیث توحید کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اور حقیقت مولانا محمد عطاء اللہ حقیق کا بھی جماعت اہل حدیث بلکہ جملہ اہل توحید پر ایک گونہ احسان ہے جزا اللہ تعالیٰ احسن البخار۔

نامیاسی سوگی اگر مولوی حافظ عبد الرحمن گوہرادی منظم المکتبہ اسدنیہ کا شکر یہ ادا کیا جائے کہ جماعتی معاملات میں ان کی مساعی مولانا کے ہم رکاب رہیں۔ اور ان کی دلچسپی سے بعض مشکلات کے حل میں مدد ملی ان کی ترقی و درجات دینی دنیاوی کچھ بٹے میری دعا ہے!

اسد تعالیٰ قابل مؤلف اور باقی تمام معاذین کو ان کے اعمال نیر کا بہتر بدلہ دے۔ و ہم سب کو توحید و سنت کی اشاعت کے لئے مزید توفیق عنایت فرماتا رہے والسلام

شعبان ۱۳۸۶ھ

۱۳۹۰ھ

محمد اسماعیل کان اللہ لہ

خطیب جامع اہل حدیث گوہر اتوالہ

مختصر سوانح حیات

مؤلف کتاب بنام مولانا حفیظ عزیز بدین صاحب سرد بادی
دخود نوشت و بروایت مولانا حکیم محمد عبد الغفار صاحب معہودی بستوی مدلل
مدرسہ عزیز محمدیہ زیر اہتمام انجمن اہل حدیث مراد آباد

خود نوشت

مراد آباد میں جن علت اہل حدیث کا مرکز رہ چکا ہے ڈپٹی سید واسی صاحب مرحوم
ڈپٹی فکٹر مراد آباد کی سرپرستی میں بڑے بڑے مشائیر علیہ قیام پذیر رہے ہیں۔ ان کے بعد جناب قاسمی مولانا عثمان لدین صاحب مرحوم بڑے جید عالم صاحب تصنیف
کثیرہ مثل اعتبار مکتبہ جوہر استقامت تھے اور مولانا حکیم ہدایت علی صاحب ایک فاضل
میتہ مہر حبیب مازنی چند سال سوئے جو گذر چکے یہ دونوں عالم حضرت میاں صاحب
مرحوم دہلوی کے تلامذہ تھے مؤخر الذکر اپنی حدیث مراد آباد کے صدر بھی تھے اور وہ بریں
خند موحدین خالص پرور گاہ حقیقی مراد آباد میں تھیں۔ جن کے فیوض و برکات تاحال
نمایاں ہیں مولانا سید عبد الرشید صاحب مرحوم بہتم مدد حضرت سید اویس و اولاد کا
مولانا حافظ محمد حسین صاحب مرحوم اور میرزا امام محمدین سرآوردہ تھے مولانا حفیظ اسد
صاحب مرحوم وین بی حاجی تھا کہ صاحب مرحوم اور مولانا عبد العزیز صاحب جو انجمن
اہل حدیث کے بہتم و مدد میں بھی تھے حضرت میاں صاحب کے شاگرد بھی تھے۔

یہ اختصار چہرہ مندہ عنہ عنہ و عنہ چہاروں حضرات بابرکات کی خدمات سے مستفید رہا
وہ یہ حضرت دی توحید کے ساتھ متوجہ رہے چہاں کہ سب سے پہلی کتاب تقویۃ اللہ میان
آٹھ و سال کے سن میں ہوئی۔ ان کے بعد کہ محمد اللہ تعالیٰ کو ہر مقصود آتے آئے اور اس فیض عظمیٰ
کی نصیب تمام اور نذرت تائیں دم حاصل ہے والحمد للہ علی ذلک حمد کنیادہ

مسجد مغلاں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مغض یا دشمنوں کی تعمیر کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ کافی جائداد و ثمن تھی لیکن مغلوں کی برادری کے بعد انگریزوں نے جب سرے اوقاف فروخت کر دیئے تو اس میں یہ عائد بھی فروخت کر دی گئی۔ اس مسجد کے کل اراجات کی کفالت مراد آباد کی جماعت اہل حدیث ہی کر رہی ہے۔

حافظ صاحب مرحوم نے تصانیف اہل حدیث ہونے کے باوجود مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ و حقیر سے بہت زیادہ تعلق و مولانا رشید احمد صاحب سے بہت تعلق و استفادہ کرتے رہتے تھے چنانچہ قادیان رشیدیہ میں بہت سے قادیانی مرحوم ہی کی ہاؤس کے وہیں منت ہیں بلکہ اس قادیانی کو مرحوم ہی نے خود مرتب کیا۔ ورنہ اس موقع میں تحقیقی حواشی کے ساتھ سنہ ۱۳۱۳ھ = ۱۳۲۳ء = ۱۳۲۸ء میں تین حصوں میں یہ فتویٰ شائع کئے۔ یہ تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ حصہ اول۔ ۸۰ صفحات۔ ساڈھوہہ میں مراد آباد۔

۲۔ حصہ دوم۔ تقریباً دو سو صفحات (چھ سو سب کل پر مشتمل)

۳۔ تیسرے حصہ۔ ۸۰ صفحات۔ و چار سو مسائل پر مشتمل، افضل المطالع میں مراد آباد حافظ صاحب غازیابا جماعت شیک اول وقت، سنت کے مطابق شہادت شوق و حضور اور ارکان کو خوب ذوق و شوق سے ادا فرماتے تھے۔ آپ کا کوع و سجود تو سر و ملت و اہل سنت کے موافق ہوتے تھے۔

۸۔ رفروری ۱۳۲۷ء کو تہتر سال کی عمر میں یہ مرد محمد اور عاشق توحید و سنت، رگبرگئے عام جاودانی ہو کر اقصیٰ اللہ تعالیٰ و خلد بحسبہ جنتانہ مرید اولاد میں اس وقت جناب محمد عیسیٰ الدین بقیہ حیات اور ہمارے شہادت بہت صالح آدمی ہیں۔ وروسی مسجد کے ایامتوی بھی ہیں

تالیفات

جیسا کہ اوپر لکھا گیا آپ نے جماعت توحید و سنت و تردید شرک و بدعت میں بہت کچھ لکھا ہے ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتے اور شائع کرتے رہا کرتے تھے چھوٹے موٹے رسالے جات اور اشتہاراً، حسب ضرورت بکثرت طبع اور تقسیم کرتے تھے۔ جن کی تفصیلات مینا میں پیش کریں

اب بھی کافی حصہ غیر مطبوعہ ان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ جو افسوس ہے دوسرے قیمتی اور نایاب و نادر ذخیرے کے ساتھ کس مہربانی کی حالت میں پڑھنا، اور دیکھنے کی نذر چور ہا ہے۔!

اکمل ابیان و مطلق الحدید

بہت اس سلسلہ میں آپ کی دکان میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں ایک تو یہی اکمل ابیان۔ جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور دوسری مطلق الحدید علی صاحب تحقیق الحدید۔ ثانی الذکر میں یکساں دیوبندی حنفی کی اس تحقیق جدید کا خلاصہ اور مفقذہ جائزہ دیا گیا ہے کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں تقویۃ الایمان و ایضاح الحق وغیرہ معاد اللہ عرفہ میں اور دلائل سے مذکورہ آج کا ابطال فرمایا ہے۔ یہ رسالہ سنہ ۱۳۰۰ھ صفحات پر دہلی سے شائع ہو کر اب نایاب ہو چکا ہے۔ ضرورت ہے کہ سے دوبارہ منظر عام پر لایا جائے۔ (رع سع)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تہذیب

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

محباب

احیاء البیان

ہر نم میں رقم مولانا ابو الفضل اولیاء اللہ اور مولانا شمس الدین صاحب روم فرسٹری

حدیث شریف میں ہے کہ ہر انسان کو تین چیزیں ملتی ہیں: عقل، مال، اور بدن۔ عقل کو تین قسم کے لوگ استعمال کرتے ہیں: بعض اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بعض اسے دنیا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور بعض اسے بے وقوفی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ مال کو تین قسم کے لوگ استعمال کرتے ہیں: بعض اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بعض اسے دنیا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور بعض اسے بے وقوفی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ بدن کو تین قسم کے لوگ استعمال کرتے ہیں: بعض اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بعض اسے دنیا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور بعض اسے بے وقوفی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

اس حدیث کی واقعات سے تصدیق ہوتی ہے کہ ہر انسان کی طبیعت کو تین قسم کے امور میں تقسیم کیا گیا ہے: اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، دنیا کی راہ میں خرچ کرنا، اور بے وقوفی کے ساتھ خرچ کرنا۔ اگر کوئی انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بات نہیں کرے، تو اسے دنیا کی راہ میں خرچ کرنے کی بات کرنا پڑے گی، اور اگر وہ دنیا کی راہ میں خرچ کرنے کی بات نہیں کرے، تو اسے بے وقوفی کے ساتھ خرچ کرنے کی بات کرنا پڑے گی۔

میری دونوں آنکھیں آنسوؤں سے شہد بار رہی ہیں۔ عطا کرے یہ پانی آتش و دوش مجھ پر مسو کرتے ہیں کام آئے

قد جگہ اس سے زیادہ مسلمانوں کے لئے خطرناک ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے لئے یہاں پر پیدا ہوتی ہیں مٹا سلاط کرام اور بزرگوں کا اتباع ذکر نہ ملے اور علماء دین اور اسماء مجتہدین کی مدد نہ ملے گی چاہیے ہر شخص قرآن وحدیث سمجھتا ہے اس کے لئے بڑا علم و کار نہیں۔ الفاظ اہل بد اصولوں کے تقویۃ الایمان سے ہیں۔

ہمس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی لاپس پڑتے ہیں۔ کہتے ہیں لوں کی رسموں کو بھرتے ہیں کہتے کہتے تفسیر برگوں سے دیکھتے ہیں۔ اور کہتے مولویوں کی باتوں کو جوابوں نے اپنے دوس کی تیری سے نکالی ہیں۔ منہ پر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہی عقل کو مٹا دیتے ہیں آہی یہ دبا یہ کا پہلا اصول ہے۔ جس میں متقدمین کے طریق بزرگوں کے عادات علم کے رشاہات اور عقل کے فیصلے سب سے روکا جاتا ہے۔ پچھلوں بزرگوں عاملوں میں انہ علماء اصولی اور اہل طریقت طلب تہج تابعین تابعین صحابہ خلفاء و راشدین حتیٰ انہ سب ہی آگئے ظالم نے دین کا سارا نظام درہم برہم کر ڈالا۔ اسی اصول کی بدولت غیر عقلی پیدا ہوئے۔ مولوی محمود حسن صاحب دیوبند کے قید کے دو شعر لکھے جو انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب دیوبند کی حمد میں صاحب کی تعریف میں لکھے۔ اور لکھتے کہ تقویٰ اور ایمان کے علم سے مولوی محمود حسن صاحب کا رواج ان اسلام منکر قرآن پر گئے۔ نہ قرآن وحدیث کے سمجھنے کے لئے ظالم کو جنوری کھانا لکھتے ہیں۔

پر نہ ہوں سائق و قائد جو رشید و قائم ہم کو کیر نکریں یہ نعمت بڑا ہوں
گوئی کھائے ہمیں مطلب اللہ و صلہ کوئی سکھائے ہمیں سنت و قرآن و صلہ
مولوی انیل صاحب کا فتویٰ گھر ہی کا کام آگیا اور مولوی محمود حسن صاحب دیوبند ہی ان کی چھری سے ڈرا جو گھٹنے میں کتاب میں کسی تفسیر کا حدیث کی شرح کا فقہ اصول عقد مد فیرو کسی کتاب کا کبیس خواہ نہیں مگر ان کا راز تو یہی ہے کہ علم سے قطع تعلق کر گئے۔ غصہ بلفظ۔
اقول داند اتفرقی فی الواقع ان کا اصولوں کی اصل بنارکب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ ہاں سب فرسوخ اس کے تحت میں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرقت بینکم و بین من بعدکم
فما کان منکم من لم یجد منکم
و سنتہ نبیہ و رواہ مالک فی
عینہ و یأی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے تمہارے درمیان و میری پرگاہوں کے
جب تک کہ میں نے تمہارے درمیان و میری پرگاہوں کے
و سنتہ نبیہ و رواہ مالک فی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
انہوں نے مولوی نعیم الدین نے خواص کو علم میں لانا ہے کہ ناکام کو شش کی حالانکہ خود تقویۃ الایمان سے اس کے خلق صاف جہالت و لاپرواہی ہے۔

دین سب سے بڑا راہ ہے کہ اللہ احد رسول کے کلام کو اصل نہ سمجھے اور اس کی منہ پر کھینچے اور اس کی عقل کو مٹا دے اور کہتے کہ عقل کا کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو سکتا ہے لیکن اللہ جو حق نہ ہو اس کی سند کچھ نہیں۔ اور جو ہم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجئے۔

پس ہر کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کے قول و فعل پر چلے کہ تفسیر کہتے ہیں جس کی تمام بزرگوں اور علماء دین نے تائید کی ہے۔ حماقت قرآنی ہے۔ حد و صورت حماقت کے تو خود کلام تقویۃ الایمان اس کی قبولیت کے لئے شاید ہے۔ اور اسی عقیدہ کی منہجیت سے تمام کتب تفسیر و شرح احادیث فقہ و اصول فقہانہ تصوف اہل دین حتیٰ کہ کتب باریہ دینی سنت اور بہائی عقیدہ سے جانی نہیں۔ تقویۃ الایمان پر کیا موقوف ہے۔ اگرچہ تقویۃ الایمان میں ان کتب کا جو نہ ہو۔ یہ بعض جہالت یا غنا و اور غریب دیکھ کر مٹی ہے۔

اقوال شاہ عبدالعزیز صاحب رد تعلیل
چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر
جہالت ہے۔ بلکہ اہل طبع و عقل علی غایت میں مردے ہیں۔

چنانچہ عبادت غیر خدا مخلوق شکر و کفر
امت اطاعت غیر و تمنا فی غیر لا استقلال
کو امت دینی اطاعت غیر لا استقلال
آست کہ در سلیغ احکامات و آست
رقبہ اطاعت اور درون اندازہ تعلیم
لازم شامد و اور جو کلمہ و رفا لغت
حکم و با حکم او تعالیٰ دست از تبارخ
لا پر شراندازی ہم کو ہے۔ است از انجاء
اندو کہ در آیت و تحت و آیت و تحت
و تحت و تحت و آیت و تحت و آیت و تحت
جہالت میں طرح قد کے سوا ہر شے کا مطلق شکر
و کفر ہے۔ اسی طرح قد کے سوا ہر شے کا مطلق
اطاعت بھی کفر ہے۔ لا استقلال و اطاعت کا مطلب
ہے کہ اس کی باتوں کو حکام خدا اور جو داتا
اور اس کی ہدایات کا اتنا پنے اور لازم سمجھا
جائے جیسا کہ اس کی تعلیم و ترویج دانی طاعت اور
بہرہ و کتب اللہ کی مخالفت کے مجھ سے کی
تفسیر چھڑی ہے۔ جیسا کہ خدا کے ساتھ اس
شرک کی ہے جو بت فلا فلا و لا شواہد احکا
میں داخل نہیں کی سنت و حدیث و احکام

مگر حق اس شرط سے اندر

میں فرمائی گئی ہے۔

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

دیر حاجی فرض است کہ تقلید روغن استغفار
کنند مگر تحصیل ثقلین را قصد نمایند۔

قیس ماسی ان پڑہ کہ دیر فرض ہے کلام فقہی و روغن
برکت کا کہہ سکتے ہیں کہ ماسی کہنے کا قصد نہ ہے۔

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

ما شرب انما بائست تعدیق کلام سوا

از قیود عالم کے از سر چیزے باشد

اول انکہ سامع ان کلام مقدر مشرب

است آچہ بزرگان او گفتہ رفتہ اند

آن را بہ شدت مستعد سے باشد اگر

کے ساتھ گفتہ بزرگان او سے گوئی انکو

باز سیکھتا ہے نہ انکس سے باشد ہر چند

دلیل عقلی بران قائم باشد و نہیں او

نے عقیدہ و دم انکہ سامع ان کلام

عقل و دلیل است پس اگر

دلیل قوی بران خواہد یافت قبولی

خواہد کرد والا انکار و ہر خود رسوم انکہ

سامع ان کلام مطلوب الوہود ان خیال

است مثل حبیبان و زبان پس نزد او

ہر چیز تا خوش کہ دلالت بر حصوں طلبے

لیع بنا کے سیکند سے قائل بر دلیل

واجب تصدیق میگردد و ہر چیز

تا خوش کہ از امر خوف سے ترسانند

آن را با وند نالند۔

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

انہی آیت معلوم شد کہ بعد از طہارت

و لائل و سطوح ہر جن تقلید باطل

است۔

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

اطاعت امام شرط و مقدم است

بہای چیز انکہ مصیبت بود انکس

از شرع معلوم نہ باشد و اطاعت

امام فرض ہے نہ بعد از طہارت با حکام

قرآن و اہل بیت علیہ السلام باید نمود

بدلیل یا ایھا الذین امنوا استکبروا

اللہ و اٰٰلہٖ و رسلہ و لا تقولوا

الانذار نذیر و لا تنزلوا من السماء

نور و لا تنزلوا من السماء نور و لا

تقولوا انذار نذیر و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من السماء نور

الانذار نذیر و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

یعنی اس آیت سے ہر امام و رسول سے معلوم

ہو کہ بعد از طہارت ہر جن تقلید باطل

ہو اس کے تقلید باطل ہے۔

یعنی اطاعت امام کی شرط و مقدم ہے ساتھ

موجز و دل کے کہ مصیبت ہو ان کا شرع

سے معلوم نہ ہو۔ عینہ اطاعت امام کی فرض

نہ ہوگی۔ بعد از طہارت ساتھ احکام قرآن و

اہل بیت علیہ السلام و اہل بیت علیہ السلام کے

چاہیے بدلیل آیت۔ یا ایھا الذین امنوا

استکبروا اللہ و اٰٰلہٖ و رسلہ و لا تقولوا

الانذار نذیر و لا تنزلوا من السماء

نور و لا تنزلوا من السماء نور و لا

تقولوا انذار نذیر و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من السماء نور

الانذار نذیر و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

السماء نور و لا تنزلوا من

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

تقلید است کہ ہے دلیل تبار کے

نماید۔ اور حق انبیاء و اہل صدق

ایشان از مجرات و خوارق و سداد

و ادوار و اطواق و اجتناب و خطا

و کذب اظہر من الشمس ہے باشد تبار

فرض است و از باب تقلید

نیست۔

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

یعنی یہ دلیل کتاب و سنت کی پیروی کرنے

کو تقلید کہتے ہیں۔ حدیث و احادیث علیہم السلام کا

اتباع کہ بدلائل تصدیق معراج و معجزات

و اوصاف کما کے ان کا خطا و کذب سے

ہر بار پناہ انداز اب کے دشمن سے تبار

فرض ہے۔ اس کو تقلید نہیں

کہتے۔

میں نے ان لوگوں کے لیے مخصوص کتب خانے کے خلاف اس کے
تقلید دان کی نہیں چھوڑے۔

تقریباً تمام ممالک میں یہی سلسلہ ہے۔ اس لیے کہ ان کے لیے یہی سب سے زیادہ مناسب ہے۔

[illegible]

ایہا الناس لفظ مبہم ہے مسلمان اور
نہ مذکور اس آیت میں ودرجی سے باطل ہے
تعلیق کا اشارہ ہے۔ خود اگرچہ کہ غلط سے
یہ عبارت کو ناہیہ کہ جس کی تردید کے لئے یہ تصریح
کی کہ محقق ہے یا نہیں مگر اگر کسی کے حقوق پر نہ
یعنی جو خزانہ دولت و احترام اہل ہونے کے تعلیق
کو نہ کہتے۔ اور اگر اس کو حقوق بائند ہے تو کسی
نہ سے ملکہ دوسرے کی تعلیم سے قاضی طرح جس کی
ہم یہ کام جو ملکہ نفس نام لکھنے ملکہ

ایہا الناس لفظ مبہم ہے مسلمان اور
ان کو کہ اس آیت میں دو طرحی سے باطل ہے
تعلیم کا اشارہ ہے۔ خود اگرچہ کہ غلط سے
یہ ثابت کرنا چاہیے کہ جس کی ترقی نہ کرنا ہے
دیکھتے ہیں۔ مگر اگرچہ کہ غلط ہے
یہی بات جو ترقی و تہذیب و تمدن کا
نہی کہہ سکتے۔ اور اگرچہ کہ غلط ہے تو اس
سے غلط دوسرے کی تعلیم سے قیاسی طرح جس کی
ہم یہ کام جو غلط ہے قیاسی نام لے لیا۔

[illegible][illegible][illegible]

واللہ اعلم

ہے حاشیہ علیہ

اقوال امام غزالیؒ در رد تقلید امام غزالیؒ
 نیز امام جوہر الاسلامیؒ نے فرمایا کہ جو کوئی غلام الدین صاحب دینی

کے قصائد جیسے ہر چنانچہ میں فرماتے ہیں۔

کے کہ زبردست بود دامن ادا آقا فضل
 قصب و تقلید پاک بود این راہ باز
 پایہ رکاز آخرت و زول اوثانیت
 و حکم خود۔

اور میں فرماتے ہیں۔

وہ عالم کار با تقلید و صورت
 فرگرفت باشد تا نفس بود و لہو آن نزدیک
 باشد۔

فرمودات رموی و سعدیؒ
 اس نے ہیں اکثر مواقع مثنوی میں رد تقلید رقم فرماتے ہیں چنانچہ

و فرمودم صلا میں لکھا ہے۔

ترا کہ تقلید آفت ہر شکوی است
 کاہرہ تقلید اگر کوہ قوی است
 لوحہ گریا شد مقلد و رحدیث
 جز طبع بنزد مراد آں عیدیت
 منبع گفت را میں سوز سے بود
 و آں کہند آموئے بود
 بشنوی قصہ پئے تہدید
 تا بدانی آفت تقلید را

نیز صلا میں مرقوم ہے۔

مر مر تقلید شان بر باد داد
 غلام کہ کہان کی تقلید بے پروا کرد

کے دو حدیث پر آں تقلید
 خاصہ تقلید چینی ہے حاصل
 کا بود و زار تقلید آں بہرناں
 ایسا دگرچہ مرقوم ہے۔

آں مقلد ہست چون طفل علیل
 گرچہ وارو بحث ہار یکے دین
 ایسا مقلد میں مرقوم ہے۔

بلکہ تقلید است آں بیاں او
 دہشت ایمان ماہرہ جان او
 بس خطر باشد مقلد عالم
 از لہ و ہیزن شہان دہم
 حدیث آں مقلد دریاں
 از لہای گریہ آں بیز حیاں
 آں مقلد حد دلیل و حدیث
 بر زان آں عار و راج حیاں
 ایسا مقلد میں مرقوم ہے۔

مرد در قومیت بود ہر مقلد
 چون مقلد بد فریب ہو غور
 ایسا مقلد میں مرقوم ہے۔

مگر چہ تقلید است استوں میں
 ہست دوسرا ہر مقلد زاحلین

اور حضرت شیخ سعدیؒ کی روایت سننے میں اور وفات سننے میں آپ نے مشہور
 حدیث علامہ ابن جوزیؒ سے حدیث سے علامہ بغدادیؒ میں مرقوم حاصل کیا اور شیخ شہاب الدین
 سہروردیؒ کی صحبت میں رہے آپ اپنی مشہور مقبول کتاب بوستان میں فرماتے ہیں کہ
 ثبات تقلید گمراہی است
 شک و دہر دی را کہ آگاہی است
 قصر حیات علامہ شامیؒ اعلیٰ ہذا کتب نقد حقیقہ کی مسطورہ لکھا جس کی توصیف و مدح مرقوم

راہ ہر ہے جس کی آگاہی ہے۔

نیم الدین فیضان رحمت خدا اور فرزند النور خدا میں کوئی شک نہیں جو فرشتہ ہی گفتہ چکا ہے
اس کی جلال و شکستہ میں تقلید شخصی کی مذمت مرقوم ہے

لوا التزمون دینا عینا کا جو حق ہے
والشاعی مقتیل یلزم عوقیل
کو دھوا لا صم احوالا صم
استدیت شخصیت تقلید ای
شاه

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

طنا الوصلی یوما علی من حب ارتد
ان یصلی یوما آخر علی خیرہ فلا
ینعم سدا لیس علی کائنات الزلزل
من عیب معین

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

لان ما احسن تہذیب للتبذیر لا معارض
فخود عیب للجهل و طایف لوتیص
علیہ لما قدمنا فی الخطیۃ من
الحفاظ ابن عبد البر و العارف
الشعرانی علی کل من الاثمۃ
اکار دعت ان قال اذا احسن لحیث
فخود من عیب

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

فانصل ما علیہ جمہور العلماء لا
جمہور انوار و اخراج من شک من
خلدہ تعبد و حجت کا دھماکہ تحقیق
میرا تحقیق فی ہذا عالم و دین

نیم الدین فیضان رحمت خدا اور فرزند النور خدا میں کوئی شک نہیں جو فرشتہ ہی گفتہ چکا ہے
اس کی جلال و شکستہ میں تقلید شخصی کی مذمت مرقوم ہے

لوا التزمون دینا عینا کا جو حق ہے
والشاعی مقتیل یلزم عوقیل
کو دھوا لا صم احوالا صم
استدیت شخصیت تقلید ای
شاه

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

طنا الوصلی یوما علی من حب ارتد
ان یصلی یوما آخر علی خیرہ فلا
ینعم سدا لیس علی کائنات الزلزل
من عیب معین

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

لان ما احسن تہذیب للتبذیر لا معارض
فخود عیب للجهل و طایف لوتیص
علیہ لما قدمنا فی الخطیۃ من
الحفاظ ابن عبد البر و العارف
الشعرانی علی کل من الاثمۃ
اکار دعت ان قال اذا احسن لحیث
فخود من عیب

یضا صلا میں مرقوم ہے۔

فانصل ما علیہ جمہور العلماء لا
جمہور انوار و اخراج من شک من
خلدہ تعبد و حجت کا دھماکہ تحقیق
میرا تحقیق فی ہذا عالم و دین

پس جہاں پر کہیں فیہریت کے مقابلہ میں اتوالیہ انجیل کے سربراہان فریاد مندینا

عنوان یہ ہے پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں۔ اور منہاج پانچ کٹر شرک لوگوں میں بہت
پہل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے۔ لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہیں سمجھتے۔ اور ایمان کا
دعویٰ دیتے ہیں۔ حالانکہ شرک میں گرفتار ہیں۔ رتق و لایمان عہد اسفا چاہیے کہ اگر لوگ ہر وی کو اور
پیغمبر کو اور انہوں کو اور کہیں کو اور مشرکوں کو اور ہر ویوں کو شرک سمجھتے ہیں۔ اور ان
سے مرادیں لگتے ہیں۔ اور ان سے منہیں مانتے ہیں اور حاجت برائی کے نشان کی تعدیل دیتے ہیں۔ اور
جسکے ٹمے کے لئے اپنے حیلوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی ایسے شیعہ کا نام جبر اللہ دیتا ہے
کوئی عیسیٰ جس شخص کوئی پیغمبر کوئی سداغش کوئی سداغش کوئی غلام محمد بن الدین کوئی غلام محمد بن الدین ہارون کے
جیسے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بدی پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام
کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے نوکر کرتا ہے۔ کوئی کسی کے
جنت دہان دیتا ہے۔ کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھتا ہے۔ غرض کہ ہر کچھ بدد آپس میں
کرتے ہیں۔ سو وہ سب جھوٹے مسلمان بنیاد ادا دیا رہے۔ اور ماحول اور شہیدوں سے اور فرشتوں
اور پھروں سے گزر رہے ہیں۔ اور دعوئی مسلمان کہتے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ وہ اپنے دعوے -
اقتویہ لایمان عہد یعنی اللہ کو برا مانک کہتے ہیں۔ اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ رتق و لایمان
اور دلدیشوں کو کو اس بات کا ان کو حکم نہیں پڑا۔ اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ رتق و لایمان
عہد۔ اتو کہ جو کسی سے یہ معاملہ کیسے کر اس کو اللہ کا زندہ فرشتوں ہی سمجھے۔ سو انہیں اور وہ شرک میں
چار رہے۔ رتق و لایمان عہد۔ ہر غلام ہر کسی سمجھے کہ یہ بات ان کو بھی خدا سے ہے۔ خدا کے دینے

سے فرض میں حیدر سے ہر طرح شرک ثابت ہو تا ہے تو یہ ایمان صلا اہم خواہ پر نہ کہے کہ ان کا من
کی حالت میں کو تو خود بخود ہے خواہ اور کہے کہ ان کے لئے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک
ثابت ہوتا ہے تو تو یہ ایمان صلا و ما بعد من اذ فی ہذا ما لا دھم ہر حکم
تقریر اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ گو شرک کرتے ہیں لیکن اکثر لوگ دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں مسلمان شرک
میں گرفتار ہیں چہرہ اگر کوئی سمجھائے وہ ان لوگوں سے کہے کہ تم دعویٰ ایمان کا کرتے ہو اور افعال شرک
کے کرتے ہو یہ دعویٰ راہیں لائے دیتے ہو اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہر شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ
بغیر خدا و یا کسی جانب میں ہل کر رہتے ہیں شرک جب ہوتا کہ ہم ان اہلبیاد و مبادیہ کو ہم میں شہیدوں کو
اور اللہ کے برابر سمجھتے ہو تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کا مخلوق اور یہ
قدرت تعریف اسی نعمان کو دیتی ہے اس کی مرضی سے ہمارے ہر تصرف کرتے ہیں اور ان کا پکارنا میں اللہ
ہی کا پکارنا ہے اور ان سے دعا بھی میں ہی سے دعا لگتی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں ۔ جو
چاہیں سو کریں اور اس کی جانب میں ہمارے سعد و شعی ہیں اور دلیل ۔ ان کے سے سے خدا کا ہے ۔ اور
ان کے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جب ہم ان کو کہتے ہیں اتنا اللہ سے ہم نزدیک ہوتے
ہیں اور اسی طرح کی عبادتیں سمجھتے ہیں وہ تقویٰ الایمان صلا ۔

میں ظلم و ستم کی کچھ بنائیت ہے کہ یہ رسول پیروں اور شہیدوں کو مشکل کے وقت
پکارتے اس کے ایصال کو اب تک ملتیں یہ حق حاجت نہ کی کہنے ن کی روح کو ایصال کو اب کرنا کرک
کے سنی ہو اور ان کے نام ان کے ناموں پر کھانا سب شرک قرار دے دیا ۔ اور ان کو مسلمانوں کو مینوی
کے سب خدا سلام سے خارج کر دیا یہ لفظ یہ کہ اس دعویٰ پر دلیل ہے ۔ ہر مان و حدیث نہ قرآن
نہ نبوت نہ شہادت نہ کوئی قول نہ کسی کتاب کی عبادت انہی شریعت بنائاں اور مسلمانوں کو بے رعب
شرک کہہ دیا کوئی اس ظلم سے بچھے شریعت کے معاملہ میں اپنی دے کو بدل دینا جس امر کو ماننا
شرک کہہ جائے کسی نے کیا ہے یہ حق شریعت بنانا کیا عدائی کا دعویٰ نہیں ہے اور جو لوگ
قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ان بے اصل و قوں کو ماننے ہیں وہ تقویٰ الایمان کے کلمہ کلمہ چھوڑ دیاں
لائے ہیں وہ خود اس تقویٰ الایمان کے حکم سے شرک ہیں صلا اور کوئی فہم نہیں ملتے سب کو
خرافات جانتے ہیں اور ان کی اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ شرک جب ہوتا کہ ہم ان اشیاء کو لیا
کو یہ رسول شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ ہی کا بندہ جانتے
ہیں اور اسی کی عبادت یعنی اعتقاد ہی نہیں شرک سے نہیں جانتا وہ ہر طرح مینوی اسٹیل کے

نزدیک شرک میں انسان کے نزدیک ہر تمام اعتقاد شرک معاذ اللہ انصاف کیجئے کہ جو مسلمان یہ کہہ دیا
ہے کہ ہم ان اشیاء کو لیا کو یہ رسول شہیدوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے بلکہ اس کا بندہ اور اسی کا مخلوق
جانتے ہیں وہ کیسے شرک ہو گیا اس کا یہ اعتقاد تو بالکل قرآن و حدیث کے مطابق ہے ۔ وہ شرک
کا یہ بہتر طریقہ ہے اپنی (حرف) عبارات ثبوت صلا ۔

قرآن و حدیث ثبوت ۔ حال شرک یہ تدریج تقویٰ الایمان بنایا اور میریم کو مشکل کے وقت پکارتے
مردوں مذہب و غیرہ ملتے کہ شرک ہونے سے خارج کرنا محض غریب کا ۔ یہی سے مسلمانوں کو شرک
میں مبتلا کرنا ہے کیونکہ انھیں قطعی ثبوت قطعی دلالت سے واضح ہے

اس باک معین دلایات
سنتھیں ۔
یہ صلا ہے ہر

اور میں حدیث نہ کہ میں میں عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ۔
طحا سابت فاستن الله و اذنا
استعدت فاستن الله
اور جب ان کو تو اللہ ہی سے دعا کر رہے ہیں
پھر تو اللہ ہی سے دعا چاہتے ہیں

اور ہر کسی پر تفسیر قرآن ہے اپنی تائید پیش کرنا ہر جہان بندی اور جو کہ دی ہے ۔ کیونکہ
عبادت غیر قرآن میں اقامت کرنا کوئی شریعت شرک یا کفر سے تعلق ہے ۔ اس سے اس میں تفسیر ہے کہ
شرکین افعال مادی یا اپنی عمل عطا کرے خدا و فراموشی و فراموشی شہادت میں غیر ہم کو یوں کی طرف نسبت کر
کے کافر ہونے اور اہل توحید کے لئے ان میں تاثر اسما ۔ یہی اور اس کی مخلوقات اور یہ وغیرہ کی خاصیت
یا ایک بندوں کے جناب ۔ یہی یہ دعا کرنے کی تاثیر سے عمل نہیں آتا چنانچہ اس عبادت تفسیر عزیزی کے
حق اعتقاد صلا میں ہر قوم ہیں ۔

فرق ان است کی راہ روز و تین	یہی فرق ہے کہ اولیاء اللہ اور عباد
و مزا نہ قرآن ان کی انوار و شہادت	اس کا کہے والے سمیت طوف غیر خدا کے
بیز فہمے لکند بلکہ ہر قدرت او تعالیٰ	ہیں کہتے بلکہ قدرت حق تعالیٰ انہیں ہما
یا تمام اسما و تعالیٰ سمیت لہا بند	حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں ہر شرک
ہیں شرک کے لازم ہے آید و سران ان	و ہم ہیں بلکہ یہ خود غیر خدا میں غیثہ
افعال و نسبت لہر خدا و روح غیثہ	اور ہر دین اور دین حق تعالیٰ و غیرہ
و ہر ان و خاص اسما و ادا سملہ صلا	اور تینوں کے مینوں کی طرف نسبت

سے نمایندگان

پھر حق میں جو مخالف اور جہن وگوں نے اقامت صحری اصلاح کی ہے اس کے اخیر میں مرقوم ہے جس کو مولوی نسیم الدین نے غیاث شیعہ کے حقوق کو کفر و کفر میں مساوات نہ بتلا کر تاجا پا ہے چنانچہ ص ۲۵۵ فتح العزیز میں مرقوم ہے۔

بیس ہزار ایمان دار مقتدا خیر واحد	یعنی ہر مومن کو کائنات وحدہ لا شریک کو شرف
است و توحید جو حق و خدا سید	تجلی بکھاتا ہے کسی چیز سے سرفرازی کے لئے تاز
کر کرکلا وہ عام اسباب و مسجبات	چاہئے کہ کوئی اختیار عام اسباب اسباب کا
بدست و دست بلکہ در حقیقت دستانے	ای کے اندر ہیں بلکہ حقیقت میں ہوتے تاثیر
تاثیر اور تاثیر نیست افعال او تعالے	اس کے لئے کئی تاثیر ہیں جتنے کام اہل عقل ہیں
امت کہ دے پے یک دیگر شدہ میر وند	میں جو ہے یہ سب اس کے ہیں دہر و عیال
رباب و ہم خیال سے پدارتد نظاں	و اسے جانتے ہیں کہ فلاں کے فلاں کام کیا
موجب فلاں فعل شدہ و دعاقل را	فائل کو چاہئے کہ جو چیز اپنے لئے حسرت
سے باید کہ چیز سے کہ خود و صر و ہدو	بچا ہے اور نہ کرے اس سے
فتح کند از ان احترام پیدا	احترام کرے

پس ان عبارات میں استعانت و مدد غیر اللہ کے لئے ڈوبنے کو تنکے کا سہارا بھی نہیں ہے بلکہ ممنوع ہونا واضح ہے نہ کیونکہ تو یہ ہے کہ جس طرح تقویٰ ایمان میں ہے کہ جو کہ بند اپنے تئیں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ جوئے مسلمان ابیاد و ہر گز سے کہ گزندے ہیں۔ اسی طرح شاہ صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز میں فعال شریک منہ جہ تقویٰ ایمان کی تائید فرماتے ہیں۔ چنانچہ مجدد دل مصلحت میں مرقوم ہے۔

نور و سادہ سمیت از علم غیب و شہیدان	یعنی ہر مومن کو ہیبت جس طرح علم غیب سے زیادہ
نوراد پر کسی در پر جا قدرت بر خیر خدا	بستر پر کھڑک لگی ہوئی قدرت تمام قدرت
نات کہ نہ و ملائکہ و روح انبیاء و ربا	ہر ایک کے لئے ایک ایک صلاحت انبیاء و ربا کو ہر
و ہر وہ صورت و تائیل و تہویر و تہویر مہجود	صورتوں و تائیل و تہویر و تہویر مہجود
ساز و سدوقی فرزند و دست منصب او	تسلط و فرزند و دست و منصب کی ہو سے
ایشان بالا استقلال و دست کبر	اس سے مستغنی و دست کبر ہے

ایضاً مرقوم ہے۔

چند مہرستان گویند جوں مرد و زمرے
کہ بسبب کمال ریاضت و تہجد و تہجد
الذوات و مقبول الشفاقت و خداوند
شدہ پروازیں جہاں میگزد و روح اورا
فورے عظیم دوشے میں خیمہ جو میر مدبر کہ
صورت اورا بلند ساند یا مکان شست
و ریاضت اورا پر گزاد و خود و ذل تاملید
و در کسب و دست و طلاق بر آں
مطیع شود و دنیا و آخرت در حق او
خدا صحت فیادہ و از انجملہ کسبیکہ و ذکر
دیگران و با خدا پیوستہ کسبیکہ نام دیگران
و انند نام خدا بطریق تقرب و ذکر کے نمایند
و انانجملہ کسبیکہ و ذکر و فراموشی
با با خدا و دیگران را پیوستہ کنند تا انانجملہ
انک کسبیکہ و نام نہاد و خود را انند فلاں
و بعد فلاں می گویند اس شرک و کسمیر
امت و انانجملہ اندک کسبیکہ و ذکر و فلاں
دیگران را سے خودند۔

ایضاً مرقوم ہے۔

و از ہمیں یا معلوم شد کہ جو دیگران را علامت کفر و کفر خداوند۔

ایضاً مرقوم ہے۔

الہی حق گزندہ کہ ہر قوم را گوئی اسیت کہ در ستمش و مشغول اندک و بظاہر خود را

یعنی جو خداوند پرستوں کا کہنے میں کہ کوئی کہ
بسیب کمال ریاضت و تہجد و تہجد کے خواب لفظ
و مقبول الشفاقت و خداوند و خداوند اس عالم
سے گزندہ ہے اس کی مدد کو بڑی قوت و ریاضت
دست حاصل ہوتی ہے جو کوئی اس کی صورت کا
برخ کہ عیاس کے مکان شست و ریاضت
و تقریب و خود تامل تمام کسے کس کی مدد
بسیب و دست و طلاق کے مطیع ہوا اور دیا
و دست میں اس کے حق میں شفاقت کے حق
ان میں سے وہ لوگ ہیں کہ ذکر و کسبیکہ میں دوسروں
کو مدد کے ساتھ برابر کرتے ہیں اور نام دوسروں کا
نام نہاد و ذکر کے برہ و تقریب ذکر کے تہجد ہوتے
و لوگ ہیں کہ حج و تہجد اور تہجد میں خدا
کے ساتھ دوسروں کو شریک کہتے ہیں اور ہوتے
و کوئی ہیں کہ نام لکھتے ہیں انبیا فلاں و بعد فلاں
کہتے ہیں انبیا شرک و محض میں ہے اور لیجے
و لوگ ہیں کہ دل و فلاں کے لئے دوسروں
کو بلاتے ہیں۔

یعنی جو کہ سے معلوم ہو کہ اگر اللہ کے لئے سہارا کو حالت کفر و کفر الہی

یعنی الہی حق فرماتے ہیں کہ ہر قوم کا ایک گورانی ہے کہ اس کی ہمت میں خود میں کو لفظ پر تہجد کو کس

الشیخ فیصل بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوہاب

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۷ میں ہے۔

قال النظمی انما ان ذلک من لان
الناس کا حق احدی یعنی جہن جیہ احد
الکام صام و صبی عمر بن یحییٰ الیمہال
ان اسلام و شجر من باب تعطلیہ
جس کا تجارت کا تہ العربیہ فعل
فی النماز ایتہ و زوہل و علو الناس ان
استلام سائبہ و فضل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا کان یجوز یفعل و یفعل
من قدر کا کات الیہا حلیہ و تقدیرہ و ان لا

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۵ میں مرقوم ہے۔

ظہر یا طلاق النکاحین فاحل جعل فحلا
شیدہا بصل اهل النکح و فہو جواز الطلاق
النکح علی المامی و تصدیقہ و تکرارہ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۴ میں ہے۔

فقال عمر بن الخطاب و اللہ
ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۳ میں ہے قطع شجرہ
بیعتہ و رضوان و قلوبہ و انما من
تقصیر جس الیہا الیہا و اسحق و یسما
الشیخ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ
و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۲ میں ہے۔

ثم وجبت عند ابن سعد بانما یحیی
من النکح و عمر بن الخطاب و یحییٰ و یحییٰ

الشیخ فیصل بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوہاب

ثم یقطعها و تقطعت النکح و یحییٰ

انکروا ان قالوا سبب حقا ان لان

یعنی و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

من النکح و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ظاہرہ معلومہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

انکروا ان قالوا سبب حقا ان لان

لہا ما یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و ما یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۶ میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یحل لک ان تفتقر عند اللہ و یحییٰ

ملك لا یحل لک ان تفتقر عند اللہ و یحییٰ

من حلیہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

من حلیہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۵ میں ہے۔

قولہ و اللہ الا سبب ان حلیہ

فادھوہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۴ میں ہے۔

من عمر بن الخطاب و یحییٰ و یحییٰ

اللہ علیہ وسلم و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

اللہ قد کفر او اشرک و یحییٰ و یحییٰ

حسن و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

الشیخ فیصل بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوہاب

ثم یقطعها و تقطعت النکح و یحییٰ

انکروا ان قالوا سبب حقا ان لان

یعنی و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

من النکح و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ظاہرہ معلومہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

انکروا ان قالوا سبب حقا ان لان

لہا ما یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و ما یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۶ میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یحل لک ان تفتقر عند اللہ و یحییٰ

ملك لا یحل لک ان تفتقر عند اللہ و یحییٰ

من حلیہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

من حلیہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۵ میں ہے۔

قولہ و اللہ الا سبب ان حلیہ

فادھوہ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

ایضاً پارہ ۱۰ صفحہ ۲۴ میں ہے۔

من عمر بن الخطاب و یحییٰ و یحییٰ

اللہ علیہ وسلم و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

اللہ قد کفر او اشرک و یحییٰ و یحییٰ

حسن و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ

جنتی کی پشت از امام علی علیہ السلام کی۔

علیہ السلام حضرت علیؑ کا مسجد میں داخل ہونے وقت جس طرح السلام علیک ایہا النبیؐ کو ثابت ہے اسی طرح صلوة بلا غلط خطاب بھی ثابت ہے چنانچہ شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی عاریج العتبۃ للبلادل علیہ السلام نفس فرماتے ہیں

وگفتہ است عمرو بن دینار و قزوینی و غیرہ قائلان
صلوۃ سوا صلوات علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اگر در نماز کسی نے یا شہید یا علیہ السلام علی النبی
در حق اللہ و کائنات و گوشت و گھٹن است بن عباس و زید
بیت و دنیا مسجداست گفتہ است شیخ کبار
در مسجد کس نباشد اگر السلام علی رسول اللہ
و اگر نہ گفتہ کس نباشد اگر السلام علینا و علی ہمارا
اللہ اعلم

یہ شفا و جلال کی عمارت کا ترجمہ ہے آخر میں ملحقہ سے منقول ہے و صلی اللہ علیہ وسلم کہ در شفا و جلال کی عمارت
ملحقہ میں کسی کے قریب ملحقہ کے شاگرد امام نفیس امام ابو حنیفہ رحمہ کے استاذ الامام سے روایت ہے۔

قال النقی فی المسجد احد
فصل السلام علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم

پیران مدایات پرورش پیدائشی نفیس امیرین نے اپنے تصور میں ہاتھ رکھ کر لیا ہوا داتا گھوس پر پٹج باندھی
یوگی بہر حال صلوة کا سلام میں غلط خطاب ہو یا نہ غلط خطاب بنایا جائے اس سے بیکار نہ رہے اور لوگوں کا
ثابت کرنا ضرور کہ قائل کرنا ہے مستقر اللہ علیہ و آلہ و سلم

قرآن مجید حضرت امام ابو حنیفہؒ نے تابع سے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے روایت کی
کہ سنت ہے کہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر النبیؐ کی طرف سے حاضر ہوا کہ لکھنؤ
کو کے قریب ہر گز کی طرف منکر کے عرض کر اسلام علیک ایہا النبی و رحمتہ اللہ علیہ و کرمہ

مسند امام اعظم علیہ السلام نے از اللہ تعالیٰ سے پہلی حاجت حضور کی دعا میں منقول ہو کر لکھے ہوئے ہیں سبیل صاحب
کے قول سے کہ اگر ان کا ایک تفسیر انما شئت و کنت خیرک کی تعلیم سے لبریتیں کیجاتا پاک عقیدہ

انکس گراں کی تعلیم ہے۔ سو طعن بظہر

اقول مسند امام اعظمؒ کا یہی منقول امام مالک کے یہی ظاہر ہے اس میں نہیں ہو سکتی کہ کوئی کوئی منقول کتب
احادیث میں ملے بلکہ ان کی کتاب سے چنانچہ مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی راجستان احمد شین علیہ
میں فرماتے ہیں۔

یادداشت کہ مولانا از حضرت امام در
بان بشارت قریب ہر سر شہید و فدا
گرفتہ و شہیدان بسیار است و از طبقات
مردم فقہاء و محدثین و صوفیہ و ائمہ و معتزلات
بطریق قریب کسان نام خان نام آرا
مسند کردہ اند تہی۔

اور شک میں فرماتے ہیں۔

قائدہ چہرہ یادداشت کہ از لہب یغیب
امداد لہر جسم قدور علم حدیث و تفسیر و کتب
مردم غیر از مولانا موجود نیست و سائید
انکہ دیگر کہ در عالم مشہور است خود انشاء
بہر عینیت ان لہر و اختراعات دیگر گراں بعد
ایشان بعد مردوات و بشارت جامع نمودہ
اند و سند فلان سے کردہ و بہر حال پر شہاد
نمی نماند کہ مردوات شخص از ہر طبقہ ہیں
مجموع و مخلوط ہے باشند و فقہ و کتب و ان شخص
کہ اعتقاد و بیعت و فضیلت اور بہر حال مخلوط
راحتیہ کنند و بار ہر مفسر و مفسر و مفسر
تتبع و شاگردان خود تعلیم کنند و استاد
چہ قسم تواند بود و تفصیل میں انکہ مسند
حضرت امام اعظمؒ کہ بافضل مشہور است تابع

قائدہ چہرہ یادداشت کہ از لہب یغیب
شہر سے علم حدیث و تفسیر و کتب
قائدہ میں مولانا کے اندر کوئی کتاب نہیں ہوا
دوسرے انکہ کتب بعد امام ہیں مشہور ہیں
کے بعد چہرے ان کو چہرے کے مسند فلان کے نام سے
مردم کیا ہر طبقہ ہے بہت پر شہاد نہیں ہے کہ
آوی کی مردوات میں ہر طبقہ و کتب کا جوہر مخلوط
ہوتا ہے تا دیکھ کر عہدہ شخص میں کی پر گراں نسبت
کا اعتقاد رکھتی ہیں اس مخلوط میں فرق نہ
کرتے در ہر گز کی طرف سے نور اس میں ہر طبقہ
دیکھا ہوا ہے شاگردوں کو تعلیم دیکھا ہوا کہ
انکہ کے قابل ہو سکتے اور تفصیل اس اجزا
کی ہے کہ مسند حضرت امام اعظمؒ کا اس مشہور
ہے تا لکھنؤ کی کتب کے انکشاف الی اللہ تعالیٰ

وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالصَّلَاتُ لِمَا تَهْدِي مِنَ الصَّلَاتِ لِمَا تَهْدِي عَلَى صَالِحٍ بِقَدْرِكَ
وَبِطَلْعِكَ بِغَاثِهَا مِنْ عَطَاكَ وَصَلَاتِكَ رِجَالُ الْعُلَمَاءِ فِي دَهْكَدَا سِرْجَانِ
أَمِنْ أَلْفِ شَيْبَةٍ أَمِنْ جَمْعٍ مِنْ مَسْرُومَاتِهَا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَيْفَ يَكُنْ لَهَا هِيَ
شَرْكَ فِي مِثْلِهِ بِرُوحِهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَرُوحُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَرُوحُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا
تَدْعُونَ بِكَفِّ حَتَّى تَدْعُونَ بِرُوحِهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَرُوحُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا
لَوْ كَانَ الشَّرْكَ فِيهِ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَرُوحُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا
إِذَا ابْتَعْنَتْ حَاتِنًا مِنْ بَنِي قَلْبِهِ وَرُوحُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا
يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ
يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ
يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ

تو ملائکہ کا جامع تری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
سماں سے توفیٰ اور ولیفہ شیعہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ
میں تیس برس پر گزر فرمایا تو اپنے وصی اللہ تعالیٰ کی طرف حضور پر گزرنا تم پر سلام سے قبول فرمایا نہایت ہی
اور ہمیں مجھے تم پر ہمارے پیش رو ہوا اور ہم تمہارے پیچھے آئے اور ہمیں جو کچھ تمہاری صحبت سے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا فرما رہے ہیں وہاں ہمیں کچھ آیتیں اور حدیث کا انکار کرتے ہیں گے عموماً یہی حال
حاضر ہے مگر میں نے اپنے اس بتوی دی شیخ عبد القادر صلی اللہ علیہ وسلم سے عارف اقرار کیا کہ اگر شیخ کو عالم
عجب اور معروف مستقل جانے تو شرک ہے اور اگر مستقل نہ جانے تو شرک نہیں ہوتا لیکن عموماً یہی حال ہے
دہلوی تفریح الانبیاء میں کوئی غلط نہیں سمجھتا کہ شرک کا حکم لگاتے ہیں یہ غلط ہے پس یہی حال ہے
کر کے ان میں بھی شرک کا یہودیہ حکم ہے میں نے یہی کہتا ہے کہ میں ان بزرگوں کو ملکہ کا بعد اور اس کی
تحقیق جانتا ہوں اور یہ قدسہ اسی نے ان کو لکھی ہے اس کی طرف سے عالم میں نصرت کرتے ہیں۔ عام عبد اللہ
علی بن علی غلام علی امیرین وغیرہ رکھتے ہیں تفریح الانبیاء میں شرک فرمایا ہے یہ مسئلہ بھی غلط ہے اصل ہے احساس
کو اپنے نفس سے تراش ہے مدد دینی شافعی مالک حنبلی چشتی۔ نقشبندی سہروردی وغیرہ سنی ہیں
شرک پریندگی کے وسیلہ اس کو شرک جانا۔ فقہا گمراہی اور ضریح کے جتنا نفع ہے جتنا نفع دین کا ہے
اللہ تعالیٰ نے ہے آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد و قائم فرمایا۔ کفر اعمان۔ غصہ غلطہ۔
وَقُلْ بِرُوحِ الْقُدُسِ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ الْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ عِلْمٌ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

ہے پھر جس طرح اللہ تعالیٰ کو قلب کر کے سلام ثابت ہے اسی طرح احادیث مجھ میں بلا غلط خطاب یا کے
میں ثابت ہے پھر شیخ محمد بن عبد السلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دعائیت کے مسئلہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کفر ہے کے جانے پڑتے السلام علیکم دار قوم مومنین اکو اور دوسری کئی حدیثوں
میں السلام علی اہل البیت علیہم السلام میں کفر ہے کے جانے پڑتے السلام علیکم دار قوم مومنین اکو اور دوسری کئی حدیثوں
میں کفر ہے کے جانے پڑتے السلام علیکم دار قوم مومنین اکو اور دوسری کئی حدیثوں

یہ کہہ کر اس صاحب پر کفر ثابت ہوا کہ وہ اس صاحب پر کفر ثابت ہوا کہ وہ اس صاحب پر کفر ثابت ہوا
بلکہ اولیٰ وکیل مالوہ محمد من البستہ
والمرجوعہ ہائیں الا لایا زید والیٰ حد
صلواتہا شامکات مفضلہ رسولہ
اعطی اللہ علیہ وسلم فی الخلوۃ
لی انقصر وبقولہ السلام علیہ کفر
حار و قور و مومنین

یہ ان احادیث کے اقتضا سے اہل قور کو سلام پہنچانا ہے اور ان کی مدح کو تو یہ کیا جاتا ہے صاحب
اللہ تعالیٰ جواب سلام کے لئے ثابت ہے۔ اگرچہ مذہب فقہ میں اہل قور نہیں سمجھتے اور ان پر
سلام کی یہ تاویلات کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے پھر شیخ عبد القادر صلی اللہ علیہ وسلم نے
النبیۃ جلد ۲ مثلاً میں نقل فرماتے ہیں۔

شیخ ابن اہمام در شرح بزرگ گفتہ کہ اکثر
مسلح فقہیہ برائے کہ میت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا
مگر مولوی صاحب بریلوی حیات الموات صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں

کا کہ میں سنت اللہ تعالیٰ نے منہ کا اجماع و جماع کہ وہ بخیر میں لکھا ہے کہ اس کی مدح پر کفر نہیں
میں آئی ہیں میں منہ کے مشاعر و طرائع اہل سنت و فلاح و رحیم اللہ علیہ کا بیان کہ وہ میں سنتے چک
میں ہے اس کی مدح پر کفر ہے کہ وہ اپنی خاصیت میں ان کا فضل و کمال ظاہر و باہر ہے دونوں کلام صحاح
کتابی۔ الخ

علی ہذا اہم میں ہر مسلمان اللہ تعالیٰ اساری شریعہ صحیح بخاری یا نہ دیکھنے میں فرماتے ہیں۔
قال ابن النبی لا تعارض بین حدیث

ابن حزمی رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایزال کلام
 المورفی کا یہ معنیوں بلا مشابہت لیکن
 ہیں پختہ ہیں کیونکہ یہ عبارت لایزال ہے تو اس سے

اور بارہ ۱۶ معنیوں میں خلاصہ معارف میں لکھا ہے: **اشادات** ابن حزمی کے ماخذ
 تو صحیحہ فی الجہات ہے جو کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ مقتولین جہنم میں ملے انہیں علیہ السلام
 دوسرے فرمایا تھا: **انہو** انہی معنیوں کا قول دہم۔ یعنی یہ لوگ اس وقت جو میں ان سے کہتے ہیں
 سنتے ہیں، اس حدیث کو سن کر اس حدیث میں، یہ کہنا کو حق ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تو فرماتا ہے (سورہ
 نمل میں) **انہو** انہی معنیوں کا قول دہم۔ یعنی یہ لوگ اس وقت جو میں ان سے کہتے ہیں
 انکاف کے معنی میں ہیں اور کوئی اختلاف نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے سورہ قاف میں فرمایا ہے
 ان اللہ یسمع من عباده یعنی خداوند سنا لے گا جو اس سے کہتے ہیں، تو جو حدیث مستقرہ سے ثابت ہے
 میں طرح جو درجہ تقدیر شرح ہے مولوی صاحب بریلوی سے مذکور ہو کر ثابت نہیں ہے مگر حق تعالیٰ نے درجہ تقدیر
 اور سلام و دعا اس طرح میں ملے انہی معنیوں کی عادات کریمہ فیہ لیکن اس لفظ خطاب اور اختلاف
 حضرت محمد و آلہ کرام سے ہے یا لفظ علی علیہ السلام کے بواہر شرح، انصاری صاحب کے تفسیر کے تفسیر
 شخصوں کے یا محمد کہنے سے اور دعا سے یا سیدی یا احمد یا ابن علوان پکارنے کا قصداً اس
 پر طرح یہ کہ اگر اور برائی تو تہد نام ذکر اولیا سے گنواہل گا۔

معاذ اللہ کہ ایک حکم سینہ زد ہے جہاں لکھا ہے بل تہد کو فانی نہ مشکلات و مراد میں حضرت
 جان کر پکارنا اگرچہ اس تعریف کی قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے کہ جو بعض قیاس یا فاعل اور بلا میں فعل
 ہے ہر کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں کہ حق تعالیٰ نے انبیاء و اولیاء کو عالم میں تصرف
 کرنے کا کوئی اختیار یا بدن کی دعا سے دیا ہے جس کو وہ چاہے یا لفظ و تصرف یا چاہے پس بعض
 بلا دلیل قطعی کے مسئلہ کوئی کو شرک میں مبتلا کر کے جسو اذ احملوا کا معنی یہ ہے چنانچہ خود
 علامہ شامی صاحب درالمنہاج جلد ۱ ص ۱۸۱ کے کلام سے کہتے ہیں: **بیشک** میں یا سیدی
 جلالت ان دعا خاصہ ہے کہ اگر کوئی مقتول ہو چکا ہے تو اسے ہمیں نصوں سے کارباری کفر و
 شرک و فساد کے میں میں حمایت بھدایتی اور قرآن و حدیث کا مقابلہ کرنا ہے اسی طرح بہتان
 و لغویوں و کذب سے اخبار تیغ احمد رضی اللہ عنہ کے جو اپنی جہت میں بہت ترسید کے لئے لکھے ہیں
 چنانچہ بہتان و لغویوں میں ان کو بغیر ابطال کے نویں کسی میں لکھا ہے اور مولوی احمد رضا خان

صاحب بریلوی نے بھی حیات الحیات علیہ السلام میں لکھا ہے کہ بعد وفات فانیہ حاضر و ناظر میں ان
 کو پکارنا ہر جب کہ حضرت مجاہدین کے انصاف و سلام و زیارت و مزار پر کسی پر لفظ
 نہایت کر کہ **عز و کرامت** ثابت و حق ہو چکا ہے تو کہ کسی کا کلام ہر سیکے کا اسی طرح شفا کا حق میاں
 میں ہر کسی کے سدا کوئی سند میں انہی معنیوں کا قول دہم اور بارہ ۱۶ معنیوں میں لکھا ہے: **اشادات** ابن حزمی کے ماخذ
 تو صحیحہ فی الجہات ہے جو کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ مقتولین جہنم میں ملے انہیں علیہ السلام
 دوسرے فرمایا تھا: **انہو** انہی معنیوں کا قول دہم۔ یعنی یہ لوگ اس وقت جو میں ان سے کہتے ہیں
 سنتے ہیں، اس حدیث کو سن کر اس حدیث میں، یہ کہنا کو حق ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تو فرماتا ہے (سورہ
 نمل میں) **انہو** انہی معنیوں کا قول دہم۔ یعنی یہ لوگ اس وقت جو میں ان سے کہتے ہیں
 انکاف کے معنی میں ہیں اور کوئی اختلاف نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے سورہ قاف میں فرمایا ہے
 ان اللہ یسمع من عباده یعنی خداوند سنا لے گا جو اس سے کہتے ہیں، تو جو حدیث مستقرہ سے ثابت ہے
 میں طرح جو درجہ تقدیر شرح ہے مولوی صاحب بریلوی سے مذکور ہو کر ثابت نہیں ہے مگر حق تعالیٰ نے درجہ تقدیر
 اور سلام و دعا اس طرح میں ملے انہی معنیوں کی عادات کریمہ فیہ لیکن اس لفظ خطاب اور اختلاف
 حضرت محمد و آلہ کرام سے ہے یا لفظ علی علیہ السلام کے بواہر شرح، انصاری صاحب کے تفسیر کے تفسیر
 شخصوں کے یا محمد کہنے سے اور دعا سے یا سیدی یا احمد یا ابن علوان پکارنے کا قصداً اس
 پر طرح یہ کہ اگر اور برائی تو تہد نام ذکر اولیا سے گنواہل گا۔

معاذ اللہ کہ ایک حکم سینہ زد ہے جہاں لکھا ہے بل تہد کو فانی نہ مشکلات و مراد میں حضرت
 جان کر پکارنا اگرچہ اس تعریف کی قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے کہ جو بعض قیاس یا فاعل اور بلا میں فعل
 ہے ہر کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں کہ حق تعالیٰ نے انبیاء و اولیاء کو عالم میں تصرف
 کرنے کا کوئی اختیار یا بدن کی دعا سے دیا ہے جس کو وہ چاہے یا لفظ و تصرف یا چاہے پس بعض
 بلا دلیل قطعی کے مسئلہ کوئی کو شرک میں مبتلا کر کے جسو اذ احملوا کا معنی یہ ہے چنانچہ خود
 علامہ شامی صاحب درالمنہاج جلد ۱ ص ۱۸۱ کے کلام سے کہتے ہیں: **بیشک** میں یا سیدی
 جلالت ان دعا خاصہ ہے کہ اگر کوئی مقتول ہو چکا ہے تو اسے ہمیں نصوں سے کارباری کفر و
 شرک و فساد کے میں میں میں حمایت بھدایتی اور قرآن و حدیث کا مقابلہ کرنا ہے اسی طرح بہتان
 و لغویوں و کذب سے اخبار تیغ احمد رضی اللہ عنہ کے جو اپنی جہت میں بہت ترسید کے لئے لکھے ہیں
 چنانچہ بہتان و لغویوں میں ان کو بغیر ابطال کے نویں کسی میں لکھا ہے اور مولوی احمد رضا خان

حیدر کو دعا کا شکر
 قاسم بن حنفی غلام دونوں کی تصریح ہے مگر اسوس اس سے بعد فلاں کہنے کا حقیقہ تراشا جاتا ہے
 جس کا معنی ہے اور شرک بروت الفی الہاری شرح صحیح بخاری سے مذکور ہو چکا ہے اور مولوی محمد رضا
 خان صاحب بخاری حزن حقیقہ و طبعہ حقیقہ شہرہ علمہ سوال شمارہ) ملاحظہ کیجئے ہیں۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یقولن احدکم عیبی عنک عیب عیب
 و لکن یقول غلامی حد اصغر من ان یرکب غیرہ کوئی اپنا ملک کرے کہ کبیرہ
 تم سب عدا کے ہوتے ہو فلاں کہ کریرہ غلام وادہ مستحق ان ہی ہر جرحہ و عیب اللہ عنہ
 پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے آپ کو بعد از قادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا عدا و بلا
 سند ہونے کے حدیث من قرع معی سلم کا ہرگز معارض نہیں ہو سکتا جس میں غلام کو بھی بسد ذلہ و عرم
 شرک کے لفظ بعد کا منوع قرار دیا گیا حیدر ایہ قول اسی طرح ہے جس طرح صحیح بخاری باب ۷۷
 و ۷۸ میں بعد از بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بصرہ عمر بن الخطاب و جو دیگر
 فی دیکب یحلف ما بہ عقال یا ان
 اللہ ینہک عن غلغلو یا یا انک عن
 کان حالہا علی حلف باللہ او
 نصحت او
 یعنی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا یا
 عمر بن خطاب کو کہا کہ تم نے ایک غزوہ کے ہاتھ
 میں ہماری پرچہ پتے ہوئے اپنے آپ کی قسم کی
 نظریات آپ نے عمر بن حفص رضی اللہ عنہما سے سنا ہے
 اور ان کے نام کی قسم کہتے ہیں کہ تم کو کہا ہے
 میں تم کا حصہ اللہ کی یا غاموش رہے۔

حالانکہ یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تو بہات و شریکات کے شے کے واسطے کہتے ہیں چنانچہ
 فتح بخاری کے قول سے ملاحظہ ہو کہ انہوں نے فرمایا بعد تو اسدی ہے۔ و لا علی غازی
 کا توں اور حدیث میں گذر چکا ہے کہ بعد از نبی نام رکھنے ظاہر اظہار سے اس کے کہ اردو و عربی سے
 ممنوع ہو بعد از نفاذ اولی اللہ حدیث و بخاری و مستند بخاری و بیہ الدین اخیر فتح الکونین زیر آیت اول
 اجزائ فرماتے ہیں۔

صلاً ثم ما صالھا جعل اللہ شرکاً
 عنی یا اللہ ما صالھا اللہ صلاً
 بشرکوتہ
 یعنی جو جس سے دعا کی کو چاہی شریک کے
 ان کے شرک میں ہیں کہ جس سے دعا کی کو شریک
 وہ ہے اللہ ان کے شرک جانتے ہے

جو کہ ہے دعا کی جگہ سے دعا کی کہ کوئی کہے
 تو سے از شرک چنانکہ علی غایت اقسام فلاں
 و بعد فلاں نام بلند اللہ اعظم ہو
 نیز مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی در مستند بخاری بیہ الدین اخیر فتح الکونین فرماتے ہیں
 و انما قبلہ اندکس نیکد نام بہا دل خود را
 بندہ فلاں و بعد فلاں می گویند تا بن شرک
 در قسمی است او
 فلاں اور بعد فلاں کہتے ہیں ہمارے شرک ناموں
 میں ہے۔

پس کس طرح امتنا کتاب کے روشن ہوا کہ نام رکھنا بعد فلاں شرک میں داخل ہے اور اتنا خود مولوی بیہ الدین
 نے عاجز ہو کر تسلیم کر لیا کہ باطنی ملتے بیاری اسباب پہنچنے کی وجہ سے نام بعد فلاں نہیں رکھتے۔ بلکہ
 بزرگوں کی یاد اور کتاب تاریخ کے بڑے بزرگوں کے ناموں پر اس سے نام رکھتے ہیں کہ ان کی برکت سے اللہ
 تعالیٰ ملاؤں دیکھ لیں اسلیوں کو در فرمے۔

کس قدر درد و غم خندی اور فریب ہے اگر اس سے نام رکھتے ہاتھ تو شرعی نام ہیں بزرگوں کے ہونے
 میں دعوی نام رکھنے کے بلکہ جن کے کمال کے ساتھ نسبت و حرکت میں حاصل ہوتی ہے کہ شرک ہم بعد فلاں
 معاذ اللہ اس کے لئے لڑتے کہیں کی ایٹ کہیں کا اللہ و پس کیا خوب ڈھونڈی جاتی ہے کہ حدیث
 میں ارشاد فرمایا ہے کہ اصحاب امتنا میں جس کا اتباع کر کے سلام یا ب ہو گئے قطع نظر اس
 حدیث کے کہ امام حافظ احمد شہبازی حقیقہ و بخاری و مستند بخاری و بیہ الدین اخیر فتح الکونین فرماتے ہیں
 صلاً میں اس کے رواؤ کو خبیث حیل کا اصل نہ کہ اب حاصی مقطع حایہ
 اصعب لوجہم ممکن وہ ہو جو عرب طبل کہتے ہیں مع فلاں میں تو ارشاد
 صحابہ رضی اللہ عنہم کا ارشاد ہے کہ ان کے ساتھ نسبت شرک کہ جانتے بعد ان کے بعد فلاں رکھنے کا عمل
 بلا نسبت حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی جیسی، قادری نقشبندی، سہروردی وغیرہم عقب و اختلاف
 اجتہادات اور طرق کی بناء پر یا حدیث کے معروف ہے نہ بطور حنفی التزام کے کہ ان کو فلاں بن سے
 جانتے کہ اعتقاد کیا جاوے۔ حالانکہ بیشتر مسائل اجتہاد میں مختلف ہیں ایک حد سے پہلے عمل خداوند
 انظہار را کیم جاری و جاری ہے جس سے تقلید شخصی مناسب حنفی وغیرہم کا بطلان خارج طور پر ثابت ہے
 کہ یہ کوئی شرعی امر نہیں چنانچہ مولوی بیہ الدین کے فرمے مستند بخاری و ارشاد میں صاحب ہر قوم
 را بخیر و اتھار الحق متلا میں نقل کرتے ہیں۔ فان ابن الملازم فخر، لکن فی القول اسنادہ

خود اس کی تفصیل تیسری فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

گویم کہ چون ایسی در غالب اوقات کہ اس وقت
حاصل میشد و کہ استعانت کی نیاز اوست
نمایند پس ایسا سبب قادی است کہ اس وقت
موصول غرض اندر سبب قادی لکواں گفت
کہ چنانکہ دارند قادی آتیا نہیں است کہ
حق تعالیٰ بجز بیان عادت خود آن چیز را
و اسطرسل مطلوب ساخت است چنانچہ
خود من طعام پرانے حصول میر شکم اہ
نیز فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

پس استعانت لائق نیست الا از علماء
الغیاہ پس مرد عوام را از فکر کے گریز
و از اہل دہ را پید کہ عادت غیر را کوئی کار
اعانت است و مرد عوامی اس وقت نہ از
از نظر عوام را و اعانت قادی و عوامی
آگاہانایا

نیز فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

و استعانت با بچہ نیست کہ تو ہم انتقال
آن بچہ مدعویم و ہم اس کی از شکوہ کی ہر روز
نے گفتہ و شش استعانت محبوبہ علات
و دیکہ کہ شش استعانت با بچہ و شربت
و مدعو شش استعانت با بچہ و شربت
بہایہ دست خداوندان و در مدعو شربت و دیکہ
و قادی و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
کہ دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ

و در جب منزل نیست یا با طیار و معالمان

کہ جب جب سدا اعلان از انداز انہا طلب
مشورہ و استعانت لکواں گفت کہ اس وقت
استعانت با بچہ نیست کہ تو ہم انتقال
حقیت استعانت نیست و اگر استعانت
است استعانت با بچہ نیست و اگر استعانت
کہ تو ہم انتقال لکواں گفت کہ اس وقت
شش استعانت با بچہ نیست و اگر استعانت
عصریہ یا انداز سائرہ و طیار و معالمان
و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
عین شربت و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
اندکہ میں فرماتے ہیں۔

و نیز در تجلیہ لایا است ان طیار و معالمان

ہیں استعانت با بچہ نیست کہ تو ہم انتقال
بعبادت مفہوم گشتہ و از معرفت عزت
و پرست و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
و مجموع رب العالمین و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
نہایت میں فرماتے ہیں۔

و نیز در تجلیہ لایا است ان طیار و معالمان

ہیں استعانت با بچہ نیست کہ تو ہم انتقال
بعبادت مفہوم گشتہ و از معرفت عزت
و پرست و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
و مجموع رب العالمین و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ و دیکہ
نہایت میں فرماتے ہیں۔

منہ سے شیشا دیا قاطعہ بیت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم و سیدی عاشق من
مالی کا مفتی منہ سے شیشا نہتی
علی جاری حتیٰ کہ رحمہ اللہ جن کو مولوی نسیم الدین نے مستند جان کر علامہ علی نقوی رحمہ اللہ الہیائی کے
ذیل سے اپنے مردودہ کتاب میں لکھا ہے وہ آپس نہا شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں
کلا غشی عکس من اللہ شیشا ی
کلا جد است کو کلا و رفع عکس شیشا
من عکس امیر کلا ۱۰
عکس امیر ۱۰

اور مولانا شاہ مجدد الحق محدث دہلوی دیکھا شیخ کو سونے کی چیمہ لہریں تھے اکثر فرماتا ہے کہ یہ محدث حضرت علامہ شیخ محقق
مجدد الحق محدث دہلوی دیکھا شیخ کو سونے کی چیمہ لہریں تھے اکثر فرماتا ہے کہ یہ محدث حضرت علامہ شیخ محقق
مستور گزرا ہے اب یہ طرح شکوہ میں بطرح حدیث نکالا ہے
عسکریں یہ شیخ مستور فرما کے ہیں۔

جے نیا تو تم کو روکنا ہے تو تم کو روک دو
فائدہ دیدیم شمار از عذاب خدا ہے نہ

ابو سلمیٰ ترمذی جلد ۴ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھیں ایک علی اللہ
علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر فرمایا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں تجھے سکھاتا ہوں چند کلمات۔

(حفظ اللہ بے غفلت) (حفظ اللہ بے غفلت)
 (حفظ اللہ بے غفلت) (حفظ اللہ بے غفلت)

فاسق بلکہ داعیوں ان الکاستہ لہ
احققت علی ان یفعلوا بشیء لہ

و ان اجماعوا علی ان یقتولوا بشیء احد
 یقتولوا لا بشیء قد کتب الله لای

که گویند نه بدین بگوئند نه بدین بگوئند
 که گویند نه بدین بگوئند نه بدین بگوئند

فیروزہ الا بشی حد کتیا اعمیک
رمعت الافلامرد حفت انصحب

ہذا حدیث میں ہے کہ اس باب میں وارد ہیں۔ ملاحظہ فرمائی کہ کچھ قضاہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ

... ..

ما اذا استغفرت في احدى هذه الاستغاثات
 في الطاعة وتوعد بها من اسفل الدنيا لا تخوف
 (ماستغفرت يا ارحم الراحمين) عليه
 الشكوك في كل زمان وفي كل حال
 (ماستغفرت على التوجه ليعلم ان القرب
 بالاسم لا يرفعك من كبرياء الله تعالى
 انجلي من انك تاحص في الدنيا ولا في الآخرة
 وما اؤلفنا في حقك اى لا تقف على حزننا
 ونحن من اهل ان سعادتنا في الدنيا
 لو بدنا ان نرضى اننا لن نرضى اننا نرضى

لا اعلیٰ قادیان کے کلاس سے معلوم ہوا کہ تمام علما حتیٰ کہ ادا اوسر ماہیبا واداد ساری جمع ہو کر کسی کو قطع و نقصان پہنچانے کی فہمت و طاقت نہیں رکھتے۔ اب یہ معلوم مولوی نعیم الدین کی طرف سے جس قدر کفران پر

یاد رکھئے! ماہی کے پھر نر خنجر کی مستند کنار اور غار اسی کو مودی نعیم الدین بہت مجبور کرتے ہیں۔
 علامہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے :-

اس عظیم المیت یصوت کی کامرورت
 اللہ تعالیٰ خالق تعادہ ذلک کلام

بزرگوار کی تعویذات، نام ربانی سیدنا شیخ عبد نقاد مدنی رح مطبوعہ ساؤ جود اسلامک پبلس ۱۸

میں از خود ہے
یا موصد بہن یا مشرکون، لیس میں سید حسن
من الخلق شفیٰ علی کل حجر کا مالوند جا مالیت

یعنی "اے وصفا دارے فریاد کنندہ سے کہو کے ادویں
کہ جس نہیں ہے سب عاجزی کیا بارست اور کی غصہ"

[illegible]

کہیں، یہ یاد رکھو۔
اور مجلسِ محفلِ دعا اور ہر فرقہ و مسلک سے۔

اسلام اور کلام جس کا نام میں کرکرم ہے۔
اسلام اور کلام کا نام میں کرکرم ہے۔

6. $\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

افراد ان کو اپنا دلیل اور غلطی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک تھا سو کوئی کسی سے یہ معاذ فرمے گو کہ میں
کو اس کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو اس کا دلیل اور وہ شرک میں بڑا پر ہے۔ ابھی تا سیا معلوم ہی غم اندین کا فریب
دنیا کی کسی فتویٰ میں شدہ صاحب فرستے ہیں حالاکہ اس فتویٰ میں ہرگز نہیں لکھتے بلکہ کسی فتادی کے
دوسرے فتویٰ علماء ۱۹۵۷ میں جو تفصیلاً اشاء صاحب نے مذکور قیر انداز و نقد الی اللہ حقیقہ بتایا ہے
میں کا اور حصہ یہ مذکور قیر انداز کو سو ہی غم اندین نے نقل نہیں کیا اور دوسرا حصہ نذر الی اللہ کا نقل
کر کے بتایا کہ یہی وہ مذکور ہے جس کو متونہ اباجان میں شرک بتایا ہے۔ پس یہ بات کے انکشاف سے
ناظرین مطلع رہیں اور فوراً کس فتویٰ مذکورہ کی اصلاحات کے لئے دیکھئے ص ۹۱

(۱) مگر تہہ پہلے موتی نمودن تفصیل وارد کہ وہ
 کیوں عالمگیری کی نہ کہ ب صورت دیگر است
 چنانچہ ترجمہ عربی بعینہ و نیز انوشیروانی
 نیست مدد کیہ واقع میشود و انوشیروانی
 صورت است کہ سے یزدیہ سے تفریق ملتا
 ہندوگان جو یزدیہ مذہب و قرآن ایشانی در
 حالیکہ مگویند سے سید ملاں اگر حاجت
 مدائی من شود پس برائے شمار از طرف من
 این تہہ زرد خدشتا این چنین تہہ اصل است
 بانا جملہ اس کے الخ
 میں اس بات کے لئے جو کہ مذکور ہے میں تفصیل
 ہے۔ جیسا کہ دعویٰ فقیر کی کتاب بطور میں ملتا
 ہے اور اس کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے
 کھانا جائے اور تہہ ترجمہ ہے کہ اکثر حوائج
 خداست جس میں اس کی صورت ہے کہ بعضے
 ہندوگان کی تہہ کے پاس وہ جائے میں سید بزرگوار
 اشاکر شفا کی کہتے ہیں کہ اسے سید ملاں اگر بزرگوار
 حاجت مدائی پورے تمام کے سید اس تہہ
 تقدیر اپنی طرف سے خدا نخواستہ ہو کہ یہ ایسی تہہ
 و اما جملہ اس کے الخ

صاحبِ فہم اس محلِ صحرایہ ارت شاہِ صاحب کو مولوی یحییٰ امین کی نقل کردہ مہارت شاہ صاحب سے ملا کر اظہارِ فہم میں جس سے توفیق ان بیان کی کا حلقہ ناید مثل آفتاب کے روشن چہ کے گہر گوں اور دلیا کی قد و نیو تا اعلیٰ ہے۔ البتہ یہ کہ کر یا ایسی میں سے تیرے لئے تبدیلی تو یہ تیرا خوب ہے صاحبِ کام شاہ صاحب پھر اس توفیق کے بنوس شاہ صاحب فرما رہے ہیں۔

و تحقیق متکیا بر استدلال و معروضات این چند مضمون است. یعنی تحقیق مبتدا بر استدلال و معروضات این چند مضمون است. و نیز شاهد صاحب قدس میفرماید که این چند مضمون است.

سوال اگر کسی جاندار را مفت کیسے سازیں
جیگر اور کلیں کوٹ جائز کسی کا مفت لائق نہ ہو

جواب درم گدھا یا بکرا یا چبڑا نہیں اور ذرگن کا مفت کا
جانور حرام ہے اور مفت ہونے پر جانور حلال ہے

بولے اے دلہائے مردگان بخت مسفر نیست و خود دل
آن جائز است یا نہ و جواب داور دردی
صورت حرم بشود و گراشاید بیکان کہ
بطور منت باشد خود دل آں فریب علم است
نیشگر نیست خیر اند یا شد آند لک لکبار
سعد و سہمی بولتی تلمذ و شہ و ان ملائی
مردگان بطور حیرت بر صایند آں تاب ایشان
میکنند آند و آند دیگر طعام ترک میرند
اگر طعام را و بندھا عسان بر نہ بند
دور میان برادری آرا بطور بجائی خود تقسیم
گفتند امید آں ہا و فقط و طعام فرستادن
بجائے مال و میرت تا سعد و صباح است

کہ تا دور کرنا ہوا یہ کہ خونی کہ تہ سے ہکا کھینچنے
پڑنے کا کھانڈ ہے یا ہیں حجاب و اقصا سے صحت
میں حرم پر ماں ہے اور سرخا ہے ہماں چریں و جولو
صحت کے پور کھانڈ پر اہم کے ہے اور کھانڈ پر اند
کہ بہت ہو جیسے کھانڈ کے اندر سے صحت
فقدان ہو کہ اندھن ہوا اور کھانڈ کے سرور
کہ کھانڈ کے آں ہا و کھانڈ کے
کھانڈ کے آں ہا و کھانڈ کے
اگر کھانڈ کے کھانڈ کے آں ہا و کھانڈ کے
برادری میں بطور بجائی خود تقسیم
فاسی میں امید آں ہا و مال و میرت
کھانڈ کے آں ہا و کھانڈ کے

تاکا اور کھولوی نعیم الدین کا یہ مقام تیرہ تیسری مجتہد شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی مریہ اور ۱۳۳۵ء
کسی بزرگ کی نالحمہ کے لئے ان کی مدح کے افعال کے ایساں ثواب کے ارادے سے بکا کر کھلائیں
معاذ حق نہیں ہے اپنی اس پر مولوی نعیم الدین کا یہ کہنہ کہ اسی کو پڑا کہتے ہیں یہی اسمعیل حمیدہ میں شرک ہے
صاحب دیوانہ حق تعالیٰ کو مقررہ ناطقہ ان کر تا کہتے ہیں مگر ایساں ثواب کے لئے کھا کھلائے کو کیا پڑا
ہیں اور کیا مولانا غیبیہ درجہ کے کہیں چہ عقیدہ میں ایساں ثواب کو شرک بنا یا ہے لغتہ شریعی
میں جس پر حقیقت اور تمام پر مولوی نعیم الدین کے ارادے بطل کر قحی۔ جہا، الحق و فہم
باطل ان انبیا علیہ السلام نہ ہوتا بلکہ نذر دیا زمت و مراد غیر شد جو اصل کفر و شرک ہے۔ اور نام
اسلاموں میں رائج ہے۔ اس کو خصوصاً فقہاء جعفریہ نعیم الدین کے خوب واضح طور پر کھول کر بتایا ہے جس طرح
یہ حق و غلط، مدائخ و مہلکات، بھلائی و شر، ایمان و کفر ہے جن کو خود مولوی نعیم الدین رسماً ایساں
ت میں مستند کرتے ہیں چنانچہ ان کے اس شرع کفر الدقائق میں لکھا ہے۔

جامعہ الہی یسدرہ کفر و التوبہ علی ما ہو
متھہ کتب یكون للاسنان وکتاب الو
موبعض والو لوجا بچہ و ریتہ فی الخیص

تحریر مولوی صاحب بریلوی

لکھتے ہیں

فشرک کہتے ہیں کہ مالک اللہ ہے پھر یہ لوگ اس کی سرکار میں جتنا بھی حاصل ان کو پہنچے سو
 قسط مثال ہے بلکہ ہر چیز آپ کو لکھی ہے پس پھر نہیں کرنا تھا بلکہ اللہ کی حاصل لفظ بلفظ تقویٰ الایمان
 کا ہے جس طرح کہ کلام نبی و حقیر ہر اور کلمات جناب مورانا شاہ ولی اللہ اور شاہ جلال الدین اور شاہ
 عبدالقادر صاحبان صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی واضح ہوا کہ تو دنیا و آخرت کی عبادت ہے اللہ عزوجل کے لئے
 تدر و منت نہایت سزاوارتا اللہ سے کسی برائی ظن نہ دیا گیا ہو پس یہ کچھ اور کوئی اور تو شہرہ فہمیدوں کے
 ہم کا طاق و غیر ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے لوگ جبر کہان کہتے ہیں
 اور ایصال ثواب کے کہنے کو جبر کہتے ہیں جیسے کہ اللہ کی فیاضیت ہے۔ یہی مولانا شاہ
 عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے بواہ ان سے کہتے ہیں اس لئے باطل اور حاصل شرک و کفر ہے
 کہ قتل و کائنات سے کسی صاحب قبر صالح اور صالحہ یا اللہ کو تدر و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہر گرفت
 و قدرت نہیں ہے۔

چنانچہ یہ تفصیل تقویٰ الایمان ص ۴۴، ۴۵ میں مرقوم ہے کہ کلام اللہ کسی کے ہم کی
 جہزی اور لغز اور علم اور فہم اور امام قاسم کی اور پیر و سنگیر کی عید کی اور امام کو تدر و اور استاد
 اور پیر و سنگیر کے بیٹے کی بلکہ کہ لوگ اس کی تعلیم کرتے ہیں اور دل چاکر نذیبی جڑاتے ہیں اور انہیں اسے
 ہیں اور اس کی طرح فہمیدوں کے نام کا طاق اور نشان اور کوپ جس کو کچھ کہتے ہیں اور اس کی فہم کہتے
 ہیں آخر قسبت یعنی سب کھیتی اور کوئی فہم ہی لے پیدا کی ہے اور کسی نے نہیں کی پھر اس میں سے جس
 طرح اس کی نیاز نکالتے ہیں اسی طرح افسوں کی بھی تیار کرتے ہیں بلکہ افسوں کی نیاز کی حقنی احتیاد
 ادب کرتے ہیں اس کی اتنی نہیں کرتے اور اس آیت سے علوم ہوا کہ جب لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جیسے ہیں
 پان دکھا جا چاہیے۔ لال کچھ اچھے حضرت بی بی کی صوبہ مردہ دکھا دیں اور جب ان کی نیاز کیجئے تو اس میں
 بالخصوص لافانی ملاقی ترکہ دیاں ہوں اور کئی اور ہندی ہو اور اس کو لوشی دیکھو اور جس صورت سے
 دوسرے اندک ہر وہ ملی دیکھو اسے اور کچھ قوم یا دیکھو جو وہ ملی دیکھو اور شاہ عبدالقادر صاحب کا تدر و حوالہ
 ہو تا ہے اور ان کا احتیاد سے نہ لے اور کچھ دیکھو کہ کوئی دیکھو کہ شاہ ہار کی نیاز امید ہی کہ تدر ہے
 اور لوشی ظن کی سہمی اور صاحب کعب کی گوشت روٹی موشب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار
 اللہ کی حکومت کی شان کو نہ پہنچاؤں کہتے ہیں کہ ایک تدر و حقنی حدیث قائم کرتے ہیں۔

تدر و منت نہایت سزاوارتا اللہ سے کسی برائی ظن نہ دیا گیا ہو پس یہ کچھ اور کوئی اور تو شہرہ فہمیدوں کے ہم کا طاق و غیر ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے لوگ جبر کہان کہتے ہیں اور ایصال ثواب کے کہنے کو جبر کہتے ہیں جیسے کہ اللہ کی فیاضیت ہے۔ یہی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے بواہ ان سے کہتے ہیں اس لئے باطل اور حاصل شرک و کفر ہے کہ قتل و کائنات سے کسی صاحب قبر صالح اور صالحہ یا اللہ کو تدر و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہر گرفت و قدرت نہیں ہے۔

لکھتے ہیں
 تحریر مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد علی خاں صاحب مسودہ تخلص

معاذ اللہ علیہ السلام اور مولوی صاحب کے ہمیشہ کہ تدر و منت کی تعلیم کی خوشی کے لئے تدر و منت کی تعلیم کی خوشی کے لئے
 نے شیخ مسودہ کو تدر و منت کا مرقعہ ان کو تدر و منت کو تدر و منت کے ایمان ہے یا دہے کہ تدر و منت کی تعلیم کی خوشی کے لئے
 ہیں کہ تدر و منت کا مرقعہ ان کو تدر و منت کو تدر و منت کے ایمان ہے یا دہے کہ تدر و منت کی تعلیم کی خوشی کے لئے

تدر و منت نہایت سزاوارتا اللہ سے کسی برائی ظن نہ دیا گیا ہو پس یہ کچھ اور کوئی اور تو شہرہ فہمیدوں کے ہم کا طاق و غیر ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے لوگ جبر کہان کہتے ہیں اور ایصال ثواب کے کہنے کو جبر کہتے ہیں جیسے کہ اللہ کی فیاضیت ہے۔ یہی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے بواہ ان سے کہتے ہیں اس لئے باطل اور حاصل شرک و کفر ہے کہ قتل و کائنات سے کسی صاحب قبر صالح اور صالحہ یا اللہ کو تدر و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہر گرفت و قدرت نہیں ہے۔

تدر و منت نہایت سزاوارتا اللہ سے کسی برائی ظن نہ دیا گیا ہو پس یہ کچھ اور کوئی اور تو شہرہ فہمیدوں کے ہم کا طاق و غیر ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے لوگ جبر کہان کہتے ہیں اور ایصال ثواب کے کہنے کو جبر کہتے ہیں جیسے کہ اللہ کی فیاضیت ہے۔ یہی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے بواہ ان سے کہتے ہیں اس لئے باطل اور حاصل شرک و کفر ہے کہ قتل و کائنات سے کسی صاحب قبر صالح اور صالحہ یا اللہ کو تدر و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہر گرفت و قدرت نہیں ہے۔

تدر و منت نہایت سزاوارتا اللہ سے کسی برائی ظن نہ دیا گیا ہو پس یہ کچھ اور کوئی اور تو شہرہ فہمیدوں کے ہم کا طاق و غیر ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے لوگ جبر کہان کہتے ہیں اور ایصال ثواب کے کہنے کو جبر کہتے ہیں جیسے کہ اللہ کی فیاضیت ہے۔ یہی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے بواہ ان سے کہتے ہیں اس لئے باطل اور حاصل شرک و کفر ہے کہ قتل و کائنات سے کسی صاحب قبر صالح اور صالحہ یا اللہ کو تدر و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہر گرفت و قدرت نہیں ہے۔

نیز مولوی صاحب مولوی کے ملفوظات حدیث و سنیہ حسنہ پر مبنی مکتبہ کے تحت
 میں قومیہ، عربیہ، ہندیہ، و ہما جاتیہ، سن کی کوئی اصل ہے اور شاد کہ غیر غلط
 اور مولوی محمد مدین کے استاد مولوی محمد گل عالم صاحب جس کی نسبت اپنے رسالہ فیضانِ رحمت میں
 مولانا صاحب نے اس مکتبہ لکھا گیا ہے اپنے مزیں مدد و رہبر و شفیق و مددگار و عزیز و عظیم مراد و آقا کے
 لئے ہے۔ اہمیت مولوی صاحب کے

من بعد غریب و در پست رسیده و اسب خود را علفا تمام عمر مرکب پتہ رسیدن فی حقہ حد ما باموش
 شد و لی سدر تب و دہوی حال میں موجود ہے یعنی اور اہیں موجود نہیں کیسے یہ تھا کہ شکر میں پتہ نہ رہا
 رفتہ بعد کے غیر اندیشہ مدد طلب کیا کرتے تھے نہ انے بعض دفعہ تقریری کے ساتھ اور حل مع سب
 میں مددوں کے مستند بن، تھے تھے اور ان کے ناموں کو پتہ کرتے تھے۔ کسی واسطے اندر قدس
 شہر میں رہا کہ غریبوں میں ڈاکہ بکریں کہ تہہ کی ہی جہاں تہہ میں دیکھی سے مدد طلب تھے
 میں دیر ہاں بعد کے ساتھ کسی کوست پکا کہ دو پکارے کے مٹی عورت کے ہیں میں جیسے بعض مٹری
 کا قریب بلکہ مدد طلب کرتے ہیں میں کوہ دوسری عمر ہاں بلکہ اندر ہی سے مدد طلب کرتے اور کما جوتہ تاکہ
 میں کوہ طلب کرتے ہو، اور اس وقت خدا خدا تھا خدا خدا ہے بھی میں مسکون کو خدا تہہ رشاد مدد میں میں ذکر
 ہے کسی جو مال بکتہ میں یا شمع عہد خدا در جہاں فی فیض مدد تو اس شخص مدد کرک، لی جی جیسا خدا
 نہیں پتہ شکر کہ دوسرے حق تھا میں فرما ہے، رجوٹ نکات میں اس کے سو کوہ تو بعد میں یہاں حق
 اور کسی فرما شدہ عہد صاحب کو تعریفی مثل تراش میں خدا تہہ میں مسکون پر دل ہے یعنی کوہ کی مس
 مدد نہ کام تہہ قریب اند کے کیا مدد میں ہاں ہاں وہ تہہ جو اس کے اندر نہ کسی کا طریق مدد فہاں
 کہ گا شکر جو اس کا "ہی محض" وہ شہر نہ دینے ولا سبب عہد خود کے مٹ کر کہ ہے۔ اور
 کہ نہ ہو کہ کسی علاوہ شہر نہ ایک دوسرے بل ہے داسر مدد میں تہہ ہی اور اس کے "تہہ قریب
 صحیح (تہہ قریب) اسر خودی الحمد للہ صاحب خودی جیسا مدد کے مقصد مستند نہیں خودی
 تہہ قریب خودی سلامت اندر صاحب دیمور جس کی مدت میں لکھتے عہد میں رکھتے ہیں خودی
 مطہرہ نہیں عام دیمور کے علاوہ میں لکھتے میں ہاں تہہ رجوٹ نہ کہ عہد کے جیسے تہہ کو عہد تہہ
 کہند و تہہ اور صاحب شہر نہ کہ تمام تہہ رجوٹ نہ کہ عہد کے جیسے تہہ کو عہد تہہ
 میں ذکر ہاں کے تہہ کہ تہہ رجوٹ نہ کہ عہد کے جیسے تہہ کو عہد تہہ
 انجواب عہد رجوٹ نہ کہ عہد کے جیسے تہہ کو عہد تہہ

جس طرح ہے لیکن بعضی رومیہ تعزیر ہادی کے موجب ترکہ و غیر اس جیسے بھجوا کرنا اور اس کو حاجت ہوا
 سمجھنا حلال اس فقیر پر یہاں تحریر و در شکر کا انکا ذکر ہو گا۔ اس کا درجہ دستہ بہ ہمارا اس کے چھپے صلا جائز
 ابوالکلام صاحب اس ایدین محمد سلامت مند و حبیب صبح مفتی محمد علی غفرلہ پروردگار ہو کر یہ دونوں
 مہربان سلامت مند و مہربان محمد غفرلہ خواں شاکر خان مولوی فہیم بدین کے بقول مستند مجتہد دارالین العلماء
 اہل حقین میں۔ بعض صاحب شہادہ و مہربان احمد غفرلہ کے بقول مولوی فہیم بدین کے اعدا شکر و شکر و شکر

سب پر ہر امر سے دل درود پہنچے وہ خدا کا کرک ہو گیا جو ہر بند پر توہ کمال ہے۔ یہ ہے
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[illegible]

یاد کردن آن مبین تاریخ کان ملام
 مردم اتان
 اور میں کھتے ہیں

کھاتہ بعض الشائع بعد الصلوٰۃ و
 الکفاح پور ماشورہ فائدہ مند ہے اور
 ویرتہ من حیث الخصوص حبتہ
 اور میں نہا علی صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔
 مکتبہ میں کھتے ہیں کہ اس نے عرض کیا کہ تین روزہ پڑھنے میں اچھے حکم مستند تو
 قدرے تقریریں کر سکتا ہوں کہ زائد ہفت روزہ پڑھنے میں اس قدر دقت ہوگی کہ اس میں غلطی ہوگی
 اتنی نہیں کہ اس کے لئے کیا حکم ہے تو میرا کہ جس کا کہنا تھا اور زبان کا معمول
 سلف میں نہ تھا

اور میں کھتے ہیں
 قاریان از احباب طریقہ تصوف مستحب
 ہم نیست آتہیں

اور خود مولوی یحییٰ دسار سوانی عظیم سبب سندہ صحت میں کھتے ہیں حضرت شیخ
 عبدالحی محدث دہلوی شہداء شریعت میں فرماتے ہیں۔
 اگرچہ بعض مردم مصافحہ بیدار نہ زمین کنند
 یا بعد از نماز چہ نیست بدعت است
 از بہت تخصیص وقت امامت مصافحہ
 کہ علی ان طلاق است ہائی سبب پس
 بوجہ سنت است و بوجہ دیگر بدعت
 نیز مولوی یحییٰ الدین کی سند بقول خود مصنف کتاب روح المعانی میں مرقوم ہے۔

و نہا ان واقف لما اجتمعوا اقامتہ
 امام داہلوا الخلفیہ یومہ الخیر
 عاشورہ لان الحسین یقتل فیہ ایتامہ
 یعنی انھیں جمع کر کے عمارت کی تعمیر کی گئی اور انھیں
 تم کہ میں ماشورہ کے دن کو کہ حضرت حسین
 رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے اس دن اور چھ ماہ

شہادت اہل السنۃ علیہم السلام و اعتقاد
 المحبوب و الاطاعت و الاکمال
 اور میں کھتے ہیں کہ اس نے عرض کیا کہ تین روزہ پڑھنے میں اچھے حکم مستند تو

قدرے تقریریں کر سکتا ہوں کہ زائد ہفت روزہ پڑھنے میں اس قدر دقت ہوگی کہ اس میں غلطی ہوگی
 اتنی نہیں کہ اس کے لئے کیا حکم ہے تو میرا کہ جس کا کہنا تھا اور زبان کا معمول
 سلف میں نہ تھا

اور آپ کے صاحب زادہ شاہ احمد صاحب المتوفی ۱۲۲۵ھ کی بھی وصیت مکتبہ میں مرقوم ہے
 پھر شاہ احمد صاحب کے برادر زادہ سید آل احمد صاحب یہ مولوی صاحب بیرونی
 کے سند حدیث شریف میں مولانا شاہ احمد صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے چنانچہ وہ اپنے
 مرقوم ہے سند حدیث شریف از مولانا شاہ احمد صاحب رحمہ اللہ۔ در مدح حضور لور علیہ السلام

میں مرقوم ہے کہ۔
 آپ نے اپنے صاحبزادہ سیدنا امین صاحب فوری کو ۱۲۲۵ھ میں اجازت
 ملاسل و قرائن کریم و صحاح سند و مصنفات شریعتیہ و احادیث محدثیہ و احادیث شریعتیہ
 و جامعہ مولوی شیخ فضل رسول صاحب مدلولی مسلمہ محمد مولوی صاحب بیرونی و مولوی نجم الدین
 کے بھی اپنے مکتبہ میں شاہ احمد صاحب مرحوم کے مرید تھے چنانچہ طوابع لاوار سوانی شیخ باریکی
 مطبوعہ صحیح حدیث حسبت پور کے صفحہ ۹ میں مرقوم ہے۔

پس ناظرین یہ مولوی صاحب بیرونی کے قول سے رسومات و وجہ فائزہ و غیر تخصیصات و اجنات
 کا بدعت اور حجاب ہے اصل دینی معنی و احیاء و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات لازمہ الازالہ
 ہونا ثابت ہوا۔ در اسکے سیرہ خاندان کا حضرت مولانا شاہ دل شد صاحب رحمہ اللہ المتوفی
 ۱۲۲۵ھ کی تصانیف سے مستحق خصوصاً ان کے پیر سید آل احمد صاحب کی تعلیمات و بیانات
 اپنے صاحب زادہ سید ابو حسین صاحب فوری کو اور مولانا شاہ احمد صاحب بیرونی رحمہ اللہ
 محدث المتوفی ۱۲۲۵ھ کی اندامی سے مستفیض ہو کر ثابت ہوا۔

مگر صدیق مولوی نعیم الدین باوجود ان سلاسل سے نسبت کا دعویٰ کرتے ہوئے جس کا نام میں
کھائیں ماضی میں چھید کریں۔ حالانکہ مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خان صاحب بھی
سید شاہ آل رسول صاحب کے سر پر تھے چنانچہ مولوی صاحب بریلوی خود فرما کر کہ ہر زبان ان کے خلاف
میں لکھتے ہیں

مدد صاحب نے پنجم جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ کو۔ بہرہ میں سید شاہ آل رسول احمدی پر بیت حال
مزید پیر شدہ مع سلاسل و سند حدیث طہرانی ۱۱

چنانچہ مولوی محمد تقی علی خان صاحب پانچویں صفحہ میں بتا کر لکھتے ہیں کہ
میں احمدی میں غرض منزع و مصرعہ ادا کا ان کی حقیقت کا حال یا احکام کے معنی و مقام سے بڑے
چھوٹے فرق و حدیث کی طرف رجوع کریں۔ پھر سند و علم کھس جو حکم دیں کیا لادیں
اللہ میں قدر جائیں اس پر قناعت کریں

یعنی پانچویں صفحہ میں دربارہ عقائد شرعیہ قند و کد لکھتے ہیں کہ
۱۔ طہار سے صرف اس حدیث میں کہ میں کہہ چکا ہوں کہ کتب متداولہ اہل سنت میں مذکور ہے
یا نہیں اگر تفسیر میں صاحب تسلیم ہے اور جو تصریح ہو دکھا سکے اس کی بات پر اصل اجتہاد کریں
کہ سلف صالح سے اس باب میں کوئی بات جس کی خواہم کو ضرورت ہو اٹھا سکیں یہ دیکھیں

یہ مولوی محمد تقی علی خان صاحب رسالہ فی نفس المسلم والعلما، مسئلہ حسن پریس بریلی میں لکھتے ہیں
تو لوگ عقیدہ آئین پر ثابت رہیں گے ہم کے مسلمان رہ جاویں گے

کاش مولوی نعیم الدین اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے دم نہرتے والے قرآن و حدیث کو اپنا مرشد
نام بنا کر اس پر قناعت کرتے تو تفسیر الامین کا انکار نہ کرتے۔ اگر عالم بھی کتب متداولہ اہل سنت
سے تصریح نہ دکھا سکتا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین بھی سو مائت شرک و بدعات کی تصریح پر گور
نہیں دکھا سکتے تو پھر اس پر حواسمان اس مسئلہ اجتہاد نہ کرتے تو پھر یہ رسمیات کفر کا دروازہ نہ کھلتا
بدعت قلعہ مایا نہ کر کے نام کے مسلمان نہ رہتے بلکہ کام کے ہو جاتے۔ کیونکہ اسلام میں بدعت تمام
گناہوں سے بڑھ کر حق تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ بدعت نکاح و لا غنوت و مسند کا مقابلہ
اور بدعت پر کمر باندھنے والا ہے اس لئے کہ جو بات شرعیت میں ثابت نہیں جس بات کا حکم نہیں ہے
باقی اس کو داخل شرعیت جان کر ثواب جاکر جاری کرتا ہے گویا شرعیت کو ناقص جان کر اس میں اصلاح
دیتا ہے اسی وجہ سے بدعتی کو تو یہ نصیب نہیں ہوتا کہ وہ قلعہ اہل بدعت سے کوہ نہ کرے اور وہ جب

کرتے جب بدعت کو برا جانتے جب اس کو اچھا جانتا تو تو یہ کسی جب بدعت تمام برائیوں سے بڑا اور
بدعتی مسائل گنہگار بدل سے اجر میں کہ بدعت کا جو ہم سب جرموں سے آزاد سخت ہے۔ اور یہ بیان بدعتی
کی یہ ہے کہ جو بدعت شیخ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ و ائمہ تابعین و ائمہ مجتہدین سے ثابت نہ ہو
اس کو شرعی حیثیت سے ثواب جان کر اس کا کلمہ کھڑ کر لیں اس لئے لاوے چنانچہ مولوی صاحب بریلوی
اسی ایک مسئلہ میں لکھتے ہیں

مدد صاحب نے پنجم جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ کو۔ بہرہ میں سید شاہ آل رسول احمدی پر بیت حال
مزید پیر شدہ مع سلاسل و سند حدیث طہرانی ۱۱

چنانچہ مولوی محمد تقی علی خان صاحب پانچویں صفحہ میں بتا کر لکھتے ہیں کہ

میں احمدی میں غرض منزع و مصرعہ ادا کا ان کی حقیقت کا حال یا احکام کے معنی و مقام سے بڑے

چھوٹے فرق و حدیث کی طرف رجوع کریں۔ پھر سند و علم کھس جو حکم دیں کیا لادیں

اللہ میں قدر جائیں اس پر قناعت کریں

یعنی پانچویں صفحہ میں دربارہ عقائد شرعیہ قند و کد لکھتے ہیں کہ

۱۔ طہار سے صرف اس حدیث میں کہ میں کہہ چکا ہوں کہ کتب متداولہ اہل سنت میں مذکور ہے

یا نہیں اگر تفسیر میں صاحب تسلیم ہے اور جو تصریح ہو دکھا سکے اس کی بات پر اصل اجتہاد کریں

کہ سلف صالح سے اس باب میں کوئی بات جس کی خواہم کو ضرورت ہو اٹھا سکیں یہ دیکھیں

یہ مولوی محمد تقی علی خان صاحب رسالہ فی نفس المسلم والعلما، مسئلہ حسن پریس بریلی میں لکھتے ہیں

تو لوگ عقیدہ آئین پر ثابت رہیں گے ہم کے مسلمان رہ جاویں گے

نیکوئی صحابی اور تابعی کے

فی حدیث رسول اللہ کا حدیث عن الصحابة

نیز قادی رضویہ میں مرقوم ہے۔

یعنی یہاں میں تصریح کی ہے کہ صحیح یہ ہے

فی حدیث رسول اللہ کا حدیث عن الصحابة

کہ تین بار سے زیادتی وضو میں سہولت

اللہ تعالیٰ اجازت دے گا کہ وہ وضو میں سہولت

جان کر بدعت نکالے گا یا مستحضر

الربیۃ علی الشک لقصد الوضوء و لعل

ہے

القلب عند الشک فلا یطہق الوضوء

تکرار زیادتی علی التلاک کما فی التزییۃ

نیز قادی رضویہ میں مرقوم ہے

یعنی مرقوم ہے وضو میں تین بار سے زیادہ

فی تکرار الوضوء

والتلاک سنو سنو زیادہ بان لانا

زیادۃ علی التلاک سنو سنو

نیز قادی رضویہ میں مرقوم ہے

دیکھ رہے ہیں کہ اس سے نہ کی

نیز قادی رضویہ میں مرقوم ہے

جیسے قبل تمام ہونے وضو بعض احباب کی

اذا کان بعد الفرائض من الوضوء

جس پر بدعت ہے

والتلاک سنو سنو

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ماز کوئی شخص وضو کی بارگاہ میں کہے بدعت بدعت لوہ

ایضاً کتاب میں مرقوم ہے

ابن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کھینچ کر نامیت کا بعد اس کے قبر پر بدعت سے سوچو

نام خوالہ میں مرقوم ہے اس پر سے کمال تعلق نہ ہوئے کہ ان کے نزدیک بدعت تھی

نیز مولوی صاحب بریلوی کے فتوحات حصہ اولیٰ جلد اولیٰ میں مرقوم ہے

معرض الملائک میں نام اقدس چلے وقت بدعت کی طرف مکرر اشارہ ہے

ہے سوائے مکرر اشارہ اور مکرر اشارہ کے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

وہی مکرر اشارہ ہے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

اس میں اپنی اصلاح کی بدعت نہ کہ ہے

نیز مولوی صاحب بریلوی کے فتوحات حصہ سوم میں مرقوم ہے

معرض الملائک میں نام اقدس چلے وقت بدعت کی طرف مکرر اشارہ ہے

ہے سوائے مکرر اشارہ اور مکرر اشارہ کے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

وہی مکرر اشارہ ہے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

اس میں اپنی اصلاح کی بدعت نہ کہ ہے

نیز مولوی صاحب بریلوی کے فتوحات حصہ سوم میں مرقوم ہے

معرض الملائک میں نام اقدس چلے وقت بدعت کی طرف مکرر اشارہ ہے

ہے سوائے مکرر اشارہ اور مکرر اشارہ کے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

وہی مکرر اشارہ ہے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

اس میں اپنی اصلاح کی بدعت نہ کہ ہے

نیز مولوی صاحب بریلوی کے فتوحات حصہ سوم میں مرقوم ہے

معرض الملائک میں نام اقدس چلے وقت بدعت کی طرف مکرر اشارہ ہے

ہے سوائے مکرر اشارہ اور مکرر اشارہ کے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

وہی مکرر اشارہ ہے کہ کسی طرف نہ نہیں مکرر اشارہ میں مکرر اشارہ

اس میں اپنی اصلاح کی بدعت نہ کہ ہے

جائزگی ہو گئے اور وہ اپنے ہمراہی افراد کو اس سے شریک ہوا ہے کوئی دہے جس کو اس کی حمایت کرے اور اس شریک سے اس کو بری ثابت کر کے نہیں ہرگز نہیں چھٹی بڑوں کے ہم کی فاجو اور اس میں ہذا خدا مانو بیٹھے کا ہیں بلکہ یہی تصریح کر کے ہر طریق پر پیچھے ہو چھو لغوۃ الایمان سے کتنا ذیل شریک ہے اس سے بڑا کہ یہ قسم ڈھالیا کہ کھو دیا کہی دعا میں نہایت گریہ و زاری اور عجز و نیاز کے ساتھ دعا کی چیت کا وسیلہ بنانے کا حکم دیا یہ اس کے عقیدہ کا وہی شریک ہے جس کو (تقوۃ الایمان) احشالی عبارت میں لکھا ہے کہ کسی کو اپنا دلیل و مذہبی سمجھنا ہی اس کا گھر و شریک تھا اب تو خود جگہ چیت کو صراط مستقیم میں اپنا دلیل و مذہب قرار دیا کہ سمیل اپنے ہی حکم سے جو چاہے کے برابر شریک ہونا اب ہر بات اپنی طرح ثابت ہو گئی کہ اولیٰ دلیل و مذہب کیا ذکر کرنا اور ان کو اپنا دلیل سمجھنا جس کو اسمیل نے لغوۃ الایمان میں کفر و شرک کہا ہے خود اسمیل اور اس کے برادر کے قول سے ہی ثابت ہے اور اس کا یہ حکم شریک سے دلیل و دلیل اور عقلاً غلط

[illegible]

اور دہلی میں مرقوم ہے۔

انہیں نے کہا کہ اس طرح سے ملک کو جس کی پیدا کرنا کی کوششیں جو اقواموں سے ثابت نہیں رہا (ج)

قرآن و حدیث صحابہ تابعین صحیح تابعین سے بطریق ان بیانات تخصیصات کے ساتھ کہیں ثابت نہیں ہو نہ تالیف کے مذہب کی بنیاد پر بحث ہو اور مولوی اسماعیل بدیعی خاں - تقویۃ الایمان (ج ۱) کی عبارات میں - عناد واضح ہند گانہ دینی کسی کو نہ اٹھایا بیٹے اور کسی کے علم کو نہ سمجھنا شرک ہے - یا خود میزبوری کو قبول کیجئے کہ شرح ابن عیینہ کا حکم ہے ان کا کلام تھا چنانچہ اسی طرف سے کہہ دیتے تھے - مسوئی یا قتل سے شرک ثابت ہوتا ہے - ۱۰ جب رسول کی بات بھی اسماعیل کے نزدیک امانت کے قابل نہیں اور اس کو ملتے والا شرک ہے تو اسماعیل کا یہ طریقہ چشتیہ نکال کر اکیڈم شرک نہ ہو گا - اور اس کو نہ خانے کے بنے کتاب لکھنے والا شرک ہے اور اسطر مستقیم کی عبارت سے تو اس کے اوپر

دوسرے ملک پر پیدائشی یا پیدائشی ملک
چند سال ضرورت سے
اور ملک میں مرقوم ہے۔

نہیں مگر جو زمین یا زمین کے پانی سے
کروا جائے ذکر ایچہ شدہ درکما فیکر طوطا
و تفسیر است احد و می توان شدہ

دوسرے ملک میں مرقوم ہے
و کثر تا و اتفاق کہ افسار و ملک اور و
پانی سے کثرت و ملک از ملک شانی بی بی
اندکی و نہ کہ بر تمانی ملک اور کمال
تمام شدہ۔

دوسرے ملک میں مرقوم ہے
و در باب این فن علامات و اسباب و حالت
از اہل طوطا تحقیق و تفسیر کردہ کتب است
اندکی آن بیان و وجود شدت و طوطا
کفایت نمیکرد۔

دوسرے ملک میں مرقوم ہے
و کثر تا و اتفاق کہ افسار و ملک اور و
پانی سے کثرت و ملک از ملک شانی بی بی
اندکی و نہ کہ بر تمانی ملک اور کمال
تمام شدہ۔

دوسرے ملک میں مرقوم ہے
و کثر تا و اتفاق کہ افسار و ملک اور و
پانی سے کثرت و ملک از ملک شانی بی بی
اندکی و نہ کہ بر تمانی ملک اور کمال
تمام شدہ۔

نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔
نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔

نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔
نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔

نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔
نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔

نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔
نہایت مستقیم ہے۔ سئلے اصل عبارت تقویت الایمان کی ہے۔

وایں سے پہنچا، اور جب کہ اختراۃ اور رسول کے کلام کو حاصل کرکے اندر اس کی مسند پر بیٹھے اور اپنی حق کو کچھ بڑا
خود بیکے اور قصہ بزرگوں کا احکام و اصولوں کا اس کے موافق جو سوت قبول کیجئے اور جو موافق نہ ہو اس کی مسند
پر نہ بیٹھئے اور جو حکم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجئے۔

اور خود ہر اہل مستقیم مکتبہ ذکر لکھنؤ میں فرماتے ہیں

اقل اس فتویٰ ج احسن شاہ صاحب نے بھی نہایت واضح طور پر خواص مسلمین کے مدد جانے
 اور اس کو خالصتاً خیر خرچہ جاکر قبول پر پرستش مجدد طواف بزرگوں کے ناموں کو تقریباً دو دو کرنے ان کے
 نام پر جانفشانی کی ہے ان کے ناموں کے ساتھ بندہ فلاں نام جیسے امام بخش پیر بخش وغیرہم نام رکھنے سے فوراً
 کادر جانا اور مسلمان سے غاصب ہونا یا یہ جس کا ترجمہ توفیق ہے ہلالا سے بھڑو دیا۔ آپ کی ایک اور
 بات لاکی درخرف معنوی قابل غور ہے کہ فتویٰ شاہ صاحب میں لفظ بندہ فلاں کہتے کا ترجمہ جاری کیے کا کیا
 تا کہ جاہل لوگ جاہلی کپیجاری تو مندھوں کے ہوتے ہیں اس کو سہ فوں سے کیا تعلق حالانکہ بندہ فلاں
 کے معنی فلاں کا بندہ نام رکھنے سے چنانچہ جناب شاہ صاحب تفسیر فتح العریض ج ۱ ص ۱۵۱ میں فرماتے ہیں
 ونام نہادان خود را بندہ فلاں و مجدد فلاں
 می گویند و این شرک در سبب است۔
 بدھوی قدس العیون فرماتے ہیں اس نام رکھنے میں شرک ہے
 اندھا دی مذکورہ میں صرف شفاعت کے معنی جاتے گئے ہیں کہ شفاعت کیسے کرتے ہیں اور شفاعت حق تعالیٰ
 کی امانت سے قیامت میں گنگا موجود ہیں کہ ہوتی ثابت ہے سوائے اس کے ہرگز نہیں جس طرح اس کی
 تفصیل خود کلام شاہ صاحب سے مولوی یحیٰ الدین کے مکتبہ ۸۰ کے جواب میں لکھ چکے ہیں یہی مقصود
 فقیرتو ایمان میں مولانا شہید مرحوم نے وضاحت تمام فرمایا ہے کہ یہ اور باعث کو ذکر نہیں
 سبب بھی توفیق کا قرب دہی سے یہ لکھنا کہ مولوی سہیل کے قول کا بطلان بخوبی واضح ہو گیا۔ فی الواقع اس
 جوہر کو سوال کو دلالت کی مثال ہے یہ نہایت مدح عبادی کا کام ہے کہ وہ لکھتے ہیں اور وجہ اللہ کا جواب
 پہنچایا جاتا ہے کہ نذر دایا وغیر اللہ کا کہ یہ شرک اور نامقبول و مردود ہے اور جواب پہنچانا اللہ کی
 عبادت کا یہود مست ہے مگر جواب پہنچانے کیلئے کوئی نذر دایا نہیں ملتا اور نذر دایا مانا ہے اس کو جواب پہنچانا
 منظر رہیں ہوتا چاہی خود جناب شاہ صاحب تفسیر فتح العریض ج ۱ ص ۱۵۱ میں فرماتے ہیں
 احوال نیک ایشان مثل خیرات و صدقات
 و بدو تہا بیکے رائے خودی کرند سبب کفر
 نامقبول و جہاد گشت و احوال و عایشان مثل
 عبادات ہتھایاں دند و دو قرین کہ بنام ہتھ
 میدادند موجب شدت غیرت الہی و شدت
 عتاب الہی اللہ کی مدد۔
 یحیٰ دین کے نیک احوال مثل خیرات و صدقات اور
 جو بدو تہا بیکے رائے خودی کرند سبب کفر
 سبب نامقبول اور اکارت ہوا دین کی مثال ہوا کہ
 مثل عبادت ہتھایاں دند و دو قرین کہ بنام ہتھ
 کے نام بدو تہا بیکے رائے خودی کرند سبب کفر
 عتاب الہی اللہ کی مدد۔

کرنے کا قصد نہ کرنا دیا غسل کیا و جویں تو شہرہ سنی بازار صاحب کے کمرے کے کمرے میں احمد کیر کی گائے کو مارتا کہ قبروں پر بتوقع نفع و فتنہ کے لئے جانے والے اس طرح مشاہدہ عوام الناس جہاد کے عمل سے ثابت ہے کہ گیارہ جویں وغیرہ کو اسی نظر سے ترک جان کر کوئے میں بیشک مرود مراد اور گمراہ کنندہ ہے

استمداد غیر الشداور شاہ عبدالعزیز
 علیہ رحمۃ کا بک نقوی۔

[illegible]

اس کے بعد اس عبادت کا اپنے عین مطلب ترجمہ کیا ہے، اب مجدد الف ثانی مولوی اسماعیل کے قول کا بطلان بخوبی واضح ہو گیا اور شہادت ہو گئی کہ مذکورہ خیالات منقول کا ثواب بزرگان دین کو پہنچانا اصلاً نہیں بارگاہ حق میں اپنا شفیق جانتا یا شکل خدا کو واقعی شریع ہے مولوی اسماعیل کا اس کو شریک بنانا باطل اور گمراہی ہے۔

دنیا زاد لیا کے شرک پر نہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ تقویٰ الہیہ میں امور شرکیہ کی تفصیلات کا بیان کرنا مقصود ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی جلد ۲ ص ۱۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

دیکھا گشت کہ توجہ مقصود پر ایشاں باشد
یعنی ایک قسم ہے کہ توجہ مقصود کی ان پر جو
چنانچہ خدا رکھ ایشاں وہ دیندک مطلب
اس طرح جانے کہ بزرگان کو مرد لوہے کا
یا وادن آن مستقل اندر تہہ از قرب
خود میں مستقل اختیار ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے
حق وارتد کہ تدبیر الہی را تابع مرفی خود
قرب کا یہ تہہ ہے کہ کسی کوئی مرفی
قواند ساخت و ہمیں قسم سمت کہ عوام
کے تابع رکھیں اور یہ قسم ہے جو عوام اس طرح
بائن استمدادی بلند و این قسم شرک محض است
انہوں نے گولے کے کہیں میں اس قسم شرک خالص ہے
مشرکان زمان جاہلیت زیادہ بریں در حق
شرکان تابع جاہلیت اس سے زیادہ اپنے تئوں کے
استقامت و عقائد و مستند فقط
حق میں اختلاف ہے، دیکھتے تھے فقط۔

پس اس فتویٰ میں شاہ صاحب نے مؤلف کی ترکی تمام کر کے گور پرستوں کے سامنے برافراستہ کر کے انہوں کو کالعدم کر دیا۔ اسی نے خود مؤلف نے حاشیہ مندرج میں کہ گور پرستوں اور طوائف وغیرہ مطلقاً پرستش نہیں ہے عجیب! ابوہوس نے گور پرستوں کو مفسر مانا تھا تو حق ہی کیوں کہ تھا۔ حج ہے جب گیسٹنگ موت آتی ہے تو شہر کی طرف رخ کرتا ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب نے اس فتویٰ میں امور پرستش جہاں مسلمانوں کا قبروں پر کچھ طوائف بزرگوں کے نام کا ورد مانا تو فرس کر کے بندہ ظان نام رکھنے سے فوراً کافر اور مسلمان سے خارج ہو جاتا، ارشد فرمایا جن سب کو مؤلف حضرت امیں جہاں تبارکان کے کفر و شرک پر نہ کو باطلی مگر ای ظہر چمکے ہیں۔ حالانکہ خود شاہ صاحب تفسیر فتح العزیز ص ۱۱۱ میں حقیقت سجدہ کو واضح فرماتے ہیں۔

اتحاد و اکادہ یعنی سجدہ کندہ سجدی آدم ہاں
یہی فرمانا ارشد تھے کہ سجدہ کو آدم کی طرف
طریق کہ اکادہ سجدہ خود گرد و ایند این ص ۱۱۱
اس طریق سے کہ آدم کو سجدہ تھے نے جہد جہد
غرض اگر جو حضرت آدم قبلہ سابق ایشاں باشد
دہ حقیقت سجدہ جہد جہد فی راہ زمین رساندن است
ہمیشہ ایشاں ہی پر رکھنے کا نام کہہ ہے اور غرضیت
ہمیشہ خدا کی گئی تھی کہ ہاں زمین رساندن کی ہے
ہمیشہ خدا کی گئی تھی کہ ہاں زمین رساندن کی ہے
انہوں نے اس کی تعلیم جاہلیت سے لے کر اپنی حالت کوئی ہے

و غایت تذلّل کے سزاوار است کہ غایت
اور نہایت تذلّل ہی کے لئے یہ ہے جو نہایت تذلّل
علیّت باشد و غایت عظمت کی است کہ تذلّل
اور عظمت وہاں ہوا نہایت عظمت و تذلّل ذاتی
باشد عظمت ذاتی خاص حضرت حق است و تذلّل
جو ہے اور عظمت ذاتی خاص حق تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو
مخلوق ہے یا تفریق و ایضا تذلّل و تفریق ہاں معلوم
کئی مخلوق میں ہیں تذلّل ہی کے لئے ہے۔ اور یہاں سے حکم
شد کہ سجدہ نیز انہوں نے علامت کفر یا تفریق اندھا
ہم ان کو یہ لکھ لکھ کہ تذلّل و تفریق ان کو کفر کا شجرہ گاہ ہے
اسی پر رد المحتار مصری جلد ۲ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں کہ سجدہ کی تعلیم ہے اس قوم ہے
و فی المظاہیر یہ یکبارہ باسجدۃ
یعنی بتاوی لکھیں کہ سجدہ کی تعلیم ہے اس قوم ہے
مطلقاً
کرنے کے ساتھ مطلقاً۔

فتویٰ شاہ عبدالعزیز دہلوی بارہ عدم توار استمداد از اولیائے زندہ و مردہ
اہل فتویٰ منقولہ میں
اعوام الناس کا دلیا

سے دعا کرانا نیز سوا اس کی تشریح حور شاہ صاحب سے آئندہ اسی فتاویٰ کے علاوہ اس میں فرمادی ہے
بعد موت شان استمداد ایں طور کہ باطلان
یعنی بعد موت ایں سوا خدا کے سوا کسی اور سے استمداد
از حق تبارک و تعالیٰ سے حاجت مراد خواہ و
کیا ظاہر میں تبارک و تعالیٰ سے میری حاجت و دعا کے
خضع من شود و علمے من بخدا در دست است
کے عرض کریں کہ میری حاجت جو میں اور میرے لئے دعا کریں
یا نہ خواہ سب استمداد از اموات خواہ
درست ہے یا نہیں اور خواہ سب استمداد اموات سے تو انہوں نے
و دیکھ قبول یا شد یا غایب یا ہے شہید بدعت
کے پاس کہ ہمارے یہ غایب یا شہید بدعت ہے یا نہ ہمارے اور
است و زمان بھی ہوتا نہیں خود۔

یہ فتاویٰ عزیزی ص ۲ ص ۱۱۱ میں ہے
فاما استمداد ایں قبور منکر شد نہ از اولیائے
لیکن استمداد ایں قبور سے منکر تھا کہ ان کا یہ ہے
اور عقبار میگویند کہ نیست زیارت مگر بگو
کچھ نہیں کہ ہیں برحق زیارت قبروں کی مگر اسطے قطع
رساندن قطع ہاں موت بعد عاوں مستغفار و
ہمچنانہ موت کو دعا دانا مستغفار کرنے سے گویا
دقائق گشتہ اند آں بعضہ ایشاں۔
یعنی چھپا داس لکھ کے خالی میں ہیں۔

پس جبکہ استمداد معنی دعا کرنا اموات سے بجا نہیں تا بہت نہیں زمانہ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے
اسی لئے ہے شہید بدعت قرار دیا اور کثرت عقبار کا اس کے حجاز سے انکار فرمایا تا بہت ہوا۔ تو کسی بعض کے
تاکل حجاز کا کتب اعتبار ہو سکتا ہے چنانچہ اس کی تفصیل کمال بطل خود جناب شاہ صاحب نے اپنے

حرمِ دینی استوار و دurable و معتبر است و با حجت ائمه ثابت کردہ پر طور و دلی چاہ و خلوات و قیام
 یعنی ہر ماحول معلوم ہو کہ استوار و دurable و معتبر است و با حجت ائمه ثابت کردہ پر طور و دلی چاہ و خلوات و قیام
 اس طور کہ کہہ کر اندوہ و کاہرہ نہ ہو جائے بلکہ اقلید و جہانِ غافل بدعت ہے کسی نے علماء و اولیاء و ائمہ میں
 اور متاخرین سے اس صورت کو ایجاد کر سکتا نہیں کیا۔ بلکہ کثرتِ مشائخ اس بدعت سے منع فرماتے ہیں اور
 امام زکریاؒ فرماتے ہیں اور چونکہ اکثر حکم کرنا فائدہ کم ہے سرحد و ہونا اس بدعت کا اور سید بدعت ہونا اس
 کا اور باجماع امت ثابت ہو گیا اور ثبوتِ مخالفت کا استدلال قبول ہے۔ اکثر مشائخ کے درمیان علماء
 کے مشہور ہے جو فرقی و حدائق و دلی و حجت ائمه علیہ السلام کے مذہب و دیرۃ و مقبول سے ہے
 لیکن استدلال قبول سے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سوائے انبیاء و ائمہ السلام کے منکر ہے جس میں اس کے
 حضرت سے فقہاء اور محدثین میں نہیں کیا جاتی زیارت گردنا سطور کا کہتے ہیں کہ ائمہ و ان کے شاگرد و اصحاب
 پہلے سے منع و دوار استغفار کے اور دلی مالگیری کہ محمد کتب محبوب کے ہے اور مجدد و فقیر بادشاہ میں
 اس کے حکم سے اس کی تالیف ہوئی ہے اور بہت سے بڑے بڑے علماء نے اس کو قبیح کیلئے ہیں فرماتے ہیں کہ اس
 کو بے فائدہ ہے یاں ہر دور و جہان ثابت ہیں میں سنت سے گرفتاری نہایت کرنا لیوں کہ اور دعا کرنا خدا تعالیٰ
 سے اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے یاں اس کے لئے ہے
 اور علماء و برہانہ کتب میں بدعت ہوئے استوار و دurable و معتبر است و با حجت ائمه ثابت کردہ پر طور و دلی چاہ و خلوات و قیام
 ہے۔ لہذا مذہب ان کا اس بات میں قہر و کراہت و حضرت امام اعظم کا خدا کی قدرت قرآن و حدیث و سیر
 کے کردہ ہے جس کو کہہ کر اندوہ و کاہرہ نہ ہو جائے بلکہ اقلید و جہانِ غافل بدعت ہے کسی نے علماء و اولیاء و ائمہ میں
 مجدد و فقیر بادشاہ غازی میں باجماع علماء و دلت کے پرنا زید و اس کا سوائے زیارت کے جو طریقہ مستونہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقرر و مجزا ہے و سیدنا و ائمہ حدیث کل بدعتہ منکر و خلافہ
 یعنی ہر بدعت و بدعت میں تو ایجاد ہو گئی ہے یہ بدعت ہی گزری ہے سوائے اس کے کوئی حدیث صحیح و معتبر
 و دلائل معمول یہ زمانہ صحابہ و ائمہ و تابعین اور زہد و متبعین میں وہ مذہب صالح ہونے استدلال
 و استدلال و ائمتہ اہل تہجد سے مدد نہیں ہوئی ہے کہ یہ بدعت مذکورہ گزری ہے عامر ہو گئی ہے اور
 بدعت حائرہ اور باجماع ہو گئی ہے اور جس طرح حنفیت اپنی مشن قرآن کے اعراب کلمے جاننے میں ہوتی ہے اس
 طرح کی منفعت جسے تک استدلال و استدلال اہل تہجد میں واضح نہ ہو اس لئے تک اس بدعت حسن کیسے کیا جا
 سکتا ہے اللہ کیسے صیغہ زیارہ ہونے قبولیت و دعا کا ہوگا بلکہ استدلال و استدلال میں بدعت حنفیت کے جن میں
 نصیحت اور حد و حرمت سے تجاوز کرنا باطل موجود ہے اور حضرت شیخ رشک کے حواص کے حق میں ہے کہ مصلحت اور

[illegible]

اور وہ اس کے لئے مذکور ہے اور صلح ہو کر اس کا ثابت نہ کیجئے کہ اس کا یہ حال استلزامی میں ہے نہیں انہی
پس الحمد للہ کہ شریعت کی چاہ کیوں کا اثبات ہو کر ثابت ہو گیا کہ اولیاء کی تقدیر وصفت ماننا جو
شرک ہے اس کے لئے تو اس بیچارے کو جیلہ جانا معنی باطل اور جاہلوں کو گمراہ کر کے خود ضائع و ضلالت میں
اس طرح استغاثہ و دعا کرنا اپنی قبور سے ہے کہ اس میں بھی گمراہی کی علت و منبع ہو گئی۔

شرک کہن باتوں سے جھٹکتے ہوئے تھے؟
قرآن اس لئے مولوی اسماعیل صاحب حرک کے معنی
اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ ان کی جنگ ٹھہرانے میں وہ جبریں اندکی کے واسطے
کئی جیسے سمجھ کر اور اس کے حکم کا پورا کرنا اور اس کی تحت مانتی اور مشکل کی گت پکارنا اور ہر جگہ حاضر ہونا
سمجھنا اور قدرت تعریف کی ثابت کرنا ان بالوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے و تقویہ بھولنا (۱)

حضرت آدم علیہ السلام و علیہ السلام کو انکار کیا کہ جو قرآن پاک میں مذکور ہے اسی طرح حضرت
یوسف علیہ السلام کے لئے ان کے بھائیوں کے سمجھ کر قرآن پاک میں ذکر ہے۔ مولوی اسماعیل کے نزدیک
مطلقاً سمجھ کر شرک ہے ان کے طور پر تمام انکار شرک برادران یوسف علیہ السلام و اسماعیل کے نزدیک
خداوند عالم نے انکار کو سمجھ کر حکم دیا سوا اللہ اس نے بھی شرک کا حکم دیا مولوی اسماعیل کے نزدیک
شیطان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شیطان کی فریاد سے بے نیاز ہیں رکھے۔ اب اسماعیل اور اسماعیلیوں سے دریافت
کیجئے کہ وہ کونسی دلیل سے جس سے یہ معلوم ہو کہ سمجھ کر قطعی کو تسلیم نہ کرے؟ نام کی یہ ہے اور اپنے بندوں
کے حق میں نشان بندگی ٹھہرایا۔ اور جب کوئی دلیل نہیں تو شرک کس طرح ہو ممکن تھا کہ اسے کہہ دیے سے
کوئی چیز شرک نہیں ہو سکتی بلکہ اسے دلیل تہمیدی بات کا ماننا تقویہ الایمان کے حکم سے خود شرک ہے۔

مولوی اسماعیل نے شرک کی دوسری مثال یہ بھی اور اس کے نام کا جو ذکر اس میں بھی دلیل قائم کرنا
حق کر اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا اپنے بندوں پر نشان بندگی ٹھہرایا مگر کوئی دلیل نہیں ہے
معنی اپنی ہولتے اور اپنا حکم۔ اور مسئلہ لغویہ تعالیٰ ہم اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۳۶۰ میں بیان کر آئے
میں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر کے حکم کا جاننا کہنے سے مراد ہے کہ مجھے کسی غیر کے وقت میں غیر خدا کا
نام لیا جائے تو بے شک یہ منہ و حرام ہے مگر کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا یہ مسلمانوں پر افتراء ہے اور اگر
یہ لادہ جانور کو وقت فزع کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اور یہ کہہ دے کہ یہ لادہ زید کے ہے۔ یا
حقیقہ کی جھوٹا لے کی دعوت کی ہے۔ یہ سب شرک ہے تو کہ غلط اور باطل خلاف شرع اور گناہ ہے۔ یا
جانور جانور حال طبعیت اور اس کے شرک کے نزدیک تمام دنیا شرک ہی شرک ہو گئی اور کفار

اولاً اور دہرہ اقصاء عبادات کا حق تعالیٰ کے لئے اور دوسروں کے لئے ان کا شرک ہو کر ہو گیا
ہرے جس میں کسی اہل اسلام کو جانے متال نہیں ہو سکتی پس بے شک جو چیزیں حق تعالیٰ نے اپنے لئے
تقریب و عبادات کی حاص فرمائیں ہیں ان کا کسی دوسرے کے لئے کرنا کفر و شرک ہے۔ جس طرح
خصوصاً سمجھ اور فزع وغیرہ امور باری تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہیں مگر مولوی اسماعیل
اوجہ ماری تدا کی صدا و رہت برستہ گور برستوں کی حمایت میں و زم عبودیت حق تعالیٰ
کے لئے حاص نہیں مانتے کیونکہ جو ان کو قبروں کے چڑھا دے وہ بھگتوان گھر بیٹھے چلے آئے
ہیں۔ مگر ان کو شرک کہہ دیں تو حرام کے ترغیبات کا منہ پھر کہاں نصیب ہوگا۔ حالانکہ سارا قرآن
خصوصیت عبادات باری تعالیٰ و درو شرک سے لبریز ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ سے

قرآن پاک کی سورہ نسا میں
وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
یعنی عبادت کرو اللہ کو اور شرک ٹھہراؤ اس
کا کسی کو۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پارہ اول سورہ بقرہ میں
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
یا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔
یَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللَّهَ
یا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔

تفسیر مولوی مصطفیٰ منی تبار اللہ ص ۱۲۱ میں مرقوم ہے۔
قال ابن عباس رضي الله عنهما وادعى
الظن من عبادة فمصة التوحيد
ای مثلاً لا تعبدوا و تھرب عبادة الله
ادعوا و ادعوا الله و ادعوا من اسئل و
الذبا و لا تعبدوا باعبدوا
ہر دیکھئے تقدیر میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔

انہ کا کہہ رہا ہے کہ باسما و صفاتہ
انما اتیتموا لعلی ما لا ینافیہ
فالحيوة والقدرۃ والعلم والاعلام
والسمع والبصر والادبۃ والاعلیۃ
یعنی حق تعالیٰ کا کوئی شرک نہیں ہے اس کے سوا
اور صفات ذاتیہ اور صفات لیکر صفت ذاتی پس
حیات لا ینال یا نہ ہر جہ سے قدرت اللہ پر کلاما
اور کلام کرنا اور ہر جہ کا سنا اور ہر جہ کا دیکھنا اور

حالت تحقیق و التزمین و الانشاء
 الایمان و الصنع و غیر ذلک من
 صفات افعال
 در کبری شرح منیر اصل ۲۵۰ میں مرقوم ہے کہ سطر مزلف لکھتے احلیا مثلا
 من سادہ اسہ تعالیٰ و صف قدر الہی
 لا یسا دلایہ فیما لرحمن و الخالی فی الخالی
 و لہ لعلہ لعلہ لعلہ و لعلہ لعلہ لعلہ
 و لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ
 در مولانا شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (معارف
 نبوت جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔
 و توحید و غیبت و مناجات و تہلیل و مستند
 و استغاثہ و امی مانی پر خاصہ عبادت و
 زبدہ آست۔
 در مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔
 شرک انست کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا
 اثبات نماید مثل تصرف در عالم و غیر ہم و
 بملاک و املاک و بسوی الی الی و فوج
 برائے ایشان و غیر ہم و تجویز نمودند۔
 در مولانا شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔
 و در ہر خاص عبادت ان ذات پاک
 است کہ حیثیت عبادت نہایت متدل است
 برائے نہایت تعظیم غیر خود و ان ذات نیست
 متعال ایضا مثلاً عبادت یعنی فایت
 تدلی برائے نہایت تعظیم مخلوق مخصوص و دین
 است بحکمت حق است۔
 میں دو کتابیں ہیں ایک مکتبہ تعلیمہ ہندوستان
 اور دوسری دہلی اور سیدنا اکبر اکبر کا اور دوسرا
 پیدائش و غیرہ۔
 میں مرقوم ہے کہ سطر مزلف لکھتے احلیا مثلا
 من سادہ اسہ تعالیٰ و صف قدر الہی
 لا یسا دلایہ فیما لرحمن و الخالی فی الخالی
 و لہ لعلہ لعلہ لعلہ و لعلہ لعلہ لعلہ
 و لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ
 در مولانا شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (معارف
 نبوت جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔
 و توحید و غیبت و مناجات و تہلیل و مستند
 و استغاثہ و امی مانی پر خاصہ عبادت و
 زبدہ آست۔
 در مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔
 شرک انست کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا
 اثبات نماید مثل تصرف در عالم و غیر ہم و
 بملاک و املاک و بسوی الی الی و فوج
 برائے ایشان و غیر ہم و تجویز نمودند۔
 در مولانا شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔
 و در ہر خاص عبادت ان ذات پاک
 است کہ حیثیت عبادت نہایت متدل است
 برائے نہایت تعظیم غیر خود و ان ذات نیست
 متعال ایضا مثلاً عبادت یعنی فایت
 تدلی برائے نہایت تعظیم مخلوق مخصوص و دین
 است بحکمت حق است۔

غیر اللہ کے لئے سجدہ
 میں اس تمام وضاحت کے بعد خصوصاً سجدہ اللہ و غیرہ کا حق تعالیٰ کی ذات
 پاک کے ساتھ مخصوص ہونا جو بندہ کے ذمہ اور افعال بندگی کے لئے ہے اس
 کے خلق صرف چند آیات قرآن پاک کی قطعیہ الدلالہ ملاحظہ ہوں حق تعالیٰ سجدہ ہم سجدہ میں ہوش و فرقت میں
 لا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَلَا تَسْجُدُوا
 لِلشَّيْءِ الَّذِي خَلَقَ مِنْ دُونِ اللَّهِ تَعَالَى
 اور سورہ حج میں فرمایا
 تَلْذِذُوا بِاللَّهِ يَسْجُدُ لَكُمْ فِي الْغُيُوبِ
 تَلْذِذُوا بِالْقُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَالْجُوفِ
 الْيَمَانِ وَالْجَعْدِ وَالْكَافِ وَالْكَافِ وَالْكَافِ
 الْقَابِ وَالْكَافِ وَالْكَافِ وَالْكَافِ
 اور سورہ رعد میں فرمایا
 وَلَئِنْ سَأَلْتُمْ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
 اَلَا رَحْمٰنُ
 اور سورہ کل میں فرمایا
 قُلْ لِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
 وَمَا فِي الْاَرْضِ
 یعنی اللہ کو سجدہ کرنا ہے جو کوئی آسمان و
 زمین سمجھے۔
 یعنی اللہ کو سجدہ کرنا ہے جو کوئی آسمان
 و زمین سمجھے۔
 علی ہذا بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں مگر صرف مولوی سلیم الدین کی نقل کردہ حدیث بجز انصاری
 کی غیرت احادیث ہی پر ہے جس کے الفاظ مع انہیں کے ترجمہ کے حسب ذیل ہیں۔
 و من صلی علی محمد و آلہ
 من صلی علی محمد و آلہ علیہ
 و سلم و قال یا معاذ ما هذا قال ان
 ابیہ و محمد تعجد لعظمتھا و عسا غھا و
 رأیت النصارى تعجد لعیسایھا
 و بطارقتھا و احدثت معاهد اقا و ائمتھا
 الا نبیل فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام
 و من صلی علی محمد و آلہ
 من صلی علی محمد و آلہ علیہ
 و سلم و قال یا معاذ ما هذا قال ان
 ابیہ و محمد تعجد لعظمتھا و عسا غھا و
 رأیت النصارى تعجد لعیسایھا
 و بطارقتھا و احدثت معاهد اقا و ائمتھا
 الا نبیل فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام
 و من صلی علی محمد و آلہ
 من صلی علی محمد و آلہ علیہ
 و سلم و قال یا معاذ ما هذا قال ان
 ابیہ و محمد تعجد لعظمتھا و عسا غھا و
 رأیت النصارى تعجد لعیسایھا
 و بطارقتھا و احدثت معاهد اقا و ائمتھا
 الا نبیل فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس داخل تبار سے کفر خود ان پر ٹوٹ پھرا یا نہیں۔ اور قرآن و احادیث و کتب دین چہوں نے سب لایزالہ
کو کفر و شرک بتایا ان کی تہذیب کرنے والا نہیں ہو گا ورنہ کفار میں داخل ہوا نہیں۔ الہامیہ بانشر
تعالے۔ پھر مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ وہ کونسی دلیل ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ سجدہ تطہیری کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے بندوں کے حق میں ثواب کی زندگی ٹھہرایا۔ پس اس بے علمی اور جہل و عناد سے آداب پر خاک
برگذا ہے۔ نعیم اور نعیمیوں کو چشم بینا ہو تو دیکھیں حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ فتح میں اپنے ساجدین
صالحین بندوں کے "صافات میں فرماتے ہیں۔

رَبِّكَ أَكْفَرُنَا فِي دُحْنٍ مِّنْ دُحْنٍ أَكْفَرُنَا فِي دُحْنٍ مِّنْ دُحْنٍ
مگر دیندہ پروردگار شہید چشم
یعنی وہ دین کے چہرے پر ثواب ہے کہ وہ کہلاتے ہیں

صحاب قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمن کے کہلات کی نسبت مولوی احمد رضا خاں صاحب
بریلوی حیات الموات حاشیہ میں ناقل ہیں کہ جناب میرزا صاحب ان کے پیر و مرشد و مجدد و عظیم
شاہ ولی اللہ صاحب نے مکتوب ۵۷ میں انہیں نصیحت و ولایت کا بمرور و شریعت و مورد
طریقت و نور مجسم و مزیں ترین موجودات و مصدر انوار فیض و برکات لکھا اور مستقل پیکر شاہ عبدالحق
صاحب و انہیں بہت ہی وقت کہتے تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں۔

اسجد و اکھڑ و السجود فی الکاحل
التذلل و فی الشرح و وضع الجذع علی الارض
علی قصد العبادۃ و الامور یا صا
المشرقی و السجود لریکون باعقیدہ ہو
اللہ تعالیٰ و جعل احدہ قلیۃ
یعنی اور سجدہ اصل میں اظہار مذمت کو کہتے ہیں
اور شرطیں پیش کی ہیں پروردگار کے کو بجز عبادت
حکم برداری کے ہے۔ لیکن شرعی سجدہ کے
حقیقت میں آدم کو قبلہ قرار دے کر اللہ نے
کے لئے ہیں۔

تفسیر مظہری میں ہے۔
فما البخوی و لویکن فیہ و وضع
الوجہ علی الارض انسانا ان اخذ
فما جاد اکاسلامہ ابطال کلف
بالسلامہ
یعنی اور فرمایا ہم علی اللہ تعالیٰ نے اور نہیں تھا اس
میں پیشانی کا رکھنا دین پر موانع اس کے ہیں کہ
تھکنا تھلین جب سلام آیا یا اٹھ کر گیا یا کھٹکا
بدن سلام کے

اور تفسیر حاکم میں ہے۔
تحتیہ بالانحناء
یعنی سر اٹھانے سے

یہی طرح دیگر تفاسیر میں مرقوم ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں مرقوم ہے۔

اسجد و اکھڑ و السجود فی الکاحل
التذلل و فی الشرح و وضع الجذع علی الارض
علی قصد العبادۃ و الامور یا صا
المشرقی و السجود لریکون باعقیدہ ہو
اللہ تعالیٰ و جعل احدہ قلیۃ
یعنی اور سجدہ اصل میں اظہار مذمت کو کہتے ہیں
اور شرطیں پیش کی ہیں پروردگار کے کو بجز عبادت
حکم برداری کے ہے۔ لیکن شرعی سجدہ کے
حقیقت میں آدم کو قبلہ قرار دے کر اللہ نے
کے لئے ہیں۔

اور مزید تفصیل مولانا شاہ حمید احمد صاحب کے تحفہ انوار شریعہ میں مرقوم ہے جس کو مولوی
احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات حاشیہ میں مستند جانتے ہیں۔

اسجد و اکھڑ و السجود فی الکاحل
التذلل و فی الشرح و وضع الجذع علی الارض
علی قصد العبادۃ و الامور یا صا
المشرقی و السجود لریکون باعقیدہ ہو
اللہ تعالیٰ و جعل احدہ قلیۃ
یعنی اور سجدہ اصل میں اظہار مذمت کو کہتے ہیں
اور شرطیں پیش کی ہیں پروردگار کے کو بجز عبادت
حکم برداری کے ہے۔ لیکن شرعی سجدہ کے
حقیقت میں آدم کو قبلہ قرار دے کر اللہ نے
کے لئے ہیں۔

تفسیر مظہری میں ہے۔
فما البخوی و لویکن فیہ و وضع
الوجہ علی الارض انسانا ان اخذ
فما جاد اکاسلامہ ابطال کلف
بالسلامہ
یعنی اور فرمایا ہم علی اللہ تعالیٰ نے اور نہیں تھا اس
میں پیشانی کا رکھنا دین پر موانع اس کے ہیں کہ
تھکنا تھلین جب سلام آیا یا اٹھ کر گیا یا کھٹکا
بدن سلام کے

اور تفسیر حاکم میں ہے۔
تحتیہ بالانحناء
یعنی سر اٹھانے سے

مجدد ملائکہ برائے آدم و حوا میں منقسم نہایت
 بجااست کہ احکام آدمی را بد احکام حیوانیکہ
 قیاس نتوان کرد و بچنین قسم کہ سجود آخرت
 یوسف برائے یوسف علیہ السلام کراول
 سجود مصطفیٰ خود دوم تمسک بقرآن من
 قبل وقت درصحت حی شود کہ در شریعت
 مانع نیامده باشد ولی حکم بل خبر در
 شریعت مانع از صحت و ادا حق دادے
 بایں تعظیم حضرت امیرمومنین و دیگر
 ائمہ پیشہ اندازد

چند قیاس بر گزیر کریم ادا ایسے ہی دلیل یکن سبب
 با بران وقت سے یوسف علیہ السلام کے
 نے گزول تو سجودے مصطفیٰ رفتے دوم دلیل
 گزول پہل شریعتوں سے اس وقت درست
 ہوتا ہے کہ ہماری شریعت میں اس کا صحت
 ہونا آیا ہے اور حکم طاعت ہمارے شریعت
 میں موجود ہے ورنہ حق ادا دانی اس تعلیم
 مجاہد کے ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 اور حضرت امیرمومنین علیہ السلام اور
 دیگر ائمہ ہوتے

علامہ ابن خلدون مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب ازمدادہ ازکیت
 رحمتی پس حملہ سود گان بریل ایں مولوی صاحب کی ساری قسلی خاک میں ملائے ہیں چنانچہ وہ ہیں ہے
 وہ ایک سجدہ احوال عبادت سے ہے سجدہ عبادت و سجدہ نیت میں سوائے نیت کوئی فرق نہیں کہ وہ تو سجدہ
 زمین کی نسبت مدحاً ہے کہ سجدہ کہ شجر و حیوانہ و لہو و جنتی کے مشابہ ہے، ایضاً سجدہ
 بن جو رہا ہیں اللہ را بوالشفا حمد الملک بن جو رہا ہیں جو سجدہ سے تعبیر فرماتے تھے و کثرۃ الخیرات
 میں رادی یعنی میں حدیث پہنچی کہ یوسف علیہ الصلاۃ و السلام کو ان کے مان باپ جانوں کا سجدہ سر
 سے اشارہ کرنا تھا جیسے اپنی جگہ پہاں یہ ان کی قیمت تھی جس طرح اسبابی کچھ لوگ کرتے ہیں۔ کہ
 سلام میں سر جھکانے سے آدم لغوی سے تمام التبریل اور امام عادل نے لہا میں اس کو اختیار فرمایا
 سجدہ ملائکہ میں فرماتے ہیں یعنی وہ زمین پر سر رکھنا نہ تھا صرف ممکن تھا جب اسام آیا ہے میں سلام حضور
 کو کے باطل فرمایا۔ سجدہ یوسف میں فرماتے ہیں یعنی سجدہ سے زمین پر پیشانی رکھنا اور جس وقت صرف
 جھکتا اور تو جھک کر خدا دونوں آدم علیہ السلام نے تعبیر ملا میں حال علی میں ایسی پر قصد
 فرمایا تو ان چاروں اکابر کے نزدیک مانع بھی قول دوم ہے کہ حق جھک تھا و کمالہ معبود فرمادے
 ایسا صحت دوم دوم اگر سجدہ مشیرہ تھا تو اس میں اختلاف ہے کہ سجدہ آدم و حوا میں سجدہ گواہ
 اللہ عزوجل کو آدم و حوا میں سجدہ تھا ابی حاکم الرازی ایم مزنی سے رادی یعنی ان سے سجدہ ملائکہ کے

لہذا ذکر ملائکہ سجدہ عزوجل میں

۱۔ وہ میں اختیار ہوا چنانچہ میں نے نام علیہ السلام کو کس طرح کرنا تھا سلام و خدائے دفر میں ہے
 میں نے کیا معنی آیت یہی کہ آدم کی طرف سجدہ کرنا آدم شہدہ اللہ تعالیٰ کو ہے کہ سبب ازادہ
 اور خداوند اللہ کے لئے خیر سجدہ یوسف میں ہے یہی جاس دینی اللہ تعالیٰ تمہارے عبادت سے ہے یہی
 کہ اللہ کے لئے یوسف کے لئے سجدہ میں گئے اور ادا دل فرمادے صبح ہے امام ماری نے تفسیر میں اس قول
 دوم کی تفسیر کی۔ اللہ تعالیٰ ہے کہ اس تفسیر میں کس طرح سے خارج ہے قراح اس میں ہے کہ فرمودہ کو سجدہ لفظی
 کہ رادے۔ یعنی وہ سجدہ کرتے کہ اس سجدہ کا جو رادے کا حکم نہیں ہوگا۔ تو قیاسی چنانچہ قیاس میں نہیں
 پر تفسیر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ درخون میں بہت محنت امیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہے آدم و حوا میں
 اللہ تعالیٰ و السلام دونوں ہی تھے تو قیاسیادش بخ و درازات کو ان پر قیاس کے ان کے لئے سجدہ لفظی جانا
 قیاسی ہے۔ اور انبیاء کو اس لفظ کو کہہ سب اسے شریعت میں لہذا ان کے یہ بیان کر کے کہ سب سے سبب
 کا ثبوت نہیں اب نہ حکم ثابت نہ لہذا کی حاجت

پس احمد شہد کہ توفیق الطیب البیان کا معانی صاف ہو گیا۔ اور سجدہ کا غایت حد جس کی تعظیم ہو جائے جو
 بہتیت و درجہ دلیل ہوسکے کے لئے ہوتا ہے غایت درجہ کی تعظیم اسی ذات پاک حق تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے
 ایسی تعظیم اور ایسی ذات کا اظہار ہر گز کسی اور کے لئے ہو نہیں سکتا اسی ذات وحدہ لا شریک لہ کے لئے اپنے
 سجدوں کے حق میں نشان بندگی سجدہ کے ٹھہراتے ہیں۔ اب اگر کوئی تاوان عینہ جھل کا دشمن کسی اور کے لئے
 سجدہ بجا لادے۔ اسی کو شرک کہتے ہیں۔

فی ہذا ذریعہ جاذبہ فی حق اللہ تعالیٰ کی بذات پاک
 خیر اللہ کے نام کا ذبح و غیرہ کے مسائل
 نے خاص ہے اسی کے تقرب اسی کی میت اسی کے نام
 پر ذبح ہو سکتا ہے۔ اگر کسی اور کا تقرب کسی اور کی میت و شہرت کسی اور کے نام پر جائے اللہ تعالیٰ کے ذبح
 کیا جائے گا تو بلاشبہ شرک ہوگا کیونکہ جاذبہ جملہ شہادت اللہ کے ہے جو بندہ کے ذمہ نشان اور علامت بذات
 خیر و ایا گیا ہے۔ خواہ جاذبہ زائد اللہ و قربانی کا ہو یا حقیقہ کا خواہ اپنے کھانے اور غیبات وغیرہ کے لئے
 ہو کہ سبب الذرائع تقریب اللہ میں داخل ہیں کسی حال میں جان بقیہ تقریب اسی اللہ کے ہر گز شرعاً و عقلیاً ذبح
 انہیں کی جاتی چاہئے پر غلات۔ اس سے کسی کی نیاز و محنت کے تقرب پر جاذبہ ذبح کیا جانا شرک محض ہے۔
 چنانچہ بغضہ تعالیٰ کی مفصل و بدل تحقیق اگرچہ گزشتہ اوراق میں لکھے ہیں۔ تاہم مزید توضیح اس کی بھی
 بیان کر دی جاتی ہے۔ حتیٰ تعالیٰ قرآن پاک سورہ حج میں فرماتے ہیں۔

وَبَشِّرِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِمَا صَعَىٰ لَازِمًا عَلَيْهِمْ لِيُذَكَّرُوا قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا اللَّهَ يُدْعِي إِلَىٰ دِينِ رَبِّنَا الَّذِي هُوَ دِينُ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ

اللہ تعالیٰ فتوح مراد
 کسی نے فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک سورہ ذاریات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ کے متعلق
 فرمایا اِنَّا اخْلَجْنَاهُ مِنْ بَطْنِ اُمِّیْنِ فَکَفَرْنَا بِهِ
 اَلَّذِیْ کَانَ کَاکِبًا لِّاٰتِیَاتِ رَبِّهِ
 اور صحیح بخاری بار ۲۵ صفحہ میں روایت ہے۔
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من کاذب یؤمن بالله والیوم
 الاخر فلیکفر بضعیفه
 پس یہ نسبت شرعی جو از ذریعہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کے تقرب کے ہے جس طرح نذر دنیا
 مست غیر اللہ قرار دیا وہ غیر ہم کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کا تو یہ پر جاہل ہاتھ اور اللہ پر ہاتھ کیا کہ یہ حرام
 اور شرک میں داخل ہے اسلام نے ایسی غیر اللہ کی نسبتوں کو قطع فرمایا حتیٰ کہ طوطی کے نزدیک کے وقت سب کے لئے
 سے اور فکر کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور جاہلیت کے نشانات و ذرائع جو اللہ پر اور غیر ہم پر توجہ کرنا
 ممنوع قرار دیا گیا چنانچہ ابو داؤد جلد ۲۵۴ و غیر ہم اور بیٹ صحاح میں روایت ہے۔
 لا فرج ولا عتق ولا عقر
 جب اصل پر جانور کا جو پیدا ہوتا اس کو تہوں کی طرف سے ذبح کرتے اس کو بفرج کہتے تھے جب کے اصل و ذبح تہوں
 کی طرف سے ذبح کرتے اس کو عتق اور رجیب کہتے مابعد اسلام میں بھی مسلمان اللہ کے لئے ہی کرتے تھے جس کی
 نمازت فرمائی گئی چنانچہ بخاری ابراہیم شاہی فقہ حنفی میں مرقوم ہے۔

لا یجوز ذبح البقره والغنم عند
 القصور لقوله علیه السلام لا عقر فی
 الاسلام ای عند القصور هكذا فی
 سنن ابی داؤد وکن لا یجوز لن یجر
 عند البنت المجنونة وعند شرب الماء
 کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحیی
 عن ذابحہ الجبن بنار علی اقصیٰ یکره من
 محافاة شرب لولید یجوز یؤذ یجوز لیجن

فاطمہ النبی علیہ السلام وحی عندہ
 یطرح دیگر کتب فقہ میں مارو ہے چنانچہ حضرت شیخ احمد ربیع بن عبد الوہاب نے اپنے کتب و جلدات
 میں فرماتے ہیں۔
 صحاح و مناقب و تراجم می کنند بر سر قرآن
 ایسی بیاد و کتابت کو لکھنا شرع کی کہ حق میں بدعت ہے۔
 ایشان دفتر آن جو کتابت و تراجم می نمایند
 ان کی جاگرتان جو کتابت کو حق میں بدعت ہے۔
 فقہان محل را محل شرک ساختہ و حدیث باب
 نے اس محل کو شرک میں داخل کیا ہے اور اس
 میں لکھنویہ این فیض را از حدیث و تراجم
 و حدیث میں بیان کر کے اس ذبح کو جس ذبح میں
 لکھا کہ شرک ممنوع شرع سمیت و داخل و شرک
 سے جدا ہے کہ ممنوع شرع اور داخل و شرک
 شرک ہے۔
 تاقریب بل الغلاف صاحب فہم نے تقویۃ ایمان کی تائید اور صداقت میں آیات کلام ربانی اور فوائد
 شاہ جلالہ و صاحب اور دیگر تفاسیر مستخرجہ فی روح البیان حاشیہ البیان تفسیر کبیر الغفران بکیر چنانچہ
 مظہری خصوصاً فتح العزیز کا دل شمس واضح بیان اور صحاح و حدیث و فقہ اکبر و احادیث النبوة حجتہ اللہ علیہ
 و غیر ہم مدونہ کبیر قنادی عالمگیری قنادی ابراہیم شاہی کتب و احادیث ربانی سے سمجھ و ذبح جانور
 و غیر ہم جہادات کا محض حق تعالیٰ کے لئے خاص ہونا اور غیر اللہ کے لئے حرام و دروازہ شرک و کفر اور اس کے
 کرنے والے کے مرتد خارج از اسلام ہونے میں بلا غلط فہمی جو ہم سب کتب شرعیہ مسلمہ مؤلف ہیں کہ اب
 تقویۃ ایمان کی حد میں اس کے نزدیک غلط اور باطل نہیں رہی کیا گور پرستوں کی تائید میں کار کو تار
 پر معاذ اللہ مقدم نہیں کیا جائے گا
 نور صلاہ اس کی منت جانی یہ مولوی انیس صاحب نے شرک کی تفسیر میں مثال لکھی ہے اس سے اگر
 برادر ہو کہ نذر سے غیر اللہ کی طرف تقرب ہو تو ایسے دنیا کی مسلمان نہیں سمجھا بلکہ کسی مومن کے دل میں اس کا
 خطرہ ہی نہیں ہوتا یہ مسلموں پر نرا ہے اور اگر ہم مرا سب کے لئے مندرجہ کتب و تراجم کی روش کو اختیار
 شرک ہے کہ غلط فہم اس کو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص کیا اور کہاں لٹان بندگی نہیں رہا بلکہ کبریت
 پکارنا تقویۃ ایمان میں شرک کی جو بھی شان ہے کہ یہ ہم اس مسئلہ کو وضاحت تمام اپنی ایسی کتاب کے لئے ہے۔
 کہ کہ تفسیر میں وہاں ملاحظہ کیجئے مگر شکل کی تائید کو شرک تائید سے سمجھ کر شکل میں اسے کسی نے نہ کر
 کر شیانہ شرع کی آپ نہیں کو یہ کسی ایسے رفیق و معاون کو پکارا جو شرک ہو جائے جب چاپ پختہ رہے
 کیسے باطل خیال میں منت دن اپنے معاملات و ذریعہ کے لئے دنیا اپنے حلقین و خدام کو پکارتا ہے تو انکی

ہو میں سادی دنیا ہی مشرک ہوئی ہر جگہ حاضر و ناظر کھجنا اور قدرت تعریف ثابت کرنی مولوی اسماعیل صاحب نے مشرک کی پانچویں صفی میں لکھی ہے دی ہیں سندس برقرآن و حدیث سے کوئی دلیل ہے نہ خدا کی پختگی کی ہوئی تعریف مشرک سے پر عاقل آتی ہے کیونکہ کسی نبی و ولی یا لہر شہ کو کوئی مسلمان ہر جگہ حاضر و معترف مائذات نہیں جانتا۔ لیکن مولوی اسماعیل صاحب باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا رہے ہیں۔ مگر صفات تعریف کر تے ہیں۔ ہر خواہ لوں سمجھ کہ بات ان کو ہی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض میں عقیدہ سے ہر طرح مشرک ثابت ہوتا ہے۔ نقویں لایاں سندس عبادت میں غم و قدرت حق کے ساتھ گو بعد میں مشرک بنایا ہے۔ تو ان کے نزدیک غیر کی تعظیم سے عام ہونا اور غیر کے قدرت سے تعریف ہونا ایسا چیز نہیں جو اللہ نے اپنے لئے خاص کی ہیں معاذ اللہ ان کا مفروض خدا علم ذاتی نہیں رکھتا۔ ان کے بتوں کی مٹری ہوئی تو بعد یہ لوگ خدا کے نبی یا قائل نہیں۔ نفس اس لیے دینی پر حکومت و مملکت کے تعریف نا تنہ ہے کھار و فساد کے تعریف کا قائل ہے شیطان تک کے تعریف کا مقتصد ہے قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں مثلاً مخلوق کے تعریف کا بیان ہے شریعت طہرہ نے جو ان کا دلائل ہی تعریف پر رکھا ہے۔ اب وہی یہ بات کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا یہ شریعت میں کسی کے لئے ثابت ہے یا نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رشاد فرماتا ہے و کان لا یقری ابراہیم و یسکون السعوات والارض و لیکن من الموقین انما یسئلہ یہی رکھتا ہے ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام آسمانوں اور زمینوں کے ملک تاکہ وہ میں انھیں جانوں میں سے ہر جائیں۔ تمام آسمانوں اور زمینوں کے ملک ان کے دربر و حاضر ہیں اور وہ ہر جگہ کا حاضر فرما رہے ہیں ان کی کو تقویہ لایاں والے نے مشرک بنایا تھا۔ حدیث فعلت حافی السعوات والارض انھیں میں حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشترک صفات مملکت میں فرماتے ہیں مدیس والشمس ہر جہ و آسمان ہا و ہر جہ و زمین پر و عبادت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آن یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہو گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں ہے اس سے میرا وہ ہے کہ تمام جزوی و کلی علوم حضور کو حاصل ہو گئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے حاضر و ناظر الیاد۔ اب پوچھو اسماعیل سے سدا چیاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ علم محیط علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہے۔ تقویہ لایاں مشرک کا لہو اور اسی صفات مملکت مملکت میں خطاب السلام ملک ایما البنی کہہ کر سلام عرض کرنا اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمد پر جو ان کے ذرہ ذرہ اور ملکات کے ہر ہر فرد میں میرا ہے کئے ہوئے ہے۔ اب ایک عبادت زمانہ موجودہ کے راہبر کی ایہ تا زکب اللہ کی جی جی کر دی جائے تاکہ وہ ان کی عاجزوں کو ملزم جو جائے کہ تقویہ لایاں کے حکم سے وہ کچھ کے مشرک

پس شیخ احمد کی دینی تقریریں۔ علامہ میں فرماتے ہیں۔ میں کسی خواہی میں سے کسی جگہ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی پر متوجہ کے تشریف لے گئے میں تو کچھ استبداد نہیں کیا کیا ہوا ہے عبادت ہی بات کا حقیقت رکھنے والا ہر مشرک بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں ماذن خداوندی کو ان جہاں میں جو چاہے ہیں تصرف فرماتے ہیں سب دلی بندگی تانیں کہ وہ تقویہ اللہ کو ان کرنا مشرک ہر قبول کریں گے یا تقویہ لایاں کو مائل و ملامت تانیں گے اور محضاً بعض اقوالہ میں سرور و درنا سے قوب غیر شدہ ہونا مثل کتاب کے روشن سے کیونکہ غیر اللہ کی مدد تقویہ لایاں میں خاص توحید باری تعالیٰ اور اس مشرک کا بیان ہے اگر تو اللہ کے علم باطل میں بحیثیت ملکہ کو پرستان دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں سمجھتا اور کسی کد میں اس کا حضور بھی نہیں ہوتا اور یہ مسلمانوں پر اتنا مروتا تو سرگرا کا اور میں اور فقہاء متقیین اور اولیاء کاملین اور علماء راہبیں اہل علم اللہ جمیع اس مذکور کو جان مسل کوئی طرف مشرک کی نسبت نہ کرتے تھے تاہم مروتا کی یہ خواہش میں مروتا ہے

یہ دعوت و دربر و امرت کے ہے آخر تمام لوگ
 من انکرا دعوت و ما یوحی من اللہ لا یعرو
 لا شعور و ان لا یخبر و نحو ہا الی قولہ لا یخبر
 انکرا تقریر بالیہم فہو لا جامع باطل و حق
 ما لہ یقصد و اصغر و یقر و الا ناعرو
 قد احتج قنا س بطلان و لا سیما فی حدیث
 الا عصار و قد یسطر معلومہ فاسم فی
 شرح مذکور بحدیث و لا یخبر و لا یخبر و لا یخبر
 کا ان امور عیندی لا یخبر و لا یخبر و لا یخبر
 و لا فی و خلاف لا یخبر و لا یخبر و لا یخبر

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقویہ لایاں میں جو مستحق تعظیم الہی ہیں فرماتے ہیں۔
 یعنی اس حد کا باطل ہونا ان وجہ سے ہے کہ نہ
 حق کی پختگی کوئی کے لئے ہر جہ پر کچھ نہ ہو
 محبت حق کی ہر جہ میں ہے ان میں سے ہے کہ گئی ہے
 نہ یہ ہے کہ ہر جہ میں ہے کہ گئی ہے کہ گئی ہے

یصوت فی الامم حوت الله تعالى
 واحتله ۵۰۰۰۰ کلمه ولا یحلی علی
 وروی الاذهارات مولد اکامه
 محمد بن بهاء المکرم المکرم

پہن ای شکر لہ تعالیٰ ہاں میں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کیا چادرش ن جمل شکر ایلیہ جی طرح تمام شکر
 دینے کی اس کو کفر و شرک بتایا ہے اہل ایمان کو اب جو اللہ تعالیٰ کو اس قدر شکر کہہ سکتے ہیں وہ چنانچہ اس
 سہولت نصیب اس کتاب میں مذکور ہے جس کی بابت شکر کی

مشکل کے وقت غیر اللہ کو نیکارنا
 علی بدلتی الامان کی جو شکر کی شکل کے وقت حاضر و ناظر ہوں
 اور حدیث اور فقہانی اس کتاب میں کہہ چکے ہیں سے مؤلف بے غفلت فی سکت ہو کہ حکم کلمہ کا معنی ہاں
 حائس ہے پس باتہ لکھن کو آری کیا نظر ان صفات کا حضور الہی مگر اس مقام پر موعود صاف ہے کہ
 نہ ہاں بھی ہے میں سمجھنے کے شکل کے وقت ہیروں دلیوں کو نہ بنا دناظر حاضر و ناظر صرف کی کر پار سے کو کویہ
 رفا خداوند فریم نظام عالم دنیا کی مانند غیر اللہ کو شکر کا جو نہ لکھتے ہی میں ہے جملہ شکر میں صبر پرست میں
 ہشتے میں کہ کوی مسلمان اور کوی بدستگار کا بنا نہ ہو لیس و غفلت اور خادم و غیرہ کو بھی حاضر و ناظر ہوں کر پار
 ہلاک ہو گیا شکر نہ ہو گیا شکر کا کیفیت خاصہ باری تعالیٰ در مشر میں ثابت کی گئی مولد اللہ تعالیٰ
 کے کہ یہ عجیبہ شکر ہے جس کو نہ لکھیں اور نہ ہیست کا دعویٰ ہے

غیب دانی اور حاضر ناظر وغیرہ کی بحث
 اور نظر سمجھ کر ہیروں دلیوں وغیرہ کے علوم علم و قدرت
 تصرف مانت کوئے کا شرک جو نا مؤلف کے ۸۰۰۰ کے جواب تصرف لیر اللہ جہان و حدیث اور
 غیر تقیاد و سر مطالبہ ہو چکا ہے جبکہ خود مولوی نعیم الدین کسی کو حاضر و ناظر و تصرف و ذات نہیں
 جتنے تو لہر لہرتے اس عالم نظام دنیا کے کون سی دلیل علم و قدرت حق کی کے رکھتے ہیں اگر دیکھتے ہوں
 تو اپنے صدق کو تصور قرآن و حدیث قطعی الدلائل قطعی الثبوت سے پیش کریں کیونکہ حقانہ پریمی حیرت
 ہے کہ قصص اور حکایات معجزات اگر نہیں ثابت کر سکتے اور ہرگز نہیں ثابت کر سکتے کیونکہ حق تعالیٰ ہی
 کے لئے تمام کائنات عالم کا علم قدرت و تصرف حاضر و ناظر ہو تا قصص ہے و جمع ان بدہ ہوں کی گندہ
 مسلمان پر جو حکایت کو عید علم و تصرف عطا کی کے آؤ بنا کر خلق اللہ کو گراہ کرستہ و گراہ کرستہ ہوتے ہیں

اس ہندو پر جو حکومت و مملکت و غیرہ کے تصرفات عالم نظام دنیا پر کر شریعت مطہرہ نے جزا و سزا
 کا ادارہ ہی کی گئے کے قدرت عطا فرمائے پر بندوں سے رکھا ہے اس پر قیاس باطل کر کے ہیروں
 و دلیل کے تصرفات کو دلیل محض جانتے ہیں اور دلیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حکومت
 اسلوات و ارض کا عالم دنیا میں معائنہ کر کے کو ٹھہرایا جا کر کہا جاتا ہے کہ تمام آسمانوں اور زمینوں
 کے ملک ان کے دیو و ماحر میں اور ہر جگہ کا معائنہ فرما رہے ہیں معاذ اللہ حق فریب اور تحریف
 کلام ربانی ہے کیونکہ معائنہ کر دینے سے علم تفصیل و دوامی تمام عالم کا ہمیشہ کے لئے لازم نہیں ہے
 جس پر خود مولوی نعیم الدین نے نظریہ اسباب و اسباب میں شاہ عبدالحق صاحب سے نقل کر کے اس کا ترجمہ
 یہ کیا ہے وہ تمام آسمانوں اور زمینوں کا ملک عظیم رکھا یا تاکہ وہ جو ذات و صفات و کویہ کے ساتھ
 یقین کرنے والوں میں سے ہوں اور دلیل کو جو وہاں آتی اور وحدت حق کا حکومت آسمان و زمین
 کو یکجہ کے بعد حاصل ہوا اس میں عرض سے رکھا یا گیا وہ عرض اسی آیت کے طبع حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کے ہاں آؤ کر شرک سے بار رکھ کر توحید کی طرف بلانے کے لئے مفصل مرقوم ہے اسی لئے
 اہل عالم ربوبیت حکومت اسلوات و ارض دیکھ کر ان کو معرفت و تائقی و توحید حاصل ہوئی تب
 بہت پرستی سے ان کو بدلائل حقیقہ الزام دے کر ان سے مناظرہ کیا چنانچہ سیاسی و سیاسی آیت سے
 صراحتہ یہ امر واضح ہے اور اسی کی تشریح جملہ مفسرین نے فرمائی ہے چنانچہ سورہ مریم میں ارشاد ہے
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
 جو ترجمہ اب میرے کہہ کر آئی غیر ایک ہر کی

اگر مولوی نعیم الدین کے علم باطل پر وہ ہر جگہ معائنہ فرما رہے ہیں تو یہ ایک چیز کی خبر آنے کے کیا معنی پھر
 جب آپ کے دیو و مباح کہ حاضر ہے اور جاتے تھے کہ میرا آپ ایمان نہ لائے گا تو اس کے لئے معرفت
 مانگے کے کیا معنی چنانچہ اسی آیت کے قریب ارشاد ہے
 سَأَسْأَلُكُمْ فَعَلْتُمْ تَقَاتِهِ تَقَاتٍ فِي
 حَقِّهَا الْآيَةُ
 در مسہ خوار میں فرمایا
 فَاغْلُظْ كَيْفَ تَقَاتُ تَقَاتٍ فِي
 الْفَعْلَ الْآيَةُ
 اور سورہ نور میں ارشاد ہوا
 میں

وَمَا تَقَاتِ إِشْفَعُكَ لَنَا بِمَا هِيَ إِلَّا بِمَا
 عَنْ شَوْعَلٍ وَكَذَلِكَ آيَةُ مَلَكَاتِي
 لَنَا تَرَعُ وَرَأَيْتُكَ وَسَمِعْتُكَ إِذْ هُمْ
 كَلَامًا حَلِيمًا

یعنی اگر کوشش و گناہ پر ایم کا باپ کے لئے سوز
 تھا مگر وہ نہ سبب کہ وہ کر کے تھا اس سے
 پر جب اس پر کہلا کر وہ شخص ہے اللہ کا اس سے
 بڑا ہوا پر ایم کا لازم مل تھا عمل والا

تجہ سہاری شریعت صحیح بخاری پارہ ۱۹ صفحہ ۲۸ میں مرقوم ہے۔

۱۔ ہر مسکین و محتاج کو دینے
 خیل کان ذلک فی الحقیقۃ مد مالہما
 سات اذ مشر کا حق ابن عباس و
 اسناد صحیح، ولی روا یترخصا حالت
 یستغفر لہ، قال استغفر لہ ما
 کان حیاً علیا سات اصل فیل
 ان تبرک منہ یوم راتۃ

یعنی ہر مسکین و محتاج کو دینے کی ہر رحمت پر ایم کا لازم
 کے لئے خدا کے بارے میں کہا گیا تھا، مستغفر کر کے سات دینا
 میں جب اللہ شکر کی حالت میں ہو سکے حضرت ابن
 عباس سے روایت، اسناد صحیح سات ہے اور ایک
 روایت میں کہ جب وہ سرگئے۔ تو
 استغفر بہن کیا کہا استغفر لہ، ان کے لئے روایت کی
 جب سرگئے تو آپ کا خوش ہو گئے اللہ کا بڑا
 ہونے کے یہ ان سے سات کے دن

اور سورہ ہود اور ایسے ہی روایات ہیں اور فرمایا۔

وَلَقَدْ جَاءَتْكَ نَتْلُكَ ابْنُ هِنْدٍ
 بِالْبُرْجِ قَالُوا سَلَامٌ قَالَ سَلَامٌ
 نَسَفَ نَ جَاءَ بِهِيَ خَبِيرٌ مَلَكًا
 آتِيَهُمْ كَأَمَلٍ بِأَنَّهُ يَكُونُ هُوَ
 وَتَجَرُّهُ قَالُوا كَأَنَّكَ نَا رَسَدْنَا
 فِي قَوْمٍ لَوْ لَوْ مَرَّةً فَإِنَّهُ نَفْخَتِ
 فَتَنَّا بِأَنَّهُ نَفْخَتِ نَفْخَتِ
 فَمَقُوبٌ قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَلَيْسَ لَنَا بِمُرَّةٍ
 وَهَذَا ابْنُ قُتَيْبَةَ هَذَا اسْتَفْهِجَنِي
 قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ قَوْلِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ
 وَتَرَكَا عَيْنُكَ أَهْلَ الْبَيْتِ اسْتَفْهِجَنِي

یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے ہمارے بھیجے ہوئے پر ایم کے
 پاس خوش خبری کے کوئلے سلام اور سلام ہے
 چہرہ کی کہے، ایک بچہ آتا ہوں، پر جب دیکھا ان
 کے ہاتھ نہیں تھے تھے پر دوسری سمجھا بدل میں، اس
 اور ایسے مستند بھیجے تھے ہی طرف قوم لوٹ کے
 اس کی ہدی کر دی تھی تب تا ہنس پڑی ہم نے بھیجی
 دی ہر کو اس کی اس اسحاق کے بچے مقرب کی
 بولی سے تالی کی ہی جوڑی، اللہ ہی بڑا ہوا
 اور یہ خداوند بڑا بڑا ہے تو ایک غیب چہرے
 وہ بڑے کیا غیب کرتی ہے، اللہ کے حکم سے اللہ کی
 یہ ہے اللہ بڑے تم پر اسے محمد و آلہ و پی تو لیں

خَبِيرٌ يَخْبُرُكَ كَذَلِكَ عَنْ ابْنِ هِنْدٍ
 أَتَمُّ وَجْهًا تَسْمَعُ نَجْمًا جَلِيلًا قَوْمٍ
 نَوَاطِلَ ابْنِ هِنْدٍ جَلِيلًا آيَةُ خَبِيرٍ
 إِذْ هُمْ كَلَامًا حَلِيمًا كَذَلِكَ جَاءَتْكَ
 نَتْلُكَ ابْنِ هِنْدٍ خَبِيرٌ يَخْبُرُكَ كَذَلِكَ

کہا گیا اب اس کو کہ ہے پر جب گیا اب اس سے اللہ
 اور آئی، اس کو خوش خبری بھیجنے کا ہم سے قوم لوٹ
 کے حق میں اب اس پر ایم کا لازم مل ہے رحمت کا
 حالات اب اس پر ایم کا لازم مل تھا عمل والا
 کا اور ان پر ایم کے خواب کو بھل نہیں جاتا

علی بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دینے کے بعد آپ کی زندگی کے سببوں و اوقات عدم علم مشی
 عالم کے میں چنانچہ تفسیر فتح العزیز صفحہ ۱۸ میں مرقوم ہے

اول کے کہ مونس و سفید شد حضرت ابراہیم
 است چوں سفیدی خود دید نہ عرض کردند
 باز خدا یا این حیثیت حکم شد کردار است

یعنی وہ شخص جو کے ہا سفید ہوئے حضرت ابراہیم
 علیہ السلام پر جو وقت نے بلقیں میں سفیدی بھی مری کیا
 اور علی کہہ کہ حکم ہوا کردار ہے

دوسری در شعب الایمان روایت کردہ است
 و چوں حضرت ابراہیم مجر مستند کہ طعام
 چاشت بخورند از چار طرف و چوں خود تا سات
 یک یک کہ قاش چہان میفرمودند و تا فلک
 چہان می رسید طعام چاشت ہی خود نذر کر
 وقت چاشت وقت آمدن چہان میست

یعنی در جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانا
 تناول فرماتا چاہتے چاند طرف اپنے دل سے
 ایک ایک کو س تک چہان کی قاش فرماتے
 صحت چہان نہ آتا شام کا کھانا نہیں کھاتے
 کیونکہ وقت چاشت کے چہان کے آتے کا وقت
 نہیں ہے

ایضا صفحہ ۱۸ میں مرقوم ہے
 در مصنف ابن ابی شیبہ بطریق صحیح مروی است
 کہ سلسلہ از سالی در بار حضرت ابراہیم علیہ السلام
 روایت حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا ہے
 دیگر فرمودند خبر قاش کو فرمادینا فتنہ مان
 گشتند

یعنی در ایک سال حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے حق میں اللہ کی حمد ہی ہوئی حضرت
 ابراہیم علیہ السلام فرماتے تھے دوسرے شہر میں
 قشر سے لے کر چاند قاش کی در لایوس ہو کر
 واپس قشر لائے

علی بن حضرت ساد کی بہت بار شاہ ظالم کا تعداد اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خائف ہوتا
 بہر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش پر حضرت ساد کا رشک کرتا اور کہتا کہ ہمارا اور شیخ کویر

خبر مہاجر حق طہ است
فی ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ ص ۲۰۰ میں مرقوم ہے
و اما فی الدنیا ما قبل ما لک انما
لویر سبھا فی الدنیا کما فی ما فی
والیاتی کا یوری بالذاتی فان جارت
الو فیہ فی الدنیا عقلا فقد متعت
سبحانہ
پس ناظرین کرام نے مولف کی سخن سازی ملاحظہ فرمائی کہ وہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ
کرتے ہیں کس قدر ہوشیار ہیں۔
پھر یہ کہنا مولف کا کہ اسرار اہل جہان محبوب مد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے درہ درہ آپ
کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لہجہ کی عبارت فریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے
کہ حق تعالیٰ نے نہ صرف شیعوں کے ٹھکانے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا وہ کل امر جس میں فرشتے ٹھکانے
کرتے تھے منکشف ہو گئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہوتا، درہ درہ ذہن کا علم تفصیلی ودوامی ہمیشہ کے لئے
لامر ہوتا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان زمین میں تھا اجمالا دیکھا جاتا تھا جو کہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر
دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے اور جو مولف نے لفظ علیا صلی علیہ وسلم میں اسی حدیث صلی
کی شرح حرقاۃ سے نقل کر کے ترجمہ کیا۔ یعنی وہ جو کچھ کہ سندھیا نے تعلیم فرمایا ان چیزوں میں سے جو آسمان
وزمین میں ٹھکانے اور انہماک وغیرہ میں سے تھیں یہ آسمان وزمین میں سے بعض اور جزا جو میں ہوئیں نہ کہ وہ
درہ کا علم ودوامی۔ پھر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تاریخ النبوت ج ۱ ص ۱۰۰ میں تصریح فرماتے ہیں۔
برو کے علوم واسرار کا ان دیکھوں بغیر وقت
حاصل شود وادوا علم یہ نبوت ادبے شوب
و کھوک و کھوک و کھوک و کھوک
ما لک و کھوک و کھوک و کھوک
علیک عظیمیا
یضا مدارج النبوت ص ۱۰۰ میں مرقوم ہے۔
حدیث واقعہ شہادت کہ کیا باری تبارک و تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے متفقان کہتے
کہ محمد بن ابی اسحاق رحمہ اللہ و دینی لید کا نام
او کہ است ہوں ابی اسحاق بن خنیس
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے متفقان کہتے
یضا مدارج النبوت ص ۱۰۰ میں مرقوم ہے۔
و اما فی الدنیا ما قبل ما لک انما
لویر سبھا فی الدنیا کما فی ما فی
والیاتی کا یوری بالذاتی فان جارت
الو فیہ فی الدنیا عقلا فقد متعت
سبحانہ
پس ناظرین کرام نے مولف کی سخن سازی ملاحظہ فرمائی کہ وہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ
کرتے ہیں کس قدر ہوشیار ہیں۔
پھر یہ کہنا مولف کا کہ اسرار اہل جہان محبوب مد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے درہ درہ آپ
کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لہجہ کی عبارت فریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے
کہ حق تعالیٰ نے نہ صرف شیعوں کے ٹھکانے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا وہ کل امر جس میں فرشتے ٹھکانے
کرتے تھے منکشف ہو گئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہوتا، درہ درہ ذہن کا علم تفصیلی ودوامی ہمیشہ کے لئے
لامر ہوتا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان زمین میں تھا اجمالا دیکھا جاتا تھا جو کہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر
دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے اور جو مولف نے لفظ علیا صلی علیہ وسلم میں اسی حدیث صلی
کی شرح حرقاۃ سے نقل کر کے ترجمہ کیا۔ یعنی وہ جو کچھ کہ سندھیا نے تعلیم فرمایا ان چیزوں میں سے جو آسمان
وزمین میں ٹھکانے اور انہماک وغیرہ میں سے تھیں یہ آسمان وزمین میں سے بعض اور جزا جو میں ہوئیں نہ کہ وہ
درہ کا علم ودوامی۔ پھر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تاریخ النبوت ج ۱ ص ۱۰۰ میں تصریح فرماتے ہیں۔
برو کے علوم واسرار کا ان دیکھوں بغیر وقت
حاصل شود وادوا علم یہ نبوت ادبے شوب
و کھوک و کھوک و کھوک و کھوک
ما لک و کھوک و کھوک و کھوک
علیک عظیمیا
یضا مدارج النبوت ص ۱۰۰ میں مرقوم ہے۔
حدیث واقعہ شہادت کہ کیا باری تبارک و تعالیٰ

والملاحیہ بر تمام کائنات و اقسام اشیاء و انسانی و غیر انسانی
ما بجزت مکتبے کرب و غم العیوب و النعمان
یہ کہ مکتبہ کرب و غم العیوب کے کوئی نتیجہ نہ ملتا ہے۔

علیٰ ہذا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سینکڑوں واقعات عدم علم کے ہیں کہ بعد الملاحیہ اور وحی
کے جس قدر معلوم کرنا یا کیا معلوم ہو اپنا کچھ مشکوٰۃ شریف باب قصہ ہجر الوداع صفحہ ۲۲۱ میں روایت بھیج مسلم
مروئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسوت سفر میں کہ کمر پہنچ کر ارشاد فرمایا۔

لو استقبلت من امری ما استبدت برب
یعنی اگر مجھے سے اس امر کی خبر ہوتی جو اب بعد میں
ہوتی تو میں اپنے ساتھ قزوئی نہ لے جاتا۔

اس کی شرح میں مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۲۱ میں فرماتے ہیں۔

اگر میں پیش ازیں ہی دانستم برآمدن از
معنی اگر اس سے پہلے میں جانتا کہ تم پر اہرام
اہرام بر شمشاق خواہد آمد من نیز موقوف
سے نکلن و فرار چکا۔ تو میں بھی قزوئی ساتھ
پہری کی گرم و منیدانستم کہ حکم الہی
نہ لانا اندیش نہیں جانتا تھا۔ کہ حکم الہی تھلے
چلن خواہد بود۔

پس اس حدیث اور ارشاد شیخ نے تمام مدعیان علم غیب پر پانی پھر کر کسب انبیاء کریم اور توحش محض
مطالعہ تحقیقات کا جو اسد مقصود تمام دیدار ہے جو اطمینان و تسکین کے جواب میں نقل ہو چکا ہے۔ علیٰ ہذا
کلام شیخ احمد علی کا المبتدئ میں تو اس میں خود امر ممکنہ مکانی و جبر و روح مبارک تشریف لایکا باذن اللہ
قدالی غیر مستبعد ہوتا لکھا ہے پس محض امکان سے وقوع قائم نہیں آتا مگر مولف کی نہانت پر آخر یہ ہے
کہ اسی کے طبع مرقوم ہے کہ۔

مگر ہاں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچے
والا آخر اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہو دے محمد میں مالک نہیں اپنے نفس
نے ہے بھی نفع کا اور نقصان کا مگر کچھ اندیش ہے۔

پس جب مالک نفع و ضرر نہیں تو خوب جاہل تعریف کرنے کے کیا معنی اور اس میں علماء و لو جہر کی ارا
انبیاء و شہداء کی برزخی زندگی کا اگرچہ انبیاء و علیہم السلام کی حیات شہداء سے بھی اعلیٰ و ارفع
ہے چنانچہ تاج الباری شرح صحیح بخاری بار ۱ ص ۲۵۸ میں مرقوم ہے۔

وہی ان کی حیات و ان کی حیات میں کمال ہے۔

من الشہداء۔

نیز بار ۲ ص ۲۹۹ میں روایت ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
ما من احد یسلو علی اکاس
اللہ علی روحی حق و السلام
وہو انہ نفقات۔

یعنی معایت ہے الودیعہ ہر سے کہ فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہے جب تم میں سے کوئی مجھ پر سلام
بھیجے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو ٹوٹا دیتا ہے پر کنگ
کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

بہذا فی تفسیر المسائل و مسائل بدایہ فی علم مولوی نعیم الدین۔ ایضاً بار ۱۲ ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے۔
فہی حیا و اخو و یرک تشبہ الحیوۃ
یعنی حیات و اخو ہے نہیں ہے شاہ حیات
الدنیا۔

اور شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۲۱ میں فرماتے ہیں۔

ولازم نمی آید از بودن آن حقیقت حیات
یہی دہ لازم نہیں کہ حیات الہی ہوتا
کہ باشند بر عقلی و دنیا بود و نہ در حقیقت
حقیقت دنیا کی طرح اند احتیاج کھاتے
بطعام و شراب غیر ذلک از صفات اجسام
پینے و غیرہ صفات اجسام کے جو جس طرح
چنانکہ مشاہدہ سکیم و دنیا بلکہ آئنا راہ
دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ بلکہ برزخی
ہونے احکام دیگر باشند و احتیاج بطعام
طور پر ہوتی ہے۔ اور احتیاج کھانے
و شراب و امثال آن امر عادی است
پینے و غیرہ کی امر عادی ہوتی ہے اور حیات برزخ
و حال و آفتاب خلاف عادت باشد۔
کا خلاف عادت کے ہوتا ہے۔

پس اس سے نہ کسی قول تقویٰ الایمان کا بطلان ہوتا ہے نہ علماء و لو جہر کا معاذ اللہ مشرک ہونا
کیونکہ محض امکان سے کس طرح ثابت ہوگا۔ کہ فلاں کے لئے اذن حق نکلے تو یا نہیں بلا محیوت
تعلق یقین کر کے اس کے وقوع کا عقیدہ کرنا یا حاضر ناظر جاننا تعریف فی الامور کچھ کہ ان سے نفع
و ضرر کی توقع رکھنا بدینک شرک ہوگا۔ اگرچہ باذن اللہ تعالیٰ ہونے کا دعویٰ ہو۔ و فقیر اذن تعریف
و قدرت ثابت نہ کیا جاوے گا۔ شرک سے بری نہ ہوگا مگر بدعت علم غیب و تعارفات مفصل الطیب البیان
کے صفحہ ۱۶۸۔۱۶۹ کے جواب میں اشارۃ العزیز آوے گی۔

الزام گستاخی، اور اس کی حقیقت علیہم السلام کی شان عالی میں ہے گستاخانہ کلمہ لکھا ہے

اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فہم نہ رہی نہیں
تقویر الایمان ص ۸۷۔ لو اس سے اولی سے دل لڑنے کے ہیں، مگر وہ اپنے الہی بے ادبوں اور گنہگاروں کے
عادی ہو گئے ہیں اگر ان کی نسبت کہہ دیا جائے کہ مولوی نامحکم اور شیطان و بھوت میں اس بات میں
کچھ فرق نہیں تو آپ سے باہر تو جائیں لیکن انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ پرواہ نہیں کریں
وہ اپنے مددگار ہیں تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کے نصائح و کلمات کا انکار کریں اور کلمات
تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی تعلیم و تقویر کی بنا پر شرک جہائیں اور اس مقصد
کے لئے قرآن و حدیث اور ان کے معانی میں تحریف و تبدل کریں اور انہیں تبارک و تعالیٰ جو سب کا
خالق و رازق مالک و مرنی ہے وہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا رد فرمائے تو وہ مالک الملکسان
کفار کے دوس میں بھی کہیں کوئی ایسا کلمہ نہ فرمائے جو ذرا بھی شان انبیاء علیہم السلام کے لئے ہلکا ہو۔
اسی سے تو انہیں عزت دی جس سے بے دین جلتے ہیں۔ اسماعیل کا کیا منہ ہے کہ اس طرح بے ادبانه
زمان کو لٹا ہے اور ان کے خوب کیسے سیاہ ہو گئے۔ جو یہ باتیں دیکھ کر اس کی حمایت کے لئے
جہتے ہیں انہیں غلط فہم

اقول مولوی نعیم الدین کا سرترا اور خیانت قابل ملاحظہ ہے۔ تقویر الایمان کی عبارت کے تحت
یہ عبارت ہے جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ شرک ہو جائے گا۔ خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ
پیر و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ ان شرک و صاحب نے جب بت پرستوں والوں پر غصہ
کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالاً کر وہ اولیاء و انبیاء سے معاملہ کرتے تھے۔ اور تقویر الایمان ص ۸۷
میں فرمایا اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی پر شان نہیں ہو کوئی ایسی کلمہ کو ایسا تعریف
تاجت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس تقویر پر نذر و نیاز کرے۔ ورنہ اس کی متنبہیں مانگے اور اس
کو مصیبت کے وقت پکارتے تو وہ شرک ہو جاتا ہے۔

پس مولف کو کونسا اہل اند سے عداوت تھی کہ انہیں شرک کہے ہوئے میں خواہ سونے و چاندی
کو پیر و شہید اور گور کو کچھ فرق نہیں سمجھ کر شرک کہے ہوئے میں برابر ہیں۔ سونے و چاندی کی عزت اور پیر و شہید
کی عزت سے اس میں کیا تعلق سونا و چاندی جگہ پیر و شہید جگہ۔ لیکن تو حید صاحب باری تعالیٰ جل جلالہ
کے مقابلہ میں کہے باشندہ شے محض ہے چنانچہ تقویر الایمان کے اس بیان کی تائید میں تھوڑا سا
شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے تفسیر فتح العزیز ص ۳۶۸ میں فرماتے ہیں

وہی ہے غیر اوست محض مودنی بود اوست یعنی جو کہ سامنے اس کے ہے محض خود ہے اور

وہی مانی وہ کس شان مردہ الہی اند تیر جگر
نشدند البتہ کلا جلیان و شہا طین کہ
عبادت از دیو پری اند۔ لیکن ص ۸۷
نہمہائی عالم اند کہ غنی و فقیر و شہید و غریب
و محج و سرین و عالم و جاہل و دوس و کا فرد
عالم و داس و داس یکساں و برابر اند
ایضا ص ۸۷ قدرت و قوت محض برے خدا
است حدیث صحیحہ از مال و فرزند و یار
قدومت و بادشاہ و امیر و پیر و پیر و فرزند
و پری و بدون حکم و عدلی تو اند کہ وہ
اور ملاحظہ قاری کی ہر تافہ شرح مشکوٰۃ باب القد میں لڑتے ہیں۔

تالی رسول اللہ ص ۷۷۔ سلطان
قلوب و آدم کلما بین اصحابین
و صاحب المرحل و قلب واحد یعرفہ
کیف و شاد و لا ملکہ قولہ کلما یسئل
الانبیاء و لا ولیا و الخیر و لا یفکر من کا شقیدہ
یعنی ہر انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی ہر بات میں
تمام ہدایاں جو ہر بات میں برابر ہوتے ہیں۔

اور شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی نے اشترکات شرح مشکوٰۃ ص ۸۷ میں فرماتے ہیں
ہمہ مدگان و مدعویت برابر باشند
اور تیر و مولوی جیم مدین کہ مستند علی تصحیح المسائل بدایہ میں لکھا ہے
افسان عبادتہ حقوق خدا اند وری حکم تیرا
و اموات آدم و ملک و غیر جمہ کسان
یعنی ہر عبادتہ تمام احوال میں تعالیٰ کے پیر و شہید ہیں۔

اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات ح ۱ میں لکھتے ہیں
سایک کلمہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو ہر ہر شرک ہے اس کے حکم میں عبادت و اس و دین
و ملک و غیر جمہ تمام مخلوق آگئی یک ن ہیں۔ کہ غیر خدا کوئی ہر خدا کا شریک نہیں ہو سکتا
اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی در فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱ ص ۱۸ میں فرماتے ہیں۔

کو روز اور دیگر لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی مگر ان کے لئے نیک اعمال کا ثواب ان کے لئے کمال اور ان کی
 فضیلتیں ہیں کہ ان کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہو سکتا پس یہ سب ہے اور یہ دوسری بات ہے جس کو
 ربوبیت اور خدا کی اس پر کمال نہیں ہے اور اس کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ اس شکر کی اور مثال حقیر
 ہوئے کا اقرار کر کے عباد پر اسے بے ادبی نہاتے ہیں سوچنے کی بات ہے کہ جب یہ قابل سے ثابت اور
 عقیدہ میں داخل ہے تو اس سے بے ادبی کیونکر خیال میں آ سکتی ہے پس قرآن کا کلام اجتماع صلیوں کی طرف
 اشارہ کر رہا ہے اور اس بات کی دلیل واضح عانی ہے جو خود دلیل سے ثابت ہے یہ امر قرآن مجید سے
 مجمل ثابت ہے جس نے اہل کی تفسیر کر دی تو کیا گہ کیا ہاں ہر ائمہ نے قرآن مجید میں اپنے
 نئی علی الاطلاق و سلم کو مطالب کر کے فرمایا اسے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تم جیسا ایک آدمی ہوں مجھ
 پر اس بات کی دلی آتی ہے کہ تم با معبود خدا نے کیا ہے اور نہ اس پر شیعہ نہیں ہے کہ شکم کا خطاب
 مشرکین کی طرف ہے پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کی برتریوں کو دیا۔ جن کی
 خواست تفران مجید سے ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مشرک ناپاک ہیں اس لئے مسجد حرام کے
 پاس نہ بیٹھیں اور جنت جو کہ تہر اور جماعات ہیں اس لئے ان میں خواست نہیں پانی عانی و در نہ کہ تہر و
 کا جس پر لازم آئے گا بلکہ جوں میں ان مشرکوں کے فعل سے خواست آگئی ہے جنہوں نے ان کو گھڑا
 اور معبود نہ لیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرک جوں سے زیادہ ناپاک ہیں ذرا سوچئے اور سمجھا کر یہ کہا جائے
 کہ یہ بات تو بیشک ٹھیک ہے لیکن اس کا ذکر تا ہی کیا ضرورت تو اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ
 اس کے ذکر کرنے سے عوام کا شہ رنج کر دینا مقصود ہے جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء و اولیاء سادہ جہاں ہیں
 تعریف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں اسے یاد رکھنا چاہئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک پنجابی آپ کے
 دل میں کچھ دوسرے ائمہ ہیں اسے شیخ آپ کے حال سے واقف نہیں وہ تو ایک بے عقل جو بڑا ہوشیار
 جمی اور جاہل آدمی ہے اور اپنے آپ کو بڑا فاضل جانتا ہے حالانکہ اسے دینے ہاں کی تیر نہیں وہ فی الواقع
 در جاہل کا نام ہے کیونکہ کبھی کہتا ہے کہ میں محبوب سبحانی کا بندہ ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ خداوند ربوبانی
 روزی دینے والے ہیں دینے کے کلمات کفر سے کہیں کو طوار سے قطع نظر جہاں بھی گورہ نہیں کر سکتے خدا کی پناہ آپ
 سے تو قہ ہے کہ میرے بارہ میں اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں کیونکہ وہ شخص سلسلہ صفت ہے خدا
 اس کو سید راہد کھائے اور میں نہیں اپنے عضو طوبی پر ثابت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار
 مقدم شفیع محمد بن علی علیہ وسلم پر منتخب ہیں انہوں کی اور درجہ تر آفتاب ہدایت میں اور
 ان کے اصحاب پر حراں میری رات کے چاند میں ہی رحمت تبارک فرمائے فقط خلاصہ بارہ سو چالیس

دلت تمام ہوا جبکہ میں کا بڑا خوش تھا اور سید خود بھی کے نام سبھا لگ تھا جبکہ وہاں میں نے ان کے دل میں
 دوسرے ڈال دیا اسے چھوٹے کے بعد وہ ملک کرتے ہوئے تھے اس کے اندر یہ کہا کہ تم نے یہی کتابیں
 جو کہ کھائے ہاں ٹھیک ہے اور میں نے جو کہ آپ کی نسبت کہا وہ حق میں دوسرے تھا کہ میں آپ کا کلام
 سمجھ نہ سکا کیونکہ آپ کا سارا روزانہ میں تھا وہ میں عرب کا رہنے والا ہوں اور وہ بالکل نہیں سمجھتا اس
 پنجابی نے آپ پر پتیاں کیا اور مجھے غلط ترجمہ کے سنایا آپ مجھ سے حاضر ہوں رحمت
 بجز جب کہ مخلوق ہونے اور قیام روزی ہونے میں سب ہم سے انبیاء و اولیاء یعنی افضل تر و درست
 نہیں تمام جاہل اوسوں کا فرض صریح اور قاضی مکمل اور برابر میں کہ سب کا حال و در راق بالکے ہوتی
 ہی ہے چنانچہ جب مسیح پرست نصاریٰ کی حق تعالیٰ نے وہ فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ مسیح علیہ السلام
 کی جدیت و لازم و وجہ جدیت کھانے پینے اور پاک کر دینے کا کہا فرمایا تاکہ نصاریٰ کا زعم باطل
 اس انفرادی ربوبیت کی نفی ہو کہ جدیت کا محتاج ہونا واضح ہو جائے۔ اور یہ کچھ مسیح علیہ السلام کی
 عزت و شان میں جو حق تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ فرمایا ہے نقصان کا باعث نہیں ہے چنانچہ حق تعالیٰ
 نے سورہ فائدہ میں دو مقام پر فرمایا۔

لَقَدْ كَفَرَ الْكُفَّاءُ لَا تَعْلَمُونَ خَالِقَاتِ الْفَلَكِ مَعَهُ	یہی دیکھ کر فرماتے جنہوں نے کہا اللہ ہی سچ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ مُؤْتَمِرٍ مِنْهُمْ لَمْ يَأْتُوا وَعَنْ أَكْثَرِ	ہے سر ہم کا تھا کہ ہر کسی کا جلتا ہے اللہ صمد
بِهِمْ أَشْفَاءُ خَلِيفَاتِ الْأَنْدَادِ أَنْ يُجِيلَكَ	اگر وہ چاہے کہ کہہ دے مسیح ہم کے بچے کو اور
الْمُجْرِمِينَ مَوْجِبَاتِ الْأَوْتَارِ مَوَدَّةِ الْمُنَافِقِينَ	اس کی ان کو اور جسے لوگ ہیں زمین میں مصلحت
فَبِمَا نَسْأَلُكَ اللَّهُ مِنْهُ خَلِيفَاتِ الْأَوْتَارِ	مادر کچھ نہیں مسیح سر ہم کا تھا اگر رسول ہے گد گدے
وَأَنْتَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ	اس سے پہلے بہت رسول ماہر اس کی ہاں دل ہے
وَأَنْتَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ	دروں کھاتے تھے کھانا کہ ہم کچھ جانتے
وَأَنْتَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ خَلِيفَاتِ الْمُنَافِقِينَ	ہیں ماں کو نشانیایں پھر دیکھ کیا ان اٹے

آئی پڑھو مکتوبہ در کرم ۱۰

تفسیر روح الباز میں شاہ مجدد القادر صاحب فرماتے ہیں مد ف اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق
 میں ایسی بات فرماتے ہیں ان کی امت ان کو جنگ کی حد سے زیادہ نہ ٹھہرا دیں اور یہی اس سے
 زیادہ کیا ثنی کہ جو شخص کھانا کھا دے سب حاجت پوری گئے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے
 اگر مسیح علیہ السلام بقول نصاریٰ الہ ہوتے تو قدرت رکھنے اور ضعف و حوائج بشری کھانے پینے

اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن شیطان ہیں اور بہت و پری میں کچھ فہم نہیں
تو حق الایمان صحت کو اس سے اولی سے دل لڑتے ہیں۔ مگر وہ پابہر ایسی ہے ادیوں اور گناہوں کے
عادی ہو گئے ہیں اگر ان کی نسبت کہہ دیا جائے کہ مولوی اسماعیل اور شیطان و بہت میں اس بات میں
کچھ فرق نہیں تو کہنے سے باہر ہو جائیں لیکن انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ پرواہ نہیں یہ کیا
دین ہے مد پابہر تو حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام کے نصاکی و کمالات کا لگا کر یہی اور سکھائی
تو حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام والعداۃ والسلام کی تنظیم و توفیق کی بنا پر مشرک جہاں اور اس عقیدہ
کے لئے قرآن و حدیث اور ان کے معانی میں تحریف و تبدل کریں اور انہیں تبارک و تعالیٰ جو سب کا
خالق و رازق مالک و مونی ہے وہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا رد فرمائے تو وہ مالک ملکسان
کفار کے و دین بھی کہیں کوئی ایسا کلمہ نہ فرمائے جو انہیں شان انبیاء علیہم السلام کے لئے ہلکا ہو۔
اسی لئے تو انہیں عزت دی جس سے بے دین جیتے ہیں۔ اسلئے ان کا کیا منہ ہے کہ اس طرح بے ادبانه
زبان کو لندہ سے صادر ان کے تلوپ کیسے سیاہ ہو گئے۔ جو یہ باتیں دیکھو کہ اس کی حمایت کے لئے
جائے ہیں مخلصانہ بنظہ

قرآن مولوی فیض الدین کا ستر اور خفا کا بل ملاحظہ ہے۔ توحید الایمان کی اس عبارت کے متن
ی عبارت ہے کہ حق جس سے کوئی یہ مواظ کرے گا وہ مشرک ہو جائے گا۔ خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ
پیروں و شہیدوں سے خواہ بہت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے حبیب بت پوسے والی پر غصہ
کیا ہے و لیا ہی پیر و نصاریٰ پر مالا کر وہ اولیاء و انبیاء سے مواظ کرے تھے۔ اور توحید الایمان صلا
میں فرمایا اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بہت و پری کی یہ شان نہیں ہو کر لی کہ ایسا تعریف
تابت کہے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توفیق پر نذر و نیا د کہے۔ اور اس کی ششیں ہائے اور اس
کو مصیبت کے وقت ہلکا سے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پس مؤلف کو کوبہر اہل اللہ سے خدا کے اتنی تمیز نہیں کہ انہیں مشرک کہے میں خواہ سونے و چوہا
کو کہے خواہ تھوڑا گو کہ کچھ فرق نہیں سب مشرک ہوئے میں برابر ہیں۔ سونے چوہا کی عزت اور چوہا
کی دلت سے اس میں کیا تعلق سونا چوہا کی جگہ چوہا کی جگہ لیکن توحید جناب باری تعالیٰ میں نہ
کے مقابلہ میں کہے باشندہ شے محض ہے چنانچہ توحید الایمان کے اس بیان کی تائید میں تھوڑا سا
شاہ جہاں العزیز صاحب محدث دہلوی نے تفسیر فتح المعراج احسن میں فرماتے ہیں
وہ چہ غیر اوست محض محدثی بود اوست یعنی جو کہہ سائے اس کیسے کسی مودہ بوج

و این معنی و کسر شان مردہ الہی بلند تیر جگر
تشنہ ایضا غلغلہ جنیان و شمایلیں کہ
عبارت از بلور پری اندر بیضا صلا
نعتہا کی علامت کہ حق و توحید و توحید
و صحیح و مرئیں و عالم و جابل و مومن و کافر
صالح و فاسق و راست یکساں و برابر مد
ایضا صلا قدرت و قوت محض برائے خدا
است در جمیع امور و توحید از ازل و از بعد از
و دوست و بادشاہ و امیر و پیر و پیر و پیر
و پری و بدون حکم و عدلی تو اسد کر دھو
اور لاطی تاری کی حضرتانہ شرح مشکوٰۃ باب القدر میں فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قلوب بق آدم کلما بین اصحاب من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصوفہ
کیف یشاء و لا یسلو قولہ کلما یصل
اکابیلہ و لا یداعوا الفجرۃ و لا کلہم الا بقیہ
یعنی ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقین دل
فی آدم سب کے درمیان دعا کی کہ تم کو
ہم سے ہی ایک دل کی طرح چلتا ہے اسی کو صلا
چاہا ہے۔ مثال ہے انبیاء و اولیاء و سید
اور کافروں تمام انبیاء کو۔

اور شاہ جہاں الحق صاحب محدث دہلوی نے شتر اللغات شرح مشکوٰۃ ص ۱۸ میں فرماتے ہیں
چہرہ مدگان در عبودیت برابر باشند
یعنی تمام مدگان عبودیت میں برابر ہوتے ہیں۔
اور خود مولوی سیم الدین کی مستند علی تعلیم المسائل بد لونی صلا میں لکھا ہے
افعال عباد ہمہ حقوق خدا اند در حق حکم نیا
یعنی ہر حق کے تمام اعمال خدا کے پیر اور وہ
واموات آدم و ملک و غیر ہم ہم یکساں
یعنی ہمہ احوال و ملک و آدم و ملک ہمہ یکساں ہیں۔
اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات اموات حشاشیں لکھتے ہیں
ہا یک نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر بات مشرک ہے اس کے حکم میں احوال و اموات و انس و جن
و ملک و غیر ہم تمام مخلوق اکبریکساں ہیں۔ کہ غیر خدا کوئی ہر خدا کا شریک نہیں ہو سکتا
اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی در فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۸ صلا میں فرماتے ہیں۔

پیشاب یا غلام میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح پر وہ کیونکر اللہ پر ہو سکتا ہے پھر انجیل
جبرائیل الدین سیوطی نے تفسیر علامہ ابن عربی میں فرمایا ہے کہ لوگوں کا تسلیم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا
الطبیحات و صحت کا کون کا کون کا لایا تو کہہ کر ضعیف و ما یشاک من ابواب الخلق اور یہی جبرائیل
سیفناوی وغیرہ میں موجود ہے۔ یہی وہ نام جبرائیل الدین سیوطی ہیں جن کو مولوی نعیم الدین نے اپنے لکھنے والے
فرد النور کے لکھنے والے اندیکازہ اندیکازہ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علامہ حافظ ابوالدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ کے محدثین میں وجہ کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ ان کا
مرقات شرح مشکوٰۃ و مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یعنی جہاں سے شیخ اہل کتب سیوطی رحمہ اللہ نقلی وہ ہیں ان کا
نے علم تفسیر کو مدون فرمایا اور جامع احادیث جمع فرمایا اور مشہور جامع پریم مراد کوئی فن نہیں چھوڑا
میں کوئی فن یا شرح نہ لکھی جو وہ اپنے زمانہ کے محدثین کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا
ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول دستوں میں ۱۱

مدل لاکھ تہا ری ہے گرا کی تیری

اسی دینی تو ہم چھوڑا کے لئے امام طحاوی شہر در مختار زندہ غیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں۔

اعلوان بیات احکام شرع بعمدہ صاحب	بنی جانا پانے کا حکام شریعت کا بیان کرنا طحاوی
علی العلماء و بیوں فی دلائل تحقیق	پر واجب ہے اس میں مولیٰ کی تحقیق نہیں
الولیٰ کما یظنہ بعض من کمال خلق	میں طرح ان میں لوگ گمان کرتے ہیں بلکہ دلیلی
بل خدا مسمای رضی بہ الولیٰ	میرے دلیلی ہیں اگر ان کی حیات میں اس سے اس
حکام حیا و سئل عنہ ذلک	میرے گمان پر تو حق کے ساتھ جواب دیتے ہوں
اجاب بالحق و اعطی طلبہ ثلثا فخر	اپنی طرف تائید کی نسبت کہنے سے نام نہاں ہوتے اور
نہ ویتامل قولہ فی حق السید	ان کو حق تھا کہ میرے میں بھرت میں میرے لکھ
علی علی اسلام ہوا کا عید	کے متعلق بنی وہ کہہ ہے ایک ہند ہے ہم نے اس
نعمنا علیہ سورہ زمر	پر انجام کی ہے

علی ہذا مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مستند مولوی محمد حسین صاحب قضاہ مراد آبادی مرحوم اپنے
وسائل اثبات النقل بالفضل ص ۱۱ میں لکھتے ہیں۔

مقبول نصاریٰ اگر شام نہاں کسی عہدہ حور سے خودی شام صورت و صورت میں سامنے عالم سے نقلی اور علی
جنا ایک غامی صورت سے جس کے جسم میں غلظت و خام و حور کا اور غامی آدمیوں کی اصل صورت و صورت

میں دفع غلطیات و مذکورہ ہوا

میں مولوی نعیم الدین نامعلوم اپنے جہل و عناد سے خصوصاً علامہ علی قاری رحمہ اللہ اور علامہ جلال الدین
سیوطی رحمہ اللہ کو مولانا شہید مرحوم کی زندگی بدولت کس درجہ گستاخ و بے ادب مکر نفاق و
کلمات انبیاء و اولیاء بنا دیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت و تعظیم کا حق
حسن طرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منتخب امامت و صراط مستقیم وغیرہ
کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ موجودہ مقدسین ملت ہی کا حق ہے مستند علین قبر پرستوں کے دیوں غشوی
مولوی نعیم الدین کا کیا منہ ہے جو تعظیم و توفیر کر سکے اسے تو اپنے علمے مانڈوں چڑھاؤں سے کام
لے۔ اس کو اپنی دوزی جھوٹ جانے کا شرب و روز غم اور عین بے اندیشی چھوڑا اس کے غلبہ کس طرح
بگم آلودہ ہو گئے اور ان امور شریک کی ظاہر لائی دیکھتے ہوئے ناخوار کی حمایت کرتے
جاتے ہیں۔

قولہ ۱۲۵۱ ہر سمت شرکیات و ہائیر مع جواب، ترجمہ شمارہ، اور جو مولوی اسماعیل کے
تو ایک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر لئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک
ہے مختصر جواب ان آخرہ

اقول یہ بصورت جدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث بعض لایق بغرض تطویل لوٹائے
گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے غلطی کے گزر چکے واللہ تعالیٰ من یشاء فی حق المستقیم
ذاتی اور عطائی کی بے نتیجہ تقسیم کہتے ہیں۔

سون باتوں سے شرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اگر کسی نے علم کیا ہے
میں یعنی اللہ کا عالم اور گناہت کرنا۔ سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ شرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ
انبیاء و اولیاء سے کہے ہو دیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بیعت و ہمراہی سے ہر خواہ
عین سمجھے کہ یہ بات نہ کہ اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے۔ عرض میں سمجھو سے ہر طرح
شرک ثابت تھا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۱۰ اب خود فرماتے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے ممکن
شرک ہے اور میں میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب لا جس شرک
ہو چکا کہ کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذوق کا بھی علم ثابت کرے تو بھی شرک ہو خواہ وہ ذوق سامنے ہی رکھا
ہو یا بعد از دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذوق کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا لیکن مولوی اسماعیل

صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے حقائق تک محدود نہیں دیکھتے بلکہ علم عطائی کے مقتضایہ میں شرک کا مکمل فہم نہیں ساندک سا علم آدم کو ثابت کرنا قرآن کے نزدیک حذر خدا کا علم ہی عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہو گا۔ اور بے شبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ شرک فی التعریف کے نام سے موسوم کیا ہے اس کے حلقہ تکلف میں دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تعریف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے آرا کرنا اور جملہ تار و پاز کی کٹالیش اور تنگی کرنی اور تندہ رست اور ہمارا کرنا فتح و شکست دینی، قبائل وادبار و دنیا مرادیں پوری کرنی حاجتیں بر لانی میں ملالیں مشکل میں دشگری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اندہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء کی ہیر و شہید کی بصورت دہری کی پریشان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اللہ اس موقع پر نذر دینا کرے اور اس کی منین مانے اور اس کو معصیت کے وقت بکارے سوزہ مشرک ہوا تاکہ اور اس کو اشرک فی التعریف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تعریف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھ کر ان کا کوس کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھ کر اللہ نے ان کی اپنی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہو جائے۔ **تو یہ بات**

نذر دنیا کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب تقویۃ الایمان یا زودند کا ایسا دشمن ہے کہ بے موقع اس کا ذکر نہ آتا ہے مسئلہ صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کے لئے تعریف ثابت کرنا کیسا ہے ایک تعریف بالذات اور بالاسقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اس کے حکم کھلی جیل نہیں دے سکتا لہذا غیر خدا کو تعریف بالذات سمجھا ہیذا شرک ہے دوسری قسم تعریف بحدی ہے ابی ہے اس قسم کا تعریف خود میں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تعریف کرتے رہتے ہیں کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں کسی کو مارتے ہیں کسی کو باندھتے ہیں کسی پر سزا دیتے ہیں کسی کو شکا کرتے ہیں کسی کو کھا جاتے ہیں یہ تمام تعریفات ہی تو ہیں تو تمام عالم ہی اسمعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطائی کی پوری قدرت سے تعریف سمجھ جب بھی دبا بیو کے نزدیک مشرک رہا ہی کو کوئی اور دے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے خائے لے لرا مگر دانی ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے عبادت دن اپنی تعلیم ان کیا کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔ اور نہیں سمجھتے کہ تقویٰ اللہ کے حکم سے شرک ہو گئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تقویۃ الایمان دے کر دے تین ہمارے طرف نہیں ہے وہ بد نصیب انبیاء و اولیاء محبوبان خدا کا دشمن ہے ان کے تعریف کا انکار کرتا ہے مگر اس بد باطن کے انکار سے کیسا ہو سکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم قرآن عظیم میں اپنے محوہوں

کے تعریفات کا بکثرت ذکر فرمایا ہے اور مخلصہ لفظ

اقول: بیشک سارے علوم و قدرت اور تعریفات ہی تعالیٰ میں شانہ کے ذاتی انداز میں کوئی ذرہ اس کے علم و قدرت اور تعریف سے باہر نہیں چھا پھر یہ امر تقویۃ الایمان سے مدلل بقرآن و حدیث واضح ہے تاہم ہمارا مقاصد مقام کے ناظرین کے سامنے چند آیات کلام ربانی پیش کی جاتی ہیں۔ سورہ انعام میں حق تعالیٰ نے فرمایا

وَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَكَلَّمْنَا هَارُونَ وَآدَمَ وَعِيسَى وَنُوحًا وَذَرَيْنَاكَ لَا حَيَاةَ لَكَ فِي حُلُمَاتِكَ أَفَتُصَلِّي عَلَى كَذِبٍ وَلَا يَأْتِيكَ بِالْكَافِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور سورہ اعراف میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كُفْرُهُمْ وَلَا حَسْبُهُمْ يَوْمَ تَبْطُلُ السَّاعَةُ أُولَئِكَ يَكُونُ لَكَ يَوْمَ ذَلِكَ حُكْمٌ عَظِيمٌ

اور سورہ کہف میں فرمایا۔

أَفَتَحْسِبُ الْإِنْسَانَ كَذَبًا أَنْ يَنْحَدِثَ فَا يَكْفُرْ يَوْمَ يَكُونُ لَكَ أُولُو آثَانَا خَلْقًا تَارَةً يَكُونُ لَكَ يَوْمَ ذَلِكَ خُكْمٌ عَظِيمٌ

اور سورہ فرقان میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كُفْرُهُمْ وَلَا حَسْبُهُمْ يَوْمَ تَبْطُلُ السَّاعَةُ أُولَئِكَ يَكُونُ لَكَ يَوْمَ ذَلِكَ خُكْمٌ عَظِيمٌ

اور سورہ اعراف میں فرمایا۔

یعنی اللہ اور وہ جتنا ہے جو مکمل اور دریا میں ہے اور ہمیں جو کمال کوئی نہ مگر اس کو وہ جانتا ہے اور ہم کوئی قادر نہیں کے اندھیلوں میں اور نہ ہوا اور نہ ہوگا جو نہیں مکمل نہ ہیں۔

یعنی اللہ اور ہم کو کمال دیتے ہو اس کے ساتھ نہیں کر سکتے ہمارے ساتھ اور نہ ہی ہمارے پاس سکیں۔

یعنی اللہ اور ہم کو کمال دیتے ہیں اللہ کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوتے ہیں مردہ میں جن میں ہی ہیں اور خبر نہیں رکھتے کہ اللہ نے ہمارے لئے کیا کیا۔

یعنی اللہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا کہ اللہ پرانے مردہ کو تیرے لئے جانتی ہیں ہم نے کھدے روز عسکروں کو ہوائی۔

یعنی اللہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا کہ اللہ پرانے مردہ کو تیرے لئے جانتی ہیں ہم نے کھدے روز عسکروں کو ہوائی۔

اور سورہ اعراف میں فرمایا۔

کشمور

اور سورہ نمل میں فرمایا۔

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

اور سورہ فاطر میں فرمایا۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِهِ لَبَنًا مَّهِينًا
وَلَا يَسْعَوْنَ فِي الْفَعْلِ لَنُفْسِحَنَّ
أَسْتَجَابُوا لِكَلِمَاتِهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

نیز سورہ فاطر میں فرمایا۔

وَاللَّهُ يَكْسِبُ الْكَفَّارِينَ
أَن تَزِيدَهُم مِّنْ فَتْنَةٍ لَّا يُدْرِكُهَا
مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ

اور سورہ احقاف میں فرمایا۔

وَمِنَ الْأَهْلِ مَن يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
وَمِنَ الْأَهْلِ مَن لَا يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
وَمِنَ الْأَهْلِ مَن يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
وَمِنَ الْأَهْلِ مَن لَا يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ

کشمور

یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا

یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا
یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا
یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا

یعنی تحقیق اللہ تمام رہے آسمانوں کو اندر میں
کو کر لے گا اور ان کو کر لے گا اور ان کو کر لے گا

یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا
یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا
یعنی اللہ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیگا

علامہ ابن سیرین نے آیات قرآن پاک کی اس مضمون میں صراحت فرمادی ہے بغیر غلطی اس پر
کتھا کیا جاتا ہے۔ سورہ نمل میں عذاب اللہ کی حدیث دہلوی رح اخبار الاخبار میں فرماتے ہیں۔

مثلاً حدیث میں ان و قطرات باران اسرار
معلوم بشریت چہ فیہ نوران فریب بشری
ہر آن نیست نہ مجموع انرا بشری غیر

مظہر میں ان آیات مناجات سے روشن ہوگا کہ بعد گزشتہ اس نظام عالم دنیا کے انبیاء اولیاء

کوئی کسی کی مدد و حاجت براری مشکل کشائی فرمادہ کسی ہرگز نہیں کر سکتے کیونکہ ان امور کے لئے عاجز
و ناظر و ناقد قدرت و تصرف کا اختیار حاصل ہونا لازم ہے اور یہ چیز حق تعالیٰ بالکمال ملک شہنشاہ عالم
علی شانہ کے ہرگز کسی کی شان ہو نہیں سکتی اگر مولوی نعیم الدین کے نزدیک تصرف بطلان الہی میں
طرح خود کہتے ہیں کہ اس قسم کا تصرف خود نہیں حاصل ہے کسی کو مانگتے ہیں کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں
و دیکھتے ہیں اللہ کا نام دینا حق تسلط کے اور امر و نواہی قدرت و صنعت و غیر ہم کے علوم و قدرت تصرف
سبزی کو عطا فرمائے گئے ہیں حتیٰ کہ شہد کہ کسی کو بھی حق تعالیٰ نے الہام فرمایا چنانچہ سورہ نمل میں ارشاد
فرمایا ہے۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِهِ لَبَنًا مَّهِينًا
وَلَا يَسْعَوْنَ فِي الْفَعْلِ لَنُفْسِحَنَّ
أَسْتَجَابُوا لِكَلِمَاتِهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

چونکہ انسان اشرف المخلوقات خصوصاً حضرات نبیاء و علیہم السلام کے لئے علوم معارف عطا ہونے
کو قیاس کر کے انبیاء و اولیاء و شہداء و غیر ہم کو بعد گزشتہ اس عالم اسباب کے عاجز و ناظر جان کر قدرت
و تصرف کا اختیار رکھنا بعض باطل ہے کیونکہ یہ لقائد اور ایمان و کفر کا معاشرہ اس میں نہیں قطعی الثبوت
قطعی مدعا لازم ہے کسی کی نسبت کیونکہ خبر احوال ہی معتبر نہیں چہ جائیکہ جسے پہلو باری کی اس قسم کا تصور نہیں
حاصل ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا رح صاحب بریلوی شامی رضوی رح احسن میں لکھتے ہیں حدیث
الاحادیث کا قیاس کا اعتبار حق باب الاعتقاد

پس مسئلہ زیر بحث تو یہ ہے کہ مولوی نعیم الدین صرف ایک ہی آیت قرآن پاک کی بعد گزشتہ انبیاء
و اولیاء کے اس عالم سے عاجز و ناظر قدرت و تصرف ہونے پر پیش کریں نہ نہ حسب آیت کریمہ سورہ احقاف
کے خود حضرت اجوبہ علیہم السلام قیامت میں مدد لیا کہ وہ دونوں مردودوں کے جسموں میں گئے
و انی تدر دنیا و غیرا شد کافر کفر ہوا مفصل و فصیح ہو چکا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے جملہ اعیان
قربان تبارک و تعالیٰ کو گواہ کیا ہے خود لفظ سہار و کھو مولوی نعیم الدین کے مدعا کا جواب

قولہ ۱۲ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی جو اسماعیل کے دادا ہیں ان کا یہ کرمیابی جاعل فی الارض یعنی خلق میں فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں جو میری خلافت کو سنبھالے گا میں نے چھپڑوں میں تعریف کو سے اور بغیر اس کے حضور نہیں کر ان اسباب میں جو آسمان کے ساتھ مربوط ہیں تعریف کو سے اس لئے اگر وہ خلیفہ زمین کے حاضر سے پیدا ہو اور عقل کون و فہم میں محکوم کرے بلکہ اس میں آسمانی روح چوکوں گا جس کے سبب سے وہ ساکن آسمان اور لوگوں کو کب پر بھی حکمران کرے اور انہیں اپنے کام میں مصروف کرے۔ انہی تفسیر طریقی ص ۱۹۷ شاہ صاحب نے اس تفسیر میں خلیفہ کے لئے اشیائے زمین و آسمان میں تعریف اور صاحبان افلاک اور کوکب کے موکولوں پر حکمرانی ثابت کی فقوۃ الایمان والے سے پوچھو یہ ادا پیر کا کتنا بڑا اثبیل شریک ہے اور ابلی کیا ہے دن جگر پوکھ دینے والے جتنے تو یہ ہیں جو شاہ صاحب فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کو ایسی قدرت دی جو اس کی اپنی قدرت کا نمونہ ہے یا اس معنی کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ متعلق متا صل کے وجود کا سبب ہے ایسی ہی اس خلیفہ کی قدرت جمع و تفریق جمیل و ترکیب اور حکایات و تصویروں کے شمار معنوعات کا سبب ہے شاہ صاحب اس کے بعد فرماتے ہیں پس تمام صفات اور ان کے آثار میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر کا نمونہ ہو گیا۔ اور خلافت کے معنی ثابت ہو گئے تفسیر طریقی ص ۱۹۷ پھر فرماتے ہیں اور اس علم شریف سے آسمانوں کے ملک میں تعریف کرنا شروع ہو گیا شاہ صاحب مری جگر فرماتے ہیں حقیقت خلافت عالم کے کل منافع کے استیفاء اور ان میں تعریف کرنا جیسے کہ تفسیر میں مذکور ہوا اور عام کے سامنے کل کے کفر شتمی کے ہاتھوں میں تفسیر طریقی ص ۱۹۷ اس مسئلہ پر اسی تفسیر میں فرماتے ہیں پھر میرا بشریت کے احکام دیکھ کر اس سے توبہ کے واسطے اعتقاد نہ ہو بلکہ اس کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ جانے اور طریقت کا دستگیر سمجھ تفسیر طریقی ص ۱۹۷ لیکن فقوۃ الایمان کے حکم سے یہ ہیئت دنی شریک ہے اب وہ آبی صاحبان فرمائیں کہ فقوۃ الایمان کو ان کو کلام کو کفر کہیں گے یا نہیں صف فقوۃ الایمان کو یہ بھی سمجھ لیں کہ یہ فقوۃ الایمان صاحب خلیفہ علیہ السلام کا شہادتی کتاب کے ص ۵۰ نقل ہو چکے ہیں شاہ صاحب موصوف نے حضرت علیؑ کے علم کو دایمہ دریغ الیہ رافع مصیبت شیعہ حاجت روا کہا ہے آپ سے مدد مانگی ہے عطاؤں کی کنیاں آپ کے ہاتھ میں چاہیں ہیں تعریف کا ایسا زبردست اعتقاد رکھ کر شاہ صاحب شریک ہو گئے یا فقوۃ الایمان والا گمراہ ہے وہ ابلی فیصلہ کریں۔

اقول مولوی قیوم الدین کی کمال درجہ کی عقل اور ستارہ کی طرح کرن کر ان کو روکن سے روکنے والے اپنے

بہن کو نظام عالم اسباب کا علم و قدرت و تصرف عطا فرما کر مکلف بنایا ہے جس طرح علم خلافت آدم علیہ السلام علیہ السلام کا علم رکھا فرما کر پس اس پر قیاس باطل کر کے عالم برزخ میں قدرت و تصرف کا تحریر قیدہ رکھ کر انبیاء و اولیائے سے طالب حاجات و مل شکایات کر کے عالم لوگوں کو محض طمع دنیوی سے گمراہ کیا جاتا ہے چنانچہ خود جناب شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا حمید رحمہ اللہ کا پیر و تالیف یا باجوت خلافت حضرت آدم علیہ السلام ہی کے ضمن میں تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں

تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں

اور حجت ۲۱ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں

اور حجت ۲۱ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں

اور حجت ۲۱ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں
تفسیر طریقی ص ۱۹۷ میں فرماتے ہیں

خداوند پروردگار
 اسی طرح دیگر کثرت واقعات ہیں اور عدم علم وقت گہیوں سے اجتناب نہ فرماتا۔ اور
 حق تعالیٰ کا ارشاد کہ ہے آدم میری عبادت کے لئے خاند کعبہ بنا تو عرض کیا ہمارا اللہ اس گھر کو کہہ
 لیاؤں۔ تو فرمایا اس مقام پر جہاں تیرے بدن کی خاک خمیر کی تھی عرض کیا مجھے نشان اس مقام
 کا جانا چاہیے۔ جس پر علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آدم کو نشان بتاؤ اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ زمین کی
 آہستہ سے مینا رخاد کعبہ بھرا دیں۔ دیگر کذا فی تفسیر فتح العریضہ میں کسی قدر شمعان لعین سے مولوی
 نسیم الدین کی نقل ماری ہے کہ حق و باطل میں اللہ توحید و شرک میں تمیز عاتی رہی۔
 علی ہذا کہ مرید متبع سنت صالح کے ہاتھ پر حیات ہونا جو حقیقت اللہ کے ہاتھ پر عہد کرنا ہے
 حکم قرآن پاک سورہ فتح کے۔

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ	یعنی ہر لوگ موت کو کہتے ہیں جو ہے اے
اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ وَبِحَمْدِہٖ	محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے نہیں کہہ
وَمَنْ يَّمْكُرْ مَكْرًا سَیَّئِلُ نَفْسَہٗ	بیت کرتے ہیں اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہے
نَفْسِہٖ وَفَمَنْ اَوْفَرَ مَکْرًا	ہاتھ کے پیر جو کوئی لڑے لڑے کوئی لڑے
فَکَبِہٖ اِنَّہٗ لَکَیۡنُفۡسَہٗ	اپنے ہرے کو اد جو کوئی لڑے لڑے جس پر انوار

کھا جائے۔
 کیا اللہ سے وہ دے گا اس کو جو لڑا۔

دوسرہ انفال میں فرمایا۔
 فَکُوۡرُۙ فَعٰۤیۡلُوۡہُمۡۙ وَکُوۡرُۙ لَکُمۡۙ اِنَّہٗ
 فَعٰۤیۡلُوۡہُمۡۙ وَکُوۡرُۙ لَکُمۡۙ اِنَّہٗ
 لَکُمۡۙ اِنَّہٗ زَیۡلٌ۔
 یعنی آپس تم نے ان کو نہیں مالا لیکن اللہ
 نے مالا۔ اور تو نے نہیں لیکن میں نے فاک کی جہت
 لیکن اللہ زہی۔

پر خلافت اس کے سبب میں ہر مصلحت کی ہیبت حرام موجب خلافت و مگر ایسی ہے۔ علی ہذا حضرت
 شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ کے شعاع کا جواب مولوی نسیم الدین کے مشق کے جواب میں مضمحل کہ
 چکا کہ خلافت و سامد در اظہار کمالات و احسانات ہو و اما دشانہ عشر ہوئے پر مشتعل میں
 نہ غلبہ احسانات شرکیہ پر محاذ اللہ میں کا شرک ہو نا جو اللہ آپ کی حجرا اللہ لہذا موصوفی
 مولوی نسیم الدین کے استاد مولوی محمد گل خان صاحب سے عرض فرم ہوا نیز شاہ صاحب موصوفی
 اسلحہ انکسار میں فرماتے ہیں۔

دوسرہ خلافت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ
 عنہ اس کا بامان شدہ بود علیہ السلام باجم
 فقیر برائے استقامت و مدد نہ منورہ رفت
 و ابیاس رضی اللہ عنہ کہ علم آن سرور صلی
 اللہ علیہ و آلہ وسلم بود تو مسل نمود و گفت
 و از او انکاست تو مسل و عنک و عنک انک
 تو مسل باجم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 کہ بیکو دیم تو مسل بر مینا بر تو د احوال تو مسل
 مینا بر بیکو دیم تو مسل بر مینا بر تو د احوال تو مسل
 تو مسل بیکو دیم تو مسل بر مینا بر تو د احوال تو مسل
 مدد گرد و ابیاس رضی اللہ عنہ و سرور عالم
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہتر نمود و گفت
 کہ تو مسل بیکو دیم تو مسل بر مینا بر تو د احوال تو مسل
 بود و ابیاس رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم
 اور مکتبہ میں فرماتے ہیں

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ریادہ ذوق صاں
 غلیظہ آنحضرت بود و افواہ شکلات بہرہ
 اشارہ در پیش آمد و کس در و دیان اجا
 صمیمہ نیا دودہ است کہ ابو بکر در کلال جہم
 استناش و استقامت بقیہ شریعت و سرور
 کردہ بود و خود بہ شہرین و لک کہ ابو بکر صدیق
 ہیں جن میں بدعت شرکیہ بعدد مائدہ باشد
 اور صحابہ میں علامات شرکیہ صلیب میں فرماتے ہیں۔

افتقاد دست علم شریع و اطلاع بر سر ان
 غلو قیاس است کہ بیشتر اوقات از دور و
 یہی بہ افتقاد دست علم شریع و اطلاع بر سر ان
 غلو قیاس است کہ بیشتر اوقات از دور و

قریب کے درمیان خود راہ استعمال نہ کنند
 دیکھو وہ مخالف بطریق اذکار مشغل ہر نہ اپنے
 امانے ہر نگاہ در صبح و شام التوا
 کردہ اند

اور ملک میں فرماتے ہیں۔

پیر پرستان و متغیر کائنات اہل اہادیث
نہی قول اولیاء است مرحومہا و دلات
عقلی نمی باشد۔

اب عموماً جملہ مبتدیان کو پرست حضرت انبیاء اور اولیاء کو صرف ملاحظہ کرنا کہ خدا کرے وہ اسے خود
 ہی چاہیے وہ اسے تصرف فی الاموال سمجھے دے اور خصوصاً سرگزشت مولوی فقیر الدین سبب جمع ہو کر
 تاجی کہ حسب کلام شاہ عبدالعزیز صاحب دشاہ ولی، شہ صاحب رح کے جاتیہ فتویہ لایا
 شرک میں مبتلا ہوئے یا نہیں
 قولہ ص ۱۲۱ ۱۲۲ ہم نے اسی کتاب کے صفحہ ۶۲، ۶۳ میں قرآن پاک
 پر یوریت اور شیعہ اور شریعت کے عقائد، ارگاہ کے تصرفات کا ذکر کیا ہے مگر

محققان و قاریان، ایمان کو نہ قرآن کی ہمدانہ نہ حدیث کا لحاظ مسلمانوں کو شرک کہنے پر اڑا رہا ہے اور بعض یہ ہے کہ خود اس نے شرک کی جو تعریف کی ہے یہاں وہ بھی صادق نہیں آتی اور بسیار دانا و لیبار و دیگر عقربان بارگاہ حق کی شان میں نہایت بے باکانہ گستاخانہ کلمات لکھا ہے اور اندھے مقلد متقدم قرآن حدیث چھوڑ کر اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ تعریف کے متعلق فقوۃ الایمان کے صفحہ ۱۰۱۰ کی عبارت کو ہم اپنی اس کتاب کے صفحہ ۱۶ میں نقل کر چکے ہیں اس کے علاوہ اسی کے متعلق اور چند مقامات کی عبارتیں بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ملاحظہ صاحب نے کسی کو عالم میں اعراف کرنے کی قدرت نہیں دی۔ فقوۃ الایمان ص ۱۷ کوئی فرشتہ اور آدمی غلام سے زیادہ وقار نہیں رکھتا اور اس کے قبضہ میں عاجز ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا۔ فقوۃ الایمان ص ۱۷ نہ الشک سے کسی کو حاکم سمجھے کسی چیز میں کچھ تعذر کرتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک سمجھ لے کہ اس سے کوئی مراد لے سکے اور اپنی حاجت اس کے پاس سے جائے۔ فقوۃ الایمان ص ۱۷ اس بات کی ان میں کوئی حیرت نہیں کہ ان کے عالم میں تعریف کرنے کی کچھ قدرت دی

۱۔ تَفْوِیْجُ الْاٰیْمَانِ ۱۴۲۲ھ میں ان باتوں میں سب بند ہو گئے اور چھوٹے برابر میں عاجز اور حقین
 تَفْوِیْجُ الْاٰیْمَانِ ۱۴۲۲ھ ملا جو کوئی کسی حقوق کا حاکم میں تصرف ثابت کرے اسے ادا بنا دیکل سمجھ کر اس کو
 ملے تو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اکثر کے برابر نہ سمجھے۔ تَفْوِیْجُ الْاٰیْمَانِ ۱۴۲۲ھ
 حق کا نام محمد صلی علیہ وسلم ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تَفْوِیْجُ الْاٰیْمَانِ ۱۴۲۲ھ اس قسم کی عبارت سے
 ان سب بھری پڑی ہے۔ مَقُولَہ عبارتیں گستاخانہ دے ادا نہ ہو مَقُولَہ کے علاوہ مَعَاوِیَّہ مَقُولَہ کے
 تصرف اختیار کا انکار کیا ہے وہ بھی اس طرح نہیں کہ کسی کو بالذات تصرف و اختیار حاصل نہیں
 بلکہ تصرف کی ہے کہ اکثر تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی تصرف
 یہ طاعت الہی کا انکار ہے اب تمام دنیا کے وہابی جمع ہو کر بتائیں کہ یہ مضمون قرآن یا حدیث
 میں کہاں ہے کوئی۔ بت کر کے، ایک آیت یا ایک حدیث تو پیش کر دے مگر پیش کہاں سے
 سے کر کے یہ مضمون آیات و احادیث میں ہے کہاں البتہ حدیث یا آیتوں اور حدیثوں
 کے خلاف ہے۔

اقول جس تصرف غیر ارشد معنی، بنیاد اور سادہ کا عالم بزرگ میں اہل دنیا کی حاجات و مشاغل
کثرت فی مراد ہر پوری کثرت، جو کوئی تعلیم اندہن، اہل دنیا کے اختیارات و تصرفات اور علم و قدرت
پر محض قیاس و اطلاق سے ثابت کرنا چاہتا ہے وہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ساری کتاب میں کہیں ایک
جگہ بھی کسی ایک آیت، نص قرآن اور نص حدیث صحیح قطعی ثبوت سے ثابت نہ کیے اور نہ کر سکتے
ہیں۔ سہ - اہل خیال اس مرتبہ و محنت و محنت۔

پھر اس پر اتنی نفی کہ جامع سے باہر ہیں کہا چھوڑا دیکر سے نیست۔ حدباء آئیں اور حدیثوں کا تمام
مستحقہ میں۔ ناظرین کرام مولوی نعیم الدین کے علاوہ صفحہ ۶۱، ۶۲، ۱۹۳، ۱۹۴ کو بغور ملاحظہ فرما کر پھر اس
کے جوابات کو ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر بکثرت نصوص آیات و نصوص احادیث صحیحہ اور اکابر
ائمہ میں اس مسئلہ کے کلام صریح معقول ہو چکے ہیں پس بلا شک و شبہ قطعی و یقینی تفویض الایمان کے
ساتھ اس پر نقل کردہ مولوی نعیم الدین صحیح اور بالکل صحیح میں قیاماً بعد الحق الا انصلا
جس کی تفصیل کا حقہ گذر چکی کہ کوئی فرشتہ اور آدمی اللہ کی طاعتی سے زیادہ وقیم نہیں رکھتا اس کے
قبضہ میں عاجز ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا کہ کسی کی مرادیں برباد کرے۔ ان امور میں سب نبی سے
پڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ نہ کوئی حاضر و ناظر ہے نہ قدرت و اختیار تامہ رکھنے ہے نہ علم تمام
امانات کاملہ رکھتا ہے۔ جو مشکل کن فی حاجت برائے کے لئے لازم ہے چنانچہ اس کی تفصیل

سبحانہ اسلام الہی کے مرتبہ مرتبہ ہم کی حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ

ایک اور دنیا و دنیا داروں خاص و خواص ہم یعنی وہ جس جگہ اور ایسا اور خواص برابر تھے

تفصیل اور پر گہر چکی ہے۔ پس اس کو گستاخانہ دے دیا نہ ضرر کہنا مؤلف کی کھس بے علمی اور جس وقت دے مہنا شاہ عبد عزیز صاحب تفسیر فتح الرحمن اس میں فرماتے ہیں۔
و نیز یہ نیکو غیر از ذات حق جل و علاہ یہی ہے کہ ان کو کہہ سکتے ہاتھ پاک کی گئی
در شداد دنیا نیز نگاہی آید نیز اگر کہہ سکتے دنیا کی تفسیر میں ہی کوئی کام نہیں آتا کہے
آن وقت کے ازندگان و مردگان بفریاد ہوا سیکے کہ اس وقت ہی کوئی از دور اور مرصفا
شمار پیدا ہوا ہے ہماری فریاد کو نہ سنیچے

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

و ظاہر است کہ کثرت کلمات و تکرار و تکرار
چیز نیست کہ غیر از علم ایوب بر آن
مطلوب نمی تواند شد

اسی طرح مختار نہ ہونے میں خاص ذکر محمد علی کا باعث بوجہ غلو کے نہایت کے حق تعالیٰ
جل و علاہ تک پہنچا دینا چاہیہ و مبتدعین مثل مولوی نعیم الدین اور فرقہ رافضی وغیرہ کا ہوا ہے
چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد عزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کی
تفصیل اور تمام فرماتے ہیں مجملہ ان کے چند مقام جن کے نقل کرنے سے چارہ نہیں ہے
جو حسب ذیل ہیں

فرقہ شیعہ علماء کہ ارشد تلامذہ و خاص
انقرام یا مان آل غیبت بود مد قائل
باو بیت انجانب شدند و جواب تفرقا
آمار سافیر الو بیت و تحقیقات لبریت
موجود است ایضا و ملا فرقہ اقبالیانہ
گوشت محمد علی ہر دو آلہ اند ایضا

یہی مد قائل شیعہ کہ غلو کا کہہ سکتے شاعرانہ
اور اصل انور میں ہیں ان میں سے تامل
ہوئے جناب علی کے ہرے میں حالانکہ جناب علی
میں ان میں بحالت لہو ہوا و تحقیقات لبریت
کی ہو ہو میں فرقہ اقبالیانہ کی ہوا مد قائل
آلہ ہیں مد فرقہ و مد قائل ہوا مد قائل

محمود گوشت ہوا مد قائل خلقت و دنیا را

بر محمد قائل غیور ایضا و ملا فرقہ شیعہ

از شیعہ قائل اند کہ شکر محمد علی در خلقت

و دنیا ایضا و ملا سند ہند درک و چین

نیز مثل ایران و خراسان یا علی یا علی میگفتند

ایضا و ملا سند ہند ہند و چین علی در دل تار

گوشت ہوا مد قائل و ہند و ہند و ہند و ہند

بخت است ایضا و ملا سند ہند و ہند و ہند

علم کا کان و کان حاصل مباح شد پس اصل

خود را و کیفیت و وقت مرگ خود را

جمعیت میرا شد پس میں انور وقت

چرا اور جان خود بر سند ایضا و ملا سند

حاکم ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و علی شریعتا و ہند و ہند و ہند و ہند

گوشت ہوا مد قائل و ہند و ہند و ہند و ہند

از کعبہ ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

نیز حضرت اہل بیت و ہند و ہند و ہند و ہند

لازم ہی یہ کہ ہمیں و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

ارٹان کہ دہن گند و ہند و ہند و ہند و ہند

علی بھروسہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

نہ کہہ باشند بلکہ خاندانہ خاندانی چاہا

کہ دہان چہ نہ نہ ہند و ہند و ہند و ہند

بودند و کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

و خانہ مذکور کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

و خانہ مذکور کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

و خانہ مذکور کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

و خانہ مذکور کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

و خانہ مذکور کہہ سنا زلی و ہند و ہند و ہند و ہند

نے خلقت دنیا کو محمد کی ہر ذکر و یاد ہے

محمود شیعہ میں سے قائل ہیں محمد و علی کی

شکر کے خلقت دنیا میں مسند و ہند و ہند

درک اور چین میں مثل ایران و خراسان کے

یا علی یا علی کہتے ہیں کہ میں جو شخص محبت علی

کی اپنے دل میں رکھے اگرچہ یہودی اور نصرانی

اور ہندو ہندو بہشت میں داخل ہوگا نہ کہ کفر

انکو علم گئے پچھلے سب کا حاصل ہو چکا ہے پس ہی

موت اور کیفیت اور وقت موت کو تفصیل

میں نہیں پس پتلا اس وقت سے کسی نے ہی

جان سے شدت تھے کہ وہ اندر ہی کہتے ہیں کہ ہم

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

علی خیر خدا ہوں گے و ہند و ہند و ہند و ہند

کہ میں ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

ہے ہزاروں درجہ ہند و ہند و ہند و ہند

ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

کیونکہ اس صحت میں لازم آتا ہے کہ یہود

و نصرانی کے گھرے اور ہند و ہند و ہند و ہند

کے مقام و جہوں کے آتش خانہ ان تہوں کے

مقام میں ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

اور میں کے ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

بلکہ مکان خلعت کے ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

افضل ہوئے اندکان و ہند و ہند و ہند و ہند

کہ ایک ہزار اس میں حضرت حسین رضی اللہ

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند

حبیبی تقریب جلال الشیخ علیہ السلام اندر
 مولود پیدا ہوا۔ شیخ از کعبہ پر اذان
 مرتبہ پڑھا۔ جہانک حدیث جہان
 حظیرہ ایضاً صلاۃ و افتاد الوصیت
 ایشان یا علول مدح الہی و ایشان و
 آیتہ معصومہ استحقاق و علم غیب ثابت
 کردن دعوت آیتہ را با عقلاً و آیتہ و
 حضرت میرزا تقی میرزا را بجزت و حاکم بدین
 جزاء اقرار دادند و خود را بسبب محبت
 حضرت امیر مظلومہ ناجی گمان کردن بہر طرف
 از نصاریٰ ہست کہ معبودیت حضرت
 مسیح ص م نامکرو دندہ میں بہرہر انہر کے
 ایشان ثابت کردند ایضاً صلاۃ و جزاء
 طرف خود اعیان بسیار تر از شیدائند و انہ را بآ
 عاشورہ قبول انہم انصویر کنند و بسوئے
 کہنا مسجد کنند و بر و شے آیتہ دست بستہ
 مانند موافق اصل نصاریٰ است ایضاً
 و اما شہادت بہنود میں دو ایام عاشورہ
 چہ کہ یہود و بتیان خود کنند نہ با صلوۃ
 قبول نہ نماز و غسل نہ ہند و سوار کنند و
 نور تہا نہ زد و طعام را بظہور آں قبول نہند
 و او شہ را تقسیم نمایند و شادی نکلج و
 جتانہندی امام تاسم و حضرت سکینہ بخور
 زندگان ہمس مانند ہم آیتہ نہ در ہم ہور
 ضعیف تر است احو

تعالیٰ فرمادہ کہ ان کی حیات کو شرف دے
 گئے تھے و ان کی جگہ پر رہنے پر رزق کی ہے۔
 نیکو کی کہ جس نے ان سے بڑھ کر گناہ کیا ہے
 جہانک عظیم و افتاد ان کے الہ کے علول
 الہی کا ان کی کسب میں ہونا ان کو معصوم ماننا
 اور علم غیب ثابت کرنا۔ اور ان کی محبت کو ان
 کے اختیار میں ماننا اور حضرت امیر کو تقسیم و نسخ
 اور جنت کا اور حاکم بدین جزاء کا قرار دینا۔ اپنے
 آپ کا حضرت امیر کی نسبت کے سبب معذور اور
 نہایت شہ گمان کرنا یہ تمام باتیں نصاریٰ سے
 انہ کی جو کہیں کہیں ہر جگہ ہوتے حضرت مسیح
 سے حکوت ہے اور لوگ تمام مراحجان کے لئے
 ثابت کر کے ہیں اور نیز انہی طرف سے بہت
 ساری جہدیں تر و شے میں ایام عاشورہ میں قبول نہ
 کا تصور نہایت میں اور ان کو کہہ کر کہنے میں اور ان
 کے آگے دست بکر کہہ کر آیتہ نامہ اصل نصاریٰ
 کے چہ والد لیکن شہادت بہنود میں ایام
 عاشورہ میں خود امور نہ ہند اپنے قبروں کے ساتھ
 گزرتے ہیں لوگ بھی صورت قبول رائے کے ساتھ
 کہ تقسیم اور اصل دیتے ہیں اور ساری لگاتے ہیں
 اور نہایت لگاتے ہیں ہند کا قبروں کے ساتھ کہنے ہیں
 اور اصل میں کو لگاتے کہ میں اور شادی نکلج اور
 جتانہندی صورت تاسم و حضرت سکینہ کی طاقی رسم
 دند کے لئے میں تقسیم میں ان کو لگاتے ہیں نہایت ہور کے
 چہ نہایت میں بھی لگاتے کہہ کر آیتہ ہور ہے

[illegible]

اور شاہ ہوا اور سحر کر دی ہم نے سیدمان کے لئے تیر ہوا کیا ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف
جس میں ہم نے گشت گزری اور ہم ہر چیز کے قائم ہیں اور ہم نے شیطانوں میں سے ان کو سحر
کیا جو سیدمان کے لئے خطر لگائے اور اس کے سوا اور کام کرتے اور ہم ان کے حافظ تھے ۔
وہاں تو یہ آیت ہم نے سیدمان کے لئے ہوا سحر فرادی اس کی صبح کی سحر ایک ماہ کی ماہ
اور شام کی منزل ایک ماہ کی راہ اور بنایا ہم نے اس کے لئے گداختہ تہجے کا چشما اور سحر کر دئے
جس میں سے وہ جس کے اس کے کام کرتے اس کے وہ کے حکم سے وہ ان میں سے جو ہمارے
حکم میں طاعت سیدمان سے عدول کرے ہم بھڑکتی آگ کا مذہب چکھا میں گئے وہ جہات
اس کے لئے بنے جو وہ چاہتا ہے اور چپے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کی بارگاہیں اور
نگار و نگار (آٹھویں آیت) حضرت سیدمان نے عرض کیا یا رب میری مخرجت فرما اور مجھے
ایسی سلطنت عطا کر میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بیشک تو ہی ہے بڑا عطا فرماتے وہ لا۔
تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے زم زم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس
میں کوئی ہے ہر ماہ اور نور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔ کیا توحۃ الایمان
واللہ نے یہ آیتیں نہیں دیکھیں یا ان پر ایمان نہیں رکھنا کس طرح کہتے ہے کہ خدا نے کسی کو
عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اس کے قول سے کتنی کائناتوں کا انکار لازم آتا ہے تو یہ
آیت مان سے فرما دیجئے کہ جس دنات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ دنات دینا تصرف
ہے یا نہیں۔ اسی تصرف کا صاحب تقویۃ الایمان منکر ہے (دسویں آیت) ہجران کی قسم جھڑک
کر چلائی۔ ابراہیم علیہ السلام نے تصرف تقویۃ الایمان والا اس کس تصرف کا انکار کر دیا گیارہویں
آیت تم ان فرشتوں کی کہ سختی سے جان بچھینیں اور ان کی جو زمی سے باندھ لیں اور ان کی جو
آسانی سے پھریں پھر آگے بڑھ کر چلے نہیں۔ پھر کام کی تدبیریں کریں سیکھتے یہ عالم میں تصرف
ہوا۔ یا کچھ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ لکھا ہر لہر کی تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کہے ہوئے
ہشتر علی ہی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوئے کہ انہوں نے لکھا کہ وہ برادر عالم میں تصرف
مانا۔ اہل اسلام نور فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بظلمت ہے کہی کو مشرک قرار دیا
قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے۔ اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے ہجرت
کا انکار لازم آتا ہے اور عموماً۔

اقول۔ مولوی نعیم الدین کی حق خدا کے غلبے سے مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سمجھتا۔

ناظرین اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام حیات عالم دنیا میں عطا
ہوئے یا میں امور کا علم و تصرف کا حکم کو نظام عالم کے لئے مہیا ہوا۔ اس سے زیادہ بزرگ ہجران
کو اختیار حاصل نہیں اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو فتنائے
حاضر و ناظر تصرف و قادر جان کر ان سے حل مشکلات و مرادات برائے کی توقع پر اندازیں فرمادیں
ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی ضرورت ہوتی تو
اس قیاس مہودہ کو کیونکر حصار کرتے۔ حالانکہ دربارہ مسائل عقائد ایمان و مشرک جس پر تمام
دنیا کے مسلمانان اہل علم کے سماعت سے دلیل قطعی ثبوت قطعی الدلائل لازم ہوتی ہے ہر پانچ
خود مولوی نعیم الدین کے مسئلہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العیسیٰ نے
تفصیل الایمان حسن پریس بریلی کے ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں ۔

”آحاد اگرچہ کچھ ہی قوت مند و نہایت محنت پر ہوں ان کے عالم میں کام نہیں دیتی

یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں۔“

علامہ نقشبانی رحمہ اللہ شرح عقائد نفسی میں فرماتے ہیں۔

طیور النواحد علی قدس سرہ اللہ علی ۱۰ حدیث آحاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع
بیمع الشرائط المذكورۃ اصول الفقہ ۱۰۰۰ ہر کس کی کافانہ دینی ہے اور حاضر افتاد
کا یہ صلا کا نظن کا حدیث بظن و یا یہ ۱۰۰۰ میں غیبات کا کچھ اعتبار نہیں ۔

مولانا علی قاری فی شرح الروض الاضرع میں فرماتے ہیں۔

الاحتیاط لا یغنیہ الاحتیاح فی ۱۰۰۰ حدیث آحاد و بارہ ہفتاد ناقابل
الاحتیاح ۱۰۰۰ احمد میں ۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خان صاحب جواہر البیان فی اسرار الایمان
حسینی پریس محلہ سوداگران بریلی کے حلقہ میں لکھتے ہیں۔

مدیر صدیق اس کی بے نیازی سے حاکم و زماں برق غضب میں کی ہر ابرس کی
طاعت و ریاضت جلا کر خاک باقی ہے ۔

ایضاً ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔

مخزومات و نکات سے کہ خود مناجاد اپنی ہمدات میں با لک ہیں دست برد پر کرنا کلک نکات

دینی اور سلوات کی طرف متوجہ ہونا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اس کے حق میں ہیں اور نہ

وہ ہے کہ ہر فرد مخصوص اس ذات مطلق کے سوا کسی چیز پر اتنا ہی کی عظمت کے ساتھ
تمام عالم کو نسبت دیتے جسے سب خیریاں اور کائنات تمام ہے جسے اس کے لئے ہے
ایضاً ص ۳۱ میں لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ ولایت شہیدین ہم قریبی ہی عبادت کہتے ہیں اللہ جل جلالہ سے جو ملتا ہے
ہو بہت زیادہ ہے کہ اس کے زیادہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے۔ مبادا غیب سے مدد ہو
لے کاغذ غرض جس سے شام تک تیرا دل اختیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری حالت
کا دعویٰ کرتا ہے۔ جہہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف متوجہ کرے کسی سے کام نہ لے جو
نزدیکی بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر
لاقی و شاکر ہے اسی طرح استغاثہ ہم سے ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف
رجوع کرتے اور جو مانگے ہم سے مانگے۔

ایضاً ص ۳۱ میں لکھتے ہیں۔
کہ کارخانہ آلودی کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رخصت و جندی کا اختصار
اسی ہی کہانی اگر ایک ایسی ملک میں رہتا ہے جس میں خدا و خداوند ہے مقدار کو چاہے شکر
کرامت سے مخصوص ہر ذرا اپنی روگاہ میں بلا سے اور مٹھے کی عبادت دے۔

ایضاً ص ۳۱ میں لکھتے ہیں
کہ خزانہ اور ہر کے سوا دوسرا شکار نامی تو نہیں۔ عالم میں کوئی بات سنبھالنے والا نہ فرما دے
والا اور نہ ہی تو کی حاصل اپنے مدد کی دعا اور توحید کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں پاتا
جس بادشاہ کی فرائض میں ہر کام کی آنکھیں بند کئے گون جھکا نے اسی کی رحمت و کرم کی امید
دیکھتے اور غضب و عتاب سے لرزے کاچے اسی کی طرف دست و پا بند کر کے پکارتے ہیں۔

ایضاً ص ۳۱ میں لکھتے ہیں۔
"پس بلا اعتبار اس کے کہ سوا حق میں دعا کے کوئی تادم و ایک عام مطلب و مانع و مضار
و مانع نہیں اور اگر خیر حق میں تمام اولین و آخرین میں مانع و مانع و مانع و مانع
پڑے تمام عالم ایک خدا کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکتھے ہو جائیں اور ایک بار
اس پر زور آئے کہ اسی کیفیت سے دکھ برس گئے عیاض اور ان کی توفیق پوریا
جبراً ترقی پر ہوں۔ یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ہفت طرق زمین ایک ہاتھ پڑھا

گواراۃ اللہ سے وہ کا حرکت نہ چاہے ہرگز ہرگز نہیں کہ اسے جنبش دے سکیں جتنی
کے علم و قدرت سے ہر کو اس کی عظمت کا سامنے کوئی نسبت نہیں۔ اگر سرور و جود لگا کر
دیکھتے تو بالکل سن سناں و حق جانا ہر کا عالم یعنی ہر ہے اور ہر کے سوا سب
ہی نہیں ہیں۔

پس مقام توحید اور دوسرے کے سلسلہ میں توحید الایمان کی یہ بین تائید مولوی نعیم الدین صاحب
کے عاجز ہوئے اور عام لوگوں کو فریب میں لا کر گمراہ کرنے کی تحریک کے کافی ہے۔ موصفا
بعد الحق الاضلال

دربارہ اشراک فی التصرف لا عادیث کا غلط استعمال قولہ ص ۱۳۸-۱۳۹ اب

فرمانے حدیث را حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں
عطا فرمادی گئیں۔ عداہ الغیری عن عقبہ بن عامر۔ پوچھو توفیق الایمان والے سے کہ ہوں
جبر حضور کو کس چیز کے مالک و مختار ہیں۔ حدیث دلا بخبری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو اربع الکلم کے ساتھ
مبعوث فرمایا گیا اور حسب سے میری نصرت فرمائی گئی اور میں نے بہت خواہش دیکھا
کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں مشکوٰۃ
ص ۱۵۱ میں ہے حضور کا تصرف و اختیار اور اس سے ظاہر ہے تکمیل کے اس قول ناپاک بطلان
کہ میں کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اسی سے توفیق الایمان کے اس قول کا
بطلان ثابت ہوا جو اس سے صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے۔ کہ کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ نادان خزانچی
کیسے خزانے ان کو عطا فرما دیئے گئے۔ آنکہ پوچھو تو دیکھو مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے حدیث را حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سرخ و
سفید عطا فرما دیئے گئے۔ مشکوٰۃ ص ۱۵۱ میں ہیں کہ صرف دینا ہی کے خزانوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو مالک بنایا گیا۔ آخرت کے خزانوں کی کنجیاں بھی حضور کو عطا فرمادی گئیں۔
حدیث ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کرامت اور مطلق کنجیاں اس و دوز میرے
دست اقدس میں ہوں گی۔ مشکوٰۃ ص ۱۵۱۔ کچھ دیکھ دینا و آخرت کی کنجیاں حضور کے دست
مبارک میں ہیں۔ حدیث ۵ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عاکشہ میں جاتا

توسوئے کے بہادر سے ساتھ ملا کر کے مشکوۃ ملازم سے تعریف و افتخار سے بہرہ ور کیا
 واقعہ ان کے لئے اس لئے کہ آپ کو عطا فرمایا جس سے نہ دیکھا جائے وہ اپنی انکسیر
 سرور پر خاک ڈالی، حدیث علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر
 آگے دیکھ کر کہلوں گا، مازن دنیا کی بات کرے گا، آپ کو کون ہیں میں جواب دوں گا محمدہ عرفی کرگا
 آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کوئی مشکوۃ ملازم حضرت
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا، پھر انہیں کہتا
 میرے دست مبارک میں جو محمد ہوگا، پھر انہیں کہتے ہیں دن آدم اور دن کے اسود و ہر نبی میرے
 ہی ہتھکڑے کے نیچے ہوگا۔ مشکوۃ ملازم۔

اقول یہی حدیث صحیح بخاری کی بروایت صحیح بنی عامر رضی اللہ عنہ جگہ اول آخر مولوی
 نعیم الدین نے غمازہ بطور تفسیر دی ہے پھر ذکر نقل کیا۔ پوری حدیث لغرض اظہار غیانت
 ناظرین کی خدمت میں محض ذیل ہے۔

عن عقبہ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہ خرج من بیوتہ صلی اللہ علیہ وسلم
 احدی صلوٰۃ علی الیوم فی صلوٰۃ
 المسجود فقال فی صلوٰۃ کعبۃ بن الدجیل
 علیہ السلام وانی واسہ کا نظر اوجھڑی
 الا ان وانی قد اعلیت صفاتیہم
 عنی اکامر حیا وانی وانی وانی
 ما اخاف بعد ان ان قشر صلی
 ولکن اخاف ان تشا فصولا
 فیہما و صحیح بخاری پارہ ۱۳ ص ۲۲
 باب علامات النبوة و صلوٰۃ

صحیح بنی عامر رضی اللہ عنہ حدیث ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ماہر تشریف
 لائے اور اپنے شہداء اور سردار نماز گزارہ پڑھی
 اور اس کے منبر پر تشریف لائے، پس فرمایا
 میں تمہارا پیشی میرے ہوں اور میں تمہارا گما
 ہوں اور میں اللہ اس وقت ہے جو حق
 کی طرف دیکھ رہا ہوں اور یہ شک ہے کہ میں
 کے روزوں کی کہیں دی گئی ہیں اور میں
 اللہ نہیں خوف نہ کہتا تم پر کہ میرے بعد
 ترک ہو جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے
 تم پر کہ تم قوت کر دو گے جس دنیا کی سنگی
 میں پڑ جاؤ گے۔

..... چنانچہ اس حدیث کو امام
 بخاری مختلف الاباب میں پارہ ۵ کتاب الجنائز ص ۱۹ اور پارہ ۱۶ ص ۱۶

میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان احادیث میں شہداء و احادیث نماز گزارہ غائب پڑنا ثابت ہے
 کیونکہ واقعہ احمد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ ص ۱۶ میں صحیح بن
 عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمہ علی قتلی احد بعد ثانی سنین

یعنی وہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے شہداء بعد پر آٹھ سال کے۔

فتح البخاری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
 ان حدیث کا بعد ثانی سنین۔

کانت احدی فی شوال سنہ ثانی
 واقعہ شوال سنہ دوم میں ہوا اور وقت ہی

رحلت صلی اللہ علیہ وسلم فی جمیع
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال الاول سنہ

اول سنہ احدی عشرۃ
 میں ہوئی۔

پس اس واقعہ شہداء اور پر نماز گزارہ غائب پڑنے کو مولوی نعیم الدین نے غمازہ اس وجہ
 سے چھپایا کہ اس کے مستند اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی الہاوی الخ
 ص ۱۱ میں اپنے فیض و مقصد سے کہہ چکے ہیں

کہ نماز غیب ذکر نماز گزارہ دونوں بعد سے مذکور میں ناظر ہیں اور ہر نماز گزارہ ہے

اور ہر گاہ میں کسی کا اتباع نہیں۔

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا کہنے، علی حضرت بریلوی کو کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اہل جان کو آپ کی حدیث کے ایک جز اول کا حذف کرنا، تلف ایسی بدعت سی اور بے ادبی پر غور
 باللہ من الوصف الجلی حال حق کھل گیا تفسیر کھل گیا۔ حالانکہ البخاری المحجب مشہور ہیں
 امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ رسالہ فیض العجمیہ سے منقول ہے کہ

”وامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر جو بار نماز ہوئی اور کثرت اور اہم لائق

سے حضرت ان کے دفن پر قدرت نہ پائی۔“

اور مولانا فتح محمد الخ محدث دہلوی رحمہ اللہ انہیوت ص ۱۴ میں فرماتے ہیں

فالان وجہ میں شرحین زادہما اللہ تعالیٰ
 یعنی اس وقت میں شرحین زادہما اللہ تعالیٰ

وشرحین زادہما اللہ تعالیٰ
 قطعاً و تشریحاً میں مولوی کے مکتوب میں

کرمین مرصعہ و بدیعہ از بدیعہ السلام
 فرماتے ہیں کہ مرصعہ کے کسی شہر میں

دعائت چھوڑ دیئے گئے واضح ہے۔

قال لا تطربوا قلبه ذہب وسطا
صلی اللہ علیہ وسلم لیسوا انتم تنقلوا عما
وہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسوا انتم تنقلوا عما
بارہ ما حشاک

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے
المراد ما یفوق کما مر من بعدہ
من القسوس وقیل المعادن

میر فتح الباری بارہ ۱۹ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
العیاشیاء یبذل الثمن ذلک لئلا

ہذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رو دیا سے
تشریف لے گئے اور اب ہم ان خزانوں کو
لگائی ہے جو

مراد ان خزانوں سے براست کے ہند آج
فتوحات دفع ہوئیں اور ان میں لکھیں

کہا تو وی نے جو نعمات سلیمان پر تھیں دفع
ہو گئے مثال میں تھیں اور ان کو

چونکہ اس حدیث میں واقعہ ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً
کلام صحابی میں اس کی یہ تعبیر واقع ہوئی چنانچہ شاہ عبدالغنی صاحب اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۱۱
اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

پس نہادہ شہنائی کی ہدایت میں مراد
فتوحات مست کر کشادہ باری تعالیٰ براست
صلى الله عليه وآله وسلم انما هو شرق
غرب واستخراج كور ودقائق يامداد كاهنك
رسمی کہ دروست ہم و دراست اور

ہمیں دیکھیں کہ کہیں نہ کہیں سے مراد
ہیں کہ باری تعالیٰ نے جی حق اللہ علیہ وآلہ
سلم کی امت کے لئے شرق و غرب کے شہروں کے
خزانے اور دینے یا کاشیں ہیں چاندی اور سونا
ذخیرہ ہیں لگائی ہیں

نیر شاہ صاحب جو معرفت مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں

ماہ شدہ ان خصوصت صلی اللہ علیہ وسلم
مفاتیح خزائن و سپرہ شدہ سے دلایہ
است کہ خزائن ملک فادس دوم ہر
براست صحابہ و انصار

یعنی ہدی گئیں اور ہر دیکھیں خزانوں کی
کھجور ان خصوصت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا
کہ جسے کوکندہں ہم تمام صحابہ و انصار
کے اقرب ہیں گئے

خیر حدیث بخاری بارہ ۸ ص ۱۱۱ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيننا وبينكم ارضان اثنتان
الارض فوضع قيدي سائران
من ذهب فكلوا على فاو على
ن. لفتحهما فتفخت هما
قد هبنا فاولتهما الكنا ابيون
الن بن انا بدينهما صاحب
صنعا وصاحب اليمامة اور
دمشقة مشقة اقامت الله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
خود ہی دیکھا کہ زمین کے خزانے کچھ دیکھے گئے
اور دو کھن سرنگ کے میرے ہاتھوں میں لگائے
گئے تھے کچھ گول مٹھوں میں ان کے ہاتھوں کی
دوسرے کچھ کھنوں میں چھوڑ دی گئی تھیں
کہیں ان میں چھوٹے سونے کے ٹکڑے تھے
اور میں نے ان کے یہ تعبیر کر دی وہ دونوں چھوٹے
ہیں میں سے ہیں اب ہر دو چھوٹے ہیں ایک صاحب
صنعا اور ایک صاحب الیمامہ

مراد ان سے اسود غسانی مدنی نبوت جو نقل کیا گیا۔ دو منکر سیلہ کتاب مدنی نبوت جو نقل کیا گیا
فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

المراد بخزان الارض ما قسم
على الامه من العناشم من
خزانو كسرى و قيسروني و غير ذلك
الارض التي بين الانهيب والعضة
قال عبيد بن جابر على اعم من ذلك
امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں

مراد زمین کے خزانوں سے فتوحات قبضیں
ذات کسری و قیسرونی و غیرہ
حاصل ہوا ہیں اور زمین کی کائنات میں ہر
چاندی و غیرہ لکھو اس کے علاوہ دیگر
اور ہیں

قال العلماء هذان حصون
على سلطانها و ملكها و فتح بلادها
و أخذ خزائنها و أموالها و قد
وقع ذلك كله و ذلك الحمد لله
من المعجزات

د فرمایا عمار نے خزانوں کا نام اس پر محمول ہے
کہ ان کی سلطنتیں اور ملک اور فتوحات ہوں
کے اور ان کے مالوں کے سبب محمد اللہ تعالیٰ
حاصل ہو گئے اور یہ منجملہ آپ کے معجزات
کے ہے

در شرح محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
شہرت کرد و سلطنت و دیو

ملت و سرور عالم مامور
علی بن ادریس نے صحیح مسلم پر روایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی شمس الدین کے قول
الفاظ پر مشہوری سے مجوز دیکھے گئے جو انکشاف واقع کے لئے لازم تھے۔ تاہم ان منصفین کا نظریہ

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال
جاءني رسول الله صلى الله عليه و
سلمان اهله نزلوا الا مرض
فروايت مشاير قوما ومغرا بها
فان معي ما سبي سبيهم ملكها
ما زوي لي منها واعطيت
الكنز والاحمر والابيض
ومسلم ۲۰۲ ح ۲۸

امام نووی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

وهذا الحديث فيه معجزات
ظاهرة ووقعت كلها بحمد
الله كما اخبر به صلى الله عليه وسلم
قال العلماء ان هذا الكنز الذهب
والفضة والرازد كثر في قبور
مذكي العراق والشعر فبما اشار
الى ابن معلق هذا كما مر

اور مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ اللغات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۱۸۱ میں اس حدیث کا
تفسیر اور شرح اسی طرح فرماتے ہیں

یہ روایت خدائے تعالیٰ فرمائی کہ وہ در کتبہ ہوائے من زمین واپس دیکھ من بلاد شرق
و مغرب آنرا دیکھ منی امت من نور یک سمت کہ ہر ملک سے دیکھ شامی سے
پہنچے یا کہ فرمائی کہ وہ در کتبہ ہوائے من زمین واپس دیکھ من بلاد شرق

و مغرب ایشیا و اندلس و غیرت کہند و ان خدہ سراد و سج و سلیم و سلیم و سج
و سفید و سرخ و غیرہ ہائے اکاسہ و کمر و سر و ان خدہ غالب بلبل و زریں
و سفید و سرخ و غیرہ تھے قیام کہ بادشاہان و دم اند غلبہ برایشان فقر و
بے گناہ کہ مراد احمد ملک شام است از جهت سرخی رنگ ایشان و با بعض
ملک فارس از جهت سفیدی رنگ ایشان و معنی بادل ظاہر تر است اح
اسی طرح حدیث مذکور الترمذی منقولہ مشکوٰۃ ص ۱۸۱ میں کو صاحب مشکوٰۃ نے نقل
الترمذی حدیث احدیث غریب کہا ہے اگر مولوی شمس الدین نے اخفا کیا ہے تاہم ترمذی
شریف میں لفظ و المعانیہ نہیں ہے بعد از مولانا شیخ دہلوی رحمہ اللہ اللغات ج ۴ ص ۱۸۱
میں اس کے معنی میں لکھتے ہیں۔

بزرگ مادلن و کید ہائے پشت الہی
رحمت آنور و بدست من مست
کی اس روایت میں مذکور ہے کہ

کیونکہ اگر امام شافعی و ابو نوار رحمہ اللہ اب جنت کو کہ علیہ السلام سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو لانا جاوے گا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جاتے متعال نہیں ہو سکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سر
امادیت کہ ہے خود جانا۔ مولانا شبیر رحیم حق الامان ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں۔

و معنی صاب انبار و دلیا کے سرور و پیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے
پڑے تھے سحر عجیبے انہیں سے سب اہل روکی بائیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں
کی پیروی سے زندگی حاصل ہوئی۔
اور مشہور میں فرماتے ہیں۔

صاب ستا چاہیے کہ سرور کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک و مختار ہو۔
اور کسی کا محکم نہ ہو خود آپ جو ہم سے سو کرے جیسے ظاہر میں مارشہ سوبہ ہائے اشراف کے
شان ہے ان معنوں کو اس کے سوا کسی سرور نہیں ہر دو دوسرے کے کہ وہ جی ہی ہو گراہ
و عیون سے امتیاز رکھتا ہو کہ اس حاکم کا حکم اولیٰ اس ہائے انداس کی زبانی اللہ کی کو
پہنچے جیسا کہ فرم کا چودہوی اور گافل کا زمیندار سوان معنوں کہ ہر پیر ہی امت کا سرور
ہے اور ہر ام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر پیر اپنے انجمن کا اور ہر چنگ اپنے خدو کا اور
ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ پڑے لوگ اول کے حکم پر آپ قائم ہوئے ہو یا درجہ اپنے

چو دل کو سیکھتے ہیں، جس میں طرح سے ہمارے عزیز سادہ جہان کے سرور میں گناہ کے
خود یک ان کھر تر سب سے بڑا ہے اور افسانہ کے احکام پر سب سے زیادہ مانع ہیں۔ اور
وگ، انشک راہ سیکھنے میں ان کے ممکن ہیں ان معنوں کو کہ کو سادہ جہان کا سرور مانگنا
یہ معنہ ہے کہ میں بیکہ مزہ لوں ہی جانا چاہیے کہ ان پہلے معنوں میں ایک سرور ہی
سرور ان کو نہ جانے کہ وہ اپنی طرف سے ایک سرور ہی میں ہی تعریف نہیں کر سکتے
نیز مولانا قسید مرحوم صاحب توحید الایمان پر منصب امامت میں فرماتے ہیں
پس میگویں کہ مقامات نبی و کلمات ایسا
ہر چند بسیار از بسیار است و خاص از
حد شمار کہ در احصا آن از مثل ما مردم
کہ از آحاد اہل تمخصر بہ بیان متفرد

استمعوا لانا انا قاسم واضع
 حلیہ و میریت
 فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
 واللہ اعلم بالصواب فیہم بطینۃ ولا ینتم فی
 ای کلاہی و یحللہ ان ینتم احدہا کلاہما
 اور اشترک البعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے۔
 یعنی وہ نہ کسی کو حلال کر سکتا ہو نہ اور نہ کسی کو
 منع کر سکتا ہو نہ سوائے حکم اللہ تعالیٰ کے نہ

استعکونما انا قاسم وضع

منصب رسالت و علی گری مست نہایت
میں بر تاسے کہ جو کہ منصب نبوی و منصب
خداوند قدرت حکماء و عوام ناچکر نہایت عالی
رسالت نبوی ہا دنیا کے نہایت خدا اور نہ کرکت
عقل و حرام فراہم از رسول تبلیغ می کنند
کہ خداوند خدا ہے جو کہ کہ خداوند تعالیٰ مال و ملک
پس از طرف خود اختیار نہ دارد و اگر توفیق
لاکھ فراموشی کے کہ رسول نبی و جلیبے اور رسول
ہر دین یہ پیغمبر سے خدا اور اعتبار جسد
اپنی طرف سے کہ اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اعداد
میشد۔ حالانکہ اور ابواضع بسیار مثل
حالہ کہ دنیا مردی کا بیخ کو سوتا ان کو کتاب
اور خدا از اساری بدود و تحریم ادریں
کہ کر کہ خدا کا حکم ان کو بہت سبک و آسانی میں خداوند
قبطیر فاذن فاذن منا نقیون در مختلف
فراہم از دنیا و تحریم ادریں تبلیغ از اسوات
از عروہ جو کہ و غیرہ ذلک کتاب
دینے منافقین کو مختلف طریق جو کہ و غیرہ ذلک
شد و بدو واقع شدہ

اور میں جناب شریفہ اللہ تعالیٰ

مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت دہلوی کے موقوفات جسے سوم یونائیٹڈ انڈیا یا پیرس لکھنؤ میں مرقوم ہے۔
دینی کام ایسی کے کچھ میں بیان ہوئی کہ محتاج بہ ترتیب ششم ان علیہنا بیان شدہ

اب نوری کو اس کے ملاحظہ فرمایا کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول منا مطر امیر مولوی
نعیم الدین کے دوا اور آخرت کے عزائوں کے مالک و مقرر ہوتے تو میں کو چاہتے ہوا کہ حق تعالیٰ کے
دے دینے کیونکہ مالک و مقرر کسی کے حکم کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ حالانکہ لصوص احادیث صحیحہ اور
امشادات شامعین اندر دین سے خارج ہو چکا کہ آپ کسی قسم کے مالک امر خداوندی میں نہیں ہیں
اگر مولوی نعیم الدین کو ان احادیث کشف و خواب میں کچھ گہنی کش ہوتی تو ضرور شامعین انہما کا کلام
اپنی تائید میں پیش کرتے ہوں ہی کان دبا کر نکل نہ جاتے۔ پس ان لصوص احادیث سے امر میں کہنے
و اسے خود اپنی بیگمیں پھوڑیں اور سر میں خاک ڈال کر اپنے انصاف سے دل پر تھمریں اور اپنی بد بختیوں
بد نصیبیوں کو سرکھ کر کہ دینی۔

قولہ۔ **معاذ اللہ** حدیث یہ جنگ جنس میں جب کہ رسول نے مجرم کے معذور اور اس صلی اللہ علیہ
وسلم کو گھیر لیا اپنے ذہن سے ایک شفت خاک سے کہ ان کے مونہوں پر نہی ہر آخر یہ کہ رسول
آنکھوں میں مٹی پھرنی اور وہ پیٹھ دے کر بھاگے۔ **معاذ اللہ** حدیث شریفہ **معاذ اللہ** اسی کو تقویٰ الامانیان
میں شریک جانیانہ و دایہ خدا رسول سے شرم کرو میں کا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے اختیار کا ہاں ہے۔ حق کو دواس ہے حیا کے منہ پر حدیث و حضرت عبداللہ بن مسعود

قد ابلغتک و علی ہر وقت
بہ قولہ رخاہ یقول یا رسول
اللہ اغثنی خاقول لا املک
لک شیتا قد ابلغتک
و علی ہر وقت حیا امت
یقول یا رسول اللہ اغثنی
خاقول لا املک لک
شیتا قد ابلغتک علی
ہر وقت ہر قاع تغلق
فیقول یا رسول اللہ اغثنی
خاقول لا املک لک
شیتا قد ابلغتک

کو احکام شریعت کے

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

ای من المغفرة لان الشفاعة
اموہا فی اللہ
اور فتح جود علی محدث دہلوی **اشقہ العما** شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں۔
پس بیگویم من الگ نعیم من متر ازیر ہے
نا از ملاص و اذن و اذن کہوں پس عذاب
تجہیق رسانیدم من ترا اثر لیت را و
ترسانیدم و جانہ کہ دم و دگر گوی۔
یعنی میں تمہاری مغفرت کا مالک نہیں ہوں نہ کر
تھا کہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔
پس یہ کہ مالک الگ نہیں ہوں میں تیرے کے چہرے کے
سوا ہی نہ لکھا اس میں دیکھ کر دیکھا تجہیق میرا
میں تیرے سے فرحت کو خوب تر دیا میں اللہ
معاذ اللہ میں شریعت کے احکام میں نہ کیا۔

اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی **مخففہ** اشارہ عشرہ صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔
و در توفیق امرویں یہ پیغمبر حقنا است تا
پیر و مدد جب صحیح است کہ لکھ شریع
مطلوب یہ پیغمبر نبی باشد یا کہ صاحب شریک
یہی ہر دور جولے کہ دینے پیغمبر کو دین کی اول
میں لکھا ہے ہر کسی دہرے کی کیا حال ہے
میں صحیح میں ہے کہ لکھ شریع حوالہ کر کے

الہامی معبودی کو تسلیم کیے اس کے کھٹے سے گر پڑا اور پندل ٹوٹ گئی فرماتے ہیں میں اس کو کھٹے سے باندھ کر حضور پر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا حضور نے دست مبارک پھر ان کو چال پھا کر گریا دیکھا بھی نہ تھا۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۲۔ نصرت اس کو کہتے ہیں۔ تندہ صحت کا سرمایہ پوری کرنا حاجت در لانا مشکل میں دستگیری کرنا جس کو توجہ الایمان دینے سے شرک بتا یا تھا حدیث بڑا ایک دفعہ حضرت سلمہ بن اکوعہ کو پیش آیا کہ جنگ خبر میں ان کی پندلی ٹوٹ گئی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضور نے تیری سر قدم دیا یا اس وقت تک تو شکایت ہوئی نہیں مشکوٰۃ ص ۲۷۳۔ حدیث بڑا تندی خریف میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا حضور مجھ پر گزیرے شدت مرض میں اس وقت میں یہ دعا کرنا تھا کہ بار باری اگر وقت آگیا ہے تو مجھے موت کے ساتھ اس مرض کی تکلیف سے راحت دے اور اگر ابھی زندگی باقی ہے تو تندہ دینی کے ساتھ زندگی میں وسعت عطا فرما اور اگر میری دعا ہے تو میری حاجت کو حضور نے فرمایا تم کیا کہہ رہے تھے۔ میں نے وہ کلمہ دہرایا جسے اس پر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھوکر ماری فرمایا یا رب اس کو عالمیت عطا فرما یا فرمایا یا شفا عطا فرما حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد اس مرض کی مجھے کبھی شکایت ہی نہیں ہوئی مشکوٰۃ ص ۲۷۴۔ روایتی کو ٹھوکر ماری آنکھ سے شرک ہی نکلے۔ یہ حدیثیں انہیں نظر فرما کر حدیث بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ پانچ کر پر پاس کاغذ پھا حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چھانچل میں ڈالا تو انگشت ہاتھ مبارک کے درمیان چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ وہ کثرت پانی کی ہوئی کہ ہم سب سے بچا اور ٹوٹا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لاکھ ہوتے تو پانی سب کو کھایت کرتا ہے ہم چند سو۔ مشکوٰۃ ص ۲۷۵۔ یہ ہے مشکل میں دستگیری اور حاجت برآری۔ یہ معجزات میں دلیل ہوت ہیں۔ مگر ابائی احادیث میں یہ سب دیکھ کر نصرت کا منکری رہتا ہے۔ حدیث بڑا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ایک اعرابی حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی جلالت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے اس نے عرض کی اور کون گواہی دیتا ہے حضور نے فرمایا یہ وہ تھا اور اس کو بلایا وہ درخت زمین چرتا ہوا حاضر ہوا اور سامنے کھڑا ہو گیا حضور نے اس وقت سے تیری مرتبہ شہادت دلوائی اس نے تیں مرتبہ گواہی دی کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ پھر وہ درخت ہی جگہ واپس گیا۔ مشکوٰۃ ص ۲۷۵۔ ملاحظہ ہو

اقول۔ یہ چند معجزات ہیں کہ وہ مولوی نعیم الدین معجزات ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں سے زائد معجزات کا تذکرہ وعدہ در طلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے اس پر اختصار ہر دہائی سے یہ کہنا کہ اسی کو توفیق الایمان میں شریک بنایا ہے لعنة الله على الصادقین المفقورین جس کا کہیں توفیق الایمان میں نام و نشان تک نہیں ہے۔ پھر ابی بے لگائی سے یہ کہنا کہ شوک دعا سے بے چارے کے منہ پر جواب جاواں یا شدہ شوقی کے علاوہ اس کا جواب لوم اجزا پر چھوڑا جائے۔ پس جبکہ امور سندھم احادیث معجزات ہیں چنانچہ اچھا ہوا خود جاس توفیق سے بھی گواہی بدخواہی میں ہی ہو امر حق کا اقرار تو ہو گیا کہ معجزات ہیں شے دلی لاکھ پیماری ہے گواہی تیری

معجزہ رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا

مگر معجزہ کا اظہار تو رسول کے حق تعالیٰ کے اختیار فضل سے بذریعہ نبی کے ہوتا ہے چنانچہ امام جہاں الاسلام محمد غزالی رحمہ اللہ کو خود مولوی نعیم الدین علیہ السلام کہیں بھی اللہ حضرت امام جہاں الاسلام رضی اللہ عنہ لکھ چکے اور ان کی احیاء العلوم کو مستند جان چکے۔ آپ احیاء العلوم کتاب الحبۃ و الشوق میں فرماتے ہیں

ولیس خلقت با اختیار العبد
یعنی نہیں ہے یہ معجزہ ابد کے اختیار میں

اور مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح کتب الایمان مشائخ میں فرماتے ہیں۔

و معجزہ فعلی ایسی است نہ فعل رسول نہ بڑا کہ
یعنی معجزہ اللہ تعالیٰ کا ہے رسول کا فعل نہیں

فوق قانت پروردگار تعالیٰ از جہد ممکن
ہے اس کے خلاف قدرت پروردگار تعالیٰ و ممکن

نباشد۔

مگر وہ اہل ہدایت سے ہرگز نہیں سکتا۔

بہر شاہ صاحب موصوف مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۷۱ میں فرماتے ہیں۔

معجزہ فعلی نبی نیست بلکہ فعل خدا است کہ
معجزہ فعلی نبی نہیں ہے بلکہ فعل خدا ہے کہ وہی

بر دست سے ظہر و کرمہ بخوات افکار دگر
کے ہاتھ پر اظہار کیا گیا بخوات و کرمہ انکوں کے

کہ کسب ایمان از بندہ است ذوق از غلا و دہ
کہ کسب ایمان کی طرف سے ہے بندہ کی ان کا

معجزہ کسب نیز از بندہ نیست پس معنی ایس
خدا کی طرف سے اور معجزہ ہی کسب ہی بڑا کی طرف سے

آیتا نیست کہ صلوات خدا صلیت صحت
نہیں ہے پس معنی اس آیت کے ہے ہی کہ نہیں لاکھ

و لکن الله وحی حقیقہ
جو حق تعالیٰ صحت اللہ کے ہدایت ہے۔

اور جناب مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح تفسیر فتح العزیز ص ۱۷۱ میں فرماتے ہیں۔

مستند اند برین طریق جاری گردید که برگاه
آخاب طوع میکنند تمام عالم برانها مشروط
دودنه زمین از غبار طاعت پاک میگردد و بیم
چنین از بسکه اکابر ایشان ملک اندوخته شرعی

بد انسان کو فقط کسب پر ایک گونا گونا اختیار ملتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کے اعمال اور عز و جل ہی کی سچی خدمت

نے فرمایا کہ میں نے آج کی کیا طاقت کر کے اس کے لڑنے کو روک دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ
 کلاب کمرایان طاقت نصیب ہو کر کچھ بے بس ہو گیا۔ یہ خبر سن کر وہ غصے سے بڑھ گیا اور اس
 کی عظیم قدرت عظیم ارادے سے واقع ہو رہا ہے۔ وہاں تاشاک کا کان بولتا ہے۔ وہ رب العالمین
 تم نہ پانچو گئے مگر کہ اللہ چاہے جو چہودہ گار سا چھوٹا کام اس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہو ۱۱

اور فتاویٰ رضویہ ج ۱ مطبوعہ مہنت بریل کے ضمیمہ میں لکھتے ہیں۔

۱۱ مسند ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ غافل غبار ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادے سے ہوتا ہے اس
 کے ارادے کے سوا عالم میں کوئی شے مؤثر نہیں۔ نہ آگ جلاتی ہے نہ پانی بجھاتا ہے۔ بلکہ اسی کے
 ارادے سے جتنا بجھتا پیدا ہوتا ہے اس نے اپنی حکمت باطن کے مطابق اسباب بنائے ہیں۔ اللہ
 فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی کے ارادے کا ہر وقت محتاج ہے وہ چاہے تو چہرہ پانی سے جل جائے آگ سے
 بجھ جائے آگ میں سنیں کان دیکھیں دیکھو ذلک چاہے تو اسباب کو معطل کر دے لاکھ سبب
 موجود ہیں اور سبب نہ ہو سکے چاہے تو اسباب کو مہرول فرما دے کوئی سبب نہ ہو اور
 مسبب موجود ہوا ہے اعلیٰ قدرت ماحہ علیٰ کل شئی قدیر

نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم ابو اصل پر لیس آگہ کے صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں
 ۱۱ اللہ اکبر حاکم حقیق حوزہ جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے تو مل کرے وہی اکیلا حاکم کیا خالق کیا
 مدبر ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ۱۱

تیس مولوی نعیم الدین نے ان اکابر ائمہ کے عقیدے کے مخالف معجزات کو باعتبار وقت و مکان
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنا کر ملازمین حجات پر لانے شکل میں دستگیری کر کے کثرت مکان
 چاہا اور اپنی نکتہ العلیا، حاکم کے اعلا طویل میں یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ

۱۱ افعال خاندہ کی ایک ایسی صفت خدا فرمائی جیسے ہمیں حرکات ارادیہ کی کہ ہم حسب حاجت
 حرکات کریں ایسی ہی وہ حسب حاجت افعال خاندہ ظاہر فرمائی ۱۱

یو سر اس میں بالی ہے حیرت ہے جو فعل حق قضاے کا بندہ سے جو محال ہو اس کو بندہ کا فعل
 اختیار یا بنا کر لوگوں کو گمراہ کر کے شریکین دال کتاب کا بھی یہی عقیدہ ہے برہمگروں اور امیاد و جلیہ
 کے عقیدے میں کوئی نہ ہو بلکہ ان کے عقیدے کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتا ہے

مسئلہ تصرف میں مزید حدیثی معانی الطول کی حقیقت
 قولہ ۱۱۴۸-۱۴۸۸ احادیث

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس دلیل سے یہاں ہوں کہ آپ نبی میں فرمایا ایمان دلیل کہ میں
 اس وقت فرما کے اس خوشہ کو پلاتا ہوں وہ میری رب لت کی گواہی دے گا حضور نے اس کو
 بلا یا حضور کی طرف گرا اور رسالت کی گواہی دی۔ پھر حضور نے اس کو رہا پس ہونے کا حکم دیا۔ وہ
 اپنی جگہ واپس چلا گیا یہ دیکھ کر اعرابی اسلام لایا۔ یہ میں تعزات۔ مگر وہ اپنی بڑبڑا کر نہیں دے
 احادیث دیکھا ہے اور منکر کا منکر ہوتا ہے۔ حدیث ۱۱۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے فرماتے ہیں میں حضور کے ساتھ تھا کہ کرم میں حضور کسی طرف روانہ ہوئے جو پہاڑ اور
 جو درخت سامنے آیا اس نے اس طرح سلام عرض کیا۔ اسلام عینک یا رسول اللہ اللہ اللہ
 مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۴۸ حدیث ۱۱۴۸ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ بھول گئے جنگل میں ٹھکر کو
 تلاش کرتے پھرتے تھے کہ ایک شیر سامنے آیا تو آپ سے اس سے مزید خبریں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بھول اور اس طرح راہ گم کر دے بھول یہ سنتے ہی شیر خوشامدکے سامنے
 آیا اور آپ کے پیلوں میں آکر ٹھہرا ہو گیا۔ جب کوئی لکھتا ہوتا اس طرف متوجہ ہو جاتا پھر آپ کے
 پیلوں میں آجاتا اسی طرح شیر آپ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ لشکر میں پہنچے پھر شیر واپس گیا۔

مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۴۸ تقریبہ ایمان دے دشمنین نے کیسے کہا کہ میں کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز
 کا مختار نہیں۔ حدیث ۱۱۴۸ میں یہ طبع میں خط شہید ہوا خلق پریشان ہوئی لوگوں نے حضرت

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا حضور کی قبر مبارک سے منفرد
 اس کی طرف بناؤ کہ شریف خود مکان کے دریاں جہت عالمی سے بہت زیادہ ہیں کیا کوئی شرف اور بزرگوں
 پر ان کو ان کے ساتھ ہونے کو چاہی کی کثرت سے کھائیں پھٹا کی دھ سے اس سال کا نام عام صحت رکھا گیا۔

حضرت صدیق کے یہ فرمایا کہ ہر کس کی شکایت کرتے ہو یہ وہ کاکی اختیار ایسا احتیاط ضرر کہ ہے
 بلکہ دباہر کی آک کاٹ دی اور قبر مطہرے حاجت براری کی تلقین فرمائی اور تقویہ امامیانی شرک
 کے پرچے اٹھا دیے۔ حدیث ۱۱۴۸ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے زولیدہ کو نماز کو وہ بڑے کپڑوں میں گدے کر کے لے
 ایسے ہیں جن کی طرف اشقات بھی نہیں کرتی اور لوگ حقارت سے انہیں خیال میں بھی نہیں لاتے گمراہ
 آہی میں ان کو مرتبہ یہ کہ اگر وہ خدا کے فضل پر اعتماد کر کے تم کھائیں کہ خدا ایسا کرے گا اور ایسا ہو

تو خدا تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما کر انہیں صاف کر دیتا ہے انہیں میں سے حضرت برادر بن مالک میں

یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں اور یہ بھی بیان کی اس طرح کی تعظیم کہنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ تعالیٰ مشکلیں کھول دیتا ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے
تقویۃ الایمان ص ۱۲۰

میں تمام یاد گوئی کا غلام صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے۔ اور بکثرت آیات و احادیث اس پر تعلق ہیں۔ عبادت ہے شرک۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے۔ لہذا طاکا ایٹا یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبادت میں شرا فریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے۔ اگر حصول فیل یا زودج کی نیت سے ہو تو عبادت نہیں۔ یہ بعد میں اپنے آپ کو دیکھنا احکام عبادت ہے۔ اگر ایسی کسی عرصہ فریضہ کے لئے مسجد میں جا بندی سے وہ تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک ہی لازم نہ ہوگا۔ نماز کے انہیں مسجد و کعبہ یا تھہ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر تھہ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا تو ہم میں بابیہنا جیسا ہیں۔ مسجد میں اور تھہ میں یہ بھی افعال نماز ہیں۔ جس طرح مسجد و کعبہ و قیام نماز میں فرض ہیں۔ اسی طرح قعدہ اخیرہ فرض ہے۔ یہ افعال عبادت غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہت عبادت پر نہ ہو تو زودج شرک کا حکم باطل و نہ ہر شخص شرک ہو جائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ تھہ باندھ کر کھڑا ہو یا تو شرک ہو جائے اور ہاتھ چھو کر کھڑا ہو یا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت حضرت جبریل حضور ا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زوالوں پر ہاتھ رکھ کر بہت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا اگر صاحب تقویۃ الایمان مسئلہ صحیح لکھا کہ یہ افعال بوجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کہے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم میں کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکنا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے رو بہ قعدہ عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بوجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو شرک کس طرح طیار نادست بستر نہایت نماز کھڑا ہونا ملا میں تاقہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم ملا میں نقل کر چکے ہیں اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود شرک ہو گیا۔ مسجد و کعبہ و کاف کا حکم صراط مستقیم میں اور مسجد کی تعظیم میں بیان کر کے ہیں تقویۃ الایمان

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃ و تعظیم حق تعالیٰ کے لئے فرما گئے جاتے ہیں۔ جس طرح بعض ہیں کا ذکر تقویۃ الایمان کے الواج شرک میں واقع ہوا۔ مثلاً مسجد۔ و کعبہ۔ و دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ۔ نذر و منت مراد ہیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصہ کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جائے شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں کے عزیمتوں وغیرہم کا نفع و ضرر کی توقع پر عمل و راد ہے اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی

اور سورہ علم مسجد میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدْ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَتَسْجُدْ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ كَتَمَّه
یعنی نہ مسجد کہ سورج کو نہ چاند کو نہ اور مسجد کہ اللہ کو جس نے ان کو بنایا اگر تم ہی کر پوجتے ہو

اور شلاً سورج میں فرمایا

وَسَبِّحْ تَحْتَ أَكْثَرِ آيَاتِهِ
یعنی اللہ کی کریں ستائش اپنی اور اہانت کریں اس قدر گہرا

اور حدیث میں وارد ہے۔

الطواف حول البیت مثل الصلوۃ طریقیۃ
یعنی طواف کا کبر شکر نماز کے ہے

اور خود مولوی نسیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے چنانچہ سارے خیال و حرکت مثلاً میں اللہ جل جلالہ کو سجدہ مستحکم علی سجدہ کا ترجمہ کیا ہے یا شکر کے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اور حرکت فرمایا کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص بہتم باشند ہیں بعض عبادت پر موقوف ہیں چنانچہ کبریٰ شرح منیۃ المصلی ص ۱۲۰ میں مرقوم ہے

اللہ تعالیٰ

اور در الحتامہ تقویۃ الایمان ص ۱۲۰ میں مرقوم ہے۔
و فی الطہور تریکیر بالجدۃ مطلقاً
یعنی طہور سے کفر کفر کہہ دینا کہ کفر کفر کہہ دینا

اور دربارہ قعدہ الجبر و ثمانہ کے کبیری شرعاً نیت الحسنی ۲۵۴ میں مرقوم ہے دامنا القعدہ فلا
قص فیہا اور ۲۵۵ میں مرقوم ہے وقد قفلہ مرانہ فیہ مقصود وغیرہ یعنی وہ لیکن قعدہ کے لئے
قص میں دلیل صحیح نہیں ہے۔ پس قیام بقصورت دست بستہ قاص کر عبادت ہے نہ کہ کھڑا ہونا
بیٹھنا مطلقاً عبارت اس میں اور اس میں فرق نہیں ہے موعی فیہم الدین کا ان میں فرق نہ جانتا
تھوے بھی نا کیفیت کی کھلی دلیل ہے۔ سو نا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی در تفسیر فتح الغریر
جلد ۱ ص ۶۷۱ میں اس کی تفسیر فرماتے ہیں۔

مادہ راج فیاض و اولیاء و عباد و اولیاء و عباد و اولیاء
و احب و اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء
خدا و محبوبیت و اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء
یہاں خدا کی مازند و تدبیر و قرائین نہاں
آہستہ آہستہ و احکام ایشاں نے بے تاویل
خدا خدا نہاں ہر ذرہ و ذرہ و ذرہ و ذرہ و ذرہ و ذرہ
بلکہ بعضے نے ایشاں باوجود و مہیا کل قیوم
و معابد و مسکن و مجالس آہستہ آہستہ کہند
مسجد و کعبہ ہر گز خدا پایہ کردہ نہیں ہے
آوردہ اندر سر زمین نہاں و در گرد و درخت
و دست بستہ بصورت متغیبات و تبدل و تغایر
اشکون و لاکہ اس محبت ایشاں متغیبات
ایمان بخدا و اپنے خدا نیست تا نزد خدا
مفید افتد و نہاں مذہبی او بکار آید
زیرا کہ اس محبت از خود محبت مخلوق نہ
گذاشته است و ایمان لازم است
کہ وہ محبت مخلوق و خالق فرق کردہ
شود۔

ادھر حضرت مجدد الف ثانی فیض احمد سرسہدیؒ مکتوبین ج ۲ صفحہ ۶۱ میں فرماتے ہیں۔

چند دفعہ عبادت شرکت اور تعالیٰ بابر
عزت، انھیں صدمہ برائے اہتمام
ابن عبادت و تباہی کد نفی شرکت و امان
عبادت کردہ است۔

مس صاحب لغویۃ ایمان مولانا حمید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث سے تائیدات ائمہ
علماء و مہکے داخج ہوا کہ بلا ریب و تہیہ سندوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن
کی حمایت بطبع و نوری مؤلف کو دامن گیر ہے اور بس مزید تشریحات و تحقیقات
سجدہ و قیام دست بستہ و ذبح طیر اضد و غیر ہم گذشتہ صفحات میں مفصل آہکی ہے
تا قارئین اہل انصاف و اعظم فرمائیں۔

قوله ۱۵۴-۱۵۵: صاحب نقوۃ الایمان سجدہ کو طاعتاً شرک کہتا ہے اور قسم اس نے یہ کیا ہے کہ شرک ان کی بھی شریعتوں میں اس کے نبوت کا قائل ہوا۔ گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا اور انبیاء نے شرک کیا معاذ اللہ اس کا یہ ملعون کفر نقوۃ الایمان کے حلقہ میں داخلہ کیونچہ جو کوئی یہ بات کہے کہ مکہ و مدینوں میں کسی کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرے تھے۔ جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یحییٰ بن ماری نے حضرت یونس کو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کر لیں تو کچھ مضائقہ نہیں سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہے لوگ ایسی ایسی جنتیں لانے والے ایسی بہنوں سے نکاح کر لیں۔ مگر وہ کھنگو نو دیکھتے کتنا خطر لگانا ہے۔ غیر یہ تو ان کی تہذیب ہے میں کہتا ہوں بھاری شریعتوں میں جائز نہ ہوتا احد بات ہے۔ یقیناً اگر مکہ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی سجدہ کر سجدہ کیا تھا کہ بھاری اس طرح کی قطعیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہو نہا ہے تو اسمعیل کے حکم سے یہ ان کا شرک ہوا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم کیا۔ نعمت ہے اس عقیدہ کا پاک عرب ہے اسمعیلی شرک کی حقیقت جس کی روایت سے بیکار چار بھی ہے۔ اسمعیل صاحب نے اس سلسلہ شریکات میں کسی کے نام پر ان خروج کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شہادہ کیا ہے دنیا میں ایسا تو کوئی مسلمان نہیں جو اتفاق یا مدز سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرنا ہو۔ البتہ اموات کے افعال کو ب کے لئے ان بھی خروج کرے جس روزہ بھی رکھتے ہیں انعام میں ان اموات کے نام بھی لیتے ہیں جیسے گیارہویں۔ اور شہادہ عبدالحق کا تو شہادہ ان جہرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچا یا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے نہیں اسمعیل

و سجد و سجود و حال کمالی طاعت
مسجد و قول کان بھل الجاہلیہ
بقصدون مطاع معظمت
بزعہمہ بزعہمہ بزعہمہ بزعہمہ
بھادوبہ من الخیریت طاعت
مالا جلی فہم النبی صلی اللہ علیہ
سلوہ اسد لا یلحق غیر الشاعر
بالشاعر ولا یصلی فی ریتہ لصلی
غیر اللہ والحق عنہ ان القبول
جہادہ ولی من اولیاء اللہ والعلو کل علو
نیر شاہ صاحب معرفت تعمیرات کبیرہ ص ۲۴ میں فرماتے ہیں۔

من ذہب الی بلدۃ اجمیاد
الی قبر صالح و سعید غازی
او ما ضلھا اھا لاجل حاجۃ
یطلبہا فادانہا ثم انما کبیرا من
القتل والفریاء لیس مظلما من کما
یعبد المصنوع او مثل من یاربہ
در شاہ صاحب معرفت کے خلف الصدق مودنا شاہ عبد سزج صاحب محدث دیوبند

مستند دیوبند لیم الدین ابشر حدیث لا تشبوا احوال حقیقہ علی العالی غریبے میں
و شریعہ ملووی الجہریۃ عن بصیرۃ
بن ابی بکرۃ القذافی حدیث رجیم
عن الطحاوی و قاضی الموطا و هذا التور
من حجتہ مدلول حدیث بصیرۃ و قاضی
اعلیٰ و انصواب و تہذیب المسائل ص ۲۴
علی ہذا حضرت ابو زہرہ غفراری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد عاشق لا یرحمہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کے بحالت قیام و سکونت مقام ربیعہ سے زیارت مسجد نبوی کی کے لئے حاضر ہوئے
چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اشاد عشرہ منہاج میں مرقوم ہے۔ بعد چندے برائے زیارت
مسجد نبوی و ملاقات عثمان رضی اللہ عنہ شاہ عبد سزج صاحب تفسیر فتح العزیز ص ۱۵۲
بیان احوال کو مقرر بطریق حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں۔

و اگر کے ارتقا صانع مہابد کفار لغتیش
نہد کہ شمار لے پیر و برائے کہ میر و بدالہ
واجب خواہد شد کہ نہاد و فتن ابن مکتا
شدت القرب بچلوئے از مخلوقات خواہد
باشد شاہ اسمائیزہ نہاد و از کورہ بدت
خانی خالی بخش اندازیں قسم مکملے کہ محض
توجہ الی انہ فرید میں باشد و انظار
زمین غیر از ماہد کعبہ و حرم بیت المقدس
یا نقشہ شہر و لہذا ہمیں دو مکان را
لیاقت قبلہ یوں حاصل شد از ہمیں
جا و خارج سر تا کیہات بیحد کہ در حدیث
شریفہ میں از زیارت قبور و از مشہد
و ماں لہوئے وضع غیر از مسجد و شاہان اکثرہ
بانیان کعبہ و سائر مذہب و از شدہ و عاہل
است کہ در دین اکثر جہاں را اعتقاد ہے کہ
مشکوکں مذہب و زنگان خود ہمیں سر و توجہ
الی اللہ صرف باقی نمی ماند کہ در دین و عاہل
آن را طریح و ایں قدر توجہ دینا غرت کہ
وقت شہد و صلاح و دنا و نفس انسانیت
بکار نمی آید
و اما میں اللہ رحمن سے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بھی حیات لکھت ہوئے
نہیں آتی

پس اور مولوی فضل رسول دہلوی نے فقہ حنفی کے مسائل فقہ حنفی میں استناد کیا ہے وہاں فقہ حنفی کا بیان ہے
صدیق بریلوی کے مکتبہ میں حضرت من بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں۔

کوہان بقصد الرجل القوي اذا
لم يكن يرضى المسجد
وروى ذلك من اخذاه

عیداد کا یہ ظہر ہے۔

حسب حدیث صحیح کے لا تقنوا قری عید یعنی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظہر اور نہ صبح کی قنویں
میں نہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ صبح کی قنویں میں نہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ صبح کی قنویں میں

نه رأى الناس في سطر
يتبادلون الى مكان فسال
عن ذلك فقالوا قد صلى فيه
النبى صلى الله عليه وسلم فقال
من عرضت لمراسلة فليصل
الا حليض فانما هلك اهل
الكتاب لانهم يتبعوا اثار انبيائهم
فانفذوا هاتين السبعين

ان کو کہے اور عید کے دن

پس ان احادیث اور روایات حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے کرام علماء عظام سے مروی ہیں
کا شریح زاد خانہ شریف اور تفسیر الامان کا صدق مطابق احادیث و روایات سے
درج ہو گیا ہے کہ عید اور قربت حق تعالیٰ کی ہر گز حاصل کرنے کے لئے یہی تین مساجد عالم میں
مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی ضرورت نہیں ہر حالت میں کہ حکم فرمایا گیا خانہ کعبہ معظمہ میں ایک ہاتھ
نمازوں کا قیام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ہاتھ نمازوں کا قیام
قربانیاں اور عید کا طہارہ و تہنیت و تهنيت اور عید کا طہارہ و تہنیت و تهنيت اور عید کا طہارہ و تہنیت و تهنيت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عید میں ہر گز عید کے فضائل و برکات میں نہ تھا تو عید میں اور اتنا
احادیث و روایات اور مساجد الحرام کا طہارہ و تہنیت و تهنيت اور عید کا طہارہ و تہنیت و تهنيت اور عید کا طہارہ و تہنیت و تهنيت

مسجد بیت المقدس پہنچے خانہ کعبہ میں یا حج سونا زول کا ثواب ہے علی ہذا ذکر کثرت فضائل و برکات
ہیں جو حلقہ مقبض سنت ہی کا حصہ ہے نہ بعد میں عنائیں کا۔ اب سرمدی اور طائیفیوں کا پیر
استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں نہ گئے سفر کرنا کسی
طرح احباب و کاروبار کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہ کے لئے جائز و مخصوص آیات و
احادیث سے صراحتاً ثابت اور تقرب ال اللہ کا باعث ہے چنانچہ قرآن پاک بارہ گیارہ سورہ توبہ
میں ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً
كَذَلِكَ يُفَصِّلُ الْفَرَاقَ لِمَن يُرِيدُ
لَا يَسْعَى لِيَتَغَيَّرَ كُنْفَا إِلَى الْيَوْمِ
لِيَنفِرُوا أَكْثَرُ أَمْثَلِ وَأَكْثَرُ كُنْفَا
لِيَتَغَيَّرَ كُنْفَا

نہ پانہ ۲۷ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً
كَذَلِكَ يُفَصِّلُ الْفَرَاقَ لِمَن يُرِيدُ
لَا يَسْعَى لِيَتَغَيَّرَ كُنْفَا إِلَى الْيَوْمِ
لِيَنفِرُوا أَكْثَرُ أَمْثَلِ وَأَكْثَرُ كُنْفَا
لِيَتَغَيَّرَ كُنْفَا

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ شکیں ای بصریہ انساں کیا
اکا بل یطیجون العلاء یحون یثا
(مصحفی شرح مؤطا میں)

پس ہر سال ہر کوئی اس پر قیاس فاسد کرنا محض غریب سے گوئی کو گوئی میں ہوتا کہ یہ اللہ
اس سال ان سفروں کی آمد قیام کے لئے سفر کرنا باعث احمد ثواب ہوتا کہ کسی حدیث کسی صحابی
سے کہیں صحیح صریح مرفوعی شیعہ الدین کو ثابت کرنا لازم تھا۔ جو احادیث مرفوعہ صحیحین پر راجع ہوتا کہ
ممکن ہوتا کہ وہ کچھ خمن کا دلی فیہ بیان۔

قولہ رد ۱۵۵ مگر مقصود اس سے یہ کہ اس سفر کو ترک کرنا ہے جو سرمایہ سلف و ذریعہ برکات

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و منکر نہیں لکھا اس میں اس کے حلقی ایک حرف تک نہیں ہے نصہ اللہ علیٰ ہذا بین المفتقرین یہ معنی مؤلف کا اہتمام اور بعض و عدا ہے۔
تحقیق روایات متعلقہ زیارت قبر نبوی علامہ انیس روایات راۓ لا متروکہ مؤلف بلا سند و محض کے عند الخدشین قابل بحث نہیں ہو سکتیں جبکہ اگر خدشین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان پر حکم حنفی اور حرم ہونے کا دلیل سے خارج فرما کر انہیں سنی احادیث و اقوال کے خلاف قرار دیا ہے۔

حدیث من لاسر قبری وجبت لہ شفقتی قال فی مقاصد ابن خریزہ اشارہ فی تصنیفہ ویراھا الیہ علی بلفظ کن لاسر فی حیوٰتی وضعہ وروی من لاسر قبری کثرت لہ شفعا قال التروی لاسر موضوع کا اصل لہ قال السیوطی فی الذیل وکن لاسر بلفظ لہ وروی فقد جہل فی ذلک قال الصغانی ایہ لہ موضوع وکن لاسر کثرت لہ لاسر فی زیارۃ علی علیہ السلام سلم بن سالم لہنی اور عبد بن عمر عمری وانی لہ۔
 قالہ مسئلۃ لہ یعنی البصری فقال البیہود السجستانی اندلیس بشقۃ نص علیہ لہ لفظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن العسری فقال لہ لاسر فی جامعہ الدلیس بالقری عند اہل الخدیف وقال ابن کثیر فی الاسباب ورجالہ وکان یحیی بن سعید یضعہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شیبہ فی حدیثہ اضطراب وقال النسا فی ضعیف الخدیف کن فی حدیثہ انکان وغیرہ من کتب اسناد الرجال اہم
 اور دایمہ مکرم بن الطیب وخلص بن سیمان واقع ہیں۔

فاما حسن بن الطیب فقال برفاۃ وادھب الخدیف وقال الدارقطی کا یہا دی شیخ احمد ہما کا یہ معنی و عن خطین ان کنابہ واما حفص بن سلیمان کتبن واہبا فی الخدیف وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ اند متروکہ الخدیف وقال ابن معین لیس بشقۃ وقال البخاری عروکہ وقال ابو حاتم متروکہ کا یہ معنی ہر وقال ابن خراش کن بضع الخدیف کن فی میزان الا عند الہ لاما مر لہ ہی اہ وقال الحافظ ابن حجر الخدیف لانی اکثر متون ہذا کا حدیث موضوعہ کذا فی ہدایۃ الباشا لانی اولئذا المسائل مع التفصیل فمن شد فلیرجع الیہ۔

پھر حکم باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور مولانا امام مالک کتب احادیث طبقہ اولیٰ کی احادیث صحیحہ کا تشدد الزام کے میں میں سفر مدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ و موضوعہ میں کو اگر خدشین عاملان دین و تقادان من حدیث کے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے۔ استدلال میں لانا محض مؤلف کی سینہ زوری ہے۔ اور اس تحریر کا مصدق ہے جو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے حیات اموات و کشف اللعاب کے مدخل حلیہ مشہور بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواہد غریبہ و لی و درجہ اولیٰ کے حوالہ ذکر کرتے شرم و آئی۔ اور ایک کتاب میں رعب دیا نہیں مقبول و مردود جوئے محض جمع کر دیا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تخریج و تحقیق و تنقیح موجود ہیں میں فرق کی تیز نہ پائی گا
 دراصل میں لکھتے ہیں

۱۔ صحت و ضعف حدیث میں تحقیقات لہ حدیث کی طرف لمبی مسئلہ کو سے دلیس کے نہ نوری لب سے۔

۲۔ احکام شریعت حصہ اول و ۳۔ میں لکھتے ہیں۔

۱۔ اہل دینی حدیث صحیح بخاری شریف ہے بعض مجال بدست باقیم لا شہوت بدست یا جھوٹے دینی بدست کرا حدیث صحاح مرفوعہ مگر کے مقابل بعض ضعیف تھے یا بعض حدیث خشیہ پیش کرتے ہیں اس میں اسی عقل نہیں یا تصدیق عقل جیسے ہیں کہ معنی کے سامنے ضعیف متنبس کے اسے محض حکم کے حضور خشیہ واجب الحکم ہے۔

اگر کتاب مؤلف کو اپنے اہل حضرت بریلوی کے شرم و دل سے برمی شرم نہ آئی۔ پس سفر مدینہ مسجد نبوی میں عظمت مسجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اسی مقام قدر زیارت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حسب طریقہ سنت و سلام کا ظرف حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۔ اہل حدیث کا امتیازی وصف یہ تقدم و تاخر مراتب کو حیدر و سنت میں بھراں حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور اہل حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ مبتدعین گدہ پرستوں یا بدعتیوں کو چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوت ج ۱ ص ۴۱ میں فرماتے ہیں۔

و احباب علم حدیث را نسبت به حق و
 آشنائی با خصوصیات باطنی است که گویا
 نیست که همیشه احوال و صفات کثر
 ذکر زبان و در زبان ایشان است و
 معرفت صفات و شناخت احوال
 قیسی و تشخیص صفات با برکات و از خود
 ایشان حاصل و همیشه نشان جمال فیض
 ملحوظ نظر و نصب العین ایشان باشد
 و چون باطن بصورت خیال و بی قوی
 و متصل شود و چون تمام شریعت مذکور گردد
 لذت آن دروس بسیار و عظمت کسی
 در دل مشاهده کنند و مستغرق باندیشه
 حاضر و غایب و گاه باشند ایشان را درین
 باب مشارکت و شایسته است است
 بجزایر معاصی و فیضی از فیض حق که
 مطلع اند بر احوال و افعال و اقوال و کلمات
 و خصوصاً اندیشه و صحبت و محاسن و عیوب
 شریف غیر آنکه ایشان را صحبت معنوی
 است و از صحبت معنوی چه برآید ایضا
 و عیوب و احوال اهل علم اند و نام آنکه گفته
 ابدال اهل محاسب حدیث نباشد پس
 چه کسان باشند او

اور شاه عبدالعزیز صاحب محدث و پلوی در عیال فرماتے ہیں۔
 و عزالت اہل علم حدیث، شخص را معنی
 صحابیت می باشد زیرا کہ در حقیقت معنی

صحابیت از آنست که حیات احوال و
 است و شایسته او علم باطن و عبادات
 و عبادات معنوی در صورت تجدیدان
 حد و کفر خیال و نفس نبوی و ممکن در اسرار
 میشود که حکم مشا بد و وارد و شایسته همین
 معنی کرده است آنکه گفته
 اهل باطن و عبادات اهل انبیا و اهل
 نور و عبادات و انفس و عبادات

زیارت قبر نبوی کا طریقہ
 و عبادت اور انما کرنے کو عبادت میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور
 اور جھڑت بھی ہر معنی اللہ تعالیٰ کا بھی معمول آپ کی زیارت قبر مبارک پر بعد عرض صلوة و سلام
 کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عمل در آمد
 فرماتے کسی صبی سے اس کے خلاف روایت نہیں چنانچہ اوپر مفصل کتب احادیث
 و فقہ سے گذر چکا ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوت ج ۲ مکتبہ میں فرماتے ہیں۔
 سزاوارت آنکہ از قبور مساجد مسجد کدنی بہ نسبت
 قبور مساجد دای پر دو طریق متصور است
 یکی آنکہ مسجد بنیو بر بند و مقصود عبادت
 آن دانند چنانکہ بہر مرتبہ آن می پرستند
 دوم آنکہ مقصود و منظور عبادت موی تعالیٰ
 دانند لیکن احتیاط کنند کہ توہر قبور آن
 در نماز عبادت حق موجب تہریر و رضا ہے
 و سے دل است و متوجع عقیم است نزد

و علم حدیث کی عزت و ولادت صحابیت کے معنی
 معنی ہے اس لئے کہ در حقیقت صحابیت کے

حق تعالیٰ از جهت استعمال دینے کے عبادت است
مبادیہ و نظم و انضباط و سوائے ہر طریق
نامعنی و نامشروع است اول خود شرک
جلی و کفر و کبر و ثانی نیز حرام و منوع
از جهت اعتقاد بر شرک و کفر و برہنہ نقد
من متوجہ است و نہ کردن بکامیاب غیر
بی نام و صاحب تقدیر و کبر و تعظیم حرام
است تا چنانچہ کس باندہ علماء و اہل اختلاف
نہیں ہے۔

در متصل و مدخل دندان شکن جواب کہ مشتمل ہفتاد میں آچکا ہے۔
خفیہ مدنیہ منورہ کو حرم نہیں مانتے کہ پیش کے محل کو حرم کس نے قرار دیا یہ قابل بدگمان
تاکش بدین شرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان جو شرک کا صاحب نام تھا و شش سو گز
مدنیہ طیبہ کے گرد کا حرم ہونا بی محل الشرح طیبہ و سلم کے ارشاد فرمایا احادیث صحیحہ میں وارد ہوا چنانچہ
اہم لکھی شرح صحیح مسلم ج ۱ مسئلہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

وہذا لا احادیث حجة ظاهره قال الشافعي
وما نك وصوا فقيرها في تحريم
صيلة المدية وشجرها ويا م ابو
حبيب ذلك .. عوي في الدلالة
مدني طيب في تحريم صيلة
المدية وشجرها وسبق خلاصاتي في
حقيقته ايضا من هذا الحديث
عوي في الدلالة من حلال الكافي
ما حذر والمجاهير في تحريم صيلة
المدية وشجرها كما سبق وخالف

خبرہ الیہ علیہ السلام حکم مذکور
عنہ۔ فلا یفتک علی خراف
عنہ ولا احادیث الصحیحہ
المتفقہ علیہ۔

علیٰ ہذا معانی سند و حدیث خود جواب دہ لانا شہید علی سبیل اللہ صاحب تقویۃ الایمان
در ص ۱۲۱ میں مجملہ اصول دین الطریق لزوم و نہ روح کے فرماتے ہیں۔
وہا فیہ خصوصاً از حرم برائے دعا و
و صاحب اللہ برائے سفر بسوی آن بخت
تحصیل منفعت و فروغ
کام و نہ روحی و مسجد قبا در باب
ج۔

خبر مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منسوب اہمیت صلت میں فرماتے ہیں۔
در کتب سابقہ اربعہ در لغت سید المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ عبارتہ
لینہ و ملکہ ہاٹ مہیں آنچہ انبیاء کامل
و اہمیت بالغ بر نسبت نبی بالید کرد۔
نیز اخباری شرح صحیح بخاری باب ۲۰ ص ۲۰۰ کہ روایت کعب
در مدسے باب تقویۃ الایمان فصل اس مکتب میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں۔
الفضل الناس فی اللہ ثلاث ملحد
فی الحوض۔

الحق کہ خود مولانا شہید مرحوم نے شل روشنی بابتاب کے کس و نہ ہر صفت تمام مدنیہ
طیبہ کے حرم حرام ہونے کی تشریح فرمادی اور میں مذہب حسب احادیث ہر احتیاج میں حلال
سندت اور ائمہ اربعہ و جمہور ائمہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابو حنیفہ و اس کے مخالف ہے چنانچہ در مختار
ص ۱۴۱ میں فرماتے ہیں۔

لا حرم للشيعة عندنا
وہم میرے ہم وطن ہیں

اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے مثلاً غایۃ الادوار ترجمہ و مختصر مدعیہ مؤلف نے فیضان
رحمت مسئلہ میں مستند تسلیم کیا ہے، بلکہ اول مسئلہ کو دیکھ لیا جائے۔ پس کس طرح غلبت کے کلمہ
مختلف میں مؤلف گمراہی میں چلے گا۔ ثمرہ ضرور سے فیضان رحمت مسئلہ میں یہ دعویٰ تسلیم
دیں یا بالسنّت و جماعت مقلد حنفی الذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں، انہوں
فرائندہ النور مسئلہ ۱۱ میں مدعیوں کو کس فیہما نش کی جاتی ہے کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرع کا پاس ہے
اسی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے

حیف اس مقلدی پر کہ مولانا شہید روم کو الزام پیروی کا اتہام لگانے کے جو شریک
 ہوش نرو جا کر کیا اس سے حضرت امام الاعظم امام ابوحنیفہ پر جو شرک عاید ہوتا تو لازم نہ
 آئے گا اسے

چون خواہد کہ پردہ کس ورد
میلش اندر طعنہ پاکان پردہ
حاکمانہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محرم ہوگا کہ بے اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں، چلوں، تھانوں کے مقامات پرستش کے محرور
اور اول کو خصل حرم پاک خانہ کعبہ کے کر لینے کو لغویۃ الایمان میں رشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک
داخل خرب ہیں۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محرم ہونا احادیث صحیحہ سے مخصوص ہے جس
سے مولانا مرحوم کو ہرگز انکار نہیں۔

اکثر خفیہ کا مذہب کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے معلوم ہو گا کہ وہ غلط ہے۔ کتبہ کریم
 بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے علامہ ابن عابدین شامی رد المحتار ج ۲ ص ۲۵۴ میں فرماتے ہیں
 قال: لکعبة افضل من قبل یتاہدا علیہ اکثر علیہ اکابر من روکنہ وعلوہ افضل من اسناد الخیر وکن فضل
 حق حق علیہا من روکنہ وعلوہ اکابر علی فضلہ حق علی الکعبة وکن الخصال فیما عداہ وفضل من ابی حلیل
 الحلی بن تھان البقعة افضل من العرش وفضلہ وافتقار الساعات البکریون علی والکعبۃ
 میں مدعیان پاک یہ مرتبہ ہے اس کی زیارت کئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور
 مرادیں مانگ کر کیا جائے خدا کی پناہ
 اقول پھر اس میں غرض شریک کے لئے تو مولف نے دو مرتبہ ذکر کر کے مغلطہ اور غلطی سے

اول بھروسہ غرض شکر کہ کئے لئے تو مولف نے وہ مضمون لکھا کہ مگر مضمون اور شریعت

سے افضل بن کر اس کے شاہنشاہ بن کر نامزد ہوئے، اچھا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بے نصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے شوق جتنا سیدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی بہت کو ڈرا کر فرمایا

اللہ کا جھوٹا نبی دشا عین اشتد
 غضب اللہ تعالیٰ علی قوم مراد خدا
 قیوم نبیا محمد صالح و ہواہ مالک
 فی الشراط ص ۲

اسے اللہ نے جاری کر دیا اور اگر کوئی بد نبی
 ہمارے خدمت سے غضب پر اشتعال کا
 لوگوں پر چھوڑے گا تو یہ اپنے پیغمبروں کی قبروں
 کو مسجدیں بنائے گا

اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ سماط العزاسہ ص ۱۱۷ میں لکھا
 صحیح حدیث میں اس سے بڑا حدیث صحیح ہے کہ خلیفہ فرمایا میری قبر کو بت دینا تاکہ جو حدیث
 اللہ کا صحت مندرجہ ہے اس قوم پر جس سے ایسا کہ قبر کو کوسا ہد بنایا اس حدیث نے دنیا کو قبروں کو
 مسجد بنانے کے لیے جیسی میں کہہ ان کی حدیث کی کہانی ہے یا کہ ذکر انہیں قبلہ بنانے کی طرف نماز پڑھی
 جائے اور اس وجہ سے حضور نے بہرورد و فساد پر بدعت قرار دیا اس سے ابھی امت کو باز
 رہنے پر مشفق فرمایا ہے ہر مسلمان کا ایمان ہے اللہ پر مومن ہر کی حدیث کو شرک جانتا ہے ص ۱۱۷
 کون مومن ہو گا کہ قبر کو مسجد بنائے ۱۱

حوالہ لاکر یہ غلط اس کے یہ ہر پہلو پر مشتمل کتاب روش ہے کہ مقتدین قبروں کو مسجد کے خلاف
 نذر و منت چڑھاتے مرادیں مانگتے نہ انہیں کرتے ہیں جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی
 قبر کے سامنے تلوچہ الایمان کی حمد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا۔ معذرت
 اور پاپہ قبر النور عرش سے بھی افضل ہے تو انہم کو اس نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ کہہ کر مکرر
 ہے یا عین فیہ کہہ کر مکرر شرعاً حرام تو دونوں ہی ہیں اور اختلافیت بھی من وجہ دونوں میں ہے بلکہ
 مخالف کے جنگل و تاج کو بھی مذہب میں حرم نہ دیا ہے۔ مگر جہود انہم اس مقام ہیں کہ کہہ کر مکرر
 افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ عین فیہ افضل ہے چنانچہ امام نووی شرح صحیح مسلم
 ج ۱ ص ۴۴۴ میں فرماتے ہیں۔ فی مکة والمدینۃ عین فیہ افضل ومن سب الشامی وجاہد
 (وعمادہ ان مکة، افضل من المدینۃ وان مسجد مکة افضل من مسجد المدینۃ) تہ قال اہل
 مکة لا یکتونہ الشافعی طبع وجہ بن حبیب امامیکان مکة افضل اور امام مالک ابن حجاز استقل
 ابن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلیں فی الشیخ قاضی القضاۃ لکھا ہے۔ فتح الباری
 شرح صحیح بخاری باب ۵ مسئلہ ۱۱ فرماتے ہیں۔ ہذا المسجد افضل من سائر

یہی سے تمام کو گراہی میں مبتلا کرنا نہیں مقصود حالانکہ یہ سب کا اعتقاد اسی طرح تقویٰ کا
کے ہی سلسلہ شریکات میں ذرا گراہی میں اس بزرگ کے نام کا ذکر کیا جس کو مولوی غلام الدین
نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں اس جگہ نہیں ہے مگر معقولان اصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے
مقام پر اس کے قریب اسی نام پر قوم میں چنانچہ تقریباً بیان میں لکھا ہے۔

دوسرے کوئی کسی کا نام اٹھنے چلنے یا کہے اور دوسرے کسی سے لپکا کر کے اور بلا کے مقابلہ
میں اس کی دہائی دیکھے اور دشمن پر اس کا نام لے کر عہد کرے۔ وہ اس کے نام کا ختم پڑے
اور دوسرے سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں وہ ان سے یا دل سے تو وہ میں اس کو خبر ہو
جاتی ہے اس سے میری بات کوئی بھی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر اصل گرتے ہیں۔
سب کی ہر وقت سے خبر ہے اور جو بات میرے سامنے نکلتی ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے
اور جو خیال دوسرے میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے
شرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں۔

لہذا اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی در احادیث
رسول و زبانی معہ اقوال مکررہ اور علمائے ذوالاقتدار سے واضح ہو چکی۔ لہذا اس میں خاص
تذہاب دینی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مفرد مبارک پر کیا حکم ہے۔
جس کا تقویٰ ایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ بعض ان مولوی صاحب کا بہتان و فحاشی
تعمدہ اللہ علی انکاذ بیعت المفسرین۔ بانی دوسرے شریف پڑھا خصوصاً مدینہ منورہ کے سفر
میں حیرت و کرات اور فضل عبادت ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجا و دعا ہے۔ البتہ
آپ کو مستقل حاضر و ناظر حق کرنا ہے کا جملہ شرک ہے۔ چنانچہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی
فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۲۶ میں لکھتے ہیں

المقصود بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وودود شریف پیرائے سے نہ مانی
علیہ وسلم استغروب الی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے
بامنتان امور ۱۱
اس کے علاوہ کلمے کے بنا پر

در خود مولا تا شہید مرحوم دوسرے باب تقویٰ ایمان کی پانچویں فصل ص ۱۱ میں
حدیث نقل فرماتے ہیں۔

وصلو علی فان سلوکک شیعہ لغوی۔ دوسرے صحیح بخاری میں اس کے بعد مذکور ہے

یہاں لکھا ہے کہ کون کون سے نہیں ہیں۔

مولانا شہ ولی اللہ محدث دہلوی در الجہان بلعین و مستطیع دہ پارہ افعال شرک پر لکھتے ہیں۔
و بعضی وقت کثرت بطریق یادگار مشتمل بر حد بیعت و وفات بطور تذکرہ مشتمل ہوتے
ہلکے جہان در صبح و شام التزام کرو۔ ہر گاہ کے نام کے معنی اور ثمر لازم کرنے
اند ۱۱

در جناب قاضی شہار اللہ صاحب پانی پتی حرم ارشاد العالی بلعین صلا میں لکھتے ہیں
و ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیعت کا ذکر شرعاً۔ ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح جو شرعاً
دارالحدیث امت چنانچہ کسی طور طریقہ یا خود میں حاضر ہوا پر جیسے کوئی شخص بطور تذکرہ
یا محمد یا محمد گفتہ باشند و از یاد خدا۔ محمد و محمد و محمد و محمد ہر گاہ۔

پس اندوس ان مولوی صاحب نے تحریف و بہتان کا دوسرا کھول کر کس پر
شرح عام کو گول کو گریہ کی راہ پر لڑنے کی کوشش کی ہے۔ صاحب صلا و احادیث قدس
تھانہ کعبہ سے محقق کام قبروں کے ساتھ کرنے کی بحث تقویٰ ایمان میں شرک
قوله ۱۵۹ و ۱۶۰

یہ باتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ اس کی دہائی سے اپنا منہ دھرتی لٹا اور اس کا خلاف پڑ کر
نہا کر فی تقویٰ ایمان صلا کر کے دہائی سے منہ دھرتی لٹا اور خلاف پڑ کر مذکورہ بارت
میں سے نہیں ہے۔ بلکہ بجز یہ ہے کہ زائر و غیر شریف سے کسی قدر قائل ہو رہے۔ کہ اس
میں ادب زیادہ ہے۔ مگر جن کہ دیوار سے چپٹا یا بدوں سے لپٹا آداب زیارت میں نہیں ہے
پر حاکم میں کو شرک کہنا تا مگر علمائے سیاح کیا جاسے تا مگر کو یہ نظر نہ آیا۔ کہ اس کا
طریق زاد شرک کہنا تک پہنچے گا۔ دیوار کا خاص قبر شریف پر زور رکھ دینا اور محابہ کرنا
تا مگر ہے ایسا ہی خلاف حق و حد۔ اس میں ہے۔ قبور صالحین کو بوسہ دینے کا جواز منقول
ہے۔ اگرچہ عوام کی گمراہی کے مذہب سے اس میں احتیاط مناسب ہے لیکن جو افعال
کہ ثابت ہیں ان کو محقق اپنی رائے سے دہر کر شرک بتا دینا محابہ پر الزام شرک
لگانا و کلمی گمراہی ہے۔ ہر وقت غلط۔

اقول۔ ہر گز عبارت تقویٰ ایمان نہ درست شرکات کے ذیل میں نہیں ہے
یہ بعض ان مولوی صاحب کا بہتان ہے۔ بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے چنانچہ

شریف کا فضلہ تبرک ہے، خواصۃ الوقت ۱۵ شوال ۱۲۹۷ھ بمطابق ۱۸ اگست ۱۸۸۰ء

اقول دباعہ انتہو نقی۔۔۔ یہ محض ان مولوی صاحب کا کذب و افتراء و عداوت ہے جس میں ہرگز سچائی کا شائبہ تک نہیں۔ کہ تقویہ الایمان میں اس کے گزند میں کے پانی کی کو تبرک حاکم کر مینا و طہر و شرب لکھا ہے حلال و حلال مند۔ جھوٹے مغتری پر حق قرآنی کی ہزاروں جگہ لکھ کر کھول نہت۔ جس پر کھن دین ہے کہ خود ہی اس کو بریکٹ میں لکھا یعنی یہ سب یاغی و شرک ہے اور نہایت مولانا شہید مرحوم کی طرف کیا گیا اگر یہ فی الواقع تقویہ الایمان میں ہوتا۔ تو بریکٹ میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ محض منہ لفظ و فریب دہی خواہم کے لئے کیا گیا۔ اس پر مولانا شہید مرحوم لائق لم تبارک ان کا کئی لکھا و اختوا یاغی شکرانہ جہنم میں بنایا۔

ابنا ناکس بالانصاف چشم حق بین سے ملاحظہ فرمادیں کہ توفیق الایمان صوفی میں تو خصوصیات کثیرہ منظر کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بعض کام تقسیم کے اندر نہ اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں، اس کے کوئی دوسرے حصے کے پانی کو شرب سمجھ کر پینا بدن بردار تھا آپس میں باہم غائبوں کے لئے سے جانا دیکھ مجھ۔

چنانچہ ادیش میں زمزم شریف کی خصوصیت کے بہت فضائل وارد ہیں۔

اپنی رہی پارہ ۳، ص ۱۱۱ میں روایت ہے

فقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم بركة
عدد سئل كريم صلى الله عليه وسلم عن قرايا آتتكم

در از من مبدی طریقه ابراهیم علیه السلام برکت خدا بر ابراهیم علیه السلام است

فتح ابدی شرح معجم بخاری پارہ ۲ مسئلہ میں مرفوع ہے

قاجار میں بھارت وغیرہ ارادہ انجمنی مہم کیا، جس میں بطور وغیرہ نے ارادہ کیا، اور انجمنی نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ان السرب من هذه السورين كان
محصنهم جهنم لما هم في مطايعه

الحمد لله وفي الحبيب من طائفة
من طائفة من طائفة من طائفة

ثانی شریعت نبیین السقایع من ناسر
پیشا شریعت سقایع من ناسر

الحجۃ ۱۰۰۰

انہی نفع الباری شریع صحیح بخاری پارہ ۷ ص ۷۷ میں مرقوم ہے۔ وہی المتداولی من حدیث ابن

عباس مازن مزمل لما مشى به له روحا لم يمشى قوت اهر - ارد مشن ابن ماجه شريف ٥٩٧

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا بني مثل الله عليه ذلتم لحيان درهم كاهن

یہاں ایک اور چیز قابل ذکر ہے کہ

یہی جس مطلب کے لئے چاہا جو وہی مدعا حاصل ہو شفا کے لئے ہو تو شفا ہو پنہا
کے لئے ہو تو پنہا ملے پیاس کے لئے ہو تو پیاس بجے بھوک کے لئے ہو تو بھوک رفع ہو عاشر
ابن ماجہ میں امام ترمذی الدین طینی جسے متقول ہے دترم شریف جو عن کوثر سے بھی افضل ہے
نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری بارہ ۵۷۷ میں مذکور ہے ۔

بفضل قہر فی روایت مسطورہ مخدج
«ری می لہ طیر و سلم اطہر معراج مآثر»

قدیم تفصیل بہارِ مزم و خبیہ

ذہن آتھلا زمرہ علیہ السلام

فصلہ ماء زمزمی جمیع الماء
وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے کہا ہے

قال ابن جریر و انما الحریق
 جمرہ و لیا ابہ شرم سے و انداس میں

مبدأ اللجنة لما اجتمع في مساء

زمزم من کوٹ: اصل مائتھرا من

الجنة ثم استقر في الكاسا حنوب

فَارِيدُكَ الْكَافَّةُ بِرُكْنَةِ الْمَنَى اِنِّي سَمِعْتُ بِهَرِيقِ الْبَاغِيَا زَيْنِ مِي سَمِي مِلْدَنِيَا

صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کے ساتھ باقی پہنچے رکعت میں صلی اللہ علیہ وسلم

الارضى اور
وسطہ کی۔ میں میں

تو یہی شریعت ہے اور ادا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

[illegible]

انہا کے انت عمل من ماء
وہا کے انت عمل من ماء

زمزم و شہزادان سے حصولِ اللہ کے لئے درجہِ طیبہ سے جایا کریں اور فراموش نہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ

یچندہ کہتے ہیں

علی بدایا حدیث میں وارد ہے کہ تپ پنجم کی بھاپ ہے تمہارا اس کو آپ زمرہ سے بچھاؤ ورنہ (احمد)

کاپانی لئے ہوئے تھے اور لوگ ایک ایک کر کے قتل و غارتگری کرتے رہتے تھے۔ اور
 جسے نہ قتل نہ دوسرے کے قتل نہ تھا نہ ہاتھ پاؤں نہ کھانے پینے کا سامان نہ تھا۔
 روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے مبارک
 تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ڈال کر پانی دے دیتے
 نیز صبح بخاری پارہ ۳۶ ص ۱۶۱ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے قرآن سننے کی ایک
 رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ ادا کیا مبارک ہو کر سے ہوتے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع
 کرتے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا
 کیا گیا۔ علی ہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک
 تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا اھ۔ از النہ الخلفاء
 مقتصد اول فصل پنج ص ۱۱۱

علاوہ بریں ہزاروں واقعات حیرات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ
 میں خاندان میں جن کا شمار دشوار و دشوار ہے جو خوب سنت ہی کے لئے ہاوث محبت میں
 چنانچہ مولانا خیر محمد صاحب قزوین الایمان منصب امامت میں فرماتے ہیں۔
 جس میں گوئی کہ خدات انبیاء و کائنات الیہ
 ہر چند یہاں از ریا رست و فاضل احمد
 شمار کردہ احصا آں از خلق الموم کہ از
 اطراف جمع متعسر است بل جعفر زنجب
 ایشان محبت حضرت رب الارباب
 است و بفضل ایشان صبر و شکیبائی
 محبت ایشان باعث دفع درجاست
 مستانہ

جس جگہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال و نمود و گمبار فرماتا اور حضرات صحابہ
 رضی اللہ عنہم کا اس بار مستعمل تھا مبارک کو تیر کا پینا اور جسم پر طہا احادیث صحیحہ سے ثابت
 ہوا۔ جو رسولی فیما بین کے درمیان میں تا ایک نجات طلیق تک ہے چنانچہ کبریٰ شرح خیر
 مشکلا میں مرقوم ہے اما احادیث مستعمل فتتجس حیات غلیظۃ عند انی حنیفۃ و یکھو

نکادی و خوبی جلد اول صفحہ ۲۶۶ میں مرقوم ہے۔
 دوسرے متعلق ہر ہے مگر نہیں اس سے دوسرے ہو گا۔ اور چنانہ کردہ۔ صبح ہی ہے کہ اس
 سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔ اور اس سے دوسرے ہو گا۔ نہ کہ کھرت و کھرت ہو گا
 اگر تیر کی حاضرت سے بڑھ کر ہمارے گالو اجنبہ ممنوع اور شرک تک کی بھی کو بہت
 پہنچ جاوے گی چنانچہ امام سیوطی رح کی شعب الایمان میں عبد الرحمن بن قواد صحابی رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے۔

ان انبی صلی اللہ علیہ وسلم	مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز
نوحا نوحا نوحا نوحا	دوسرے روز نوحا نوحا نوحا
یوسف یوسف یوسف یوسف	یوسف یوسف یوسف یوسف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم	النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یوسف یوسف یوسف یوسف	یوسف یوسف یوسف یوسف
اللہ ورسولہ فکان النبی صلی	اللہ ورسولہ فکان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من سرہ ان	اللہ علیہ وسلم من سرہ ان
عجب احمد ورسولہ او عجبہ اللہ	عجب احمد ورسولہ او عجبہ اللہ
وہ رسولہ فلیصدق حدیثہ	وہ رسولہ فلیصدق حدیثہ
ان حدیثہ و لیثودا حاشا لہ	ان حدیثہ و لیثودا حاشا لہ
ان حق و لیثودا حاشا لہ	ان حق و لیثودا حاشا لہ
حاشا لہ	حاشا لہ

(مشکوۃ مشکوۃ)
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہات خراج مشکوۃ جلد رابع مشکلا اس
 حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

یعنی دعوت محبت خدا و رسول خدا یا	یعنی دعوت محبت خدا و رسول خدا یا
امثال اس امور کہ شرح آب و حیات	امثال اس امور کہ شرح آب و حیات
ظاہر انداز مومن و مومن	ظاہر انداز مومن و مومن
خال نیست و ثابت لیکن و مومن	خال نیست و ثابت لیکن و مومن

اقتضای ادا نمودن اہی مست حضرت صاحب
 اہی امور کہ صدق حدیث و اداسے حدیث ادا لکے اختصار حسن پیرا
 امانت و حسن تواضع و احسان کے ساتھ کہ ہے
 اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ السلام

میں فرماتے ہیں

محلی مہد کہ تعلیم اشیا و مشاہدہ ہر گمان
 دلفشہ موجب کفر و اشراک نیست اما
 دفتر تفریق و افعال از حد و غفلت
 بیا ہر لائق پیادے ارد و ایں لائق
 آنست کہ چون علماء باشند چہیں تعلیم
 لکھو گاس زمانہ سے آئندہ ایں حیلہ
 و اعتدال و غلبہ محبت بہ نسبت بزرگان
 دین میکند و دیگریند حرکات مانوہ
 سبب غلبہ حال صا و میشو دین گاہی
 کہ ایں بیاد و ارادہ میگزارد و وہم شرک
 علی گرفتار میشو نہادہ نیز مش بہتہ بیستہ
 عبادت کہ در خانہ کعبہ زبیر سے توائے
 تعالیٰ کردہ میشو نہایت تقبور پیراں
 خود بہ تمام بچے و دند چنانچہ اہم ترک
 نمودن عبادتہ بیکانے آب زمزم
 علامہ انبوی خود مولوی نعیم الدین کے علی حضرت مولوی صاحب دہلوی علیہ السلام

ان حضراتی افریقہ صوی پریس بریل کے مسئلہ میں لکھتے ہیں

مذہب و اقدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مسئلہ میں کمال سے فرما دیا ہے۔ مسیح غیر الصفا
 والہم کی امت ان کے کلمات عالیہ کی وجہ سے گنہگار و امان کو خدا و وہ خدا کا بنا کہ کافر
 ہوئے ہمارے حضور سید عالم افتخار علیہ السلام کے کلمات اعلیٰ کے برابر کس کے

کمال ہو سکے ہیں جس کے کمال ہی سبب حضور ہی کے کمال پر توجہ و تامل میں
 اللہ ہی بالمشیت و کرم و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقا اہمان
 کے لئے برآں ہوا ہے اہی حدیث اللہ اپنے نبی کی اوسیت ظاہر فرمائی کہ شہادت میں
 رسول سے پہلے عہدہ رکھا کہ اس کے بعد ہے اہی اللہ اس کے رسول ہیں

احمد لہ لا شریک لہ تقویۃ الایمان کا بیان توحید معہ اس کے ۱۷۲ دفعہ اور اس کے
 مقابل شریک و شریک اس کے جزئیات و فروعات رسوم و عادات جاہلیت کے کا حقہ
 تفصیل کے ساتھ مزید پڑھنا جس طرح کلام مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی میں
 حفظ الایمان کے لئے توحید الہیت کلمہ شہادت میں رسول سے پہلے عہدہ مقدم رکھا گیا
 باقی انبیاء و اعدا لہا رکے نہ تب و فضاں سے توحید میں کیا بحث ادا لگا ہے اس کا باب
 حیدر گاہ اس کے بعد موجود ہے

گر نہ بیند بروز مشہور چشم چشم آفتاب را چہ گشت

چنانچہ اس بیان کی تائیدات میں تمام اکابر ملت متفق اللسان ہیں مگر بر خلاف اس کے
 مبتدعین گور پرستوں کی تائید میں کہا گئے اسی کا گائے کے مصداق ہے۔ بلکہ مؤلف غیب
 نے لومہ الفت توحید میں اللہ تعالیٰ کا کھانا ہی فراموش کر کے اہیاء و رسومات و شریکات
 کی دل کھولی کردادی اداس میں نہ اس کو آخرت یا دہی اور نہ یہ کہ تائید شرک کا ٹھکانا
 جہنم ہے نہ خروج باللہ من ذلت

عجیب و غریب منالطی

قوله صلاہ نہیں صاحب نے اس مسئلہ شریکات میں بعض
 متلاً اچھا ڈھونڈی روشنی کرنی و فریق بھاننا۔ باقی ادا نا۔ و منو غل کا نوکوں کے لئے سامان و کثرت
 کرنا موہ جھل جھلنا۔ شامیانہ کھڑا کرنا۔ اداس سے کھڑا ہونا۔ ان میں سے اگر کوئی کام بھی غیر
 خدا کے لئے کیا تو تقویۃ الایمان کے حکم میں لکھ دیا ہے۔ کہ بعض کام تعلیم کے اللہ نے اپنے
 لئے خاص کیے ہیں۔ انہیں کی مثال میں آپ نے جھاڑ و وغیرہ کو شمار کر دیا ہے۔ یہ تو اسلیم
 پرست خلاص کریں کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑ و وغیرہ روشنی کرنا مقرر کیا جاتا
 ہو یا نا۔ حضور اور نسل کا سامان و دست کرنا۔ موہ جھل جھلنا۔ شامیانہ کھڑا کرنا۔ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور یہ خاص کام دہی کہاں و اگر تسم میں انہوں نے کس کو فخر و فخر

ہی انصاف ہے۔ ان شہداء کو بھی نہ دیکھا
 یہ نفس نہیں خود دیکھو صحابہ کرام ان مکان
 را از نماز سائے پاک کہ نہ یاد آئے شہد
 مطہر و منقہ گناہینہ محل عبادت
 و نماز قرار دادند۔ و اگر مدعی توحید و
 اتباع سنت نہیں کار ایشاں مخالفت
 گنہار ایشاں شد کہ تنظیم معبود مستلزم
 تنظیم عبادت اوست و تنظیم عبادت
 اوست مستلزم تنظیم عبادت گاہ اولیٰں عباد
 کردن عبادت گاہ دلیل انکار عبادت
 است و انکار عبادت علامت انکار
 معبود و چوں کار ایشاں مخالفت گشت
 ایشاں بر اعداد و اتفاق بر ایشاں
 گشت حادثہ و لیل و نعل برآمد ایشا
 مت کہ چوں خراب گشتند مساجد ایں
 و عید و عید فرمودند بطریق مقابلہ
 شد کہ معبود سازند مساجد را و بیل
 آن حکم بیل و ایمان خواهند فرمود چو
 حکایت اسامی صر مساجد و عبادت
 مسالہ می آید نشاء اللہ تعالیٰ بہند
 و حدیث شریف وارد است کہ اذا
 رایتم النجیل یحاضون النجیل فاحرقوا
 لہم لایمان یعنی چوں چہند شخصہ را کہ خبر
 گیری مسجد کنند یا عبادان نماز متحرک
 آمدن کسی نمایند پس برائے او گواہی

ایمان دہید دوم آنکہ مسجد را از موضع متحرک
 و آداب یعنی آداب دین و دیگر مذہبات یعنی و
 نمازات شرعیہ پاک حرام و باطل و غیرہ جملہ
 و غیرہ معشر سازد و شرعیہ طیف پاکت جمع
 در آن گنہارند حدیث شریف است کہ
 خیر و فسادک از مسجد و در کردن آداب
 کشی نمودن آن متحرک ہر دو را بہشت
 است و ایشاں کہ وہم نہیں در میان آئین
 اسباب عبادت از بنائے مسجد و ترمیم
 چاہ مسجد را برائے آب بر آئین و شستن
 فرش پوری و غیرہ و در شستن کردن چراغ در
 انما تا آن حد کہ مردم دعال باشند عبادت
 است حدیث صحیح برایت حضرت ام المومنین
 عائشہ حدیث رواہ و شدہ کہ مسجد رسول اللہ
 صلعم بینہذا المساجد فی کمال و جلال
 طیب و تطہیر و تہنیت و تہنیت و تہنیت
 بنکردن مسجد در عبادت مساجد پاک
 و عبادت بہداشت و خوشبو و مطہر و دیگر
 ایضا ملائم تہنیت و طہر و تہنیت و تہنیت
 و ادعائے تہنیت و تہنیت و تہنیت و تہنیت
 عابد خاندان پاک و اما از انجیل و تہنیت
 آل نفرتی کہ مثل آب دین و آب شستن
 و جس و خاشاک انما ایضا حدیث دوم آنکہ
 آن مکان را کہ مسجد و عبادت پاک و نفرت
 نہا شدہ لایق است و قبلہ گشتن جوہر انبیا

اس میں مجاہدے کہ حدیث شریف میں آیا
 ہے کہ کوٹا محمد و جبر مسجد سے دور کرنا
 حدیث و حدیث اس مقام متحرک میں بہشت
 کہ حدیثی ان کا ہے۔۔۔ اسی طرح
 حدیث کرنا مسلمان عبادت کا شل چلنا
 اور تہنیت میں مسجد اور مسجد کا اور شر
 پرورد خیر کا حدیث شریف کرنا چراغ کو جنگ
 اس میں نہیں عبادت ہے کہ حدیث
 صحیح میں برایت حضرت ام المومنین
 عائشہ حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت ہے کہ حکم کرنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطے
 بنے مسجدوں کے عبادت میں امدان
 کو پاک و عبادت اور خوشبو سے
 مطہر کرنے ہیں۔۔۔ حدیث ان طہر
 ایسی پاک و دگر تم میرے گھر کو
 ناپاکیوں سے اور میں چہرے سے
 میں کو طہر سلیم دیکھنے سے نفرت
 کرتی ہے۔ مثل آب دین آب شستن
 حرک و غیرہ و حجاب سے
 مدبر و دگر کہ اس مکان متحرک کو کسی
 دگر سے کسی حقوق کے ساتھ کہ فی
 ملائم و درہ کریم کے وقت شاربہ
 شرک کا نام آئے اور غلامی تو ہے عبادت
 میں حدیثی اس واسطے کہ تہنیت و تہنیت

دھرتی میں کتنا آنگہ آبادان نمودہ ترشح میدہند
نمودہ ترشح نمودہ بار نمودہ صحت مسجد اہل اہم نمودہ
میکندہ کہ نمودہ صحت ایں ستانہ افضل از
خدمت مساجد است ترجمہ گوید و حق
راست گنناہ است بچشم خود دیدہ باشد
دستانہ میں گروہ بگوشہ خود شیدا

نیز صلتہ اسلاماء السبعین میں فرماتے ہیں
 بلائکہ بہت پرستان خود اس پریشی کو کہ
 می پوشانند۔ یہ پرستان نیز مرگ و بزرگان
 خود را چھپی می پوشانند
 نیز صلتہ میں فرماتے ہیں
 جب بہت لوگ بہت ہی کو اس پریشی کو کہ
 کہیں سے حدیث پرست لوگ بھی خاصا چھپان
 کہیں کو اس طرح پیدہ ہیں۔

وزیر عادت بہت بہت سی مست کہ ظہار ستہ
ہام بتان خودی افزائند پس آہنا بداشتہ
کمان آہ اس بجائے تان خود ہم برید میر
ہست بہر ظہار رنگ زنگ ہام شاہ سرد
دخا ہر مینا لیدر خوش دلا ز مسعود غاری
وسر و مسعود دوزن ہائے مدینہ استاد
میکند باز آہ را برین شہر تیر و نیکوین
میرسانند را یں نفس را عیادت دہشتہ
عاجت اردائی خود اسے اریں کامی
چندیدہ

وزیر عدالت میں فرماتے ہیں
 وزیر عدالت شکران است کہ تمام گنہگار
 آپ ہی نور اللہ تعالیٰ سبیل را بنام خیر خدا
 مشہور میگردند پر پرستش را فرستادے
 یعنی جب ہی عدالت شروع کی تھی کہ گنہگار
 ہر قسم کے نام کا پائی جاتے ہیں اور کسی کی
 تمام جملہ قصور مشہور کر کے ہی پرستش کو کمال

امام حسینؑ کی تہ مشدد و آساہا نذر امام
ہلال حضرت عباسؑ کے لئے ہے جسے اس کے لئے

ولہذا شاہ مجدد الحزب صاحب محمد ثانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ سو و پندرہ سال قبل فرماتے ہیں
 ہاں شاہ اپنے پیروں کو دریا میں ڈال دیا مگر
 چنیز کے کہ پیوہا جان خود کندہاں کا
 باصورت قیور، نگہ فرستد و غسل
 مدفن و جیوہی

اور خود کو نبی بنیم الدین نے اپنے رسالہ اسراف خذیب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو مان پر مسجد میں بنائے اور چراغ رکھنے
والی پر لعنت فرمائی ہے۔ اگر کہیں مومن نبی بنیم الدین نے محض تقویٰ والا بن کی حقد اور عقارب
یا ہے محض جہل سے ہے اعتراض مبنی و باطل کیا کہ اس آیت با حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کھانا دینا اور کسی
مرد مرثیہ پچانا یا پانی پلانا اور مرد مرثیہ کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص
کی ہے۔

[illegible]

مباحث متعلقہ دعاوات میں شرک“۔ عربوں کی سبیل سے اپنے شرک کی توجہ حاصل کر کے اس بات کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں اکثر وہی باتیں درج کی ہیں جی کا اوپر ذکر کیا گیا۔ بعض باتیں بھی ہیں وہ یہ ہیں حضرت نابی کی مومنک مرد نہ کھائیں شاہ عبدالغنی کا توشہ حنفیہ والا نہ کھائے

ہم یکنے نہ دے مطاعب و مقاصد خود را
 ہر روز ہمارے کو طعناں دے دے تو مسل ای
 اور ہمارا آواز نہ تھوڑے خود بخود ہندو لے
 حاجات خود را از آہنا میداند این شرک
 در عبادت سرت و قبول عبادت غیر
 حاجات خود را از غیر خواستن سرت
 شناخت این فعل باینک باید دیانت
 و حیل است انہر یعنی از زبان بد وقت
 الظہار شناخت این فعل گویند کہ ما بچند
 را برائے خدا نگاہ میداریم و لوہا ترا
 بہر ان می بینیم اگر دین امر صادق سے
 باشند قیاس با اسم از برے میام چہ در کار
 سرت و تخصیص طعام و قیاس او صالح بنید
 مختلفہ و افکار از برائے چیست - این
 خود عین طاعت و تسویل شیطان میں
 سرت داند سجاد العالم ہو طاعت
 اور مولانا شاہ احمد عمری محدث دہلوی رحمہ تعالیٰ فرماتے ہیں -
 کہے بنان را بعد خود ساختہ و کہے شاہ انکا
 را کہے حضرت تثنیہ و کہے دینے لگے ما
 و کہے درخت تثنیہ ہو میل و کہے کوہ
 خوا لگے ما و کہے چہ را دیار و کہے پہا
 قسیدان و خیالان باہر
 ایضا مکتبہ میں فرماتے ہیں -
 قدست و درت نفس برائے خداست و
 جمیع امور پنج چیز ازالہ و زوال دارو

قدست و درت نفس برائے خداست و
 جمیع امور پنج چیز ازالہ و زوال دارو

دوست و بادشاہ و امیر و وزیر و ہر درخت
 و ہر پری بدن حکم او مدنی تو از خدا کہ
 ایضا مکتبہ میں فرماتے ہیں
 دار و ملخ و خیا طینہ و ہر شے بیک شے اپنا دینا
 را بخود اس ساختہ می فرمقتند تا کہ در تمام
 و یس بود و حیثیت حقیقت
 شیطان
 ایضا مکتبہ میں فرماتے ہیں
 پناہ پر ہونے چہ را اسرار قبیہ حضرت
 امیر المؤمنین ! بصورت شیر مینند
 ایضا مکتبہ میں فرماتے ہیں
 بلکہ چنان مسلمین نیز در میں در کار گذارند
 جسے و را شخص ان عالم پیراں سے
 نامند و استعانت و استعلا م مقبالت
 از آہنا می کنند ہر چی و ہر باں و ہر کار
 پر دہی نہ القی میں
 ایضا مکتبہ میں فرماتے ہیں
 و خود و کبھاد و کما در زمرہ اوراق الطیبہ
 ہر گان محمدی سازند و نام برگان
 برائے خود کے گئے نہ نام مردم زود گردید
 شوند و انکار کنند و درخت و درخت خواست
 و بدلتی خود خدا ہرے نمایند شرک
 صریح نے گناہند دلی مرضی معصوب
 جمیع طوائف نبی آدم والا حق است حتی
 کہ دین راست نیز شیور تمام پیدا کر

کہ دین راست نیز شیور تمام پیدا کر
 کہ دین راست نیز شیور تمام پیدا کر

یہاں سے کہیں فرماتے ہیں

وہی گویند کہ خود را بہ ہوا فی داس شہد و اس
و گز بخش داند بخش نامیدہ باشند
سوا ی ما بد گیس اتجا نیز دند نگہ بیرو ی
و سوالی خاوند خود کہ بدن و اسطاعت ما
بسمایین می از آن طرف برسانند نیز گفتند
الا ما نہ و کالت شہادت بردار خواہیم شد
و حاجات شما آما را خواہد ماند و حاجات برگیر
کہ سخت طراح اند و بر آمدن بر مطلب
و ساینند ہر شہر و شوقی از ہر شہر بر و گوشتند
و عروس و لایان و جامہ راقعہ و چکن گل
و منجول و نغمہ و نس و صحت خوان و خود و غیر
ذلک شرطی کہ آندہ را گرد میان و دلائے
تہن شہر و خود را سبب قوت و ہم خیال
خود کہ دکان تاثیر بلند بر آدمیان ضرر سے
بدن یا مال سے رسانند عینہ مطلقہ بات
یکس کہ نہا بر غریبات و گیر مطابق نمی
افتد و مراکش کیے موافق فرمایش دیگر سے
فی آید و حاجات و مطالب نیز با خود قسمت
کردہ گرفتہ اند یا تسخیر غریب حرکت کیے
خود را مصوب ساختہ و اصلاح مزاج فاانہ
خداوند کیے بخش مشہور و آمدن اختیار را
نیز ہم کردہ اند کہ طوائف و قانیم و لایان
نیز کیے بخش کردہ اند

ایسا ملک میں فرماتے ہیں

پس باہل ہر مذہب و فرات و سداوی
پراکسیان اختیار و اتق مذہب خود اھامی
نمایند آدمیان می دانند کہ قصد حق این
مذہب از عالم غیب شدہ زیادہ تر گمراہ
نشدند و علی بد القیاس جنیان ہر مذہب
در حاجات و مہمات و دفع بلیات اعدا و
افتنہ باہل مذہب خود می کنند تا ہر آن
مذہب را آدمیان بدانند کہ ازین مذہب
نزد عالم غیب واقعی در و کہ حاجت امد
می کنند و بلیات و دفع حق می نمایند و

یضاً اٹل میں نراستے ہیں

دوم منان خان جن کے خود ارادہ علاقہ اہل اسلام داخل کرنا چاہتے تھے شروع کر دئے خود ارادہ علاقہ آدمیان بنام کچیکے نے بزرگان پاک مسیحی کو روپیہ پر ان کی گواہی نہ لے کر خود نریخان کے بعد بالائی علاقہ و دیوہ دار کے ولایت و حاکم بن گئے جس کی وجہ سے انیسویں صدی و بعد کے سکندر دلاور نام شرک و بت پرستی پر ہی ماحول بن گئے کہ انہ معتقدان خود بخود بنی خواہند موسم فرقہ فاسقا ہیں کہ اس وقت قلعہ الطریق آدمیان و دواغ از بیت میرسانند و انانیشاں خود دہلیا و شیرازی و آب و شیر آب و مثل ذلک برائی خود می کند ہر

یعنی ۱۹۱۱ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔

کا دوا ایک وقت علیہ السلام کو ملے جن
یعنی قریب است کہ اس بیان و جہان پر
اگر بندہ مجرم آدمہ مانند ظالم و فاجر
کیا ازاں بندہ طلب فرزند می کند و گری
طلب بدی و دگر می طلب عبادات
و نیا دگر می کشد کون و ملی بکشتیا
بسیب این مجرم آدمین بر او قات او را
منتقص و خور می کنند و هم خود در و طم
شرک و کفر و کثرت مشن و می کنند که چوں
نورانی بنام و در دلی این بندہ بسیب
کمال ذکر و عبادت نزل فرمود گویا
این بندہ شرک کار خانه خدا می شود
او را حاجتی و دفعتی نزد حق تعالی پیدا
شد که هر چه این بگویند حق تعالی این آمد
چنانچه خود دنیا بملک و ظاهر و باطن این زبان
همین برتری باشد که نازل و میا بکسی
می باشد که بدشاه و امیر و حاکم و نوحد
و دعائے میر که می آید از وی اس شکلات
و دعوات و رانی می جویند که هم خیال
خاسته که در حل نیکان خدا با فضل و برتری
سود می بر رستی و گویا می افکند
و در این حادثه جنیان و آدمیان هر دو
شریک اند و ترا منصب و مبالغت
تعلیق است اگر این امر حق خود حق

کمی پس ما پس هر وقت در شکاف قل، تا
ادعای حق می گویند که این نیست، این
می خنم بود و کار خود را تا طلب کرد
دل مرا خود می خورد مشرف سازد، و یک
اشرف به احتیاج پس و بر گزشت یک یک
با او یکس را و چون پس با یکس با او
خودم و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم
پس باز و گریاں که در خواجیم داشت که
هر آنرا است و امر با او شرک و کفر و کثرت
و کار این پروردگار از او توقع نشد و این
داشت و چون از شرک و شرک متوجه شدم
هدف قل ای کلام طلب لکن مشغول و کلا
و شد ای کلام تحقیق من هرگز نکشتم
برای شما چرا که در تدبیر و عبادت
بیش از من و کلام و سفر و بنیای و ادراج
حاصل نمی دارم ابل دنیا را هیچ منتفی و غریب
مهر و باوری می فرستند و خود را نزد آنها
و کلام و غرض و نوید و کلام این ذکر
گذاشت و در گذشت و نصیحتی تو چنانچه آمد
و گزیند که از منصب خود و دامن تو بپا
گیرند پوست بر کده حق ای من بیوفی
من الله احدی می گویند تحقیق من خود می
حالت ام که هرگز پناه نمی توانم داد و مرا از
منصب خود هیچ کس و دامن احدی و دونه
مستحق نیستی هرگز نخواهم یافت در و خدا ان

یہاں شہادہ عارفہ پیرہ نام ضامن حاضری حضرت جناس و دیگر حضرت معزز و غیرہ اولیاء کبارہ
 کی تہذیب تہمت ہے۔ حکم الیصال ثواب کیونکہ جو شخص خداوند منت غیر اللہ کو توحید لفظ و فکر و حرکت
 جان کر کرتے ہیں اور الیصال ثواب اور جو اللہ کے کھانے کو حرکت نہیں جانتے علاوہ اس میں غور
 کرنے کی ہرگز بات ہے کہ دیرانے گنگا و درخت تھیں وہیں کو غیر اولیاء و اور شہیدوں
 کے طاقوں کے ساتھ ذکر کیا گیا اور اسی طرح مال و قدر و نیاز و دوست و بادشاہ و امیر و
 کے ساتھ پیر و پیر اور فرشتہ کو ذکر کیا گیا اور شیخ سعدی کے ساتھ بولے تفسیر و غیرہ اولیاء
 کا ذکر کیا گیا۔ نیز مولوی صاحب بریلوی متقدم مولوی نعیم الدین کے کلام میں شیخ سعدی کا کلام
 صاحب دین اللہ کا مرقا ایک ہی ساتھ ذکر کیا اور شہیدوں کے طاق پر جمعرات کو فائز خیر بنی
 غیر ان لوگوں ہر شکا نامرادین و گناہ۔ آیات و خانات و جلال و عزت و دیالوات و قابل
 اور و بناوڈ نہالے سے کسی میں کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ ہوئی اگر مولوی نعیم الدین کا ویدہ حق
 میں ہوتا تو حق تعالیٰ کی توحید کے مقابل ان شکریات سے دل کا نپ جاتا۔ اللہ بھیلے ایصال ثواب ہوگا
 کو فریب سے کہ شرک و ضلالت میں مبتلا نہ کیا جاتا۔

یہاں شہادہ عارفہ پیرہ نام ضامن حاضری حضرت جناس و دیگر حضرت معزز و غیرہ اولیاء کبارہ
 کی تہذیب تہمت ہے۔ حکم الیصال ثواب کیونکہ جو شخص خداوند منت غیر اللہ کو توحید لفظ و فکر و حرکت
 جان کر کرتے ہیں اور الیصال ثواب اور جو اللہ کے کھانے کو حرکت نہیں جانتے علاوہ اس میں غور
 کرنے کی ہرگز بات ہے کہ دیرانے گنگا و درخت تھیں وہیں کو غیر اولیاء و اور شہیدوں
 کے طاقوں کے ساتھ ذکر کیا گیا اور اسی طرح مال و قدر و نیاز و دوست و بادشاہ و امیر و
 کے ساتھ پیر و پیر اور فرشتہ کو ذکر کیا گیا اور شیخ سعدی کے ساتھ بولے تفسیر و غیرہ اولیاء
 کا ذکر کیا گیا۔ نیز مولوی صاحب بریلوی متقدم مولوی نعیم الدین کے کلام میں شیخ سعدی کا کلام
 صاحب دین اللہ کا مرقا ایک ہی ساتھ ذکر کیا اور شہیدوں کے طاق پر جمعرات کو فائز خیر بنی
 غیر ان لوگوں ہر شکا نامرادین و گناہ۔ آیات و خانات و جلال و عزت و دیالوات و قابل
 اور و بناوڈ نہالے سے کسی میں کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ ہوئی اگر مولوی نعیم الدین کا ویدہ حق
 میں ہوتا تو حق تعالیٰ کی توحید کے مقابل ان شکریات سے دل کا نپ جاتا۔ اللہ بھیلے ایصال ثواب ہوگا
 کو فریب سے کہ شرک و ضلالت میں مبتلا نہ کیا جاتا۔

کوئی تہذیب تہمت ہے

پس جن جن کو مولوی نعیم الدین کے منہ کے جواب میں مفصل معاصر عبارت کے
 گندہ چکے۔ تہمت اس طرح کی دیا تھی کہ توحید الیصال میں ایصال ثواب کو شرک
 بتانے کا بہتان و افتراء کیا گیا۔ حالانکہ ہرگز ایک حرف بھی اس میں کوئی نہیں دیکھا یا سنا
 توحید الیصال میں اس مقام کے متعلق جو فرمایا وہ یہ ہے کہ دیرانے گنگا و درخت تھیں
 کہ گنگا کے ہی ہوتے ہیں اور دیرانے گنگا کے ہی ہوتے ہیں اور دیرانے گنگا کے ہی ہوتے ہیں اور
 خلاف اللہ کے حکم کے کہ "در کہا اللہ صاحب نے یہی سورہ کل میں کہ کہو جو کہی باتیں کہ بیان
 کرتی ہیں تمہاری باتیں کہ کیا چاہیے اور نہ کیا چاہیے کہ ہندو بتے ہو اللہ پر جوٹ ٹٹٹک جو لوگ
 ہندو بتے ہیں اللہ پر جوٹ وہ مزار ہیں ہاتے ف جیانی اپنی طرف سے جوٹ مت ٹٹٹک را
 کہ لڑنا کام کیجئے اور لڑنا کام نہ کیجئے کہ کسی کام کو دیا یا دیا کر دینا اللہ کی شان ہے سواس
 میں اللہ پر جوٹ اللہ ہوتا ہے اور نہ لڑنا کہ لڑنے کام کو یوں کیجئے تو مرادیں ملتی ہیں اور
 نہیں تو کچھ ملے جو صاحب کے سوئے خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جوٹ ہندو بتے سے کسی طرف نہیں
 ملتی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محمد کے حبیب میں پاں نہ کھایا جائے لڑا کچھ لڑ
 پہنچے حضرت بنی کی صلیب مردہ کھادیں اور جب ان کی یاد کیجئے تو اس میں بالضرور
 غلام غلامی ترکاریاں ہوں اور کی اور چہ کی ہو اور اس کو لڑائی نہ کھاوے لڑائی نہ کھاوے
 نے و مراد خداوند کیا ہے۔ وہ بھی نہ کھاوے اور جو کچھ قوم ہوا بدکار وہ بھی نہ کھاوے اور شاہ
 عید الحق کا گوشہ علوا ہی ہوتا ہے اور ان کو احتیاط سے نہانے و حق پنے دانے کو نہ دیکھنا اور
 شاہ مدار کی نیاز، میدا ہی چڑتا ہے اور بولے قلندری سے منی اور اصحاب کعب کی گوشت
 روٹی اور سیاہ میں غلامی غلامی نہیں عزت میں اور موت میں غلامی غلامی اور موت کے بعد نہ تپ
 شادی کیجئے نہ شادی میں چٹھے نہ اجار لاسکے اور لڑنے لوگ چٹے نہ تپیں اور خلائے شان ہوگا
 نہ تپیں سو سب جوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان میں اپنا دل کرتے
 ہیں کہ ایک شرع حدی قائم کرتے ہیں"

اس پر مولوی نعیم الدین کی بجائیت چکار یہ حیدر ساری لڑائی کی یہ وہ تو ہے نہیں
 کہ مردوں کے لئے تو شکر اور حقہ مالوں کے لئے تو شکر کوئی حرام سمجھتا ہے اور بعض فریب دہی
 ہے جبکہ ہر رنگ کی نیاز کے لئے اقسام اقسام طعام جس اور کھاوے مالوں کی تفصیل قرآن

شاہ عبدالرحمن صاحب کو قبول حق حضرت مولوی نعیم الدین کے حصہ سے نفرت تھی کہ ان کا گوشہ
 آخر گوشہ کو نہ کھلایا جاسکے۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو حصہ سے نفرت تھی
 بلکہ ان کو بہت نفرت آتی ہے اسی لئے ان کو بھی گوشہ کھانے والوں کے دست و پاؤں سے خصوصاً
 خارج کر دیا گیا۔ اسی طرح قبر پر نذر نماز سے ہانکے کو جو تقویٰ الایمان میں شریک ہو نامعلوم
 ہے۔ مولوی نعیم الدین کا جیلر فریب ساری جہلا کی حمایت سے ایصال ثواب جانا جس کو ان کا
 دیگر مدعی بھی لکھ جاتا ہے کہ کسی کو حصہ ہا حصہ ہے بلکہ سارا حصہ ادا وں من قاس اہلبیس
 کے قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دیکھئے تقویٰ الایمان فصل پنجم مسئلہ کی
 اصل عبارت یہ ہے۔

”ہر عجب وہ مالک الملک ادا وں من قاس اہلبیس کو دینے لگتے ہیں ان کی تمد نمازی کرتے
 جی کوئی کسی کی خبر سے جانا ہے کوئی کسی کے خانہ کوئی کسی کی چوٹی رکھنے کوئی کسی کی
 ہر ہی پہنچا ہے کوئی کسی کی شری ذات ہے کوئی کسی کا حقیر خلیفہ ہے“
 اور یہی حضرت شہاد ولی الشہد حضرت دیوی جرمولانا شہید مرام کے جواجد السالخ الملبیس
 سے میں فرماتے ہیں۔

خیر غریب بہرستان صحت کہ در اوقات	”ہر عجب وہ مالک الملک ادا وں من قاس اہلبیس“
عادات تقدیر نیا زہا کی شان خدا مان	عاجزی ہیں جوں اور عادات بیت خاں کی تہ
تجارت پر خرو لازم میگروا تہدیر رستاں	دینا زہا نہ وہ نام ہوتے ہیں میری ست بھائی
ہم در عادات حوالیش نسبت بگورستان	مردوں میں قبرستان کے مدعوں اور مدعوں کے
بزرگان و مجادوان آغا بچیں بھلے	ساتھ ہی ساتھ کہنے ہیں در بھوں و سیریش
آندہ گہوار و شیرینی و نقد و جنس نذر	نقد و جنس بلوچ نقد و سوز کے اس جگہ دینے
دینا زہا نہ بجا بیدار بیدار بیدار و لیر	ہیں۔ ادا وں من قاس اہلبیس کے کہنے کوئی
عادات شرکان است کہ نام لاشکان آب	ہوں کے نام پر بانی چاہتے ہیں اور سبب غیر
میتوں شاد و آسپیل را بنام غیر خدا	خدا کے نام پر مشہور کرتے ہیں۔ پیر
مشہور و مدد اند پرستان نیز آب	پرست ہیں بانی اہم عین دم کے تھے چتے
برائے نام حسین جی نوشند فانی و نذر	ہیں اور اس کو مدد نام کہتے ہیں۔ اور یہ
نام میگروا دین جی نمیند کہ نقد و کثرت	نہیں سمجھتے کہ نذر سوائے ذات حق تعالیٰ

لو تعالیٰ کہین مرام صحت
 پس حیف ہے مولف کی بددیانتی اور بے نیازی پر کہ مولانا شہید مرام پر تقویٰ الایمان
 میں ایصال ثواب کو شرک کہنے کا صریح بیان لگا کر اہلبیت رسالت سے عداوت کا
 موجب بنا دیا گیا۔ معاذ اللہ منہ۔ حالانکہ تقویٰ الایمان میں جس نذر و نیاز غیر اشد کو شرک
 لکھا گیا ہے تمام اکابر ائمہ فقہاء کرام و علمائے عظام سے شرک و کفر فرماتے ہیں۔ نہ ایصال
 ثواب نذر و نیاز دے۔ نہ شریک کر۔ مگر مولوی نعیم الدین کی یہی بیکی ہے تو خود اپنے اکابر سے
 پر اس سے بد چہاں نہ کفر و شرک مگر اسی گستاخی بے ادبی کا نذر ہوتی ہے۔

قولہ ۱۶۷-۱۶۸ اسی سلسلہ شریکیت میں صاحب تقویٰ الایمان نے یہ بھی لکھا ہے۔
 کہ برائی عورتی جو دنیا میں نہیں آتی ہے اس کو ان کی طرہ نسبت کہہ کر ملا نا ان کی شکار
 میں آکر لینا اور ہونے۔

اس کو شرک کہنا اجتہاد و عہد کی چہادت دیکھا ہی ہے قرآن پاک میں صد بار آئیں ہیں۔ لوح علیہ
 اسلام کی قوم نے جب رسول کو چھٹا یا ہم نے ان کو عرق کر دیا۔ دیکھی پشکار۔ کتب حدیث
 میں ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ خود صاحب تقویٰ الایمان بھی گستاخوں کی پشکار میں مبتلا
 ہو۔ اب تو اس کو یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ پشکار کا انکار بھی پشکار ہے۔ ظالموں کا پشکار یا ت
 ہر ادا وں کا انکار کر دے۔ اسی طرح بزرگوں کے توڑنے سے شیخ و اقبال منا بکثرت فصوص
 سے ثابت ہے اہل حق کی حدیث اور پر گز پر گز ہے۔ اہل کمال کی بدولت مینہ برسا یا جاتا ہے انہیں
 کی برکت سے دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اس کو بے دریغ خرک قرار دینا کسی بے ایمانی ہے
 اقول۔ یہ عبارت تقویٰ الایمان بھی پہلے باب توحید و شرک ص ۱۱ میں گذر چکی جس کا
 ہر کس اس فصل غیب میں لانا مولف کا بدیہ لفظی سے مغالطہ میں ڈالنا مقصود ہے۔ ورنہ اصل عبارت
 ناقبل سے یہ ہے۔

”ہر عجب وہ مالک الملک ادا وں من قاس اہلبیس کی بھرت دہی کی اس قسم کی تقسیم
 کرے جیسے اٹھ کام پر ان کی مدد ملے چھل کے دھس کر پکڑے ہم الملک دیکھ ان کا نام
 یوں ہے ادا وں من قاس اہلبیس کی تقدیر یا تو کہہ دے ادا وں من قاس اہلبیس کی بخشش دیکھ کیمت
 دہان میں ان کا حصہ گاہے جو کھیتی ڈھکی میں سے آئے پیچے ان کی تہا کہہ دے جیسے پکھام
 میں ہا دے ادا وں من قاس اہلبیس سے ان کے نام کے حوالہ فقہاء و علماء پران کا حوالہ ادا وں

اسی طرح مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں فرماتے ہیں۔
 پس مرد با ایمان را کہ مقتدر تاقیر و معز و مست
 از هیچ چیز جز از خدا ناید ترسید کہ سر
 گناہ عالم اسباب و مسببات بدست
 دوست بلکہ در حقیقت و در لے تاثیر او
 تاثیر نیست افعال او تعالی است کہ
 دیکہ یکدیگر شدہ میر و ندر باب دیم
 و خیال میسر ندادند کہ غلام موجب
 غلام فعل شدہ

ایضا مشافہ میں فرماتے ہیں۔
 انان چلے کہ نیکہ و مذکور گراں را با خدا
 ہمسرے کنند نام و گراں را مانند نام خدا
 بطریق تقرب ذکر سے نمایند از انجند اند
 کہ نیکہ و مذکور و نذر و قربانی با خدا
 گراں را ہمسرے کنند و از انجند اند
 کہ نیکہ و نام نہادان خود را بندہ غلام
 و عبد غلام سے گویند و ایں شرک و تسمیہ
 است و از انجند اند کہ نیکہ و مذکور و قربانی با خدا
 دیگرے لئے خوانند

نیر حضرت شیخ شرف الدینی بھی مستند مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 حصہ دوم صفحہ ۱۷ کے مکتوبات نمبر ۱۷ و کشم مطبوعہ اسلامی لاہور و شمسہ ص ۱۷ میں
 فرماتے ہیں۔

انبیاء و اولیاء و سلاطین و اسرارہ
 لو کہ چند ہی چیز خواہند کہ شود نشود
 و چند ہی چیز خواہند کہ نشود و شود
 صاحب ماسدولہ سلاطین و اسرارہ فرماتے ہیں کہ
 کسی بھی چیز یا چاہے جس کی ہر چیز اس پر
 ہر بات کسی بھی چیز یا چاہے جس کی ہر چیز اس پر

پس بر آنچه حکم کرده است رضا باید
 و آدم لیسیم باید شد و بندگی پیش باید
 گرفت چنانکہ بندہ را از سرگ چارہ
 نیست از بندگی نیر چارہ نیست خود کچھ
 خواست دوست بل جلالہ

مولانا غوث غلامی القی الہی الامام ربان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں فرماتے ہیں۔
 یا موحداں یا مصلحین دین

بیدا احد من الخلق شفی کل شیئہ
 الملوك و الامم الیك و السلاطین
 و الاغنیاء و الفقراء کلہوا سراد
 قد و مد عز و جل قلوبہ و بیدہ
 یقلیہ و اکلیہ دیشاہ

اور مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں فرماتے ہیں۔
 میں فرماتے ہیں

پس بیگویم من مالک نیست من ترا چہ
 و از مخلص خاد و شی کوں ای غلاب
 تحقیق و سائیدم من ترا شریعت را و
 تر سائیدم و موب لندہ کردم و تو
 ذکر دی او

اور بھی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب جواہر الیوم
 حنفی پر پس بریلی کے مسئلہ میں لکھتے ہیں۔

و ذکرہ و سچے ملک کے لئے صورت میں داد و جواب غلاب میں گزارا کہ اس کی نگاہ خود کو
 صل اللہ علیہ و سلم پر و اور پر جانے کی بجائے اس پر کہ جانے کا رسول اللہ رسول اللہ صلو
 فرماتے ہیں کہ تو مجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اسے حاصل ہر کس پر ہوا تھا۔ کیا یہ عذاب جبر

جلالہ اے ایمن الصفات الذاتہ
 وحی کا معنی ہے وہ کائناتی اور بیگونی
 للعباد معیت قدرتاً علویاً شفیقاً
 وصف الہاری شریع مجیدی ہمارے
 میں مرقوم ہے

جہاں تہذیب لغویۃً الایمان کی ضد و منکر میں کہیں لگا کر کیا جاتا ہے۔
 قولہ (۱)۔ یہ نہ دیکھیں گے کہ قرآن پاک میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ذکر اچھی کے ساتھ ملایا گیا ہے اور خدا و عصف کے ساتھ ملا گیا۔ آیت

خلافت میں کیا ہی عبادت کے آخر میں لکھا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ عین تو القوت خلافت
اس نایاب کو وہ آیات و احادیث دکھائی دے گی جس سے پیش کیے جانے والے کسی تصور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے تصور ہی نہیں ملے گا تاہم چاہئے کہ چاندی کے اشارے سے شق پر اس طرح
حکم سے غروب کے بعد پھر طلوع آیا اور شمس جی جگہ سے چل کر فرما کر دانا خدا صفت کے لئے حاضر
ہوئے ہیں سب کچھ باذن اللہ تعالیٰ حضور کے چاہے سے جو رہا ہے یا کسی اور کے یا دشمن
ہرین تمام معجزات کا منکر ہے حدیث و سنت و ساری حق جہاں اللہ صہ ہم نقل کر چکے ہیں
سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیائیت کہی رسول کے چاہنے سے کیا کہ ہوتا ہے۔ یہ کہہ کیا کردہ اور کیا
اوپر ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ایا کہ کسی نیاز مند کے منہ سے کسی خود ہم کی شائستہ
ہیں نہیں نکلتے۔ مگر ہمیں دہری کی زبان سے ایسے کے خاص حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ
و سلم کی شان میں نکلتے ہیں۔

اقول مولوی خیر الدین نے اپنی اہم فراموشی سے حدیث اول صحیح بخاری میں پیش کی جس میں
فراموشی واقعہ پہلی آیت قرآن پاک و مناقب و انوار منقولہ مولوی خیر الدین مذکور ہے جس کی
تفصیل صاحب فتح الباری سے واضح ہو چکی چنانچہ شرح اس حدیث کے فتح الباری شرح
صحیح بخاری پارہ ۶ صفحہ ۱۱۱ میں مرقوم ہے

خاستہ کا اللہ و رسولہ اعلا	و فرما علی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جی کر
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ	وہ اس کو اللہ اور اس کے رسول نے سوائے
و سلمہ قسمہ کا نہ کائنات سبب	اس کے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لہذا خوار فی الاسلام و صمیم عبا	نہ کرنا یا اپنے نفس کا کیونکر قاصب اس کے
بے قدر و بے ما خا مالاہ علی	مال پر نہ لگا سہم میں خود کیا ہی بدھری کے
رسولہ و اماہر کا متہ من	یہ اے ایک عظمت دی شہر نے اپنے قول کو اور
الفتا لحدود	مباح کیا است کے لئے قیوتوں کو

اسی طرح دوسری حدیث ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ایمان کے لئے اللہ اور رسول ہی سب سے
مشرقی ہو سکتے ہیں یعنی اللہ و رسول ہی کی محبت اور فرمانبرداری جنت میں کام آ سکتی ہے پس اس
تک کوئی دوسری محبت کی سوائے خیر الدین کے مولوی خیر الدین کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ
و رسول کو رادہ عطف کے ساتھ ملنے کا حجاز مواقیع خارجی ہے جہاں ممنوع و شرک نہ ہوا وہ جہاں

ممنوع و شرک نہ ہو جس طرح حسب احادیث مذکورہ و شہادت حق تعالیٰ میں خود مولوی خیر الدین نے
فیضان رحمت میں ممنوع و شرک پر لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرار دیا ہے ابدی معنوی مخلوق
کے ساتھ کہ اس طرح ہے۔ مگر یہاں بیعت شرک تقویٰ ایمان کی سند میں قلم طبع بدعت افعال شرک
کو لکھ کر نہیں ہوا اس سے بدلتا ہے اور معجزات حق تعالیٰ و خود فرما کر خود ہر تاہر بطور شوق عادت انبیا
علیہم السلام سے صلہ ہو کر ہیں ان کو شہادت رسول میں داخل مانا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ افعال
باعتبار حق تعالیٰ ہیں کسی نئی کلاس کے۔ ظہار میں ذہن ہر اختیار نہیں خود مولوی خیر الدین نے اپنی
سبب غیالی سے کلمہ حق باذن اللہ لکھا ہے کہ یہی کی قید لگائی ہے ا ح

— چاہئے حال میں صیاد عالم —
یہ منکر معجزات بتانا چہ معنی دارد۔ معجزات کا باذن اللہ تعالیٰ و باعتبار حق تعالیٰ ہونا سب کے
نزدیک مسلم ہے چنانچہ حضرت امام حمزہ الاسلام محمد خاں الی درمین کی نسبت خود مولوی خیر الدین
نے لکھا ہے کہ میں بھی اس حدیث امام حمزہ الاسلام لکھا ہے۔ اور ان کی احیاء العلوم کو مستند
مانا ہے۔ آپ احیاء العلوم کا سبب و الحجتہ و الشوق میں فرماتے ہیں۔

و نہیں ذلک باخلاق العبد	و نہیں ہے یہ میرا بندہ کے اعتبار میں
اور مولانا شاہ مجدد الحق محدث دہری نے تحفہ الایمان صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔	
و معجزہ فعل الہی است نہ مثل رسول زبراکہ	معجزہ اللہ تعالیٰ کا جس ہے رسول کا فعل نہیں
خرق عادت ہر معجزہ تعالیٰ از بندہ ممکن	ہے اس کے کلمات و افعال ہر معجزہ تعالیٰ از بندہ ممکن
نہا شد۔	بندہ سے ہر نہیں ممکن

نیز شاہ صاحب مصنف مدارج النبوة ج ۲ صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
معجزہ فعل الہی نیست بلکہ فعل خدا است کہ
یہ درست ہے ظہار و خود بخلاف افعال
و دیگر کسب الی ما زیدہ است و خلق از
خدا و خود معجزہ کسب نیز از بندہ نیست
پس معنی الی آیت نیست کہ دما
و نیست از رویت خود و دیکہ
اللہ و فی حقیقتہ

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فی تفسیر القرآن مجید ص ۲۹۹ میں فرماتے ہیں۔

افعال غارۃ خلوت تراشید معجزات
نایم بران باشند تراش از مجلس دیگر ہمہ
مقتدر قدرت اہی اندو بارادہ بجاو
او صادر شدوند اور عطاات و معجزات
ہیز بران میں شرمیت کہ موافق فرمائش
مکراں بیاید یا بعد از نظر اور ساند ملک
مستی و محبت ایمان غلطی کی کشتہ محقق ما
فرستادیم ترا بہ معجزات حق و دروہ صواب
و آنچه متغنائے حکمت است و آن آن
است کہ تو قدرت جبر کر کن ایشان را باین
نہم اھ

بلکہ خود خطاب مولانا شاہید خرم تقویٰ الایمان ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

اسباب غبار عدا لیا کے سرحد ہیز غرض حق و قدر علیہ واد و سہ ہے اور لوگوں نے انہیں
کے بڑے بڑے معجزے دیکھے ہیں سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب برہمگوں کو انہیں
کہہ دی ہے کہ حاصل ہوئی۔

نیر تقویٰ الایمان ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

مستجاب ہے کہ سرور کے لفظ کے مدد سے ہی ایک تو کہ جو ایک ممتاز ہو دہ کی کا حکم
دہر خود آپ جو چاہے سو کہے جیسے بادشاہ سوہ بات اندہ ہی کی شان ہے ان
صفتوں کو اس کے سوائے کوئی سرکار نہیں ہے اور دوسرے کہ مکتبی ہی ہو گا اور دوسرے
سے تہذیب رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم دل اس پر آئے اور اس کی زبان اور دہن کو پیچھے کیا
ہو تو کم ہو کر ہی اور گاؤں کا زمیندار مسلمان صفتوں کہہ رہے ہیں اس امت کا سرور ہے اور
سزاوار ہے قدرت کے لوگوں کا اور ہر تہذیب سے تاجو کا اور ہر رنگ اپنے ہر طبقہ اور ہر
حاکم اپنے شاگردوں کا کہ بڑے لوگ ان کے حکم پر آپ حاکم ہوتے ہی اور پیچھے رہ جاتے ہیں

کو کھنڈ کر دیں اس طرح سے جانتے ہو کہ سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک
ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ عالم ہیں اور لوگ
اللہ کی راہ سیکھنے والوں کے محتاج ہیں ان مسنون کران کو سہ سے چار کا سرکار کیا ہے
معاذ اللہ نہیں بلکہ سرور دہلی ہی جانتے جانتے امدان سے سب سے ایک بیرون کا ہیں
سرداران کو نہ جانتے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک بیرون ہی میں ہی تصرف نہیں
کر سکتے۔

پس ناظرین پر کلام اللہ کلام سے معجزات کی حقیقت اور تقویٰ الایمان میں خصوصاً مولانا
شاہید خرم کی روشنی میں اس سے معجزات کا ثبوت اور جناب شی کریم علی اللہ علیہ وسلم کی
تصرف اور مرتبہ کا ثبوت کی مانند واضح ہو کہ مولوی نعیم الدین کی ساری طبع سازی غریب
کاری کھن گئی، مزید برآں مولوی صاحب کے اہل حضرت پر علی کے ذوالمولوی محمد تقی
اہل خاں صاحب جو اس الایمان جسنی پر علی کے حلقہ میں لکھتے ہیں۔
میں جو مدعی ہیں اس کہ بے یاری سے مخالف درساں ہندو غصب سے کی ہزار برس کی طاقت
دور نہکت جلا کر خاک بناتی ہے۔

یزیدایتا برحق جسنی پر علی کے حلقہ میں لکھتے ہیں تمام انبیاء و مرسلین و ملکہ مقربین اس کے
خون سے پیدا کی طرح کا جتنے ہیں اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنی جگہ اعلیٰ ص ۱۱ میں
لکھا ہے۔

حضرت اقدس علیہ الصلاۃ کے علم کو ہم انہیں سے کمال نسبت نہیں دیتے کہ ان سے اللہ
ظہر کو نسبت ہے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں حضور میں کہاں خالق کہاں مخلوق و ممانعت
و مبادات کا تو نہ کہی کیا علم کہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم و عقل تلیل ہیں۔ تو کوئی
مستی نہیں رکھتے۔

اہل انصاف کے حاضر فرما لیا کہ نیاز مندوں کے ہی منہ سے شعور صاف خود سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان میں ایسے کلمے لکھتے ہیں، یہاں ہر جگہ کہ وہو جہا ساء
قولہ صلا اور اپنے بیرون اور دوسرے لوگوں کے لئے یہ سب باتیں ثابت کرتے ہیں کہ
ثابت کا حضور کے لئے شرک جانا ہے اور اپنے لئے صرف حق و مستقیم صلا
و سبب ہمیں مشرور و مطہر و شائستہ حق و دروہ و شائستہ شدہ و تہذیب حق و قد جہا

کلی لغوی کرم اللہ وجہہ کا یہ اختیار یا کہ قلب عرش ابدال بنا تا سلطنتین و دیا ان کے ہاتھ میں ہے۔ معاذ اللہ عنہ۔

اس پیمانہ ہندی اور علم کا کچھ شکا ہے جس کو شریک بھی اس میں ذکر نہیں۔ بلکہ اکثر سلاسل ولایت آپ کے واسطے سے منسوب ہونے کی اس میں تصریح و تشریح ہے نہ کہ ان کا اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے حق تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اسی طرح اہل سلطنت و اہل امت میں جس کے کسی میں طرح ہر حدیث میں آپ کی شان میں ماحضہ عمل الحدیث وارد ہے۔ مگر حکمت حق تعالیٰ آپ کی آل اہلہا میں خلافت و سلطنت کا جو ظہور نہ ہوا اس کے مقابلہ میں بتجلیہ آپ کو تمام کمالات تمام درجوں کے منصب و نہایت کے تاج سے سرفراز فرمائے کہ ان میں سے کسی میں موجود ہے نہ کہ جسے اہل کمال دہیت و خلفاء شاہان عادل آپ کے لشکر میں مشورہ ہوں گے۔ یہ حکومت میں فضائل و مراتب کے علیہ ہیں در تفریح ایمان میں اظہار الوہیت و قدرت حق تعالیٰ اور ذات جہدیت کا بیان ہے۔ لہذا تفریح ایمان میں یہ وہی خاص توحید ایمانی صالحت کی سہارک رک ہے جس کو خود مولوی شمیم الدین نے بھی فیضان رحمت میں نہایت باری تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسدات ان کو داخل شرک کہل ہے اور یہاں اس کو حیدر مشیت سے معرفت ہو کہ تفریح ایمان کی ضد میں شرک کو جائز کہل ہے جس سے قولہ خود مولوی شمیم الدین کو قطع نظر تفریح کے شرک میں گزرتا ہو تا پڑا۔ اور جس طرح تفریح ایمان میں وہ باب توحید حق تعالیٰ کے محمد و علی کا مختار نہ ہوتا بلکہ وہ ہے جس کی تائیدات مولوی علی علیہ السلام کے جوہر میں مفصل مغلن لیکن بجا الشہادہ بعد لہر صاحب روح محمد شہادہ عشریہ سے گذر چکی ہے اس کی طرح تفریح ایمان خصوصاً باب و تمہید الا یحییٰ ذکر الصالحات و اہل البیت و فی اللہ عنہم میں فضائل و جہد و صفات و کمالات انبیاء و اولیاء آل و اصحاب ملکہ میں۔ ہر کتبہ مکتبہ و اردو۔

خامس اکا اصلاح

قولہ صراط مستقیم کے مقابل میں لکھا۔

ارباب میں مشاصب و رفیعہ نازدن	ہاں بیٹے صاحب کے روگ عالم شکل و عالم
مطلق نہ تعریف عالم خیال و شہادت	شہادت میں تعریف کرنے کا اختیار کافی رکھتے ہیں
میں ہاں شہادت کی بابت اولیٰ کا یہ حق ان کا ہے	لہذا مطلق میں ان پر شہادت و علم و اہل کو
دانی و مدد کو قیامی کمالات مابین خود	حق ہے کہ تمام کمالات کو اپنی طرف نسبت

نسبت نزلت و مقام ایشا زامیر مدد گویند۔ ہر کسی کو جس سے درج تک ہادی کرنا عرش تا عرش سلطنت است۔ سلطنت ہے۔

یہ دہی اسمیل ہے جو تفریح ایمان میں حضور مدد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتا ہے کہ وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور ان کے چاہے سے کہہ نہیں سکتا۔ اعدان کی نسبت ایسی عقیدت کہ ان کا اصل شرک قرار دیتے ہیں۔ یہاں مراد مستقیم میں دلیا کے لئے تعریف تمام و اختیار کامل ان کو اور یہ کہہ کر قبول خود شرک ہو گیا کہ ان کا حق ہے کہ وہ تمام عالم کو اپنی سلطنت بنائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عباد بد تعصیب کو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام ہی کی ذات پاک سے ہے۔ تاکہ اللہ اسو

اقول۔ اولاً یہ عبارت صلا بھی آیت عدم مؤثرہ صلا تا بعد املیٰ مہرم کی ہے ذکر و لایا شہید مہرم کی خلاف شہید بد تعصیب خائن مغر کی کتاب نے وہ نا شہید مہرم کی طرف بتیانا گا کہ اگر شرک قرار دیکر عہد الدنیا و الاخرہ کا اپنے آپ کو محدود بنا لیا کیا اصل مضمون ان کا اکابر دلیا۔ ماحضان حق کی شان میں ہے جو ہے احوال سے توحید حق تعالیٰ شہاد میں قالی ہو چکے ہیں چنانچہ اس مضمون کو اوپر سے ملا کر ان کے احوال میں ملاحظہ فرمائیے جس کا ترجمہ عرب و فیل میں

قطع نفق اس لئے شد سے کہتے ہیں اور ان تمام کو اپنے قسم حقیقی درجہ کے تحقیق کا سمجھتے ہیں خدا اپنے ہاتھ کو ہاتھ نہیں دیتے اور اپنے سر کو ہاتھ نہیں خمال کہتے اور ان کی شمت و حرکت اور ال دمال اتمام اسباب دنیا کو حضرت حق جل شانہ کا سمجھ کر ہرگز کسی قسم کا مہر و سر اند نہیں کرتے اعدان کے عہد کے میں مہر و صفات حق ہمارے کے مطابق کسی قسم کا مدینہ و تصور نہیں کرتے اور ہر دوسرے کو دلیا اور معاش کی طرح سے گنہگار۔ ہرگز خیال میں نہیں کرتے کہ انہیں وہ عہد میں طرح حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ ایسے بندوں کے حق میں فرما ہے کہ میں ان کی آنکھ کان زبان و طبع ہم پر جا آؤں جس سے وہ دیکھتے سنتے بکھڑے ہوتے ہیں اور جب یہ معنی میں اعدان ہاں جس سے جبری بے تعقل اس کے دل کے مددگار ہیں ہر حال میں اعدان کی طبیعت کی وہی مستحکم ہو کہ مدد حق ہے اور تمام کا مدد ہے اور وہ اس پیمانہ ہے تو ماریت میں اس کو ہرگز دیکھ کے کہہ کہہ کر مدد حق میں کھیر طرح و شام حق کی الا قطع ہتے ہیں طبعین کو تمام رعایت سے ممتاز کر کے جیلہ خاص کے خطاب سے اسے منصب فرمائے میں میں ہی طرح جیلہ خاص کی مہادت مطلق تعریف کے متراج اسباب عامہ واری و غیر وہ اپنے مولیٰ کی ہونے

اس کی تمام عظمت کو اس طرف نسبت کیا ہے مثلاً چو عاصی بادشاہ ہندوستان کو چیتا
 ہے کہ کہہ سکے کہ عظمت ہماری شہر کا بل سے لے کر سمندر کے کنارہ تک ہے اس طرح
 صاحب ان مراتب عالیہ اور صاحب رفیعہ با عزت مطلق تعریف کو لے عالم مثال اور شہادت
 کے ہوتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے ولی الایدی و الانعام کو کہتا ہے کہ تمام کلیات
 کی ہی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو چیتا ہے کہ کہہ دیں کہ عرض سے عرض تک عظمت ہماری
 ہے و عسیٰ اس کلام کے ہیں کہ عرض سے عرض تک عظمت ہمارے سر کی ہے نیز رعایا
 چہرہ کی طرف نسبت فرمادی ہے کسی پیر کو ہمارے ساتھ خصوصیت ہوئی ہے کہ وہ پیر
 طرف منسوب ہوا اس کے سوائے میری ہماری طرف منسوب نہ ہوں ماضی عالم بالانصاف
 پس تا طریقی کلام علیہ عبارت کی کاٹ چو : خط کشیدہ میں مولوی نعیم الدین کی بددعا
 اور غریب دہی کو بلا سطر مائیں کہ اصل عبارت میں بھی بھائے لفظ کلیات کے کلمات
 پیر ترجمہ میں یہ تحریف کہ تعریف کر کے کا اختیار کمال رکھتے ہیں جو اس میں اس طرح ہرگز نہیں ہے
 اصل میں لفظ ماضی مطلق ہے جو بلا ترجمہ چھوڑ دیا گیا تاکہ حوام میں غریب پند پیدا ہو سکے کہ
 اس کے معنی اجازت مطلق کے ہیں تاکہ ملک میں شائد ہی کو اختیار کمال حاصل ہے نہ کہ
 کسی دوسرے کو وہ اپنی اجازت و حکمت سے جس کو جس قدر چاہے ہے عطا فرما سکے و ماضی اقصیٰ
 ان یشاء اللہ رب العالمین فی الواقع مولوی نعیم الدین کے زعم باطل میں و بدیدار گذشتہ نگاہ
 متفق اور کے اختیار کمال ہونے کا حقیقہ ہے جو ہرگز اس عبارت سے نہیں ثابت ہو سکتا
 بلکہ اہل اللہ فارغ حق کو مل متالی و شہادت میں علی حسب حالات و مرتب کشف
 و سیر کی اجازت مطلق عطا فرمائی جاتی ہے مہذب اس میں وہ بلا اجازت اور بغیر تعریف کی
 قدرت و اختیار نہیں رکھتے اور یہ سب امور نفسیات ہیں نہ کہ قطعیات و اعتقادات پس اس کے
 اول و آخر عبارت کو چھوڑ دیا گیا جس سے یہ چرچا کرتے ہیں کہ عالم کو اپنی عظمت بتانے کے کیا
 معنی ہیں کیونکہ یہ رموز تصوف ہیں چنانچہ تصنیف را مصنف کیو میداند مقولہ مشہور ہے کہ
 سلطان اس میں خود تصدیق ہے کہ معنی اس کلام کے یہ ہیں جو تفسیر میں اس بیان کی خود وادعائے
 میں مرقوم ہے پس تفسیر الایمان میں شیت حق تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی شرکت مشیت کو جس طرح حسب احادیث و اقوال نامہ علماء نے کلام شریک قرار دیا گیا ہے
 اس طرح مولوی نعیم الدین نے فیضانِ حجت میں ان کے ساتھ رسول کی مساوات ماننے کو

شرک قرار دیا ہے یہاں اس کے لئے بقول خود اپنے شرک ہونا لازم آیا و نہایت
 نہیں کہ شریک مولوی احمد رضا صاحب بریلوی بنی اس شخص سے کہنے میں خدا انسان کو
 لفظ کتب پر ایک گویا اختیار کیا ہے اس کے سارے افعال مولوی مولوی ہی کی گئی قدرت سے
 واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ جس کے ارادہ و مقرر کے چلے مار سکے
 نیز مولوی صاحب بریلوی مقولات احمد چہارم حسن پریس بریلی کے مکتب میں لکھتے ہیں
 صاحب مبارک ہی طبع الصدوق و السلام کی عظمت کو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی حجت
 رب العزت جل جلالہ سے غیر خدا ہی ہو عطا ہی اور فنا ہی کو غیر خدا ہی سے نسبت
 محال ہے
 مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب جو اہل البیان کے ہیں
 لکھتے ہیں :
 حاسد ہدایت مقرب فرشتے اور اور اس میں میر شہادت خود ہی اور عاجزی سے مرعوبانے
 اور ادب اور اعتدال کے وہ نظم سے بدگیا ہوا لکھتے ہیں :
 اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنی مکتبہ الحدیث میں لکھا ہے
 مدحہ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدح کو ہم انہی سے کوئی نسبت نہیں دہ کر کتاب
 سے اور تعریف کر سند سے جرت نسبت ہے وہ بھی بیان تصور نہیں کیا خالق اور کیا مخلوق
 مراحت و مساوات کا ذکر کریں کہ ہے علم انہی کے صورت ہم مخلوق کے علوم حق نہیں ہیں
 کوئی پستی نہیں رکھتے :
 پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی کہ بقول خود خدایا
 تقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عہد عداوت و دشمنی ہوگی معاذ اللہ
 من خبیث قذافی و عقابہ :
 قولہ مکتبہ اس صراط مستقیم کے صلا میں لکھا آکا بر اس طریق و دروہ ملائکہ و برات
 اور کہ در تدریس و تدریس ملاطی المہم شدہ و ما جراتے آں میکوشد متعدد اندر یہ ساس
 محدثین و شبہ و کوہد برات اقامہ میں داخل کیا اور عالم میں تعریف ان لیا عرض بقولہ لا یامان
 کہ بطلان حلیہ کہ لصوص ہر کو سے ظاہر ہے جو مصنف کے کلام سے بھی واضح ہوا
 اقوال مہملہ صراط مستقیم صلا میں عبارت بالحد انما یمن طریق و اکابر اس فرقہ اور

۲۲۲

مروء الخیر ہے۔ نہ کہ کسی طرح جو لغت میں سامعین کے لئے لکھا گیا ہے اس میں کوئی سائنس
 مان لینے کا پتہ نہ ملے گا۔ لہذا ان کا براہی تو یہ ہے کہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جو کہ بعض اوقات
 سنت میں واضح القدم عادت کا مل غلق اللہ کے نام ہادی اہل طاعت، انقلاب واداد و طہر
 سے موسوم ہیں۔ سنو اکبر اولیاء عظام جو اس دار عالمی سے گئے گئے، مولوی نعیم الدین کی شریک
 پر غصہ ہے کہ اس کے بعد کی عبارت جو اس سے ملتی ہے چھوڑ دی جائے۔ یہ کہ جس احوال میں کلام
 حوالہ لاکر عظام قیاس باید کرد، اور یعنی بعض طرح لاکر تدبیر امور پر مامور ہیں، اسی طرح یہ اکابر
 میں ہدایت غلق اللہ پر مامور ہیں ان میں بڑی فضیلت اور سترہ دے حکومت اور شہداء ہیں۔
 محدث صاحب الہام ربانی کو کہتے ہیں جن کی طہرت ذاتی انبیاء علیہم السلام کے شاہجہاں یقین
 سے ہوتی ہے اور شہداء کی پاک طہرت قرآن کے تعلیم کے ساتھ تہذیبی طہرت ہے۔ پس ایسے
 نفوس طہر حق تعالیٰ کی جانب سے مثل ان لاکر عظام کے جو تدبیر امور عظام پر مدار اعلیٰ سے تعلیم
 و امور میں غلطی کے چند ہوتے ہیں اور ان امور کے اجر میں سامعی رہتے ہیں اور انھیں
 عراط مستقیم ملتا۔

یعنی توحید مانع اور اتحاح سنت اور طبع و قیاس و رسومات شرک و بدعت گرد پستی وغیرہ
 میں غلطی والہ کی تربیت کئے گئے کہ شاہان و مہر و فہم ہیں اور تمام راحت دہیں گے۔ ان
 کے ساتھ حق تعالیٰ کی حمایت و نفرت شامل حال ہمیشہ ہے گی چنانچہ حدیث میں وارد ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم	من اراد ان يخلص الى الله فليخلص الى الله
لا يزال طائفة من امتي منصورين	بما كانوا عليه من امر الله و امره
لا يضرهم من حذوهم حتى تقوم	الامة و ان كانوا في الدنيا
الساعة قال ابن المديني	هو
اصحاب الصلوة و الصلوة و الصلوة	و الصلوة و الصلوة و الصلوة
وقال ابن ابي عمير	هو
و الصلوة و الصلوة و الصلوة	و الصلوة و الصلوة و الصلوة

و ان شاء اللہ تعالیٰ محدث و ملوئی و مدارج النور متبع اہل علم میں فرماتے ہیں۔
 و ابوال اہل علم اندو ام احمد گفتمانی
 اگر صاحب حدیث تھا خدشہ نہ ہو کہ ان
 نے فرمایا ابوالا صاحب حدیث و اہل علم حدیث

۲۲۳

اشیاء
 اسی طرح ملنے کلام نے بھی اپنی قابلیت سے اللہ تعالیٰ کے فیض میں اس کی تفصیل فرمائی
 ہے۔ یہ کہ اگرچہ شایان نبوی صل اللہ علیہ وسلم کے گور و سلاطین پر ستموں و مجرمین کو جو
 غیر اللہ کو حضرت علی اکبر و حامی۔ نصیب نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب بریلوی کے والدین کو
 احمد علی خان صاحب سرور القلوب فی ذکر المصوب مطہر و لو کشور و مشلا میں لکھتے ہیں
 "و فی امیری است کا ایک گروہ خدا کے حکم پر عیشہ قائم ہے گا۔ انہیں نعمان دہیہا کے گا۔
 جو ان کو چھوڑے گا۔ اور ان کا خلاف کرے گا۔ چنانچہ کہ خدا کا حکم آئے گا۔ اور وہ انہی
 حال پر قائم ہوں گے۔"

مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت جہد سوم الو اعلیٰ پریس آگرہ کے صفحہ میں لکھتے ہیں۔
 "یہی ایک حکم ایک خالق ایک مبدی ہے۔ رب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس
 نے عام اسباب میں ممکنہ کو تدبیر امور پر مقرر فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ مددجات عوام
 الغرض بقدرت الایمان کے مقصد توحید کے جوئی کی تائید جس طرح کلام ربانی و احادیث
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم و السلام سے صراحتاً واضح ہے اسی طرح توحید الایمان مددگیر کتاب
 معصوم مولانا شہید مرحوم صراط مستقیم منصف امت فتویٰ مسلک فقہ و فیر ہم سے فضا علی
 و جماعہ اوصاف و کمالات حرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام و مجسم
 شہ شریح و لبط حسب القوس مریخ ظاہر ہیں۔ حق شاد قلیط اللہوا۔
 حاصل یہ کہ مولوی صاحب نے اپنی بے سمجھی سے عبارت و صراط مستقیم میں حضرت
 اکابر و مکرر شنگان کے تعریف کا، تمام مولانا شہید مرحوم پر لگا دیا ہے۔!

کسی شخص کو شہنشاہ کہنے کی ممانعت
 قولہ صراط مستقیم و توحید الایمان
 اسلام میں کسی مخلوق کو شہنشاہ نہ کہتا۔ جس شرک
 بتایا ہے۔ اور وہ اسلام اس کی تفسیر اس طرح کی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ
 اللہ ہی کی شان کے لائق اوصاف میں پایا جاتا ہے۔ اور کسی کو نہ کہجے جیسے بادشاہوں یا بادشاہ
 مالک سارے جہان کا توحید الایمان کا یہ معنی اس کی عقل کی ہونے کی حدیث میں نہیں ہے
 حدیث شریف کی طرف اس کی نسبت کر دینا حق و سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے
 حدیث میں یہ شہنشاہ کہنے کو شرک فرمایا مالک کہنے کو نہ کہجے من مکررات سے حدیث شریف

انسانی طرح مراقبہ شرح شریکۃ لافانی تارسی و مصری نام و بیانی میں مرقوم ہے۔
 دینی (الحکم) دان (الحکم) صفت صفحہ بدلا بخداوندی خود را لیلہ الحکم
 ہی منہ یبذل الحکم والیہ بذتی الحکم لہ الحکم والیہ ترجعون۔ لا
 را الحکمہ ولا یخلو حکمہ عن حکمہ و فی اطلاق الی الحکم علی قیود یوہر
 الا مشرق الی و منہ علی الجملة

نیز اشترکات شرح مشکوٰۃ مجدد بلع صدہ میں مولانا شاہ مجددی محدث دہلوی رحمت
 حدیث تعجب الامام میں فرماتے ہیں۔

و تفسیر واد نام حکم ہا کہ مال است و حکمت
 و حکمت مگر اشارت لسانی لا۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ صفت میں فرماتے ہیں
 بجا آورد حکم جسے است کہ او شایان
 حکم ہا فی است و لیاقت حکم مانی و رفیع
 او شایان نابید۔

پس، عادیث، اور اکابر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے جس کو خود مولوی نعیم الدین نے مستند بنا کر
 اس شخص پر کیا کہ سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو شہادت اور ایک جہان کہتا، اور ابوالحکم نام رکھتا
 منصور و مومین شرک و باعث غضب حق تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ یہ صفت خاصہ جناب باری
 تعالیٰ عز و جہ ہے۔ عادیث اور کلام شاریین سے انہی جہالت کفری کی ایک ہی شاخ لگائی
 ہا تاکہ نہ شہادت کہے کہ شرک فرمایا نہ ابوالحکم نام رکھنے کو شرک فرمایا نہ معرفت فرمالا، مگر
 جناب باری پاک ڈالنے سے کم نہیں کہ خود خدا انسان کی طرف ہوا کہ اپنے ہی ان پر اسے خود
 مولوی نعیم الدین نے لکھا کہ حضور نے غایت ادب کی تعلیم فرمائی کہ حکم اللہ ہے حق ابوالحکمیت
 کیوں رکھنے کو ہوا تو جب حکم خدا اس اللہ ہی ہے۔ تو پھر ابوالحکمیت حکم کا باب بھی کہلائے مگر حق
 کہن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ما لغت میں ہی اسعد علی باعث شرک ہوا۔ اور اگر مطلقاً اس کے
 بخل خود کسی کا نام ابوالحکم رکھنے کے جواز کا صراحتاً سے استدلال صحیح و جہر ایمان ہے
 تو اس کے ترک میں پھر غایت ادب کی تعلیم کے معنی یہ ابتداء بطاقت اللہ ہوا جس کے
 حکم نام بدل دینا حکم صدیق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم واضح ہو چکا ہے

ان آیت قرآن پاک میں ہی معلوم من اللہ علیہ وسلم کو امت کے لئے حکم خود فرمایا
 مطلقاً خود حق تعالیٰ ہی کا حکم تھا حق تعالیٰ جو ایمان ہے کہ کسی کو اس کے کو اپنا نام ہی حکم مقرر
 کر لینا چاہئے یہ امر خود تقویٰ الایمان کے باب دوم مسئلہ میں مفصل مرقوم ہے
 فان الله تعالى تبارک و تعالیٰ لا یزید فی
 حقیقۃ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ
 خود کہ تبارک و تعالیٰ انفسہ فی حق
 رسماً خصیصک و تسمیۃ تسمیۃ
 یعنی پہلے سے اور قبول رکھیں ان کو

فہم یعنی جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے یا رسم اور عادت کی بابت لوگوں کے آپس میں
 جھگڑا اٹھایا کہ کتا ہیوں کیا چاہیے دوسرا کہتا ہیوں نہیں یوں کیا چاہیے ایک دعوئے
 کرے میرا ہے دوسرا کہے میرا ہے کوئی کہے یہ کام یا رسم یا عادت بد ہے کوئی کہے مکہ ہے
 تو اسے وقت میں چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو متفق بدین اور حکم خود
 پھر جو حکم حضرت فرمادیں یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے
 موافق ہو خواہ خلاف جان و دل سے خوش ہو کر قبول کرے اور وہاں پس تب سہماں کا دھوئے
 سچا معلوم ہو اور جو شخص غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضعف اور حاکم نہ بدے یا حضرت
 کے حکم سے دل یا خوش ہو اور حکم کو نہ مانے اور حرج و چرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ بلکہ
 کافر و منافق ہے ظاہر اس آپ کو پھر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں کہتا ہے پھر
 حضرت کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہیں ہوتا۔ اور دل میں خفگی اور غمی
 لاتا ہے۔

پس خدا را انصاف کہ مولوی نعیم الدین کا اپنے گھر میں مسلمان مشہور ہیں کے
 ماہلوں میں مولوی کہتا کہ کہتا کہ تقویٰ الایمان دے کو قرآن پاک کی کسی مخالفت ہے
 کہتا ہے کہ حکم بانا شرک الخ بعض ہفوات ہے سرور ہے جو ہرگز ایک حرف بھی تقویٰ الایمان
 میں نہیں ہو سکتا ہے لغت اللہ علی الصلاہین الملقون علی ہذا دوسری آیت سورۃ انعام
 و بیان نزاع زمین میں بطریق حکم خود فرمایا حکم حق تعالیٰ کا لشرط عدم مخالفت سرور حق
 حق تعالیٰ کے حسب آیت قرآن پاک (سورۃ النسا)

[illegible][illegible]

مِنْ مَرَاتِلَ دَلَّتْ قَدْ لَقَعَتْ قَبْلاً
ثَبَّتْ كَلِمَاتُهَا نَارُهَا كَلِمَاتُهَا كَلِمَاتُهَا

بَلَعَتْ بِرِثَانِهَا

اور بار ۲۵ سہ سو خدی میں فرمایا۔

ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
وَكَيْفَ يَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ صریحاً فرماتے ہیں
ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
ما کُنْتُ تَكُونُ مَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ

اسی طرح مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ صریحاً فرماتے ہیں

وَدَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو
الِشَّانِ رَاغِبٌ حَاصِلٌ لَمْ يَكُنْ
مَعْلُومٌ دَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو
مَعْلُومٌ دَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو

اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق

اور پک سورہ انعام میں فرمایا ہو دیکھو حق میں
وَعَلَّمَ نَحْنُ مَا كُنْتَ تَكُونُ
اباؤ گھر۔

اور بار ۲۵ سہ سو خدی میں فرمایا۔

عَلَّمَ نَحْنُ مَا كُنْتَ تَكُونُ

اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق

وَقَدْ دَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو
الِشَّانِ رَاغِبٌ حَاصِلٌ لَمْ يَكُنْ
مَعْلُومٌ دَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو
مَعْلُومٌ دَاخِلُكُمْ شَرِيحَةُ بَدْوِي دَوْدُو

اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق

اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق

اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق
اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق اِسْ اِگر مولوی نعیم الدین کے رحم باطل کے مطابق

الْمُتَّقِينَ كَالْآلَةِ الْعَرْشِ الْمَرْفُوعَةِ
خُشْيَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ لَكَ كَرَمٌ

اور فرمایا پارہ ۱۰ سورہ لقمان میں
كَذَلِكَ اللَّهُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
ملا ہے کہ اللہ نے لے لے بھیجے گا

اور فرمایا پارہ ۱۱ سورہ لقمان میں
خَالِصًا نَفْسًا نَقِيبًا وَنَافِلًا
"خالصہ و نافیہ و نافیہ و نافیہ"

ایضا فرمایا پارہ ۱۲ سورہ لقمان میں
فَقُلْ رَّبُّكَ الْأَعْلَى
و سو کہہ دیجئے کہ اے اللہ تعالیٰ

اور فرمایا پارہ ۱۳ سورہ لقمان میں
وَلَا أَقُولُ لَكَ عِلْمٌ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"اور میں نہیں کہتا کہ میں نے تو کو علم دیا ہے یا نہیں تو نے"
وَلَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ

ایضا فرمایا پارہ ۱۴ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۱۵ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۱۶ سورہ لقمان میں
كَذَلِكَ الْكُتُبُ وَالْهَادِي إِلَى الْغَيْبِ
"وہ جتنے کتابیں ہیں اور کلمہ کا سب سے"

اور فرمایا پارہ ۱۷ سورہ لقمان میں
وَلَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"اور میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۱۸ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۱۹ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۲۰ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۲۱ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۲۲ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۲۳ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۲۴ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۲۵ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۲۶ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۲۷ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۲۸ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۲۹ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۳۰ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۳۱ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۳۲ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۳۳ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

اور فرمایا پارہ ۳۴ سورہ لقمان میں
فَقُلْ لَكُمْ فِي الْأَشْيَاءِ كَلَامٌ
"اور اللہ تعالیٰ اس پر چھ بات کہتا ہے کہ اس میں کلام ہے"

اور فرمایا پارہ ۳۵ سورہ لقمان میں
وَمَا أَفُكِّرُ الْغَيْبَ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ
"و میں تو کو علم دیتا ہوں یا نہیں تو نے"

پس یہ کہ شہر میں صاحبِ خانہ کی فرمائشیں ہیں
وہی دوا ہے یہاں بھی
معاملہ کا افسر علیہا
لگان
جس کی طرف سے یہاں دفت میں ہیں
ستھان میں

اس حدیث کی تشریح کہ اس مختصر صلح نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا
گزر چکا ہے۔ دیکھو صفحہ ۴۲

واقعات پر دلیل میں ہے۔ چنانچہ واقعہ شہب معراج انہی پر شاہد فعل ہے کہ بیت المقدس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشراف کے بعد انہوں نے جماعت انبیاء علیہم السلام کو دیکھنا ان سے ملاقات کرنا یا بیت نہ کرنا اور انہیں امور شاہدہ میں آپ کے تھے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو جب قریش نے لکھ کر کے واقعات لسانیات مفصل بیت المقدس پر سوالات کئے تو آپ ان کے جوابات میں منکر و عین ہوئے چنانچہ مشکوٰۃ ۵۱۹ میں یہ حدیث صحیح مسلم سے نقل ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	معاذ اللہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
لقد سیرت فی الحسم وقریش	تھکا ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تسعی فی ممرای فانی	ایک سو بار گھومنے کے بعد میں نے قریش سے
عن اشیاء من بیعت المقدس	میرے سوال کیا میرے جاننے والے ہیں مگر ان کی
لہو الثبتہا فکویت کربا ما	میں نے متحضر رہا کہ اس کو پس منکر ہوا میں اس کو مرد
کویت مشدہ فرفعہ اللہ فی النظر	کس کے مثل نہیں دیکھا میں نے اس کو اٹھ کر
الیہ ما یسألونی عن مشی	فائدے میرے سے بیت المقدس کو کہنا تھا
الا اتبعتمہ المحدث	میں اس کی طرف ہو کہ کہہ دوں کہ تھے کس
	تھے کاجہ سے میں خبر دیتا تھا ان کو

نیز مشکوٰۃ میں دیگر صحیح بخاری پارہ ۵۱۷۵۱۱۱۱ اور صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۱۱۱

عن حیان بن اسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حیان بن اسلم رضی اللہ عنہ
یہوں لما صکتہ بنی قریظ	بنے کہ انہوں نے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فمت فی الحسم فوجی اللہ فی	سہم سے فراتے تھے میں بیت المقدس کے لئے
بیتہ العید قدس فطفت	کرا تھا میں علم کہ میں ہی لکھ کر بیت المقدس کے لئے
اخذہ من ایا ملہ وانا	بیت المقدس کو میرے لئے لکھ کر لے گیا تھا
نظر الیہ	اٹھ کر میں نے اس کو دیکھا

مولا شاہ عبداللہ محدث دہلوی راضی اللہ تعالیٰ عنہ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۱۱

خبر مقتوت واسئلک جیلک
وخطبہ من حیث فکال رسول
یقر بنی الی حدیث فکال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا
حق وصدق سوا کوا تعلموها
لدا کا احمد بن حنبلہ وصال
ہذا حدیث حسن صحیح سالت
محدثین عن حدیث
مقالہ حدیث صحیحہ

پس حدیث ۱۱۱۱ میں ایک ہی واقعہ خواب کی تفصیل ہے جو انبیاء علیہم السلام کے حق میں خواب بھی وحی ہوتی ہے چنانچہ مولا شاہ عبداللہ محدث دہلوی راضی اللہ تعالیٰ عنہ ج ۳ صفحہ ۱۱۱۱ میں اس امر کی تصریح کرتے ہیں نیز مدارج النبوة ج ۱ صفحہ ۱۱۱۱ میں درویشانے انبیاء و صلوات اللہ علیہم و آلہم و سلم فرماتے ہیں کہ وہی امت بخلاف غیر انہاں

اسی کہ تعبیر خواب بھی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نبی بوجی ہوتی ہے مدارج النبوة ج ۱ صفحہ ۱۱۱۱ میں مرقوم ہے بلکہ یہ نبی و انہام نہ

پس اگر اسے مشاہدات خواب میں ہر امر اور ذرہ ذرہ سے حصول علم ہوتا ہے لے کافی ہو جائے کہ تو ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و منزلت نہ رہی یہ تو خواہاں کے انبیاء علیہم السلام میں ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بات عالم کی سرگراں جاتی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی کے لئے وہ امور تمامہ مستطوری ہیں پھر اس خواب کے آخری حصہ حکام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب تعالیٰ عز و جل کے حضور میں چند امور کا سوال و جواب کیا جاوے گا جس میں دلیل واضح ہے اگر وہ تمام اسباب عالم خواب کا علم نہ ہوگا تھا تو فری اس طبقہ و عام کی خواہش پر معنی دار ہے یہ حدیث تو جناب مولف کی بیانات

باب ہفتم فی موسیٰ و ہارون علیہ السلام
 لعین قبل بحمدہ ۱۶۱
 سے واضح ہے حتیٰ کہ خبر واقعہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب میں مذکور ہے کہ وہ اپنے نبی کے ہاتھ
 میں جو بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بھی مگر قبل از وفات ایک جہات دن کے ہوتے
 وہی آپ کو اطلاع دی جا چکی تھی تو آپ نے فرمایا آج کی رات صلی اللہ علیہ وسلم ہوا چنانچہ فتح الباری میں
 صریح بخاری بارہ اہل کتب میں مرقوم ہے۔ و رسالہ الخیر الی السیدۃ خاتمیہ قبل
 بعد وفاتہ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 و علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 علی ابی و کنی علیہ السلام و قبل و علی الخیر و علی صبیحہ و علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور اشترک اللہ علیہ وسلم شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۱۸۱ میں مرقوم ہے
 کہ بعد از وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اشترک ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم
 اور تفصیل بطریق انبیوت ج ۱ صفحہ ۱۸۱ سے و ج ۲ صفحہ ۱۸۱ سے قبل آیات قرآنہ قریب ہی
 گذر چکی ہے۔
 پس اس واقعہ سے دو امر ثابت ہوئے اولاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 میں سے خبر ہو چکا اگر وہ حسب حدیث و روایت نبوی کے جانتے تھے کہ تمام اشیاء عالم
 کے لئے وہ خدا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق علم و طاقت فراوان کیا ہے تو پھر خبر پہنچنے کے کیا مصلحتی
 تا قبل ایک شبہ زرد و وفات حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی محض ایک سرچوٹی میں وہی
 کا تارل ہونا اس پر مبنی دلیل ہے کہ بعد از نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کے تمام کلیات و جزئیات
 شفاء و فطانت عالم از ان تا ابجد و تحمل حیرت و تامل و مطلع کئے جانے کا دعویٰ محض عاجز و فریب
 و کبر و سلا و باطل ہے جس پر کوئی دلیل قطعی تو کیا مطلقاً قائم نہیں ہو سکتی۔ پھر اس
 سے زیادہ سخت مگر ایسی مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ حضور کے لئے بھی علوم ایسے ہی اختیار کیے
 ہو گئے جیسے ہمارے لئے محسوسات کہ جب ہم کو کھولیں دیکھ لیں۔ اسی کو کھول دے قافی
 امام غزالی کی طرف نسبت کرنا قطعاً محض باطل و دلیل باطل قریب وہی ہے۔ سلف
 سے آج تک کوئی بھی اس کا قائل نہ ہو گا۔

سجڑے تیار کے اختیار میں نہیں ہوتے بلکہ ان کے عادات یعنی معجزات
 افعال حق تعالیٰ ہوتے ہیں مذکور اعتبار رسول حق تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے نبی کے ہاتھ
 پر حسب سے معجزات عادت ظاہر فرما دیتا ہے چنانچہ جو عبارت زرقانی مولوی
 نعیم الدین نے اور مولوی فضل کی ہے قریب کار کی پر مبنی ہے اس عبارت کے معنی خود
 ہوا سے نکلنے والی مصلحتیں نفس کیا ہے شامیہات لہ فی نفسہ صفحہ ۱۸۱
 تمام الافعال الخارقۃ للعادۃ الزیسیہ یہاں بوجہ دہو کہ وہی خارقہ للعادۃ ت کو ہر اک
 غیبی علوم کی اختیار کی مثل محسوسات کے انا حالانکہ عبارت زرقانی کا حاصل یہ ہے کہ بعد
 اوصاف نبوت کے ہے جو حق تعالیٰ نے بطور عارف عادات یعنی معجزات عطا فرمائے
 ہیں انہیں کے سبب سے ہی اور غیر حق میں فرق اور امتیاز ہے جس طرح حرکات ارادیہ
 سینا اور نہایت نبی اللہ ہے اور دیکھنے کا فرق ہے کہ سوائے نبی کے کسی میں یہ اوصاف
 نہیں ہو سکتے چنانچہ خود امام محمد غزالی رحمہ اللہ کا کتاب المحیۃ والشوق میں فرماتے ہیں
 ولیس ذلک باختیار العبد۔
 اور مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ ان کا بیان مثلاً میں فرماتے ہیں۔
 و مجرہ فعل الہی امت زلف رسول کریم۔
 خرق عادت و دروگاہ تعالیٰ از بندہ۔
 ممکن ناشد۔
 نیز شاہ صاحب موصوفہ طایف النہج ج ۲ صفحہ ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
 معجزہ فعل الہی نیست بلکہ فعل خداست۔
 کہ در دست و سے اظہار تہود و جلاوت۔
 انماں دیگر کہ سبب اس از بندہ امت۔
 خلق از خدا و در مجرہ کسب غیر از بندہ۔
 نیست پس معنی الہی آیت الہی است۔
 کہ وہ امت و در دست حضور۔
 و لیکن معنی حقیقت۔

[illegible]

کون ایساں میراں کندہ ہوں
پس مولوی نعیم الدین کی قریب کاری خود اپنے ہی مسلک انکار پر ایم محمد غزالی و مشائخ
عبدالرحمن و شافعیہ و حنبلیہ و شیعہ کے ساتھ واضح ہو گئی ہے یہ کہنا کہ یہ تمام علوم و جہت کی
تفصیل ملام مولوی نعیم الدین میں آگے چلی گئی ہے اعلیٰ میں انجمن برکات و رحمت نہیں کیونکہ یہ کفایت
ملازم حجاب باری تعالیٰ شانہ کی ذات کے ساتھ متعلق ہے جو کسی میں سوا کے حق تعالیٰ
کے ایک ذرہ بھی اگر ہو بعلم عطا کی جانے غلط ہوگا جو حاکم تمام خود مولوی نعیم الدین نے
اس امر پر کھنکھایا ہے کہ اس امر کا اقرار کیا ہے کہ تمام نام نزل و ملک میں دیکھا تو کچھ بھی نہیں
مستحبات پر مطلع فرمایا تھا اور جب تمام ملام و شائخ و ائمہ کو تمام اشیاء پر اطلاع ہو گئی
اگر فی الواقعہ ایسا ہو تو خود تمام نزل و قرآن پاک کے کوئی نزل و وحی عبادت صحیحہ میں صحت
اطمینان ملتا نہ یعنی الثبوت و رد و دعویٰ کو مولوی نعیم الدین ایسے دعویٰ میں اس کو ضرور پیش کرے
سچے بننے والا کہ وہ دیگر سب کے اوپر کیا ہے ایسی کوئی نص ملا سکتے۔ بلاخر خود کلامہ علیہ السلام
صلا میں اثبات علم غیب سوائے باری تعالیٰ کے دعویٰ کو اعتقادات سے خارج کر دیا تاکہ
نص طلوع میں کرے سے جان ہے بعض قصص و حکایات گوہر ہستی کی تصنیفات پر رد و رد و
ان کے کہ اس سے تمام حجت و شہادتیں مسلک مولوی نعیم الدین پر بدنام و ناموس ہیں

[illegible]

۱۔ میں سرور کے ہیں
 ۲۔ قلہ من یعتقد ان الہی علی اللہ
 ۳۔ علیہ وسلم علیہ التعلیٰب خیر من علیہ
 ۴۔ علیہ التعلیٰب صفت من صفات اللہ
 ۵۔ اور انہی امور کو احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب آہن
 ۶۔ اور تہذیب الادب و طبع اہلسنت و جماعت بریلوی ص ۷۷ میں لکھتے ہیں
 ۷۔ دیکھی ہے حضرت محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا آپ نے حضرت ابو سعید کی لہجہ سے پہچان
 ۸۔ سے تو مجھے یہ گمان کہ کنو میں ان کی خبر نہ لی فرما ہمارا حال کہاں کہیں رہا ہے
 ۹۔ مجھے برکت پانے عفو و غفر
 ۱۰۔ مجھے برکات و عفو و غفر

۴۰ کہے برطانیہ اعلیٰ تسلیم
 الحمد للہ السلام علامہ العلیہوب۔ ناظرین کرام نے آیات و احادیث کلام حق میں
 عبدہ اور فرمان رسول برحق پیدا الثقلین علیہ الصلاۃ والسلام کے مقابلہ میں مولوی نعیم الدین
 کے پس منظر پر غور کی حقیقت بخوبی رکھ لی۔ انھیں خود ہی معنی غیب کے کلمۃ العلیا
 سے اس میں یہ تہائے کرد علم غیب وہ ہے جو یہ تعلیم الہی کے کوئی شخص نہ جانتے، نہ تو ایسا
 علم سوائے ذات پاک حق تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہو سکتا تا نا خود کلمۃ العلیا ملا میں تعلیمی علم
 پر غیب کا اطلاق نہ کیا جانا تسلیم کر لیا تا نا خود ہی کلمۃ العلیا ملا میں تمام زمانہ الامام
 نزول وحی قرآن میں وقتاً فوقتاً بعض معنیات پر مطلع فرمائے جاتے اور بعد تمام کلام
 اللہ قابل ہو جتنے کے تمام اشیاء پر اطلاع ہو جائے کیے دعویٰ کے ساتھ کوئی ایکسپل
 بھی پیش نہ کر سکتا۔ بلا خود کلمۃ العلیا یا شہید ملا میں علم غیب سوائے حق تعالیٰ کو نہ تمام
 عقائد سے خارج کر کے دلیل قطعی پر موقوف نہ رکھنا (مخلص)
 جس سے تمام دعوے کی ترکی تمام کے بعد سب سے بارہ گئے۔ لہذا تا بعد مسلمہ مولوی

عظیم الدین سے ثابت ہے کہ علم غیب میں جملہ صفات حق تعالیٰ کے ہے خصوصیت میں افضل ترین
ہو گیا ہے علم غیب میں ہی۔ پھر جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیسویں قریب قریب تمام علم
غیب کا امتداد رکھ کر کافر کو کفر اور پھر کسی بھی چیز کے امتداد کو کفر نہ چھوڑا۔

قرآن

علم غیب کے خاصہ الٰہی ہونے کے دلائل قرآن مجید سے اور ان پر بحث اتقو یہ
ایمان دارانہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات دیکھ نہیں سکتا حضور کے فضا کل
جلیلہ کو اس کے لئے موت ہے وہ علم جیسے جلیل کمال کا کس طرح انکار کرتا۔ انکار کرنے
کے لئے اپنی کتاب میں ایک خاص فصل بنائی ہے۔ اس فصل میں حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بے غیبی علوم کا اثبات شرک قرار دیا اور تہا یہ قاعدہ گناہات کلمہ
گردانی سہولہ دلی کا اظہار کیا۔ یہ تہا و احادیث پیش کر کے حسب عادت ان کے غلط
معنی بنائے آیت

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ يَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَتَاكُمُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ
اے کو گروا ہی

تقویت الایمان مسئلہ اس آیت میں علم سے مراد ہر نوع و ہر بابی کو کیا مفید ذاتی و عبادی
اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس سے جو دیان حق کے علم عطائی کی فن کب ہوئی ہے اور
اگر عطائی مراد ہو تو صحت استثنائے کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ علم الٰہی کو بھی
مراد اللہ عطائی کہا جائے صاحب تقویت اس گرا ہی میں گرفتار ہے اور آیت میں علم
عطائی ہی مراد لیتا ہے چنانچہ لکھا ہے کسی دل و ذہن کو حق و فرشتہ کو پیر و شہید کو امام
وامام زادے کو نبوت و ہر کسی کو اللہ صاحب نے ہر طاقت نہیں بخشی کہ جہتہ چاہیں
غیب کی بات معلوم کر لیں تقویت مسئلہ صاحب لایعلمہا کے معنی یہ ہوتے کہ اللہ تعالیٰ
نے طاقت نہیں بخشی اس لئے کوئی بعلم عطائی نہیں جانتا کہ لازم آیا کہ انا ہوں گے معنی یہ
ہوں کہ اللہ تعالیٰ مراد اللہ بعلم عطائی جانتا ہے۔ یہاں لے علم الٰہی کو عطائی قرار دے
لیا کس وجہ سے گرا ہی ہے اور غلطاً بقطر

اقول ما مستحق باللہ العزیز۔ مولوی صاحب نے اپنی غیبت باطنی سے مولانا
شہید رحمہ کو فضائل میں لایا کہ ان کے انکار آیات قرآن ربانی

کی تردید کرانہ ہو گئے تھے مگر کافر عباد اللہ سے شک نہ ہو گیا تھا
تصدیقات مولانا شہید رحمہ دورانہ فضائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس
ادعا میں نا شہید و مرقوم کی تقویت الایمان کے مسئلہ کو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حامد و
نصائل میں من کر بیان کو تازگی بخشی۔ تقویت الایمان مسئلہ میں مرقوم ہے۔

ساتھ ہی ہزار ہزار شکر تیری خات پاک کو کہ تم کو نور نے ہزاروں نعمتیں دیں اللہ پناہ چاہیں
جا یا اور سید محمد راہ چلا یا اور میں توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت میں بنایا۔ خداوند کی راہ سے کھٹے کا شوق دیا اللہ ان کے تاجوں کی کجی
ان کی راہ جاتے۔ اللہ ان کے طریقہ پر چلائے ہیں ان کی محبت دہی سوانہ ہر نگار
ہمارے کو اپنے حبیب پر اللہ ان کے آل و اصحاب پر اللہ اس کے سب سے بڑا ہر ہزار
ہزار و خداوند سلام علیہ۔ آمین یا رب العالمین اللہ سب سے بہتر راہ ہے کہ اللہ اور
رسول کے کلام کو اصل رکھیے اور اس کا مستند رکھے اللہ ہی علی کو مثل خود کیجئے اللہ
صمد ہے اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ اس نے دیا یہ رسول بھی اس نے بے خوں کو
خبر کیا اور تا پائیں کو پاک اللہ جانوں کو عالم اور بقول کو حقلندہ اللہ جاننے
ہوئی کو سید راہ چلائی اللہ صاحب بیرون کی کو بڑی شان ہے ان کے خیر دینے
سے کیونکر چھین آئے۔ ایسا مسئلہ سب انجملہ داد و دہا کے سرکار پیر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے لئے بڑے بڑے معجزے دیکھے ان ہی سے سب امر اور
کی باتیں سیکھیں اللہ سب ہر گول کو ان ہی کی ہر دہی سے خود کی حاصل ہوئی۔ ایسا
مسئلہ خیر راہ اور دہا کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا دیا یا ہے سماں میں ثنائی ہی
ہوئی ہے کہ اللہ کی راہ جاتے ہیں اور بڑے جگہ کھولے۔ حق ہیں سولوگوں کو
سکھاتے ہیں راہ اللہ ان کے جانے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی
راہ پر ہو جاتے ہیں۔ ایسا مسئلہ اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ ہر دل تک رسول ہی
کو خبر دیتا ہے۔ ایسا مسئلہ اللہ ہمارے پیر مارے جہاں کے مہربان کر اللہ کے
تو دیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ ناکہ ہیں
اور لوگ اللہ کی راہ سے کھٹے ہیں ان کے مخالف ہیں۔ ایسا مسئلہ اللہ ہی اللہ ہی

کے لیے یہ سب کچھ کھینچ لیا ہے اور ان کے لیے ان کے لیے
 دین کی رحمت کے لیے کی گئی تھی انہوں نے اللہ کے جوار سے اپنے لیے کچھ نہیں چھوڑا
 پر ان کے لیے اللہ کے دوسرے بھی لکھا ہے جیسا ہم سے بولوں کو یہی سکھائے
 جس سے زیادہ کوشش کی ہو تو یہی اس کوشش کی قدر دانی کر کہ ہم تو ایک عاجز بندہ

جس کو حق نے مقدمہ آفرین بنا لیا ہے
 علی ہذا مولانا شہید مرحوم کے دوبارہ شہادت ڈال دینے بہت مدین گوہر بنوں
 کے تقویٰ الایمان پر جو کتب بنام سید محمد عبداللہ بغدادی تحریر فرمایا ہے جس میں سے
 محمد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ بعد ترجمہ حسب ذیل ہیں۔

میں علی، فضل الہی یا اللہ علیہ السلام	ہم آدھ انسان تھے یعنی انسانی اور اللہ کے
انہی نوکامات اخراجت اللہ تبارک	مجھے یہ کہہ کر کہ ہونے لڑنا ہی ہے جو تو
العلما والذی علمنا براہین التوحید	ہے جو توحید اسلام کی دہلیں جاتے ہو
فلا زعموا حقنا من طغاة کفار	دہشت گرد کی ہڈیوں سے نکالنا صاف کھانا
وعلوۃ الاصلہ علی الذواحد	آل کا سب اللہ ہی کے ہندو گاندھی اور جی
وعلی باحوالہ وکعبہ ما قرب الابیہ	پرست مجھے ہیں وہ نہیں دنیا کا قرب اللہ
عند اللہ تعالیٰ وکما لا تہزل فی الاصل	تعالیٰ کے نزدیک انسان کے کلمات اللہ ایسی
دون سرادق تہا قیر عود فی سلو	لغزبیں کہ اس سرادقوں کے سر اند کوئی نہیں
صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا وعلیٰ	ہم سب کو ہم تسلیم کرتے ہیں
و جمیع ما حملت المصطفیٰ	اللہ تعالیٰ ہمارے سر پر خدوم شیعہ محمد
و علی المرشعین و المریدین و اصحابہ	محیط صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ ان کے
سیدنا ابی بنی فقیہ	پر جو کتاب پڑھیں اور ان کے اصحاب
	پر جو ان کی بات کے جائیں وقت نازل

فراموشی سے فقط
 پس یہ چند کلمات طہیات محمد و فضائل نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بعض لغوی
 الایمان بنی میں سے باعث سرور توحید ہیں بالیقین اہل توحید جو کہ معرفت کی کتب بیان
 بہتان بندی متفاوت ہیں واضح ہو گئی۔ اگر کسی کا نام انکار فضائل کلمات و کلمات

کلمات میں کلمہ شاکل لفظ کا ہے اور مولوی صاحب نے ان کلمات

لا حول و لا قوۃ الا باللہ کے کلمہ کو طے کر کے کوئی نسبت نہیں دہ کہ ان کے سب سے بظہور کو
 سند سے جو نسبت ہے یہی کیاں سند میں کہاں حال ان کا ہر خلق

اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے غلو طاعت حصہ چارم میں پریس بریل میں لکھا ہے
 سادہ عجب مہارگ بریلوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔
 حلقہ رسالہ اللہ علی علیہ السلام سے غیر شہابی وہ شہابی اللہ فرشتہ ہی کہ مر شہابی سے نسبت
 حال، آپس قضا و جود کہ وہاں جواب حق مولانا الشیخ عبدالمجید

ترجمہ و تفسیر آیت و عذۃ مقلح الغیب الایہ الغیب الایہ کا یہ ترجمہ

تقویٰ الایمان تمام ترجموں کے مطابق بلا شک صحیح ہے و کیونکہ شیخ القرآن مولانا شاہ عبد القادر
 صاحب فتح الرحمن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جہ اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی کلمت
 اعلیٰ و عذۃ میں یہی ترجمہ لکھا

یعنی اللہ ہی کے پاس ہی غیب کی کھینچ نہیں جانتے کوئی اس کو گدی ہے
 پس بعض غریب کاری سے تقویٰ الایمان کی من لفظ میں عام لوگوں کو دھوکے میں جمل کے سبب
 غلام غیر اللہ کے غائبین کو حاضر و ناظر عالم الغیب شکل کش تا کہ شرک میں گرفتار کیا جاتا
 ہے محاذ اللہ منہ کیونکہ یہی اصل مقصد سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کو عالم
 الغیب بتانے کا ہے کہ بلا اس کے سبب کارخانہ شرکیات لہجہ کا دوسرے پر ہم جو اہل توحید
 حالانکہ علم غیب منفرد صفات خداوند الوہیت حق تعالیٰ کے ہے جس پر کوئی دوسرا سر نہیں
 اختیار نہیں پاسکتا نہ یہ صفت کسی کو عطا ہو سکے جس طرح مولوی نعیم الدین کا ضبط ہے
 جس کے کہ یہ بھی علم ایسے ہی اختیار کی ہو گئے جیسے ہمارے نے سمجھا کہ ہم جب ہنگام

کو بھی دیکھیں
 اسی لئے تو بعض قطعی کلمات قرآن پاک کے مقابلہ میں مولوی نعیم الدین کی یہ بیہودہ گوئی
 مقدم مخالف کر کے اڑھا لی مراد تو موت استثناء سے علم اہل کو بھی عطا کیا جاسکتا
 اور آیت میں علم عطا ہی مراد لیتا ہے لہذا بعض باطل تاہم مولانا شہید مرحوم پر ہے

[illegible]

محمد ﷺ تعالیٰ آیت وحید و مصلح القلوب کی تشریح اور پوری تفسیر احادیث صحیحہ سے
بغیر ان جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معجزہ واضح ہو گئی کہ
علم غیب جناب باری تعالیٰ جل شانہ ہی کی ذات پاک کے لئے مخلوق میں ہے کسی دوسرے
پر علم غیب کا اطلاق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس علیہ علم غیب کا جملہ برحق خود قبضے والا بار خدا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہما کے قلمنا کذاب و مفتری اور جھوٹے کیونکہ غائب بھی اپنے معبودان
مالک کے ساتھ جو شرک فی الاولویت کے لئے یعنی ان میں قدرت و تصرف غیب ہر ان کو ان کے لئے
حوادث غیب و احداث ندر و خیاز و غیرہ بجا لائے۔ تو باوجود ان افعال کے وہ ان اوصاف کو ان کا
ذات وصف و بیرونی تھے۔ بلکہ علیہ جناب باری تعالیٰ ہی جانتے تھے جس طرح مولوی علیم الدین کا
کئی بڑی دعویٰ ہے چنانچہ اپنی اس کتاب بنو ات سرحد کے ملک میں لکھا کہ
"کسی نبی مدعی یا رشتہ کو کوئی مصلحت نہ ہو کہ وہ صرف اوقات میں ہوتا ہے"
اور نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ شیخ بریلوی بڑا بڑی صحت و حشمت میں اس نام کو تسلیم کر کے
تفسیر الفتوحہ کبیر مجتبیٰ اللہ الباقیہ سے منجملہ انواع شرک کے نقل کرتے ہیں

ہم جنہیں ملک ملی الاطلاق کہتے ہیں وہ ان
موجودہ اعلیٰ ترین الوہیت وادہ است
رضاء وخطویشاں دربر شہنگان اشرے
گندہیں و اجہب ہوا مستند تقریبان
جہنگان خاصہ تاشا شہنگی قبول ملک
مطلق حاصل شود و شفاعت کے ایشاں
در تارانی امور و دیگر تیری یاد بجا ماند
ایں امور و جہب ہوا شہنگی و دیگر برائے
ایشاں و اعلیٰ پانہ ایشاں و اعلیٰ شہنگ
در امور و جہب ہوا شہنگی و دیگر ایشاں

۱۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۲۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۳۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۴۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۵۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۶۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۷۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۸۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۹۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔
 ۱۰۔ اے اللہ! میری طرف سے جو دعا ہے وہ میری طرف سے ہے۔

ماظربین ملا محمد فراہی
 اندھ مسلمانوں پر شرک کا حکم لگانے سے دنیا میں ایسی دشمنی نہیں کرتے جس سے وہ بھی شرک کا
 مدعی نہ بن سکیں کہ یہ کہہ دے کہ ان ہندوؤں کو اللہ کا جہہ انسانی کی مخلوق کا ساتھ ملتا ہے
 قسمت تعریف کی شان کو بخشی ہے اس کی مٹی ہے عالمی قیامت کے ہی ہے "مشرک مسلمان
 یہ کہہ رہا ہے کہ ہم انہما ماوراءالہند کو یہاں شہیدوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے بلکہ اس کا
 ہندو انسانی کی مخلوق کا خاتمہ ہی ہے جسے ہندو مذکور کیا "ایضاً مصلحہ مسلمان کا یہ اعتقاد
 کہ انہما ماوراءالہند کہ قسمت تعریف اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اس کی مٹی ہے عالمی قیامت
 کرتے ہیں "اگل حق ہے "مسلما کا یہ اعتقاد کہ اہل اللہ کو کچھ نہیں اللہ ہی کو کچھ ہے
 اور ان سے جدا ہو گئی ہیں اس سے جدا ہو گئی ہے اگل صحیح اللہ شرح اسلام کے مطابق ہے
 ایضاً مصلحہ مدعی بد اگر مصلح لڑی کا یہ اعتقاد کہ انہما ماوراءالہند کے ہمارے ہی تمام جہانوں
 کریں "ایضاً مصلحہ اولیائے مسلمانوں کے خلاف کونسی کونسی کونسی دنیا انسانی کو جہاد دیکھتے ہی
 ایضاً مصلحہ مدہد قیوبہ افہام وادبی وجمہور ان خدا کا دشمن ہے ان کے تعریف کا انکار کرتا
 ہے "ایضاً مصلحہ مدہد اللہ تعالیٰ کے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء تمام کا کائنات
 کا علم مظاہر ایا حبیب پر مطلع کیا "اگان وکانکیرن کی قیسم فرمائی "ایضاً مصلحہ مدہد
 کے غرضی علوم ایسے ہی اختیار ہی ہو گئے جیسے ہمارے سے کھوسات "

انہوں نے حسب عقیدہ مذکورہ بالا علم مولوی غنیما الدین کے مبتدیان گور پرستوں کیلئے
جن کے حق میں اس دیش صحیحی اُفت دار ہے۔ الحمد للہ لائبرٹیاں ابھی تھیں، ڈری آلی
عزائم کے سیکے سامنے علوم و قدس نصرفات ذاتی مانی ہیں، چہ نگار استعانت و نذر
تدریس و نیاز طلب حاجات اشکل کشائی اندریت و تصرف تمام امور عالم کے لئے
ساوے عالم کے و درایت پر یوں اور انعام و عطا یا علم ہو نا لازم و لا بدی
ہے۔ اسی لئے جہاں شیطانی تصور قطعاً قرآن وحدیث کی تحریف و تبدیل کر کے
حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو اوصاف مذکورہ کا جس جان کران کو

عالم الغیب جلد علم غیبی کے قریب دے کر جایا گیا۔ ورنہ ہر کوئی دعوٰی ملا
اس کیلئے دیکھو کہ ہرگز نہ ہوگا۔

پس مولوی نعیم الدین کے یہ جملہ بات بقابلہ صفات خاصہ الوہیت حق تعالیٰ کے
صفت متعلق علم غیب کسی غیر عطا ہو جس کو کسی کی دلیل بقابلہ آیت نفس قطعاً
تفسیر لران نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقبول ہو سکتی ہے
کیونکہ ہر امر مسلمہ تمام اہل علم ہے بچا ہے۔ ام جلد لالدین کیوٹی برتھان فی علوم القرآن مطبوعہ
ناصری لاہور ۱۳۳۵ میں فرماتے ہیں

وقال الامام الشافعی جیم ما
سکونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فہو جامعہ من القرآن
مفہوم قرآن پاک ہے۔

علیٰ بن ابی نود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ متفقہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے
مفہومات ترجمہ سوم سنہ ۱۲۸۱ یرلی شکرہ ص ۱۳ میں لکھا ہے

مرفوع بہت متواتر ہمارے لکیر کا قول نہیں، تاہا تا ہے شلاً عامی بیضادی لے یا وہ
دیکھو قانون دفرہ نیبیا لکھ لکھ کو شخص، تاہا ہے سار کا تاہی میضادی یا قانون
دفرہ، ائمہ تفسیر نبوی کسی نہ کام ہوا، بات ہے اس میں کہ بکھ دینا اور بات
لکھ لکھ کر یہی انداز میں مقام تائیں میں ہی مقام کی تخصیص ہے۔

نیز مفہومات ترجمہ چہارم سنہ ۱۲۸۱ یرلی شکرہ ص ۱۳ میں لکھا ہے۔
مفسر قرآن نے کہ غفلت میں جیسے گمراہ ہوتے ہیں اسی حدیث سے کہ انہوں نے لغویں
میں تامل نہیں کرتا شروع کریں۔

علیٰ بن ابی نود مولوی نعیم الدین کے یہ جملہ بات بقابلہ صفات خاصہ الوہیت حق تعالیٰ کے

ان الله عندنا علم الساعة
الايزد نقمان ان هذه الخسرة
في خفاة غيب الله لا يعلم
عليه بعد من البشر والملك
والجن فلا يعلم احد وقت قيامة
حقیقی القرآن الہی کے پاس ہے ہر بات
کا یہ بات جیسے اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اس پر مشورہ فرماتا ہے
میں ہے جس میں ہر بات کی ہر بات نام ہونے
وقت کو اس میں ہر بات کی ہر بات

الغیاختہ وکذا لا یصلح احد من
یقول ان الغیب کوکذا لا یصلح واحد
ای حال مافی البطن وکذا

قامر او ناقص وکذا لا تدری
فلس ماذا الفعل فکذا من خبر
او شر او بر بما کانت ہازست
علی خبر و صفت شر او ہازست
علی شر و صفت خبر او کذا
لا تدری نفس انہ این کموت
او بر بما ان است ہازست و صفت
او خبر و صفت کذا او خبر

فہو فی بہ مافی القدوس حق کورت
فی مکان نور عظیم میا لہذا فیض الہا
نقل قولہ صافی یوسف و صفت
الغیب لا یصلح الا ہو مثل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفتم

الطوبی فقال صافی الخ غیب
خص لا یصلحون الا اللہ لہ تلال
ہذا الا یزید ایضاً من ادھی علم ہذا
الخسرة فقد کان ہو ہوا بن عباس

من ادھی علم ہذا الخسرة فقد کذب
ایضاً و ادھی ان معصودا و ای کے
صانع و صفت ملک و صفت عرق
فانسان یا صانع النفس فہو ہا بصم

فمن سبغنا و صفت لہ و صفت
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات

انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات
انہ ہے جس کو ان میں ہر بات کی ہر بات

معلوم کرے اسی لئے نص قرآن پاک میں آیا ہے **لَا هُوَ فَرَاغٌ لِّكَ تَتَمَّيَّنُ جَانِبًا** اس کو کوئی
 سوائے اللہ تعالیٰ کے ہے اسی کی تصریح فقوۃ الایمان میں فرمائی کہ
 صوفیوں میں یہ رکھ جائے کہ جب کے غرہ کی تشریح ہے اس سے اس نے کسی کے
 ہاتھ نہیں دی اند کوئی اس کا رشتہ نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے چل سکوں کہ اس میں سے خوا
 جس کو چاہے بخش دے اس کا ہاتھ کوئی نہیں بکڑ سکتا ۔
 پس اس بدیہی بات میں جو صاف اور سچی ہے سوائے مولیٰ نعیم الدین کی بدیہی
 کے کوئی اور ایمان انصاف والا انکار نہیں کر سکتا ۔

ضرط مستقیم کی ایک عبارت کے معانی کی حقیقت !
 اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ طاقت نہیں بخشی اور نہ ہر طاقت مستقیم
 میں لکھا ہے کہ ہر ایک کشف احوال و مہر کہ نہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع
 بر لوح محفوظ و شغل دورہ کندہ تقوۃ الایمان دین میں جب ولی دینی تک کو خدا نے جنیب
 کی بات معلوم کرنے کی طاقت نہیں بخشی تو دورہ کا شغل کسے دے سمجھیں کہ جیلوں کو ملائکہ
 و ارواح کے کشف اور زمین و آسمان جنت و دوزخ کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہو کہ
 عام جنیب بن جائے کی طاقت کس نے بخشی سمجھیں تے یا اس کے پیرے جو کام اس
 کے اعتقاد میں خد سے بھی دیوارہ و ظم خود اس نے کر دیا اور جرات غی ولی کو دے بارہائی
 سے پھر نہائی وہ سمجھیں کہ ہن جیلوں کو کاش دی لخت اس بیداری پر پھر ہے دینی
 نبی و ولی کے پانے سے تو جنیب کی بات معلوم نہ ہو اور سمجھیں چلے جائیں تو معلوم کر
 میں چنانچہ ہر طاقت مستقیم مشکلاں لکھا ۔ استعانت ہما شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان
 بہشت و دوزخ و خواہد کہو حشر شدہ سیران مقام نماید و احوال آبی جاوہر یافت کند
 بیدین نے اپنے جیلوں کو انبیاء و اولیاء سے بڑا دیا اور خدا کی برابر کر دیا ۔
 اقول و استعین باللہ الوہاب ۔ اس طریقہ کشف احوال وغیرہ ہر طاقت مستقیم
 حشر و کولانا شہید مرحوم کی طرف نسبت کرنا اور ان کا علم فرمودہ جانا محض مولوی
 نعیم الدین کی نمانی اور جہل سے جاہل کو اتنی تیز نہیں کہ باوجود کولانا ہر طاقت مستقیم دینے
 کے اپنے اندر ہے جس سے کسی طرح کذب و بہتان بندی نہ کرے یا نہ ہی ہے ۔ استغفر اللہ ۔

کہ حسب حدیث صحیح بخاری
إِذَا لَمْ تَكُنْ فَاغْتَنِمَا
 میں وقت بوجہ ہر شے دیکھ کر غور کرنا چاہیے کہ کیا پھر
 واضح ہو کہ اول سے صلا کے نصف تک بعد مقدم پہلا باب اور صلا سے تا آخر صلا
 تک پر ۱۱ باب اور خاتمہ مولانا شہید مرحوم کا تا لیف فرمودہ ہے ۔ اور صلا کے نصف
 سے صلا تک باب دوم و باب سوم مولانا عبدالحی مرحوم داماد و تلمیذ رشید مولانا شاہ
 عبدالحی رحمہ اللہ دہلوی کے کا تا لیف فرمودہ ہے چنانچہ اس کی مفصل تصریح خود مولانا
 شہید مرحوم صفحہ ص ۱۱ میں فرمادی ہے ۔ پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ صلا باب سوم مؤلف
 مولانا عبدالحی مرحوم ہے نہ کہ مولانا شہید مرحوم کا پس مولوی نعیم الدین کی اس خیانت و
 بددیہی بدیہی پر ہزار آفریں ہے
 پھر در صورت تعلیم یہ طریقہ کشف احوال منجملہ مراقبات اکابر صوفیہ قادریہ
 چشتیہ نقشبندیہ کے معمولات میں سے ہے نہ کہ صاحب ہر طاقت مستقیم کا خود
 ساختہ جس کے کفرانہ سے سالک راہ طریقت کا توجہ الی اللہ میں مستغرق ہو جانا ہے
 جس کے کفرانہ سے بطور اہتمام یا غراب کے مناجات اللہ حسب استعداد و احوال حالات ہو
 جالوے ۔ جس طرح طریقہ سخاہ میں حق تعالیٰ سے طلب ثبوت کی استعاہ ہوتی ہے اسی طرح
 احوال و مقامات کے لئے اکابر صوفیہ صاف باطن میں کے قلوب انوار تجلیات کو چھ سے لبریز
 ہوئے ہیں و مشقت ہما جتنی کہیہ بطور لکھرا سوز مطابق خاصیت و اثر اسم کے اس پر احوال
 و حالات ہوتا ہے چنانچہ اس عروج کا نام الصلوۃ معوایہ السمتین رکھا گیا ہے
 اور محض فضل اللہ تعالیٰ پر موقوف ہے نہ کسی کا اختیار یا دھند اور دعویٰ پر ۔
 چنانچہ اس کی تفصیل اور طریقہ ہر طاقت مستقیم باب سوم فصل اول و مشکلاں میں مرقوم ہے
 جس کا سوال خود کسی مقام مشکلاں میں مذکور ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے خیانت و بد
 دیہی سے نصف سطح جوڑ کر ایک سلسلہ کی عبارت مشکلاں کو تفریق کے دو جگہ نقل کیا ہے
 حالانکہ وہ کل ایک ہی مضمون مسلسل ہے چنانچہ عبارت اول کے آخری جملہ و شغل دورہ کندہ
 و اولیٰ اس لئے کہ یہ صوفیہ شہید نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پر جان کا دل اس بات حق ہے نہ کہ لکھ
 سلسلہ کی ہے نہ کہ لکھرا سوز ۔ پس اگر ان کے کہتے ہیں کہ اس کے لئے کہ جس سے ہر طاقت مستقیم دینے
 کے اپنے اندر ہے جس سے کسی طرح کذب و بہتان بندی نہ کرے یا نہ ہی ہے ۔ استغفر اللہ ۔

کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں
 سواس طرح جب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی
 کی شان ہے کہ خوب شان ہے کہ جب چاہے غیب کی بات کا دریافت کرے اس کا اختیار
 رکھتا ہے مگر بعض کچھ نہیں جانتا جس کو نادان ہے یہ جو دایرہ کا خدا اور اس کے علم کی
 حقیقت ہے یہ بات تو سبیل سے ہر امتیاز میں پختہ جنہوں کے لئے بھی ثابت کی تو
 سبیل اپنے قول سے مشرک ہوا کیونکہ اس نے شرک الی عدم کے معنی تقویٰ لایمان منہ میں ہے
 لیکن میں اللہ کا علم اور کو ثابت کرنا لہذا اپنے جنہوں کے لئے خدا کا سا علم ثابت کر کے
 اپنے قول سے مشرک ہوا کسی صفت کا اختیار ہی جو تا مستلزم حدوث ہے تو علم الہی کو
 اختیار کی گنج گھر ہوا۔ عالمگیری ج ۲ ص ۱۱۱ میں ہے۔ لوقا علم خدا کے قدم نیست یکفر
 اور جب اللہ تعالیٰ کے علم کی نسبت یہ اعتقاد ہے تو انبیاء و اولیاء کے علم کا انکار الیوں
 کیا جائے تو جب یہ تو صاحب تقویت کی بددینی کے نمونے تھے مخلصانہ غلط
 اقول واستعین بالله العظیم برگز اس عبارت تقویٰ الایمان سے نہ یہ ثابت ہوتا
 ہے اور نہ لازم ہے کہ بالفضل اللہ تعالیٰ کچھ نہیں جانتا جس کو نادان ہے۔ معاذ اللہ منہ
 کوئی نادان مسلمان ہی ان کلمات غیرہ کو سننا گوارہ نہیں کر سکتا مولوی نعیم الدین نے اپنی
 گندی زبان سے بجا بیت شریعت کمال کو مولانا شہید مرحوم پر بعض مبتلاں لگایا۔ حالانکہ یہ
 مسئلہ عقیدہ کا بدیہی ہے کہ منجملہ صفات حق تعالیٰ کے صفت علم قابل قدیم ازلی ہے ذکرہ حادث
 تو میرا بچنا چاہیے مطلب تو صبح اس عبارت کی خود سیاق و سباق الفاظ تقویٰ الایمان
 سے واضح ہے کہ

و جیسے جس کے اندر کئی برائی ہے تو اس کے اختیار میں ہو تا ہے جب چاہے تو کو کو
 جب چاہے نہ کو کو اس طرح قاهر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے
 جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں سواس طرح جب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو
 جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کہ کسی کی اللہ صاحب نے طاقت
 نہیں بخش کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں مگر اللہ صاحب اپنے ارادہ سے
 کہی کسی کو حق بات چاہتا ہے خود دیتا ہے سوہ اپنے ارادہ کے ساتھ دیاں کی خواہش ہوا
 یعنی غائب کا دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں نہیں نہ لوگوں کو حق تعالیٰ کے یہ طاقت نہیں

کہ جب چاہیں جب کی بات معلوم کر لیں یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کی ہے حتیٰ کسی کو چاہتا ہے
 خود دیتا ہے۔

پس جبکہ معصیٰ تقویٰ الایمان مولانا شہید مرحوم کے کلام سے حسب مقولہ مسئلہ
 تعصیٰ معصیٰ تقویٰ الایمان خود در حقیقت ثابت ہو گیا کہ غیب کا دریافت کرنا کسی کے اختیار
 میں نہیں بلکہ اللہ صاحب چاہتا ہے خود دیتا ہے یہ دریافت نہ جو نا لوگوں کے حق میں ہے اور جب
 چاہتا ہے خود حق تعالیٰ کے لئے۔ اور اگر مولوی نعیم الدین کا یہی عناد و شقاوت تلبی ہے تو چاہ
 کنند را ہوا در پیش خود اپنے ہی ہاتھ سے تازہ نہ غضب منجانب اللہ الواحد القہار و الجبار
 اپنے ہی منہ پر اندر سودا جو کے مار لہتا ہے کہ اسی صلا کے حاشیہ پر خود ہی لکھا۔

یعنی مذاقہ و عندہ مقاسیم الغیب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے پاس ہی غیب کی
 کھیاں ہیں نہ چیز اس غیب تک نہیں رسد اس کو حاصل کرنے کا وہ ہوا
 تو کیا معاذ اللہ حق تعالیٰ غیب تک پہنچا نہیں اور اس کو غیب حاصل نہیں جو وہ کنبیوں کے ذریعہ
 سے غیب تک پہنچے اور غیب کو حاصل کرے ۶

مسلک لاکھ ہر چاروی ہے گواہی خیر کی
 پھر باوجود اس کے اگر مولوی نعیم الدین کی ایسی ہی کور باطنی اور تپاس باطل شیطانی ہے
 تو کثرت بات قرآن پاک سے یہ مضمون ثابت ہے جن کو عدم علم حق تعالیٰ کا مورد الزام
 بنا کر جنہوں میں اپنا ٹھکانا بنا یا ہوا ہے گا چنانچہ بعد ترجمہ مروج القرآن مولانا شاہ عبدالقادر
 محدث دہلوی در جو مولوی نعیم الدین کے نزدیک مستند ہے حسب ذیل ہیں۔ بارہ ۲
 سورہ بقرہ میں فرمایا۔

وَمَا يَسْأَلُهُمْ فِيهِمْ زُشُوفُ رُفْنِ
 کہ اس واسطے کہ معلوم کریں کون تائب ہوگا

يَعْقِبُ عَلَى عَقَبَيْهِ
 رسول کا ان کو نہ چھوڑے گا۔ ٹپے پاؤں کا

اِذَا سَأَلَ عَنْ عِلْمِ الْغَيْبِ

وَقَالَ الَّذِي لَا يَرْفَعُ رُفْنِ
 اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ تعالیٰ کو

كُنَّا نَعْبُدُكَ اَللّٰهُ الْوَحْدَ لَا نَحْنُ
 ہم سب اللہ واحد ہی کو سجدہ کرتے تھے نہ ہم

وَمَنْ يَسْأَلُكَ عَنِ الْغَيْبِ يَنْفَعْ
 اور جو تم سے اللہ کے علم کے بارے میں پوچھے

لَوْ يَسْأَلُكَ عَنِ الْغَيْبِ يَنْفَعْ
 خدا اس کو سجدہ کرے اچانک دلائل کو

الذین یألفونهم
یضاحک سورہ امانہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِالنَّبِیِّ

وَيْضًا يَارَهُ السَّوْدَةُ تَوْبَهُ
وَسَيَّرِي اللَّهُ عَمَّا كُنْتُ
وَيْضًا يَارَهُ السَّوْدَةُ كَيْفَ -

یہاں پر سورہ ۱۱۱

قَدْ يَحْسَبُ الْكَافِرُونَ أَنَّهُم مُّسْتَكْبِرُونَ
 أَشْخَصُونَ لِلْكَافِرِينَ أَفْعَادًا

یہاں پر سورہ ۱۱۲

سیدھے لہجے کو اٹھا کر سہم کر کے مٹھو
 میں کس کے بارے میں ہے غیبی صفت نہ ہے

ایضاً سورہ ۴۰ سورہ تکوین
فَلَا تُسْأَلُ عَنْ آلِهَةٍ أَوْ لَهْوٍ أَوْ تَعْلَمٍ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
ایضاً سورہ ۴۰ سورہ تکوین
وَمَنْ يَسْأَلْكَ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَرْقِ
فَلَا تُسْأَلُ عَنْ آلِهَةٍ أَوْ لَهْوٍ أَوْ تَعْلَمٍ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

قَالَتْ كُنْتَ اللَّهُ الْوَيْحُ حَدَّثَنَا وَ
 كُنْتَ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ
 اللَّهُ الْوَيْحُ اسْتَخَا وَكُنْتُ
 الْقَسَا فِي

مسودہ ایہ معلوم کر کے اسطوری کو لکھتے
 ہی اسکا ایہ معلوم کر کے لکھتے ہیں اسکا ایہ معلوم
 کر کے اسطوری کو لکھتے ہیں اسکا ایہ
 معلوم کر کے لکھتے ہیں

ایضا کلمه سبب -
لَا يَنْفَعُكَ مِنْ قُدُورِ
يَا أَيُّهَا خَيْرُ

ایضا پارہ ۲۶ سورہ محمد
 حَتَّى تَقْلُكُمُ الْيُدُ الْكَافِرِينَ وَاَتَاكُمْ
 الصَّالِحِينَ وَتَكُونُ اُخْرَارًا كُفْرًا

ایضا پارہ ۲۷ میں وارد ہے

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا مِّنْهُ وَلَا تَنْسَوِ الصَّلَاةَ وَلَا تَمْلِكُ لِلْكَافِرِينَ الْقَوْلَ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

اور اس حکم کو بے اثر کر کے حکمت ہے

2000

ایضاً پانچ سو روپے کی رقم
 بھرتی کر کے دیا گیا ہے۔
 صبح بخیر کی دعا کے ساتھ

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے
 وَتَبَايَعُوا عِيْدَآئِي تَعْلَانِ فَلْيُعْلَمَنَّ
 اِنَّهُمُ الذِّبْنَ اَمْسُوا اِي قُلَيْبِ بْنِ اَللّٰهِ

لان قتلہ عذرہ لکھتے ہیں
 اور حضرت شیخ عبد القادر عیسیٰ نے یہ صاحب کی فیتہ الطالین میں لکھا ہے کہ جو ہے۔
 اطلع اللہ علی اھل بیتہ
 کیونکہ فیتہ الطالین میں ہے کہ جو ہے۔
 مقرر اصول الشریعہ ان کے لئے لکھا گیا ہے۔
 لہذا ان کے لئے لکھا گیا ہے۔

و احدیث
یعنی ہندو تفسیر میں ایک سورہ البقرہ میں فرم ہے کہ ان کے تفسیر - علم و فلسفہ اور تفسیر
اسکے میں ہے
و احادیثنا تفسیر

اور تفسیر مظہری منسلک مرقوم ہے
استاذ اراد بالعامہ بقدر

اور مولانا علی قاضی نے شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: ما علمنا من احد العلماء من صفات الد
عی صفة الذل لیتة تنكشف العلومات عند تعلقها بهما اور مولانا شاہ عبد العزیز
در طبری نے تفسیر فتح الرحمن ج ۱ صفحہ ۵۹۸ میں فرماتے ہیں:

مراد اولم دریں ماحولیت است و مراد دوم اس مقام کی تفسیر کے لئے ہے۔

نیز تفسیر فتح العزیز پارہ ۲۹ سورہ بین حنفی میں فرماتے ہیں
یہ علم خدا کا علم حافی پروردگار میں وہ علم کہ علم عالمیہ ہوتا ہے
کہ باطنیائے عالمین و قلوب متعلق و تہذیب میں جس کے وقوع سے حق پروردگار
میکرد و تعلق پذیر ہو

یہ علم یعنی تہذیب ظہور اس کے متعلق وقوع کے ساتھ وقوع ہونے کی تصریح کا نام، اگر علم حافی
معلوم میں ثابت ہوئی جس طرح خود موری نصیر الدین نے بھی اس کو باوجود خدا و تقویٰ الایمان
کے تسلیم کر کے اپنی محکمۃ العلیا ص ۱۳۱ میں یہ لکھا کہ اس آیت میں، لا تعطو کے لفظ سے صاف
شہید ہوتا ہے کہ یہ وہی شیطانی شہ ہے کیا قابل التفات ہو ایسے ایسے قرآن عدم علم
کے پروردگار نہیں ہوتے لہذا جل شانہ علیم و غیر ہے اب علم حاصل نہیں کیا ہے؟
یہ شک آتا ہے خداوند، لیکن جب آیت میں صاف شیطانی شہ خود پیدا کر کے اس کو
رفع کر دیا، گوئیہم الغیب میں خود پناہیں ساغر مطلب بین کرنے میں اگر توجہ کر لینا
مقتضائے ایمان ہوگا تو پھر تقویٰ ایمان کی صریح عبارت میں جبکہ غیب کا دریافت کرنا
یعنی، خبر دینا صاف موجود ہے تو پھر کیا جائے قائل اور مقال چون چہرا ہو سکتا ہے، مگر
بدیہ اول اس کے قبول و تصدیق سے کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ مولوی
نصیر الدین کی کوہ طہنی اور خباثت طہنی کے سبب عالمگیری کا فتویٰ تکفیر خود اپنے اس
ادب پر قبول خود ٹوٹ پڑا ہے

گر خدا خواہد کہ پروردگار و درویش اندر طعنہ پا کاں برد
قولہ ص ۱۸۱-۱۸۲، اب پھر آیت کریمہ متفاح الغیب اکی طرف توجہ کیجیے
اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو غیب
کا علم عطا نہیں فرماتا صاحب تقویٰ ایمان کا آیت کے معنی میں یہ کہنا کہ اللہ صاحب
نے کسی کو یہ طاقت نہیں بخشی قرآن کریم پر افترا ہے اس آیت کو ادائے علم و لاعلمی دنیا
راولیار کے علم عطا کیے انکار کی سند نہیں بنا سکتا بلکہ اس آیت سے جو خوبیاں حق
کے لئے غیب کا علم کا اثبات ہوتا ہے، معجزات و ائمہ میں ہے و قولہ عندنا
عاجز الغیب یعنی ما یتوصل بہ الی فیہ اللہ لودنی قولہ فلا یخبر علی فیہ احد الا من
الذی یشاء و صاحب تقویٰ ایمان کو بھی ایسی کا اقترا کرنا پڑا، چنانچہ تقویٰ ص ۱۸۱

میں لکھتا ہے کہ غیب کے حقائق کی کوئی شہادت نہیں ہے اس کے کسی کے ہاتھ نہیں
ہوئی اور کوئی اس کا خبر بھی نہیں کر سکتا ہی اللہ سے نقل کھول کر اس میں سے جتنا جس کو
چاہے بخش دے اس کا اللہ کوئی نہیں پڑ سکتا۔

جب یہ بات ہے تو دینی کیوں نہ بگاڑے جس اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو بھیج
ارشاد کے علم عطا فرمادے ان کے لئے غیب کے وہ دانے کھول دیے تو کون اس کا
ہاتھ پڑ سکتا ہے، اب کوئی ثابت ہو گیا کہ انبیاء کے لئے غیب کا علم عطا کیا جاتا تھا یا
صاحب تقویٰ اس آیت سے ثابت ہے پھر اس کو علم انبیاء کے انکار کی سند بنا لیں
حالات قرآن پاک کی مخالفت ہے تقویٰ غیب کا میں نے منافقوں نے حضرت عائشہ
پر نسبت کی اور حضرت کو اس سے بڑا فرج ہوا۔ اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا۔ پھر کہ
حقیقت معلوم ہوئی وہ بہت گروہم میں رہے پھر حبیب اللہ صاحب کا ارادہ ہی، کو بتا
دیا کہ منافق جھوٹے ہیں اور عائشہ پاک۔

ایک بات تو یہ ہے کہ یہاں یہ غیب تھا اور اللہ تعالیٰ نے بنا دیا، تو معلوم ہوا
کہ غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے اس کو ترک کر دینا غلط، اور بے ایمانی ہے اور تقویٰ
الایمان و ت کا یہ قول باطل ہے کہ پھر خواہوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے
ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس جہد سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے یہاں
علم عطا کی کو بھی شرک کہہ دیا و علم عطا کی کو شرک کہنے کے معنی یہ ہیں کہ گمراہ کے نزدیک
علم الہی بھی عطا کی ہے اور سر بات یہ ہے کہ بہت داسے واقعہ میں تقویٰ و سے
کا یہ کہنا کہ پھر بھی کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی بالکل جھوٹا اور سیل، شہید علیہ السلام پر افترا ہے کہ کون سی
حدیث میں ہے کہ حضور کو حقیقت نہ معلوم ہوئی تفسیر کہ ص ۲۵ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ
معلوم و بعد قبول نزول الوحی۔ حضور معلوم کو نزول وحی سے قبل معلوم تھا کہ من تقیٰ کی قول
اذا سدوا باطل ہے بخاری شریف ج ۱ ص ۱۱۱ میں حضور معلوم کا یہ ارشاد ہے حالہ ما عند علی
احی الا خیر بعد کہ تم مجھے اپنے بل پر رکھ لا یقین ہے، بدین کو حضور کی تم کا بھی اشارہ ہوا اس
الاذیہ پر لکھ دیں گامدار ہے، "اقول" یہ جبکہ آیت مدح الغیب کی تفسیر میں تفسیر
نہوئی اور صحابہ کرام و کلام اللہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امام ابو حنیفہ کے ذیل مفاہم الغیب
خشد کے طرح ہو چکی جس سے مولوی نصیر الدین کے تمام دعاوی باطل و مشعل تاریک ہو گئی

صحیح بخاری کی رو سے یہ کیفیت تھی کہ مولوی نعیم الدین نے خفا کیا ہے بعض افکات
 فریب دی کے واضح ہو تا لازم ہے کہ کونسا سلام اور خدا ان اسلام کی صداقت و راست
 بازی پر ہر واقعہ میں مخالف سے مخالف کا سر تسلیم خم ہے۔ چہ جائیکہ اس سلام کیلئے
 صحیح بخاری کا بارہ اثبات میں طویل روایت ہے۔ جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا ارادہ
 فرمایا کرتے تھے اپنی بیویوں کے درمیان میں قرعہ پڑھتے جس کا نام نکلیں آتا اس کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں ایک خزوہ میں قرعہ پڑھا تو میرا نام نکلا تو میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلی جب آپ خزوہ سے فارغ ہوئے اور واپسی ہوئی جب
 مدینہ طیبہ قریب ہوئی تو آپ کے رات کو چہرے کا حکم فرمایا جس وقت دعا لگی کہ خبر ہوئی میں
 اتھائے حاجت کے لئے گئی اور شکر سے دھڑلکی گئی بعد راست کے بنی سواری کے پاس
 آئی میں نے سینہ پر ہاتھ بچھایا تو میرا رٹوٹ کر گیا میں تلاش کرنے لگی اس میں مجھے دیر
 لگی تو لوگ مجھے سوار کرتے تھے یہ خیال کر کے کہ میں سوار ہوں اور پھر ہودج کو رکھ دیا
 اس وقت کہ حد تک پہنچ گئی ہوتی ان کے ہمراہ گشت کم ہوتا کہ کون کون کھا بہت کم کھاتی
 تھیں اس وقت میں کم میں تھی وہ سب سوار ہوئے میں نے ہار شکر لگا لگی کے بعد پایا
 میں متاثر شکر پر آئی تو کوئی نہ تھا میں اس خیال سے بیٹھ گئی کہ مجھے ڈھونڈنے ضرور آئیں گے
 جب سیرام ہوا معلوم ہوا کہ مجھے چندا لگئی صفوان بن سہل سلمی لشکر کے پیچھے رہتا تھا۔ مگر یہ
 پڑی شے اٹھانے کو وہ صبح کو میرے قریب پہنچا اور دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا۔ کیونکہ اس کے
 ہر وہ کے حکم سے پہنچے مجھے دیکھا تھا اس نے نامہ دار الیہ را جعوب پڑا میں سے سن
 کر سیرام ہو گئی۔ اور اپنی جاد سے میں نے منہ چھپا لیا واللہ ہم نے کوئی مات نہیں کی صفوان
 نے لکھ کر اپنی سواری کو منجھ کر ہاتھ پاؤں باندھ دیئے میں اللہ کو سوار ہو گئی صفوان اور پٹ
 کو کھینچتا ہوا چلا اور ہم شدت کر گئی میں دو پہر کو لشکر میں پہنچے سب لوگ ٹھہرے ہوئے
 تھے۔ ہر وہ ہم مدینہ طیبہ میں آئے تو جو شخص بڑا مرکب اس بیتان کا تھا وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ
 میں ایک جہیزہ تک سوار رہی لوگ جہیزہ والوں کے قوس میں خود و فکر کرتے اور مجھے یہ
 مات شہر میں ڈال دی کہ میں اپنی تھادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بانی مدینہ تھی
 جو میں اپنی عہد بخاری میں دیکھتی تھی ایک کثیر القہار حضرت فرماتے کہ کسی سے پہلے


جانتے کچھ اس سے شک ہوتا میری بخاری میں لکھی گئی ہے آپ سے اپنے ان پاس کے
 ان چاہنے کی اجازت لی تاکہ میں وہاں اپنی طرف سے خبر لے سکوں اپنے بھے اجازت دی میں نے
 وہاں جا کر دریافت کیا کہ میرے معاملہ میں لوگ کیا کہتے ہیں۔ والدہ نے فرمایا اسے بیش
 کھڑا نہیں جیسی جو میں بہت کم ہیں جو خود بخود ہوں اور محبت کرنے والے عارف کے پاس
 ہوں اور اس کی سونگھیں اس پر محبت نہ لگائیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگ اس طرح کہتے
 ہیں؟ اس رات میں صبح تک مدنی رہی میں سوئی نہ میرا آواز نہ تھا ہوتے روتے صبح ہو گئی
 جب صبح آئے میں تاخیر ہوئی نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید
 کو لایا اور اس امر میں دونوں سے مشورہ لیا اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی بیوی چاہے
 اپنے پاس رکھتے ہر کچھ بھلائی کے کچھ نہیں جانتے مگر علی نے کہا یا رسول اللہ آپ پر اللہ نے
 دشواری نہیں فرمائی خود علی اس کے علاوہ بہت ہیں آپ خدا سے مدد یافتہ فرما دیں وہ
 حق جانتے کہ تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برہنہ کو تو فرمایا اسے برہنہ کیا دیکھی ہے
 تو نے کوئی ایسی بات میں نے تجھے شک میں ڈالا ہر وہ نے آپ سے عرض کیا اس ذات کی
 قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ چھاپے میں نے کوئی بات ہرگز کہی نہیں دیکھی جو اللہ
 کو محبت لگا سکوں البتہ کہ میں لڑکی ہیں خالق ہو کر سو رہی ہیں ملی ہوئی کہ لڑکی کے
 آٹے کو کھا لیتی ہے۔ پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز میرا رت
 عبد اللہ بن ابی کے شعل فرمایا اسے جماعت مسلمانوں کی مجھے کون مدد دے گا اس پر میں
 کے میرے اہل میں مجھے ایذا پہنچی ہے۔

واللہ ما حلفت علی اھلی
 الا حید و قد فکوا رجلا ما
 عدلت الا خذوا صاحبہا حل علی
 - اھلی الاموی -
 سر اللہ میں جانتا ہی ہوں یہ حق حقائق
 کہ کہ لوگوں نے اپنے سر و مصلوں کو لیا ہے
 جو اس کھتی میں نے جھوٹی کہہ کہ میں جانتا ہوں
 میں نے اپنی بات حق میں ہی رہی ہوں وہی کہے
 بعد میں عارف نے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں مدد کروں گا میں اس کی کروں اور وہ لوگ
 جو حکم فرما دیں گے تعمیل کریں گے ماد میں عدالت ایک دن مدنی رہی میں سوئی نہ
 کہ لڑکی کو کھاتا تھا۔ اور میں سمجھتی تھی کہ یہ وہاں میرے جگر کو چاڑھ سے گا میری والدہ میرے
 پاس نہیں ماد میں مدد ہی تھی کہ مجھ سے ایک الفاری عورت نے لے لی کہ میرا رت چاہی میں

خود مولوی قسّم الدین کے رشتہ داروں کے لیے یہی بات کہی کہ نقل مکانی نہ کرنا اور اہل خانہ میں
مطہرہ ہونے کے لیے سب اہل خانہ

[illegible]

۱۱۔ محمد علی الفضل صاحبہ ۱۲۔ امام مسجد چک حسن علی ملوٹا آباد


 حصہ کی حد سے
 و حاکم مراد آباد
 سب کا طریقہ کو ہم مولوی صاحب کی اور دیگر گستاخوں نے جنہیں جیوں بدعتیوں کو بدعتیوں کے لئے مسلمانوں
 صحیح بخاری و سنن ابوداؤد اپنے استعمال کے مقابلہ میں واضح فرما کر حق و باطل کا، انصاف و فرائض کے
 شعور خود کو جس حد تک ہم قابل فہم و شعری اور باطنی میں ہے

چنانچہ مولوی نعیم الدین نے لکھنے والی عبارت ص ۱۳۱ میں لکھنے کے

حنا کاغذ خیدر و بدلیت پر لکھیں گے کہ جب تک وہ از نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ
 لگائے ایک عدم ملے گا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما پر یہ
 گناہ کیا کہ شرفاً نماز نہ پڑھے۔ اس قصہ انکب سے عدم ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسند لکنا وقت
 بچے کو ملے گا۔ حضرت کوئی اور نزلہ بھی تھا کہ مہدی کا کہ جس مار کوئی لگا کہ مارا کہے
 کہ نہیں حضرت کو عدم ملے گا۔ تو اس منکر منصب کا دنیا میں تو کیا علاج مگر یہیں حشر میں نہ داخل
 اس پر کہ کہ مرندہ اپنی اس ہے الکی کی مرندہ کی۔

پھر مزید یہاں عبارت تفسیر کے کہ کو بھی بعض غریب و بیچارے یہ سمجھ گئی کہ لاکھ ظاہر ہے۔

فمجموع هذه المقارن مكان ذلك
القول معلوم انفساد قيل

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل ما فيه من النعمان والبركات

iii

ہو گیا کہ اس پر بھی ہے کہ الفاظ قرآن میں سے علم کی حاصل ہو تاہم علم عقل کے لئے کمال میں ہو سکتے
کیونکہ قرآن میں کے تمام حالات کائنات کے اس واسطے کا لکھی گئی تھیں تاکہ وہ اپنے من و دل پر بہت سی چیزیں
پہنچیں کہ علم عقل پر عمل دلی سے ہی حساب و شعور خداوندی ۔

وَمَنْ أَحْلَى الْكَلِمَاتِ وَمَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
إِنَّمَا كَانَ لِقَاسٍ إِنَّهُ سَمِعَ عَنِّي
مَعْتَدٍ بِمَنْعَةٍ مِّنْ عَمَلٍ قَرِيبٍ
كَوْنِهِ بِلِقَائِي كَوْمَةٍ مِّنْ قُرْبٍ

میں طرح پروری نعیم الدین علی ہیات و معلویش بعد کلام الحمد وہی میں تغیر و تبدل جو حریف کاٹھاٹ
نے لوگوں کو فریب میں مبتلا کر کے فنا قدم کو نثار ہو کر کے کش الشہد کو تو لال کوٹا بننے کے سوا ناچھو
مزمع صاحب فتوح الامان کو شخص غمزدہ و ناہشی و ناخوش و ناخوش سے سرور الزام کا دعا کا پناہ ہے

قوله من لا يؤمن بالله واليوم الآخر... في الدنيا والآخرة...

کھانا غیب کی بات رسول اللہ کے کوئی نہیں مانا۔ اس آیت میں علم حقائق کی شے کب ہے کب فرمایا۔
مگر اندر تعالیٰ کسی کو غیب تعلیم نہیں فرماتا۔ ہر جہاں میں خود کو کچھ کماں میں سے چننا جس کو کچھ
مشاورے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا تو اجاب نہایت کر کس لئے نہیں کیا اگر اس آیت سے علم حقائق
کی نفی ہو گئے تو رسول اللہ کی وحی عبادت خدات نامی ہو گئی۔

اقول! پروا نماند اس امت کے تحت میں یہ ہے کہ بعض اہل حق و سب سے بڑے علم کو
فرمایا کہ لوگوں سے یہ کہیں کہ جناب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا نہ فرستہ آدمی نہ بھی نہ
کوئی چیز یعنی جناب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ لوگ
سب جانتے ہیں کہ ایک بدن قیامت آدمی کے گرد یہ کوئی نہیں جانتا کہ کب وہ کسی کو سوجھ بوجھ کا
سلوک کر لینا ان کے اختیار میں ہوتا تو یہ بھی معلوم کر جیتے۔

مکروری فیہ الدین نے اپنے موصیہ اہل تحفہ حضرت مولانا کو باوجود حضرت انبیاء و اولیاء کو عالم الغیب کے یہ سخت نہ تیار ہی ان کو ان سے سزاویں ندائیں مانگنے کی کوشش کی تھی کہ لا ظہر اعتدلیہ کیا ہے جو خیر صفات الوہیت کے صفت خاص حق تعالیٰ ہے ہرگز کسی دوسرے میں نہ صفت نہیں اسکی چنانچہ ایضاً فرض باطنی کے لئے مولوی فیہ الدین نے دیکھا میں یہ لکھا ہے حضرت کے خیر طرز و اخلاق و عبادت و سزاویں ندائیں مانگنے کی کوشش کی تھی کہ

میں نے کہا کہ میں اس کے لئے جیسے ہے وہاں سے میری سب کچھ لیا گیا ہے۔

ایضا مسئلہ میں مرقوم ہے

چونکہ محبت و محبت مرد و سلمانی بطور سنت
نہویر مل عاجبہ الصلوٰۃ والسلام بوردن
علامت کمال ایمان است۔

منہجی اور صورت مرد و سلمانی بطور سنت
میر علی الصلوٰۃ والسلام کے ہوا محبت کمال
ایمان کہ ہے۔

انہی مولانا شہید مرحوم منصب امامت مسئلہ میں فرماتے ہیں

دارالافتاء ثبوت حکم شرعی سنت یا مراء
یعنی چنانکہ وہ فیصلہ اذ انحال و قوسے از
اقول نیز اور منافع و مضار و رک شہد بعد
و حرج من دفع فقلانہ است شود انا و تیکہ
کتاب منزل یا نیا اسل بر لہم و منہج بودکات
نہاشتنہ باشد و حرج با حرجت ان قول فعل
شرعاً ثابت نمی توان شد۔

میر مولانا شہید مرحوم نور الدینی مسئلہ میں فرماتے ہیں
ان صاحبیت منہ صلی اللہ علیہ
وساہ ہما اتباعا ما ہو بقدر
دین علی صلی

میر مولانا شہید مرحوم نور الدینی مسئلہ میں فرماتے ہیں

چونکہ محبت و محبت مرد و سلمانی بطور سنت
نہویر مل عاجبہ الصلوٰۃ والسلام بوردن
علامت کمال ایمان است۔

منہجی اور صورت مرد و سلمانی بطور سنت
میر علی الصلوٰۃ والسلام کے ہوا محبت کمال
ایمان کہ ہے۔

انہی مولانا شہید مرحوم منصب امامت مسئلہ میں فرماتے ہیں

دارالافتاء ثبوت حکم شرعی سنت یا مراء
یعنی چنانکہ وہ فیصلہ اذ انحال و قوسے از
اقول نیز اور منافع و مضار و رک شہد بعد
و حرج من دفع فقلانہ است شود انا و تیکہ
کتاب منزل یا نیا اسل بر لہم و منہج بودکات
نہاشتنہ باشد و حرج با حرجت ان قول فعل
شرعاً ثابت نمی توان شد۔

میر مولانا شہید مرحوم نور الدینی مسئلہ میں فرماتے ہیں
ان صاحبیت منہ صلی اللہ علیہ
وساہ ہما اتباعا ما ہو بقدر
دین علی صلی

اس مسئلہ کا اصل ہے اور شک و شبہ و راجح ہے بجا محبت و محبت مرد و سلمانی بطور سنت
نہویر مل عاجبہ الصلوٰۃ والسلام بوردن
علامت کمال ایمان است۔

منہجی اور صورت مرد و سلمانی بطور سنت
میر علی الصلوٰۃ والسلام کے ہوا محبت کمال
ایمان کہ ہے۔

انہی مولانا شہید مرحوم منصب امامت مسئلہ میں فرماتے ہیں

دارالافتاء ثبوت حکم شرعی سنت یا مراء
یعنی چنانکہ وہ فیصلہ اذ انحال و قوسے از
اقول نیز اور منافع و مضار و رک شہد بعد
و حرج من دفع فقلانہ است شود انا و تیکہ
کتاب منزل یا نیا اسل بر لہم و منہج بودکات
نہاشتنہ باشد و حرج با حرجت ان قول فعل
شرعاً ثابت نمی توان شد۔

میر مولانا شہید مرحوم نور الدینی مسئلہ میں فرماتے ہیں
ان صاحبیت منہ صلی اللہ علیہ
وساہ ہما اتباعا ما ہو بقدر
دین علی صلی

کہتا ہے چنانچہ وہ کہ ایک متولی میں ایک مولوی نے ہم ائمہ کا جس اس کے مولویوں کے
 اندازہ انکار سے تیر دفعہ بیان کیا ہے اس مولود ہے جس سے مولویوں کی مصلحت کو میں
 عزیز و محنت حاصل طالع ہے۔ اور بصورت رسالت تہذیب الانام اس کا وہ مطبوع ہو کر شائع
 ہوا شائع میں ہو چکا ہے جس کے لشکر العاک حسب ذیل ہیں۔

ہے چنانچہ مولوی غلام الدین کے یہاں درخت رسوں اور فراز انور کا سفر نامہ سیرت مولانا درخت رسوں کی تعریف و توثیق ہے کہ کہ درخت شامی شمال سمیت درخت محبت کی نسبت مولانا کی ہے اور مولانا کا اس کی روایتوں پر عمل ہے اور سیرت مولانا درخت رسوں کا فیض و رعا فیہ فکر کی کمال ہے۔
 علامہ امین قادری کی شامی کی مصنفہ ہے ۱۲۸۶ھ

کونکے حق اس کا قافی نہیں کہہ رہے ہیں اور یہ حدیث بہ نماز نہیں تو البتہ صلیتہ اگر ہر
مسئلہ میں امام صاحب کے قول پر اکتفا نہ واجب ہوتا ہے تو کونسل کے مسئلہ امام صاحب کا فقر
میں بہ مزید بیان کیا ہے اس میں تو البتہ صلیتہ امام صاحب کے مسئلہ میں بہ مزید بیان کیا ہے

وفي الملاحة من ردها وبقائها
 بعض ما اغتني الكفر وقل للشاكر
 ان كان معترضا في قوله هو
 الا اذا كان رده حقيقيا واما
 على وجه الاستغناء او الاستحقاق

[illegible]

آیت و من یصل یصل یدہ و امن دون اللہ لایکے بحث قولہ صلاۃ ۱۹۷۱ء

وَمَنْ أَحْسَنُ مَنَافِعِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَوَّاهُ مِنْ دُونِ
الْمَوْتِ لَا يَسْتَحْيِبُ لَكُمَا يَوْمَ
لَوْ بَايَعْتُمْوهُ فَقَدْ مَنَعَهُمْ
عَقَابَ اللَّهِ

اور کوئی زیادہ گرامی ہو گا اس شخص سے کہ کھلا رہے
وہ حاضر ہے اور لوگوں کو کہ نہ قبول کریں گے اس
کی بات نہ اس کے لئے کہ وہ اس کے بکارت
سے نجات پائی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

اقول مستعین بالله العلیہم العتدو مولوی نعیم الدین کا کٹر کیا مت کے لشہ میں
خاتم و درجہ میں دلوں پر ہے کہو کہ بیشک آیت کا ترجمہ و معنی یہی ہے کہ کفار نے مالوں کی پکار کو
میں کوہ غائبانہ حاضر و ناظر مان کر کھائے جس کو عرض خالص ہے خبروں پر جو گھر سے فریاد کو سننے
حال حاضر و ناظر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہی علم غیب سوائے حق تعالیٰ
کے لئے بڑی قوی دلیل قرآن پاک کی ہے۔ پھر یہ دعویٰ کا کہ ترجمہ پکارنا بعض عبارات
ترجمہ مستند مسلمہ فتح الرحمن و تفسیر فتح العریضہ امہ فقیر علیہ صلیح القرآن وغیرہ میں مرقوم ہیں۔
جو مولوی نعیم الدین کے بھی خود مسلمات تھیں وہاں ترجمہ صلیح القرآن میں ہے حادہ اس سے
ترجمہ گواہ کوئی جو پکارے اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ بھیجے اس کی پکار کو دن تا بہمت تک اور
ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی امہ جب لوگ جمع ہو گئے ہوں گے ان کے دشمن امہ ہوں گے

ان کے پوجنے سے منکر، ابھی نیز موصوع القرآن میں ہے

وَمَا يَفْقَهُونَ إِلَّا كَلَامًا يَتَكَبَّرُونَ

فہمہ شاہدہ ان کو نوازا جو سرے پر رکھیں کہ وہ بچے ہیں جو لوگ بچے ہی زندگیوں کو کون بزرگ
بے گناہ ہیں ایک شیطانی انداز میں نام رکھ کر آپ کو جانتا ہے اس نے ان کو کہیں کے کرم بھوٹے
ہوا پس نکالا یعنی بوجہ عبادت کو نے میں داخل ہے۔ مہیج بخاری باب ۳۰ صفحہ ۱۱ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قس رجل يا رسول الله اى
 النبى اكر عهد الله قسان
 ان تدعوا لله و ما و هو
 خلقك الا فانزل الله نصدد يقربا
 والذين لا يدعون مع الله الهما
 اخر الحجى بيث

مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی، دہلوی، مستند مولوی تقیم الدین کے اشعار، لطائف، شرح مشکوٰۃ فی الاولیاء
صفحہ ۱۱۱ پر عباس کا کہتے ہیں

وہ لوگ جو نہیں جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
خدا ہے نہ کہ خدا

عصا صاحب مظاہر حق اھو صاحب مرقاۃ کو مولوی نعیم الدین مستند جان کر ان سے حوالے لے کر فرمایا
یہی عوام الناس کے لاتے ہیں۔ مظاہر حق جلد اول ص ۱۵ میں مرقوم ہے

دستِ علی قاری نے ان تداہولہ سدا کی شرح میں کھانا کرانٹیکر معیت میں کسی کو شریک کرے یا لگا دینے میں منع ہے بلکہ اس کے لیے کہ اس طرح اوروں کو بھی کچھ سنسنا یا مٹا دینے پر ہی یہ حاجت پورا ہے۔

اور بعض مفسرین کا یہ قول کہ تفسیر یعنی عبارت کو کرنا ہے وہ حسب حدود آیت جسوں کے
ہے وہ نہ لفظ عام جامع بلکہ اپنے مخصوص کے جوہر کے مفسر نہیں ہر چیز میں کو سوائے حق تعالیٰ کے
کو ماحد اور کسی یا اس کو مشفرت فی الامور جائز کہ خود مشافہت نہ بلکہ مفسر لادکی عمار سے یکم شرک
اس کی عبارت کو کرنا ہے یعنی اپنے امام حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ مولوی کشمیری نے فرمایا کہ

مسلمہ اور کلمۃ علیہا صلا علیہ فی فتح الاسلام قاضی الغضائہ۔ شیخ الشیخ احمد المختار والہاء المہمہ۔

آپ فتح الہادی شریعت صحیح بخاری باب ۲۶ ص ۱۱۱ فرماتے ہیں

وَقَتْلَ الرَّاعِبِ الدَّعَاوِي
الْمُتَّحِدِينَ وَاحِدًا دَعَا فِي الْقُرْبَانِ
عَقْلٍ وَحْيَةٍ مِنْهَا الْعِبَادَةُ وَالْكَافِرُ
مَنْ دُونَ الْقَسَا لَا يَمْلِكُ
وَيَا بَهْزَادِي

اور پانچ سو روپے میں فرمائے ہیں۔

ما يعنى العبادة وما يعنى الاعتقاد
و ما زاد من علمه اما يعنى السداد و
و ما زاد من علمه اما يعنى السداد و
و ما زاد من علمه اما يعنى السداد و

[illegible]

اصل حیات الاصلہ امر اتحاد
تصور الصالحیت مساجد

۱۔ وہاں ملکات فی النوا طالع متی
 ۲۔ انشاء اللہ یہ نیکو نامی کی فکر کرتا کہ یہ جی
 ۳۔ جواب میرا اسلیق علی اللہ میرا سلم نے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا کی

اس پر مختار ج ۲ مسئلہ میں رقم ہے

قولہ اعلیٰ ان لا تدلّی وقع
 للاصوات من اکثر لغویات الخ
 عن الدواہر وشمع الزيت وخوا
 الی صواعق الا ویلہ انکوار تقریبا الیم
 فہو بالاجام یا طل وحرام کان
 یقول یا سیدی ملان ان ردغایی
 وروحی مریضہ و قضیت طاجی
 فلک من الذهب والفضة ومن
 طعما وشمع ادا الزيت کذا رعن
 لوجہ منها النرن و الخلق و منذر
 الخلق لا یجوز ان تعبادوا و العبادۃ
 لا تکن لخلق و منہان التذہد
 لمصیحا و المیت لا یخلط و مہانت
 ان ظن ان المیت یصرون فی کلمہ
 دون اللہ تعالیٰ و اختار ذلک
 کثر الخ

کے اخذ

اور مولانا۔ محمد العزیز خاں دہلوی، وکٹوریہ فتح العزیز جی اے ایس سی شریعہ افکار و احکامات مدرسہ کبیر انجمن قاسم کے
نظر آتے ہیں۔

چهارم در بیان کردن چون مردی که
کوتایب کمال سلامت و باده مستقر باشد

و چهارمین که بخند کند که بهر کوئی
مردی که کوتایب کمال سلامت و باده مستقر باشد

مردمان که تیب کمال و دانسته نمایند که تیب

[illegible][illegible]

در سرکاری شہم الدہی کے متعلقہ افسر انکوائری سلاطین الشہ صاحب رام لچاری اپنے فتویٰ

طریقہ و فیض عام نام لکھنے کے ساتھ یہیں کہتے ہیں۔

۱۔ جسے دوسم تجربہ داری کی موجب فکر و فکر کی جیسے سچا کرنا اور اس کو صاحب دماغ ۲۔ جسے
 اس قدر پر ایک تجربہ دار مشرک کہ اسے اکثر کنگہ نہ اس کا دیکھ دلاست نہ تھا نہ اس کے لیے چھپا ہوا تھا
 علی بیگ مولوی نعیم الدین کے پاس اٹھا لے مولوی احمد رضا صاحب صاحب بریلوی علی یا اللہ بیگ حکم
 دے کہ خود جسکی بریل کے صاحب میں لکھتے ہیں۔

[illegible]

من قوم حرم قباۃ کوا اجماع
الشیطان فی قوم ہر اس الصبیح اتی

مجاہد الشہر: تقي خانزاں جیکسوں
انصاف اور سچائی کا علم فطرتاً

فقد تم بعد حق اخذها لك وادبها
وتسخرها لخدمتك عبدك محمد

[illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

ی ترمیدانی تفسیر میں ابو جعفر علیہ السلام
 ہے ماری ہے۔ قتال کان و درجلا
 مسلما و کان مجبائی قوسہ فلما
 مات عکرم و احوال قبریہ فی ارض
 بابل و حوزہ علیہ فلما راہی
 اہلیس حوزہ علیہ تشید سے
 صورتہ انسان لہر قال امری
 حوزہ عکرم عن ہذا اخل لک
 ان اصور لک مٹا یکون سے
 ناد و کو فتد کرو و ربہ قالوا نعم
 فصور لہو مثلہ و و شعورہ فی
 ناد و حوزہ علیہ کر و نہ فلما
 راہی ما بھر من ذکرہ قال هل
 لک و جعل لک فی منزل کل
 رجل منک و قسا لک فی و فی
 بیتہ فتد کرو در قانونہم فصور
 کل اهل بیت - قسا لک و اہل
 فخلو ین کرو نہ در قانونہم و اہل
 اہل بیت فخلو اہل بیت و اہل بیت
 ہر وقتا سلوا و دریں مودہ کرہ
 ایا حقیقتا و اہل بیت و نہ
 من دون اللہ قال و تان اول ما
 عبد غیر اللہ فی الارض و انصم
 الہی سعوہ بود نیز میں ہی الہی

الکافی مشہور و تفسیر میں ابو جعفر علیہ السلام حضرت جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے

ہر وقتا سلوا و دریں مودہ کرہ
 ایا حقیقتا و اہل بیت و نہ
 من دون اللہ قال و تان اول ما
 عبد غیر اللہ فی الارض و انصم
 الہی سعوہ بود نیز میں ہی الہی

معلوم ہوا کہ یہ سب پرست نزاری کے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا تو انشا پاک نے ان کے
 لیے اختیار فرمایا جو نے کفار کی بددعا یا اور ساقی ہی ان کو اور ان کی والدہ حضرت ام طاہرہ
 کو پاک کر دینے کا اظہار فرمایا کہ باطل عقائد میں انہیں اندر کھینے کی نفی ہو کر ان کی عبدیت کا محتاج
 ہونا صحیح ہو جائے کہ یہ سب غیر اللہ کی تعظیم و شان عزت کے معافی نہیں ہے اگر حضرت مسیح
 علیہ السلام کو ان کی تعظیم و شان عزت کا اعتبار رکھتے اور غیب و جلال کی تعظیم و شان عزت کو

اور از میں متعدد دوسری مخلوقات کے درجہ سے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر میں ۷۷۲
 آیت سورہ نملہ میں لکرائے ہیں۔ ولو کان المسیح ابنا لہا بقدر علیہ تکذیب حامی الخیوانات و
 و من کان کذا لک لا ینکون انما لکرت کثیرہ تصفہ علیہ أحد متولیہ الخ الخ اور یہی دیگر تفاسیر میں مذکور
 ہے نیزہ میں مرقوم ہے۔

رب المشرق کی دوستی محمد خیر خواہ کی کو عجیب ہانتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ساتھ احوال خیر کیہ اور کتاب کر کے ان کا تقبیض شان اہل ان سے دشمنی ہے جس طرح مولوی نعیم الدین کے گنہ گنیاں است دشمنی نے مولویت کے بارہ چہلیں میں مسلمانوں کو احوال شیطانی لیں کے غریب میں مبتلا کیا ہے ۶ اے ہوا ابلیس کو آدم نے ہست

تفسیر میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جس پر نیا ہے اس سے
 زیادہ کہ ان کو کہ قدرت نہیں ہے اور زیادہ کہ ان کے کام نہیں نکلتا اور اس کی قدرت و ملک
 پر فیض کی کمی و زیادتی موقوف ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت
 اہل ایمان و خلائق میں مہینا علم کا شعاع کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدرت میں نہیں قدر حضرت عیسیٰ
 کو اس سے زیادہ برتر و بزرگ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو ماحول و خلقت کے ذمہ دار و مقرر
 حضرت مغفلوں کی بارگاہی اس علم کا شوق پیدا نہ کر کے پس آقا بہد بابتاب کو جو اس بابت
 درست تہ پر بنا آید ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وصیت محمدی اس کا حال مشاہدہ اور
 فہم و فہم سے جو اب اس پر کسی بشری کو نہ کر کے اس کی عقل و فہم سے

ثابت کہ اس کی عقل و فہم کا کام نہیں ہے
 اس کی عقل و فہم کو چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم و فہم میں کمال کو خلاف علم و فہم
 تعلیم کے بلادیل بعض قیاس و حد سے ثابت کرے کہ وہ نہیں کر سکتا اس کا حصہ ہے شیطان
 و ملک الموت کو یہ وصیت نص سے ثابت ہوئی ہے کہ عالم کی وسعت علم کی کوئی بشری عقل ہی سے نہ کر سکتا
 تمام انھوں کو کہہ کر کہ ایک شرک ثابت کیا جاتا ہے۔

پس ان کے واسطے سہولت مولوی یحیٰی الدین علیہ السلام کی عبارات میں نظر انصاف بخیر
 ان کے واسطے کہ علم شیطان و فہم سے ہم جنوی علیہ السلام کو نہ لڑا نہ خود کفر ثابت
 کیا گیا جس کے نقصانات کی تعبیر و توضیح یہی ہے کہ علم کی گئی جس سے سوائے ان کے علم ہی رہے اللہ
 پر مولوی یحیٰی الدین کا تہذیب و افتخار واضح ہو گیا بقولہ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکلتا آیا
 علی ہذا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے یہ کہ جو حیوانات و نباتات کے لئے یہ بھی علوم ثابت
 کئے نہ کسی دوسری مخلوقات کے لئے یہ سوائے ان کے تہذیب و افتخار ہے جس میں سائل زید کے سوال
 پر جو ہم مشرب مولوی یحیٰی الدین سے سوائے ان کے جواب میں یہ بطور تہذیب سوال بقول زید پر واقع
 ہے کہ اگر وہ تاکہ حیدر کو شک ہے چنانچہ حفظ الایمان میں فرماتے ہیں مطلق غیب سے مراد
 معلومات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اس کے اندر ایک کے لئے کوئی
 واسطہ و دلیل نہ ہو اس کی تہذیب و فہم میں نہ سمجھتا و کار و علم غیب کا اظہار اور
 اولو کنت اہل غیب و غیرہ فرمایا گیا ہے اور علم براسطہ ہوا اس پر غیب کا علم و فہم کا
 قرینہ ہے کہ قرینہ و فہم و علم غیب کا علم و فہم کا قرینہ ہے کہ قرینہ و فہم کا علم و فہم کا

قرآن مجید میں مقرر ہے اعتبار کی تمامیت اور نہ صرف سبک میں عید ہی عامتی و مدنی کئے
 سے ہی اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا
 اطلاقی جائز نہ ہوگا اور ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاقی جائز ہو تو حقائق اور رازق و غیر ہوا
 تاویل ہستار والی السبب کے ہی اطلاقی کہ جائز ہوگا کیونکہ آپ ایمان اور تہذیب کے عالم کے
 سبب ہیں بلکہ خدا یعنی مالک اور موجود یعنی مطلق کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ
 پر عالم الغیب کا اطلاقی اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس
 صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے بھی ہو سکتی ہے یعنی علم غیب یعنی اللہ ہی واسطہ اللہ تعالیٰ
 کے لئے ثابت نہیں ہیں اگرچہ زمین میں سنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب میں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں خود اللہ
 ہزار تو کیا اس کام کو نہ سے نکلتے کی نفی قابل سند میں اجازت دینا اگر سکتا ہے اس
 کیا پر تو یہ تو فقیروں کی تمام تر سید و صدائیں جو خلاف شرع نہ ہو گئی تو شرع کیا ہوا بچوں کا
 کھیل ہوا کہ جب کا یا یا یا جب کا یا یا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا
 علم کیا مانا۔ اگر عقل زید صبیح ہو تو وہ یافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب
 ہے یا کل غیب مگر بعض علوم غیبیہ ہر آدمی کو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے
 یہ علم غیب تو زید و عمرو و دیگر بھی دیکھ سکتے ہیں لیکن جو انکے ہوا انکے ہوا کہہ سکتے ہیں حاصل ہے
 کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہو سکتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے
 کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم
 غیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو چند کمالات سے شمار کیوں کیا جائے جس میں ہر آدمی بلکہ
 انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو کہ کمالات و ثمرات سے کہہ سکتا ہے اور اگر التزام کیا جاوے
 تو فی غیر جی میں جو فرق بیان کیا ضرور ہے۔ والبتہ اجوت کے لئے جو علوم لازمی و ضروری
 ہیں وہ آپ کو تمام مباح حاصل ہو گئے تھے۔

چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ السلام علی مشکک فی آیہ علوم
 الامام حسن علیہ السلام کی عقل میں لکھتے ہیں
 حاسن قسم کے کہ وہ علم و فہم عام ان کے لئے تمام حیوانات کو عطا نہ دیتے ہی اند
 تو انہیں دیکھ کر کہہ سکتے ہیں انہیں ثابت فرما دے۔

لے اس پر کوئی صحیح دلیل ضرور چاہئے (۱۵)

[illegible]

وہ طوفان جو مجھے نفس شے سراجِ احسن فتح نہیں برساتی بلکہ اپنی حدیثات میں اپنے حکمِ اصل
مکرم ہی ہے اور ہنری اور فرات پھر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور اس کا صحیح معنی ہے ان کے لغات کی
وحدانیت و مدارجِ بیان کئے جائیں اور نام و تفسیر پر غم و فخر و عود و خافہ شرع سے یکسو ہو کر
نفسِ حسن و محمود ہے خواہ اس میں شریعتیں انکم اگرچہ وہ ظلم و جبر ایک مفسد ہو سکے
جس میں ذکر حضرت سید الشہداء پر عورتِ عالیٰ میں تمام قریہ و رسوم پر کراہی و مرفیہ
نہیں جس کی نسبت ہے۔ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن انس بن مالک
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خیر مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت معصومین علیہ السلام میں مشائخ چشتیہ کے گانے کے متعلق لکھتے ہیں کہ صرف قوال کا آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صفت الہی سے خبر دینے میں چند کی چیز می باید تاسع مہارح شود۔

پھر تو کھیل کے کلام ہے علم عطا کر پائے جانے سے ہی تو نبی صل اللہ علیہ وسلم نے منع ہی فرمایا
 یہ بہت بڑی باتیں ہیں کہ علم عطا کر ہی اطلاق علم غریب اور علو صافی غنیمت کو کہیں جو سکتا
 کیونکہ یہ علم غیب صفت خاصہ الوصیت جناب ہاری اعدائی نشانہ ہے جو کسی اور صفت پر اس کی طرف
 اگر انکو علیہ ہی جان کر کہے مومن کو تو ضرر کہ ہے عیب ہی تو حدیث میں صاحب میں عطا
 لا یصلہ صافی خدا آکا
 جو کوئی نہیں جانتا کہ ہونے والی بات کو

اور اس کی دلیل میں آپ کا طریقہ الحلق واسلام ہے فرمانا کہ

مصلح ہمارے عباد حدیث سے ہے۔ قدمِ حدیث میں خود صاف عرض کیا امانت کی بھرپور پے

لا یغفر ما فی قلب الا
الله

اور اگر آپ جانتے ہو تو اس صفت طریف لایعنی صافی غذا کا اللہ کو حق تعالیٰ کے ساتھ خاص نہ فرماتے ہیں کہ دوسرے پر الحاق کرنا کذب و ممنوع و ہم شرک ہے بخلاف صیغہ بخاری پارہ ۲۰ ص ۱۲۷ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا

عزمت حد تک امتداع ہو گا
فی عین دفعہ کلام ثورات
و ما انکری فی نفسک ما ذاکم
عنداً

پھر مولوی شمیم الدین کی حدود میں بددیانتی یہ کہ صاحب مرقاة سے اس حدیث کی شرح خواجگاہ العلیا
۱۳۱ میں لکھتے ہیں کہ: «انما معنی المناظرة دفع (ہا) یعنی نہایت» نکواہت نہایت علم

الغیب الیہ لا ۛ لا ۛ یصلح الغیب الا اللہ وانا یصلح الرسول من الغیب ما اعلما
 وند خود ہی ترجمہ کیا کہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس واسطے منع کر دیا کہ
 انہوں نے غیب کی نسبت "مطلقاً" آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کر دی تھی
 اور انہیں کہ: حضرت علیہ الصلاۃ والسلام بتیہم۔ ^{یعنی جانتے ہیں} علامہ بریل اللہ اس میں مطلقاً کس لفظ
 کا ترجمہ ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا جو بندہ گندہ ہے پھر لا ۛ لا ۛ یصلح الغیب الا اللہ کا ترجمہ
 "اس لئے کہ نہیں جانتا غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی" اور اصل مقصد نسبت کرنے
 علم غیب کے منع کا باعث ہے، مولوی نعیم الدین نے اپنے ارد وطن کے بالکل کے لئے معجزانہ کہ
 غریب کا یہی ہے آزاد بار، بلکہ یہاں اس پروردی عبارت قرآنہ کو جو حسب مضمون حدیث کا یہ
 مافی عندہ الا اللہ کے مطابق ہے، بالکل چھوڑ کر محض ترجمہ دفت و دفن غریبہ بارہ کی نظر
 پر اکتفا کیا جو یہ دیا تھی، یہی نہیں بلکہ غریبہ ہی جہل مازی ہے جو برگزینہ حدیث کے

میں تائیں تسلیم نہیں ہو سکتی چنانچہ ائمہ اہل سنت نے اسے شریعت سے منقطع کر دیا

مروءت کے
 و گفتند کہ منہ انحضرت اس قول کی
 ہفت گندہ سے استناد علم غیب سے
 با کفرت پس انحضرت را تا خوش آمد
 و بچے گویند کہ بہت آست کہ ذکر
 شریف و دے در آست کے لہر سبب
 عاشق و اس حدیث و حالت داند بر آنگہ
 ضرب و ف و افشا و اشعار چنانچہ
 و ظاہر آنست کہ لغت اہل در اشال امی
 مقام صراح سمع و انحضرت اس زبان
 انان منہ مگر دیکھ نہ سوزید ہا زرا کہ کتنی
 قدر ہوا

اس عہد کے آخری زمانہ قدر میں شیخ کا شمار ہے کہ دوسرا قول ائمہ دوسری حالت حدیث
 جو از وقت و فضا سراج کے برخلاف ہے مگر اسی قول کو مولوی نعیم الدین نے مدلول حدیث کے
 مختلف اختیار کیا۔ علیٰ ہذا امام ابن حجر متعلقان فیخ الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۶ ص ۱۹۱
 میں فرماتے ہیں۔

فیہ جواز معاج انصاف بالذات
 صحیحہ العروہ و کراہت لیس علم
 الغیب لاحد من الخلق وین اہ
 اور ان ۲۱ صفحہ فیخ الباری میں
 قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث
 اسی اثر کی تائید فی حدیثی اللہ سے
 فیہ احوال الغیب عند زاد فی حدیث
 سادہ من علیہ السلام و فی حدیث

و قالہ فاشان فی عللہ الشیخ و قولہ
 و قولہ بالذات کتبہ نعم لہ فی حدیث

اشارة الی جہان معاج المہم و
 المرفقہ معالین فیہ ما لفتہ فی حدیث
 الی الخلو و اخرہم الطہری فی حدیث
 الاوسط باسناد حسن من حدیث
 علی شہر ان الدبی صلی اللہ علیہ
 وسلم مر بسا من اکانضام فی حدیث
 عروس ابن و ہن یفنی حدیث

واحدی لہا کثا تختہ فی امرہ
 درو حیک فی بادی و تعلیم وافی حدیث
 فقال لا یصلو ما فی حدیث الا لہ وافی حدیث
 رادھا انکر علیہا ما ذکر من الاطوار حدیث
 حیث اطلق علیہ الغیب لہ و ہو صفی حدیث
 تخصر باللہ تعلق کا قلی تعالیٰ حدیث
 لا یصلو من فی اسمیات واکارہی حدیث
 الغیب الا لہ و قولہ سببہ قلی حدیث
 کا مطلق لہ فی حدیث واکارہی حدیث
 اکا ما اشار اللہ و لو کنت اعدی حدیث
 الغیب کا سنہ کثرت من حدیث
 انصیرا

فیخ الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۳ ص ۱۳۱
 واکارہی المہم بالبا طین
 اور مولوی احمد رضا خان صاحب برطانی الامین والاعلام علیہ السلام و فی حدیث
 فی حدیث صحیح بخاری کے تحت میں لکھتے ہیں

و قالہ فاشان فی عللہ الشیخ و قولہ
 و قولہ بالذات کتبہ نعم لہ فی حدیث

اشارة الی جہان معاج المہم و
 المرفقہ معالین فیہ ما لفتہ فی حدیث
 الی الخلو و اخرہم الطہری فی حدیث
 الاوسط باسناد حسن من حدیث
 علی شہر ان الدبی صلی اللہ علیہ
 وسلم مر بسا من اکانضام فی حدیث
 عروس ابن و ہن یفنی حدیث
 واحدی لہا کثا تختہ فی امرہ
 درو حیک فی بادی و تعلیم وافی حدیث
 فقال لا یصلو ما فی حدیث الا لہ وافی حدیث
 رادھا انکر علیہا ما ذکر من الاطوار حدیث
 حیث اطلق علیہ الغیب لہ و ہو صفی حدیث
 تخصر باللہ تعلق کا قلی تعالیٰ حدیث
 لا یصلو من فی اسمیات واکارہی حدیث
 الغیب الا لہ و قولہ سببہ قلی حدیث
 کا مطلق لہ فی حدیث واکارہی حدیث
 اکا ما اشار اللہ و لو کنت اعدی حدیث
 الغیب کا سنہ کثرت من حدیث
 انصیرا

فیخ الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۳ ص ۱۳۱
 واکارہی المہم بالبا طین
 اور مولوی احمد رضا خان صاحب برطانی الامین والاعلام علیہ السلام و فی حدیث
 فی حدیث صحیح بخاری کے تحت میں لکھتے ہیں

ابو الشیخ از کلمہ بن خالد زایت کردہ
 کہ قسطنطنیہ از آنحضرت پر رسید کہ از آنحضرت
 خدا کلام یک نزد غلامان و فرماست
 فرمودند کہ من قید انم چون حضرت
 جبرئیل آمدند از ایشان پرسیدند ای نبی
 گفتند کہ من ہم قید انم باز عرض کردند
 چوں فرمودند گفتند کہ عرض ترس تو
 ز خدا چار فرشتہ اند جبرئیل و میکائیل
 و اسرافیل و ملک الموت
 علی بن ابی طالب مولوی نعیم الدین کے بڑے معتمد علی حضرت بریل کی نقلی الیقین مطبوعہ تادمی پریس
 کے مشور میں لکھتے ہیں۔ در بلا خوفہ خیر ملک من آلاؤں۔ ایک آخرت سے دینا سے بہتر ہے
 ہر ماں جو نفیس تجھے نہیں گننا کہوں نے دیکھیں نہ کافرانے منی نہ کسی بشر یا ملک کے خطر میں
 ہیں۔ ایضا سلاطین و پادشاہت میں جو تہیں ملک ہے ان کا حال تو غلام ہی ہمارے۔ ایضا دکن گدار
 نے حضور کو شامی کا حبيب گنایا حق علی دھانے فرمایا
 ما علمہ بشعر و صایقہ علی
 یضوفا قمر منار بیت المقدس ایسی دھڑیل نے حق کی صورت لے جایا کہ کسی نے آپ کے بھیغے نماز پڑھی
 فرمایا نہیں عرض کی ہر نبی جسے خدا نے صبرا حضور کے بھیغے نماز میں تھا۔ ۱۵۱۵ ہجری حاکم
 در تذکرۃ علیہ السلام ص ۱۵۱۵ ایضا۔ حضور نے پوچھا جبرئیل یہ
 کلام میں عرض کی یہ حضور کے آپ ابراہیم علیہ السلام کی اور موسیٰ علیہ السلام کی
 حیات الموات مطبوعہ گنار جینی بھائی کے مشور میں لکھتے ہیں
 حاکم نے کہ میری جائزہ دال نہیں ان کا انھیں ہوگی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہ ہوگی حضور ان کی
 قبر کے گندہ و دشت فرمایا۔ قبر کے گندہ کو لوگوں نے عرض کیا کہ میری جائزہ دال نہیں ان کی
 عرض کی ان حضور نے اس کو فرمایا نہ ہوگی ان کی قبر کو لوگوں نے کہا کہ ان کو لے کر
 عرض کیا اس پر حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے فرمایا اس نے
 جواب دیا کہ میری جائزہ دال نہیں ان کی قبر کے گندہ کو لوگوں نے عرض کیا کہ میری جائزہ دال نہیں ان کی

اس لئے تو مولوی نعیم الدین کے ساتھ مسلمان بن گئے
 سماح مولا نے نہ لے اس بار بار سماح خدا
 در بر رخ چگونہ در علم خیب داخل
 کس لئے سے عالم ہند میں کہ کرم خیب
 باشد۔ میں داخل ہر گاہ
 یعنی حق تعالیٰ کے ستارے اطلاع فرمادینے سے اس پر خیب کے جاتے کا اطلاع نہیں ہو سکتا اور
 خود مولوی نعیم الدین نے بفتان و شہا میں لکھا خدا لوہا نہ میں قیس ہی سعد سے دارو ہے
 کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شریف لائے اور باہر شہر کر تین دفعہ سلام فرمایا اور سعد
 نے ان کے سلام کا ایسا جواب دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس رجوع
 فرمایا۔ اور سعد نے ان کے پیچھے نکل کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کا سلام سنتا تھا لیکن
 بہت جواب دیتا تھا اس آرزو کے لئے کہ آپ زیادہ سلام ہم پر فرمادیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ واپس رجوع فرمایا اور اس وقت ۲۵۱۵ ہجری
 علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام راز و حیات کے حالات سے جس کا جمانا
 ثبوت بطور اختصار مشائخ کتب کے درشن ہوا کہ ہر امر میں دریافت فرمایا کرتے تھے لوگوں کے
 ہم دریافت فرماتے حالات معلوم فرماتے گھر میں کھانے کو دریافت فرماتے در صورت معلوم نہ ہونے
 کے فرماتے میں نہیں جانتا ہوں ہر دفعہ منتظر رہا۔ اہی تعالیٰ شانہ علامہ انبیا کے رشتے
 ہر امر میں بذریعہ وحی اطلاع دی جاتی اور نہ در صورت علم خیب ہونے کے ہر امر میں حادثہ میں دریا
 کرنے معلوم فرماتے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو قرآن و حدیث کی صریح مخالفت ہے جس طرح مولوی
 نعیم الدین نے بار بار علی بن ابی طالب کے کلام کو آپ کے علم میں حاضر ہے حضور سب کے عالم میں
 بعد از خلق مخلوقات کے پیدا کرنے کے وقت سے جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام
 جوانی بچہ کی جاتے بالتفصیل پہنچاتے ہیں۔ یہ اقوال بے سرو پا مولوی نعیم الدین کے شروع بحث
 اعلیٰ خیب میں گندہ ہے
 پس مفت خیب ہرگز کسی کو عطا نہیں ہو سکتی۔ البتہ اطلاع علی امور الخیب حسب
 ضرورت ہوتی ہے اس میں کسی کو کلام نہیں تمام احکام قرآن و حدیث اسی پر منحصر ہیں۔ علم خیب
 کے منہ میں اس قدر راز و عدم خیب داخل ہے کہ وہ علم و رسول کو سوائے حق تعالیٰ کے ذاتی کیا
 حل نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مفت خیب جملہ امور حق تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس کو

ہے جو شکوہ اسب مدوح الشہر مدوح میں ہے جس کی سند ہم کتاب چہ کھیا گیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی اہمیت و عظمت نہ رہے چنانچہ کہتا کہ مضمون خود ایت میں تھا اس کی جواب دہ کیا اس سے ترشح ہوتا ہے کہ ہر حدیث نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ واللہ اعلم۔ حالانکہ حدیث شریف سے بے پرواہ ہونا ایمان والے کی شان نہیں چنانچہ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی اپنے رسالہ جزاء اللہ حدودہ حسنی بریلی کے صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں قرآن و حدیث دونوں ایمان میں ہیں احادیث کا بار بار یہ تکرار ہوا۔ دونوں میں ایمان کی جڑیں گہا گہا ہی اصل کے موافق تھوڑے الٹا ایمان میں قرآن و احادیث ہی کے احکام ملو کہ میں پھر فائدہ کثرت الایمان کے آخر الفاظ فرمایا چھوڑ دے جو یہ ہیں۔ بلکہ غریب کہ اہل تشدد کے سوائے کوئی جانتا ہی نہیں۔

مولوی نعیم الدین کا طوم غصہ کو کبیر علم لکائی سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کے لئے جتنا نامی دعویٰ ملا دلیل ہے جس کا تفصیل جواب مدلل بریلوی جیسے آیت خاتجہ البقیۃ احادیث صحیحہ پر مبنی تصانیف الغیبیہ میں مذکور کثرت نفع الیہ ہی شرح صحیح بخاری تفسیر احمدی۔ مدارج النبوة وغیرہ کیونکہ ہے۔ اورہ نظریئے فاعلمہ فرمایا جی۔ باطن کا امتیاز کر لیا ہے۔ پھر یہ قبول کلامی کہ علم ذاتی کی اصل کی گنج ہے معنی اہل ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت مسوق سے دربارہ مدعیان اسلام جو بطور مدح باطن کے آپ کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا کی علم حبیب کہتے تھے یا کہتے ہیں۔ کاذب و منفی ملو ہے۔ اگر کوئی مسلمان الیہ اللہ تھا اور وہ جو بطور ذاتی جانتے کا معتقد ہو جس طرح محمدی مولوی نعیم الدین نے صراحت اپنے صلاۃ میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک خدا کا بھی علم ذاتی نہیں۔ اللہ جب ذاتی کوئی نہیں جانتا تو پھر عطا کی اساتذہ میں ہوا تو جس علم ذاتی کا ثبوت قرآن و احادیث صحیحہ صریحہ سے دہرہ دہرہ کر اسی پر انھیں عجب ہے۔ کہ قصص و حکایات اور خواتین پر تو مجروحہ جو باہتمام باہتمام وہ منفی کہ کتاب یقیناً ہوا جس کے لئے ارشاد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ عجب کا صادر ہوا ہے۔ پھر یہ نقل کر رہی ہیں، لکن۔ علیہا میں زبردست دلائل قائم کیے ہیں جس کے جواب سے تمام مخالفین عاجز رہے۔ پناہ بخدا سے زائل چھوڑنا منہ ڈری بات اس میں سوائے قصص و حکایات اور وہ قصص قرآن و احادیث صحیحہ اور کائنات فاسدہ باطل کے لہجہ کچھ نہیں جانتا جس کے مفعول مطلق شک جہاں اذ ذلک لا سمحہ اور احسان الاسلام عرضہ ہوا کہ میں ہر کشتی پر کئے۔ اسی اونٹ پر کئے۔ کچھ سے نہیں کھانے سے ہی ہر کشتی پر کئے۔

بچے زبردست دلائل دیکھ لیتے۔ لکن۔ علیہا صلا میں کھلے کہ تمام نزول دینی میں دستار لڑنا بعض بعض غیبا سے مطلع فرمایا جاتا تھا اور جب تمام کلام اللہ ذاتی ہو چکا تو تمام اشتباہ پر اطلاع ہو گئی۔ نیز صفحہ ۱۱۱ گھبرا کہ حضرت اور حضور کے خلاف ان کا تحمل کے عالم میں خلاصہ کر سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس عالم سے تشریف لے جانے کے قبل ان کا بچوں چیزوں کا علم عطا ہو گیا تھا۔ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیامت بتلیم اپنی معلوم تھا۔ بلکہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کا علم دے کر اس عالم سے الٹا دیا تیرا مقام میں گھبرا کہ کدے کھینچے کہ حضرت کی تعلیم اپنی ہی ہو جس کا علم نہ تھا یا کسی کو حکومت میں سے ان امور غیب کا علم نہیں دیا جاتا جہاں بعد ہر طور خواہ اس انداز میں سے بے پرواہ اور غیب سے پس تو بعض دعویٰ ہے بنیاد دے فرسخ تھا جس کی دلیل سے عاجز ہو کر تمام قرآن پاک کے ثبوت سے دست بردار ہو چکے کہ نہ قرآن سے اپنے دعویٰ باطل کو مدلل کرنا سونے سے زیادہ احوال قابل مابہ میں احادیث بعد ختم نزول قرآن پاک کے نقل و ناث بنی صلی اللہ علیہ وسلم و اکرم وسلم تین ماہ کے عرصہ میں صرف پانچ چیزوں میں سے علم قیامت ہی کا شعلیں تاریخ دستہ۔ سب جھوٹے دے شکر کا کو جمع کر کے ثابت کر دیں مگر لکن۔ علیہا لہذا اس موجودہ اپنی کتاب میں تو ثابت ذکر کے اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ مگر کوئی دلیل برقی تو قرآن و حدیث صحیحہ سے ہی کیوں نہ پھر کر آیات کا سہ باطلہ قصص و حکایات، خواتین، اقوال الرجال کے نیچے پڑنے ضرور لکن۔ علیہا اللہ اسی اپنی کتاب میں اسی کے پیش کرنے سے دریغ نہ کرے۔ بلکہ لکن۔ علیہا صلا میں جو کتب تاریخ اللہ سے احوال نقل کیا ہے حضرت۔ بریکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حجابت خارجہ کے بیٹ میں لڑکی ہے، لکن۔ علیہا۔ اس کے غریب کا نظریئے فاعلمہ فراموش کر کے ساتھ یہ عبارت بھی مفعول سے نہ انتہی۔ سو بھیجے اس کا۔ تھا بولے۔ انا یا یعنی خواب یا امام و فراست ہے جس سے علم نقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی بولے۔ کسی دانہ کے مطابق صحیح کبھی غلط ہو جائے جو تعریف علم غریب سے خارج ہے۔ پس نظریئے اس امر کو بغور فاعلمہ فراموش کر لکھتے تھے انتہی کا ترجمہ چھوڑ دیا تاکہ غریب کا روی نہ مکمل عارضہ۔ حالانکہ اس عبارت کے غریب ہی آپ کا یہ ارشاد دیا ہے کہ اگر ایسی بات ہے بعد غیر ہر میں خطاب کو غلط نہ سمجھ کر لیا ہے۔ اگر وہ مدلل کریں گے تو میرے گمان مدد تھے کے موافق ہے بعد غیر ہر میں کہ کا جواب ہو گا۔ میں نے تو اس پر سے بھول کر اوروں کی ہے۔

حق تعالیٰ را اطاعت کنی و از استغناء حقیقت
و اشتباه واقع شده اند

فقیر احمد کی مجلس مدد کر رہی تھی مقلدین نے
 ان کا ہذا افسانہ معظّم القیادات
 کا ہمامہ لکھا فائز اعاد وقف مشلا
 علی مافی غیہ وقف حق موت
 لایجاد و ترواں عمو و لقم بکر و
 مقہوریت خاندان و مہر و مہر و
 و لایعالی القاد و حکم القیاس

اور یہ خاص حق تعالیٰ ہی کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کے لئے چنانچہ مولوی فیض الدین کے لکھنے والے نوادہ شمس احمد سیکنڈ ۶۰ سے مطلع گزر چکا ہے۔

پس تمام مشایخ و عالم مولوی دخل و بیاد حضرت کا مفتح الغیب غمیں میں داخل ہونا
اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو اس کا علم و اختیار نہ ہونا جس طرح زمرہ مسلمین میں میر تقی
میر تقی کے حق میں اختیار علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں، بتائیں کہ خود ان ایمان حسب نصوص
قرآن و احادیث اور کلام علما کے احکام خود مسلمہ مولوی نعیم الدین مے، بیچیں من، شمشیر
و تمام اعتراضات بالحد و اجیر کی تردید و دفع ہو چکی ہے۔

چشمه آفتاب و اسپر گنا

در اللہ کا ارادہ و انوار رسول اللہ صا
یفعول فی ذلک بکسر الخاء

فہم یحقون کچھ کو اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں
سواس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں رہی کہ خودی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کے تقویر الایمان
صراط دوس چارالت کی تو کون شکایت کہ تقوی دہایت کو نفی علم سمجھا یاد دہو دیکر دہایت کے معنی
انک اہر تپاس سے ماننے کے میں روافض اور ملہ اولی مشا میں ہے۔ السوا تہ احوالہ العقل
بافتحاسی صلی حدیثہ اور اس فریب کاری کا کیا گھر کہ یہ معقول فریو ہے تربیت میں

[illegible]

من عباد الله ما يرجو ان يكون
 رتبه و من سأل في الوسيه
 حلت له شفاعة ١١

پس حسب آیات قرآن پاک احوال و پیشامد کے ساتھ واقع ہو گیا کہ بعد آخرت میں باوجود علم
نقلی یعنی دوبارہ حضرات اجداد کرام علیہم السلام خصوصاً جناب خاتم المرسلین نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے دو چہرے حضرات صاحبہما علی سلفہ رضی اللہ عنہم کے لئے کائنات جنت و عذاب میں
حسب و حکم حق تعالیٰ کے مغفور و حسن حاجت و عذاب عالم لغوار رحمت میں داخل المرام ہیں۔ یہ فیصلہ
حالات و احوال : تفاوت کامل پیر حق تعالیٰ کے علام الیوب کے کسی کو ظلم ظنی نہیں ہے۔ جس طرح
ہرم باطل فکر پر مولوی غلام الدین کا ہے کہ یہ عین عداوت مجہولان باگاہ سے پردہ نکاح و شفاف
میں ہے نہ کہ ہرگز محبت۔ کیونکہ خود مولوی احمد خاں صاحب بریلوی بھی السیئۃ الاثیرۃ نے
فی فتاوی الزلزلۃ رضوی کا رس بریلوی ص ۱۱ میں لکھتے ہیں۔

جو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر ایمان ہے جو ان کی تعلیم کے گھر پر ایک رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ایمان ہے جسے خداوند مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان
 سے ایضاً بنا سکتے ہیں مسلمان نہیں جس قدر ان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم ان کی نصیحت میں ہے
 مگر اللہ تعالیٰ کے لئے جو کہ ان کی تعلیم میں ہے کہ جس قدر ان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت (ایمان حق میں
 ہے) اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے گا جو کچھ وہ چاہیں گے۔

خاک کہ حیاتِ نبوت و شہادت سے خارج ہو گئے تو ہم (اے نبی) نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کو تو اب سے قریب سے خاکِ پلے فرمایا۔

میں کیا حق بنایا ہے وہ ایک خوشی کی گستاخ
 مایہ دینی تعویذ کا آہنگ
 مولانا شاہ عبدالحق محبت دہلوی ہر شوق العبادت شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۱ میں اس حدیث کی تفسیر
 فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے لئے ہے کہ جو اللہ کے لئے

من آب و ارضی عرفانه کند و فرصت یابم
 که در کتب ارحم انصاف یکدیگر را تفحص

کود پیچیده می باشد که هر کسی می تواند که
 در فرصت فراوانی که هر کس که از انصاف

ماسک کر دو باقم طاعت در این میان بودے
 کہ بعد از این در خوف و عدم گرفتار مشی اند
 اگر چہ در میان اندازند کہ طاعت در تحصیل
 در طاعت است

کہ طاعت است یعنی کہ اگر کسی در طاعت
 شریعت را در میان خود در طاعت
 تیمم فرماید پس بعد از آن در طاعت
 در طاعت است

ہمارے ان باپ مومنوں نے پاک علی الشہ علیہ وسلم پر قربان ہوں گے جان میں بھیجیں
سنت اور محبت رسول اللہ علی الشہ علیہ وسلم کے دم بھرنے واسطے، سوہا حسنہ کو بیان کرتے ہوئے
اپنی موت کہہ کر دم خوش نظر رکھ کے تمہارا رست سے پہنچے دلوانے۔ ایسے ہی صحیح تمہاری بار ۲۸ ملائیں
حضرت اسم علیہ السلام سے روایت ہے۔

قاتل القتیعی بحسب اللہ علیہ وسلم
 انا انما بعثناہم وانکرہم لخصہ صوفی وعلی
 بعضہم کما ان یکون الخیر بختہ من
 بعضی فاقضیہ علی غیوہما اجمع
 فمن قطعیہا لہ من اخیہ شیئا ولا
 یاخذ فاما قطع لہ قطعیہ من التار

منہ فایضیہ لہ انہ لیس منہ سوائے اس کے تو نہ کر
 میں اپنے عزیزوں میں تو نہ کرچہ کہ نہ کر میں اس کے تو نہ کر
 تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں
 اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں
 اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں
 تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں اس کے تو نہ کر میں

[illegible]

قرنہ انا لعلہ الخاقی بہرہ اعلیٰ من
وعدان من کان رسولاً شامیہ
وہم نہ ہی تھی نسبت فراس کے فرما کر

انہم بکرم عنہم سبباً بتھور
 بعد خالوا الجنة وعلما علیہا حکما
 اقرب الیہما من غیرہما
 الناس لا مراء واشد عروفا
 لکنہم وھو کلام فیہم شیبہ
 غل غل من انصار الذین خلوا فی
 المسمیہ اعظم المعلومہ وخالقوا
 غلہم و دینہم اعظم الخافۃ
 والمقصود ان ھو کلام یستلزم
 بالاختلاف المصکک و دینہ
 النور یجئ و غیر ہون الا حدیث
 الصبیحۃ والدہ ولی دینہ
 فیہم من یقولہ یقولہ یقولہ
 انصوحۃ ۱۰

الحمد للہ کلامی تاری عارفہ جو خصوصاً اکابر حقیر میں سے ہیں سائنسدان ابن ابی نعیم کی حدیث نقل
 کر کے مع اس پرانی کیفیت کے یکسر توفیق الایمان جنت میں مدیمان علم عرب کی کریم توفیق میں تمام تر
 براری باطلہ غریب کو خاک کردی کوئی جملہ توفیق اس سلسلہ باطلہ کی تھما نش چھوڑی۔ قصص قرآن
 و احادیث صحیحہ کی تدبیر میں قصاری توفیق اس حدیث فکر کرنے والوں کو دین محمدی کی کائنات چٹ کر دینے
 والے کراروں کے کرار توفیق ہو کر انھیں انھیں شہید ہر جیسے توفیق و سعادت کے علم بردار قرآن و حدیث
 کی گہائی اور کھجی خدمت پر کام کرنے والے جنت میں کام کرنے والے اہل ایمان کو شہادت علیہم کی توفیق
 ہر وہ سنا یا سنی شان عالم باطنی حقان کی ہوتی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مسئلہ علم غیب میں فقہائے حقیر کی تصریحات اور فتاویٰ
 علی ہذا کلامی تاری عارفہ جو خصوصاً اکابر حقیر میں سے ہیں سائنسدان ابن ابی نعیم کی حدیث نقل

مسئلہ علم غیب میں

نورا علمان اکا توفیق لہ یصلوا
 المصنوعات من الاشیاء اکا ما علمہم
 اللہ تعالیٰ احیاناً و کونہ غیب مقولہ
 بالتفکر و اعتقاد ان اللہ یصلو
 الغیب بعد اذ حقہ قولہ تعالیٰ قیل کا
 یصلو من فی السموات و الارض و الغیب
 الا اللہ کذا فی المسارح ۱۰

اسی طرح سب غیب کے متعلق تاری عارفہ جو خصوصاً اکابر حقیر میں سے ہیں سائنسدان ابن ابی نعیم کی حدیث نقل
 کر کے مع اس پرانی کیفیت کے یکسر توفیق الایمان جنت میں مدیمان علم عرب کی کریم توفیق میں تمام تر

رجل توفیق امراتہ توفیق یصلو
 فقال الرجل و لہا کذا توفیق او
 پیٹا سمیرا گماہ کردیہ توفیق یصلو
 کفرا کذا اعتقاد ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یصلو الغیب و
 ہو ما کان یصلو الغیب حق کا
 فی الاحیاء و کیف بعد الموت
 استثنیٰ عنہ اعتقاد ایضا امراتہ قالت
 توفیق ہا توفیق ہا توفیق ہا توفیق ہا
 الشیم اکامارہ یصلو الغیب و
 یکسر الرجل کات السرا و الغیب واحد

علی ہذا کلامی تاری عارفہ جو خصوصاً اکابر حقیر میں سے ہیں سائنسدان ابن ابی نعیم کی حدیث نقل
 کر کے مع اس پرانی کیفیت کے یکسر توفیق الایمان جنت میں مدیمان علم عرب کی کریم توفیق میں تمام تر

اسی طرح سب غیب کے متعلق تاری عارفہ جو خصوصاً اکابر حقیر میں سے ہیں سائنسدان ابن ابی نعیم کی حدیث نقل
 کر کے مع اس پرانی کیفیت کے یکسر توفیق الایمان جنت میں مدیمان علم عرب کی کریم توفیق میں تمام تر

حضرت الفیاض صاحب مولانا شیخ محمد صاحب قدوسی ^{۱۱۱۱} ایضاً مفتاح میں ہے سورۃ ۱۱۱۱
محدث سہارن پوری سرگرم ^{۱۱۱۱} ایضاً مفتاح میں ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے شکر گرد
جائیں اور نام لڑا سید شہر راقق جناب مولانا محمد اسحاق صاحب سرگرم ^{۱۱۱۱} ایضاً مفتاح میں ہے
حضرت مولانا محمد اسحاق دہلوی قدس الشہداء سرگرم ^{۱۱۱۱} ایضاً مفتاح میں ہے۔ اس وقت کا مولانا
مولانا الفیاض مفتاح مولانا عبدالمعین خان صاحب صدر الجامعین والفقیہ ^{۱۱۱۱} اور صاحب
مولانا شمس الدین صاحب دہلوی دوحہ حضور خان ^{۱۱۱۱} دیکھ کر جمعہ محمد شہیدی کیا ^{۱۱۱۱} ایضاً مفتاح
میں ہے۔ جناب مولانا عبدالحی کفوری المعروف ^{۱۱۱۱}

عقیدہ کہ نبیؐ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت احوال گزشتہ دیکھنا اور احوال کے
تجلی سے معلوم ہونے والی کشف و درخاب اور صیغہ الہام کے ہر لمحے وقت میں احوال اس

یہ بیٹے شخص کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو انور علیہ السلام کی علم فیہ عنایت فرمائی ہے۔
سورۃ صاف میں غلط ہے حضرت شریف سے ثابت ہے کہ حضرت معلوم قیامت کے دن بھی امت کو شرفیازہ
سے ہمہ پائیے ایک قول حضرت افضل و فخر و درمیر سے پہلے انھیں ہونا نامہ اعمال کا اور میرے
کے گھر کا اور ان کا اور قیامت کے دن بیٹے شخصوں کو حضرت پیمائیں کے بعد فرشتے ان کو دھڑکریں گے
حضرت فرمادیں گے کہ لو کہ میرے میں فرشتے کہیں گے آپ نہیں جانتے ہو کہ انہوں نے کیا کیا بدعتیں نکالی
ہیں چنانچہ حضرت بھی ان سے بیزاد ہو گئے مفصل یہ مضمون دیانت کرنا چاہیے مفکرہ شریف سے
کتاب الطہارۃ و ادب الخوف و التواضع کے فرق حدیثوں سے ایسی طرح ثابت ہے کہ جواب حضرت
علیؑ علیہ السلام کو قیامت تک علم علیہ السلام کی شرفی حاصل نہیں اور ایسا علم صریحاً بارہوی تعالیٰ
کے واسطے امر علی بن ابیہم (ادعی)

[illegible]

اور پستان لڑائیوں کے لئے کھانا بناتے تھے۔

شفاعت کا بیان اور اس کی حقیقت

اس کی شاد ہی احادیث اسباب میں مدح و شہرت بلکہ نواز و منوی کہ جس میں یہی کتب درج ہیں اس سے
الہامی فقہ اکیس حضرت امام لاکر امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انبیاء علیہم السلام
اور با نفوس ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مسلمین کو نہیں دے دوں اور مستحق غلاب
بیزوجہ کر کے دلائل کے لئے حق ہے اس کے بعد شرح فقہ اکبر و بیوت تائیدات مقولہ میں
اقول فیہ فی کتبہین۔ شفاعت بے شک دوسری گنہگار مسلمانوں کے لئے جو

شرکات سے بچنے ہیں اور قبروں اور قبریوں پر کھنڈ نہیں کرتے ان سے مرویات طیبہ میں
 کہتے ہیں ان کے لئے نذر و مست مانتے کہ کوہ و دروازے حاضر و ناظر جان کہ نذائیں فرمائی
 نہیں کرتے تم غیب سوائے حق تعالیٰ علام الغیوبہ کے کسی مخلوق میں ثابت نہیں کرتے
 سب اہل ازلت و ایشیت حق تعالیٰ کے۔ جو کلام سب کے نزدیک ثابت اور حق ہے اور
 و شریک حیدر و رکنا جو ہر گن بے کی شفاعت نہ ہوگی یہ امر تمام قرآن و احادیث سے بلا
 خلاف ثابت و مسلم ہے۔ قرآن و احادیث حق تعالیٰ نے قرآن پاک کے پارہ ۵ سورہ ناریں

دے اللہ کا یقین، اسی یقین نے یہ
 دیکھو، کیا دعوتِ ذلکِ یسوت
 قیامت

حق تعالیٰ انہیں پہنچاتا ہے اسی کو جو شرک
 کہنے آئے تھے، ساتھ اور جنت میں اسی کے سوا
 کوئی اور کوئی کو پا رہا ہو

در فرما چاہے سورہ بقرہ
 ص ۱۱۱ لَوْ تَرَىٰ فِي يَدَيْكَ خَشَعَةً
 نہ کہ الیہ کہ اشارت کی ہے کہ یہ
 محض اس کے لئے ہے

میں کو خود مولوی نعیم الدین نے حلقہ میں پیش کیا ہے۔ وہ خود ہی حلقہ میں حدیث ترمذی پڑھ کر رہے ہیں۔

قلوب سوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتاق آت من عندہ فی تعبیری
ہیں ات سید خلق بصرہ اتق اللہ

وحي الشفاعة فاحذرت الشفاعة
وعلى من يات لا يشتر له يالها
شعنا

لہذا، ذہن شفاعت جی خود مولوی غلام الدین کے علاوہ دیگر صفحات میں احادیث و فقہی مآثر
 اور جب لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس سے دعا کرتے شفاعت کریں گے۔ حضور
 نے یہی

عاطفِ قاسم اور علی دہلوی
 تین اہل بیتؑ کے حواریوں کا
 لشکرِ مسلمانانِ شیعہ کی شہادتِ فرجیہ اسی قدر حق جو واضح ہو چکا اب آئندہ
 انیم الدین کے بہانوں کی تفسیلات ضروریات سے سب سے

قولہ ۱۸۔۔۔ تقویت دے ایمان والے نے، نگار شفاعت میں بڑا ہی غضب دھا اور بیٹوں کے معافی میں تحریر نہیں کیں نگار واحد بیٹوں کے حق میں جو آیات تامل فرما کر قرآن و احکام حق پر چسپاں کیا قرآن وحدیث پر استراٹھا نے مسند شفاعت کے

تکویت ایمان کے اقبال کے غلط سے۔ مٹا اختیار داؤدیا۔ کے پکارنے سے کچھ نہیں ہر
مسل کو مانا حسن خطبہ ہے۔ مٹ کسی کو عالم میں گھڑت کرنے کی کدھت نہیں وی مٹ کو
حمایت نہیں کر سکتا مٹ اپنا وکیاں اور سفارشی سمجھنا بھی کئی۔ کہ شکر خدا ہے مٹا

الہ اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھے جب بھی ابو بکر کے برابر شرک مسلک کوئی کسی کا دیکھتا و سنا کرے
 مسلک کا فرہی اپنے جہنم کو اس کی چناب میں اپنا وکیل سمجھ کرنا تھے تھے اس بد شرک کو کہتے
 تھے کہ گواہ کے برابر نہ سمجھے اہل حق کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے

یہ محکمہ پر ایمان لگاتے اور میری استقامت پر دلائل پیش کرتے اور میری طرف سے نئے نئے حقائق یا بڑے مضبوط ہے اور ایمان و دلیل پر درست ہے اور ہمارا فیشن بڑا محبوب اور سوجھ بوجھ ہے ہم کو اللہ کے عذاب سے بچانے کا۔ کیونکہ ان بات کو غلط ہے کیونکہ میری آپس میں

[illegible]

اور اس کی سفارش فرما کر وہ قبول کر لے پھر وہ سے خوش ہو یا خوش جیسے آدشا بڑاوی
 یکساں حکم بادشاہان کی محبت سے ان کی سفارش نہ نہیں کر سکتا پہلے حکم کا نام شفاعت
 دعاہت اور دوسری قسم کا شفاعت محبت رکھا اور اس کا حکم یہ بتایا اس میں کہ شفاعت
 اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و اول کو یا اہم اور شہید کو یا کسی
 فرشتے کو یا پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا فیض بھیجے سو اس کا عملی ملوک ہے اور پڑا
 جاہل محکوم ۲۵۰۔ تیسری صورت ہے کہ چند بڑے آدمی ثابت ہو گئی گروہ ہمیشہ کا
 بچہ نہیں اور آدمی کو اس نے کچھ بتایا یہ نہیں شہرہ اگر کسی کی شامت سے خصوصاً ہر
 سوساں پر شرف ہے۔ اور اہل حق اور بادشاہ کے آئین کو سرفا کھول ہے
 رکھ کر اپنے تئیں مختصر قرار دیتا ہے۔ اور لائق مرزا کے جانشین ہے اور بادشاہ سے بجا
 کر کسی اور وکیل پر کیا۔ جنہیں اور صرف خدا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جاتا۔
 اور اہل حق اسی کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھتے تیرے حق میں کیا حکم فرمائے سو اس کا
 حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے گرا آئین اور شہادت کا خیال
 کر کے بے سبب وہ گز نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر گنت
 نہ جانتے سو کوئی اور وعدہ اس کی مرضی پا کر اس فقیر واد کی سفارش کرتا ہے۔ اور
 بادشاہ اس امر کی عزت فرماتے کر ظاہر میں اس کی سفارش کا ہم کر کے اس پر جوہر کی
 فقیر معاف کر دیتا ہے۔ سو اس امر سے اس جوہر کی سفارش اس سے نہیں کی کہ اس کا
 فراہم ہے یا شہنا پاس کی حمایت اس نے اٹھائی بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر یہ نہ
 نہ کہ بادشاہ کا ہم سے نہ جوہر کا تھا گل جوہر میں اس کی سفارش کرتا ہے
 اور اب جوہر دیکھتا ہے اس کو شفاعت بالانسن کہتے ہیں ص ۲۰۴۔ مثلاً وہاں کسی کی
 اہانت کی حاجت نہیں ملتا اسے ظاہر کیا تو ان کا شکستہ ہنگامہ سے
 اٹھتا ہے نیز ان کا منہ آواز میں تیرے اللہ کے بارگاہ۔ مثلاً اللہ کے ہاں کھلا
 میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہ ہو سکتا اور کہہ دیکھ نہیں
 ہی سکتا۔ مثلاً اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی رنگ کی اللہ کے ہاں ہم
 نہیں آتی۔ مسطور شفاعت میں تقویت الایمان کے ساتھ لڑائی میں ہیں ان میں سے اکثر
 روایت شریعت و فضیل ملک و بچا۔ ایس کے ہون ان تمام طرحان کا ایک ہی جواب کافی ہے

نہ تمام جملہ ہے ہی اور ہر اس اور کفر و شرک کے تمام احکام کا اہل مصداق خدا کی اہلی
 فائت ہے کہ وہ مراد مستقیم میں رہنے کی نسبت خدا کے احکام میں اور اول تمام نہیں
 کی شفاعت کا وعدہ و عہد ہے کا اعلان کر چکے ہیں
 اقوال و باہانہ تشبیہات۔ تاریخی کلام مولوی شہیدین کی بیان ہندی کو منظور
 و اضافت کا مظہر ہیں۔ جبکہ ہر مسلمات سے ثابت ہو گیا کہ شفاعت ہی توحید و کبریا
 کی جبر کو ختم کے شرک میں مبتلا نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ و شک ہوگی تو یہ تو لوگ باوجود
 انوار توحید کے قسم قسم کے خدایت میں رہتا رہی اور ان تفرقوں کو جس سے تہ و دستان کو
 محض ان قرآن کو قائل نہ تھیں فریادی مراد طلب کرنے میں اور اس شان کے حق میں
 طریقیہ کے دعویٰ کرتے ہیں اور ہر شفاعت و عزت میں تو اس کا وعدہ شرعی قرآن حدیث
 سے ان کی شفاعت ہو سکتی ہے اگر اس پر کمال دین ہوئی تو خود مولوی شہیدین کو سب سے
 پہلویش کرانی جبکہ خود تسلیم کر دیا کہ شرک کر کے ملے امتی کی شفاعت نہ ہوگی تو فیصلہ شد
 ہی مراد شہید مجرم نے مراد فرمایا ہے اسی تفرقہ الایمان کی آیتوں اور حدیثوں کے سامنے
 کی تصدیق اور تحریفوں کی بیجا ہندی کی گندیب اندھوں کے حق میں مختصر کرنے کی ذریعہ
 کاری کے جملہ بیادہ عمل سازی کی غرض مل کر پودہ و خضار ہاں ہاں ہو گیا اور انھیں
 اور جو مولوی شہید اللہ نے مراد بیان میں تفرقہ الایمان کے ایک ہی مصرع کی مسلسل
 جہالت کے گوشے گوشے کے خفا سے کر کے خفا سے و جدا تھی سے ظاہر کئے اور گئے ہیں ان کے
 فضیل و اہانت تو اپنے اپنے مل میں گند چکے مگر مختصر اظہار کے ساتھ ان ملامت کو خود
 تفرقہ الایمان سے پھر خارج کیا جانا ضروری ہے
 دیکھئے محرم کی عبارت زائدہ اہت مورخہ فیض ۱۱۱ اس آیت سے معلوم ہوا
 تمام اسماء و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں کہ اس کو مانے اور اس میں کو
 بچار سے تو کچھ قانہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیاء و اولیاء کی سفارش جو ہے سو
 اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ان کے پکارنے یا نہ پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا
 اور ہم معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کا سفارشی ہو کر کہے کہ میں شرک ہوا ہاں ہے اور دیکھے
 صمد کی عبارت ص ۲۰۴ و ۲۰۵

حکم کا ہے کہ اس کو ان کے کس لینا چاہیے کہ کٹر لوگ انجوا دوا دیں کہ شافقت بہ بہت ہو رہی ہے
 جس سے اس کے حق میں اس کو اللہ کو پہلی جگہ میں سوننا شافقت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سنا
 چاہیے کہ شافقت کہتے ہیں سفارش کی حد میں اس سفارش کی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے ادا
 کے ہاں کسی شخص کی خدمت کی بات ہو جائے اور کوئی میر و مدبر اس کو اپنی سفارش سے بچا کر
 قریب تر خدمت سے کہ بادشاہ کو اپنی قواس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اس کے تین
 کے سفارش اس کو سزا پیش ہے کہ اس امیر سے جب کہ اس کی سفارش ان لیتا ہے اور اس چور کی
 تعمیر صاف کو تیار ہے کہ کوئی دوسرا اس سلطنت کا دارا کہ ہے اور اس کی بادشاہت کو مڑی
 مدد سے دیکھتا ہے سو اس سے یہ دیکھتا ہے کہ ایک ایک اپنے حصے کو تمام لینا اور ایک چور سے
 مدد کرنا چاہتا ہے اس سے کہ اس کے دوسرے کو سفارش کے پکڑنے کو چور سے کہ ہم خواب ہوتا رہا
 اور سلطنت کے مدفن گھٹ جاتے اس کو شافقت و مہارت ایکچہ ہیں جس میں ہر ایک کی مہارت کے
 سبب سے اس کی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی بنا سے ہی بزرگ نہیں ہو سکتی
 اور جو کوئی کسی نئی آمدنی کو دہم اندیشہ کو دیکھ کر شافقت کرنا کسی ہر ایک کے اندک جواب ہی اس
 قسم کا شافقت ہے۔ سو وہ اصل شرف ہے اور یہ ان کی کوئی سے خدا کے حق کے ہیں نہیں بچتا اس
 ایک لشکر کا قہر کہ کوئی نہ بھائی مدد سے مہارت سے کہ کوئی بادشاہ بعض میں سے بچتا رہا
 میں سے یا کوئی بادشاہ کا مستحق اس چور کا سفارش ہو کہ کھڑا ہو جائے اور مدد کی سزا دینے
 دے اور اور بادشاہ اس کی محبت سے ظاہر ہو کہ اس چور کی تعمیر صاف کہ سے ہی ہی کہ شافقت
 محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات بھی کہ ایک اور
 حصہ ہی ہوتا اور ایک چور کو صاف کہ دینا چاہتا ہے اس طرح سے کہ جو اس محبوب کے مدد دھانے سے
 چور کو ہوگا اس قسم کی شافقت میں اس سفارش کی طرح نہیں اور جو کوئی کسی کو اس چاروں میں اس قسم
 کا شافقت کیجیے جو دیکھا ہی شرف ہے اور یہ اصل دیکھا کہ ایک ایک اپنے بیوی کو
 بہتر ہی لیتا ہے اور کسی کو صیب اور کسی کو قبول اور کسی کو کچھ اور کسی کو مدد اور کا صواب پکڑ
 اور کسی کو دوسری قسم اور کچھ اور اللہ اس مدد دے اور میں اس سے کہ ہر ایک ایک ہے
 اور تمام حکم کو کوئی ہند کی کہہ کر سے تمام باہر نہیں دیکھ سکتا اور فلاں کی حد سے زیادہ نہیں
 سکتا جیسا اس کی رحمت سے جو ہم قرض سے چھٹتا ہے وہ یہ ہی اس کی بہت سے بات میں نہ ہو
 ہوتا ہے تعمیر صاف سے کہ ہر ایک قرض کی بہت ہو گئی کہ وہ جیسے کہ چور میں اور ہر ایک کی سفارش

کہ ہر ایک سفارش میں ظاہر انگریز کی شافقت سے خود کو کیا سو اس پر فرزند ہے اور اس کے حق میں
 اور بادشاہ کے حق میں کو سونا گھوڑی پر لگا دینے نہیں تعمیر صاف کہتا ہے اور اس کے سزا کے ساتھ ہے
 اور بادشاہ سے ہر ایک کی سفارش میں کوئی نہ نہیں اور اس کے ساتھ ہر ایک کی سفارش میں
 جاتا اور اس کے حق میں کو سونا دیکھتا ہے کہ دیکھتے ہیں سے ہی ہی کو ہم سزا سے سو اس کا حال دیکھ
 کہ بادشاہ کے فعل میں اس پر قریب آتا ہے لگاتار بادشاہت کا خیال کر کے ہے سبب درجہ
 نہیں کہ تاکہ کوئی لوگوں کے دھول میں اس آئین کی شافقت نہ دے اور اس کے حق میں اس کی سفارش
 اس تعمیر صاف کہ سفارش کو تیار ہے اور بادشاہ اس میں ہر ایک عزت پڑانے کو چاہتا ہے اس کی سفارش
 کا نام کہ اس میں تعمیر صاف کہ دیتا ہے سو اس میں سے اس چور کی سفارش اس سے نہیں کہ
 اس کا شرف ہے یا شرف اس کی حمایت اس نے اٹھائی لگے یعنی بادشاہ کی سزا کو کر کے
 وہ اور بادشاہ کا میر سے نہ چھوڑ کا تھا کی جیت کا حمایت ہی کہ اس کی سفارش کو تیار ہے تو آپ
 بھی ہم کو چاہتا ہے اس کو شافقت اور کہتے ہیں ہی ہی سفارش کو دیکھ کہ ہر ایک سے ہوتی ہے۔
 اور اللہ کی جانب میں اس قسم کی شافقت ہو سکتی ہے اور جس ہی مدد کی شافقت کا قرآن و حدیث
 میں مذکور ہے سو اس کے حق میں ہی سو سزا سے کو چاہیے کہ ہر دم اللہ کی کو چاہے اور اس
 سے شافقت سے اور اس کی آواز کا دیکھ سو اس کے مدد دے چاہتے ہیں کو کا کا کہ ہے اور اس کو
 چنا ایک ہی کیجیے اور ہماری ہی تعمیر صاف چنا اور اس سے اللہ کے سوائے کہیں اپنا بھاء
 دھانے اور کسی کی حمایت پر جو سزا دے کہ کہ وہ مدد خود دیکھ ہے سب چھوٹے ہی ہیں
 سے کھول دے گا اور سب لگاتار اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ اور جس کی چاہے گا اپنے حکم سے
 اس کا شافقت دے گا سزا کر جیسے اپنی ہر مہارت اس کو سونا چاہیے ہی طرح مہارت ہی
 اس کے اختیار پر جو مدد دیکھتے ہیں کہ وہ چاہے ہمارا شافقت کہ سے نہ کہ کسی کی حمایت پر جو سزا
 کیجئے اور اس کا اپنی حمایت کے دے لے گا ورنہ اس کو اپنا ہی چھوڑ کر اس ایک کو قبول پکڑ
 اور اس کے احکام کو کسی طرح کو مدد دے کیجئے اور اس اپنے حلالی خبر دے ہوئے
 کی مدد کو کوئی نہ کہتے کہ کوئی نہ تاحات کا بات ہے اور مدد سے ہی اور دل اس سے نہ ہو
 مدد کر ایسے لوگوں کے شافقت نہیں جیسے کہ تعمیر صاف دھانے ہی مدد دے اس کے دشمن ہو جاتے
 ہی کہ نہ کہ۔ اور لگاتار اللہ کا ہر سبب مدد ہی مدد شافقت کو تمام اور شافقت
 کی خاطر سے تمام دیکھتے ہیں اور جب ہر ایک اللہ کے صواب سے نہ ہوتے۔ اور ایک شرف

فی الشفاعة قالوا لا بد منها الشفاعة لا تقبل
 بقدر ان الله تعالى ورحمته
 بل بلاما بنامه شاه عبدالعزیز محدث دہلوی کے تفسیر فی الزین کا اشارہ میں لکھتے ہیں۔
 شفاعت ہے کہ کسی اور سے دعا کی جائے کہ وہ کسی اور کو اللہ کے فضل سے نصیب کرے۔
 خواہد شد بدلیل آنکہ در آیات بسیار
 نقلی شفاعت را منید باین قید فرمود
 و غیر از حدیث معتدلاً بشفاعت
 الا ان الله لا یستجیب دعا العباد الا ان یشاء
 ینعم بحکم کل شفع بظاہر و لا تنفع
 الشفاعة الا ان الله یشاء و احادیث معتدلاً
 بیان کردہ کہ غیر از کافرو حقیر و غیر اہل
 معاصی حکم بشفاعت نخواہد شد پس
 معلوم شد کہ محروم مطلق از شفاعت
 کافر است پس در تمام مقام ہم
 نقلی ہمیں شفاعت است و بر اگلی
 کلام پر آئے رد خیال فاسد اہل کتاب
 و نیز ہم مشرطن ایضاً است و اولاد
 انبیاء و اولیاء و مشرطن بزرگان دین
 کہ خود را قبول بزرگان معصوم او را فخر
 و تراز پس می دانند مدعی جہنم کہ با وجود
 کفر و تاج و دیگر بزرگان و اولاد مذہب
 اخروی غلام خواہند ساخت و طریق
 دعا و خیال است کہ شفاعت کسی کہ شفاعت
 جوع آن عزیزی شود بقیان در ذرات

خواہد شد زیرا کہ شفاعت بر طبق حدیث
 آن روز موقوف ہمگی خواہد بود پس
 شفاعت موقوف بر ہمگی است و چون
 اعتماد ندارد بر توسل بآن شفیع و جعلی
 آن کلامیت نخواہد کرد بلکه حکم اہل حق
 است و ان در خطاست شود یا
 نشود و ما بعض توسل بکلمے نادرش کند
 کہ ایں توسل بسبب متعلق نیست و اینها
 متعلق ہوسود مند شدن شفاعت برود
 چہ موقوف است اصل آنکہ شفاعت
 بذات کائنات بود و معتز دوم آنکہ آن
 شفاعت پیش کسی کہ شفاعت می پذیرد
 مقبول است پس خود می خواہد است کہ اگر
 شفاعت بذات خودش مانع قبول
 دادن دل یا ظاہر کردن از قبول آن
 کسی آن شفاعت را قبول کند شفاعت
 در آن شفاعت نہ باشد و لغو محض
 گردد و همچنین اگر شفاعت مقبول اند
 الامارات خود می خواہد شفاعت
 در پیش حاکم تا او را بستاند سازد
 آن شفاعت نیز بقیع محض است
 پس حاکم نمی قبولی و نہ دفع و جائے
 نفی را سلب کردن تا بیا آن استغاث
 بر وجهیت استغاث باشد و بقیع
 آن است کہ انبیاء و صلحا را در آن

۴۱

وہ دنیا وادنیٰ کی سفارش جو ہے سوائے کے اختیار میں ہے ان کے لئے نہ پکارتے سے
جو کہ نہیں جانتے اس لئے علیٰ معلوم ہمارا جو کوئی کسی کو سفارش علیٰ کھوکھلا کر دے وہ بھی شرک ہے بڑا ہے ۵
ایک گناہ اس کو شفاعت، اہل حق کہتے ہیں، سفارش خود انکس کی ہونا چاہیے جو حق ہے سوائے
کی جانب سے، اور ان قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نے ہونے کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں کوئی
چہ سہا کے معنی میں ہے، اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیق خدا سے کا فرض کرے میرے

اپنی رگست نامزد فراموشی سے فقط

وہ انسان کھل چے سنے ہو کون
نبی البسما یا رسول کریم
حبیب خدا سید المرسلین
محمد ہے نام ان کا احمد لقب
یہاں وہ بیان زہد و شکر میں فرماتے ہیں۔

ہی معصیت اور شرع عام کو عائد
 وائیں منع شدہ و مباح و حلال و حرام
 عائد کہ اس معصیت معصیت است
 زیرا کہ معنی استباحہ استباحہ است
 است نہ مباح گفتن و چون عرف مقاب
 از معصیت و اکل شد آن معصیت
 و اعتقاد علی بن ابی طالب کہ در مباح
 مباح است و آن معصیت مباح است
 و تان نفی جنس کہ انکار و درستی
 او در شرع نیز لازم استباحہ است
 و ای معنی تان شرع است از
 و در مباح و اکل شد و تحقیق
 استباحہ است تان قدر کافی است
 و در مباح او در شرع بہ دل یا
 زبان ضرورت نیست۔

پس زبان مباحی اندکی مولوی نعم الدین کی از موعظ قاضی شریع قرآن و
 حدیث و کلام اکابر ائمہ و علمائے کرام سے فرمود باطل ہو کر فائدہ تقویٰ الایمان واضح
 ہو گئی۔ **قللہ الحمد**
 قولہ مضافاً تقویٰ الایمان و اس کے نزدیک تو نہ ہمیشہ کے جور کی شفاعت
 ہو سکتی ہے نہ اس کی جس نے خودی کو پیش نہ لیا جو نہ اس کی جس نے توبہ نہ کی ہو۔
 اقوال میں کا جواب کافی و کافی و مدافعت شکن ایلی گذر چکا کہ توبہ نہ کرنے کا ذکر
 کینہ کے سینہ سے تراشا گیا ہے جو تقویٰ الایمان میں نہیں ہے جو موعظ اہل ایمان گنہگار
 ہے توبہ ہو گیا اس کی معصرت اور شفاعت با اختیار و اذن اللہ قائل ہے نہ کسی دوسرے
 کے اختیار میں چنانچہ فرمایا حق قائل نے یہ سہ سہ سہ
 - **وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ**۔ یعنی اللہ میں چاہتا ہے شرک کرنے والے کو

یعنی اللہ میں چاہتا ہے شرک کرنے والے کو

پس مولوی صاحب کے مذہب کے علی آواز دینا کافی ہے۔
 قولہ مضافاً جب لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر استدعا کی شفاعت کریں گے
 حضور دراصل میں میں مہارت دینے اپنے رب کے حضور جاؤں گا۔ اس کے بعد حضور مجدد کا
 اذن چاہیں گے۔

اقول۔ اب تو اہل زنت عینا اور مجدد کا اذن چاہنا یونہی واضح ہو کر مولوی نعم الدین
 کی تمام این تالیفوں پر سر سے بھی اودھنا پانی پھر گیدہ ۳۔ مدنی لکھ چکا ہے جاری ہے گواہی قیری
 قولہ مضافاً حدیث ۱۸۱۱ فی حدیث ۱۸۱۱ حضور نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی
 طرف سے ایک کہنے والا آیا پس مجھے اختیار دیا اس میں کہ میری نصف امت جنت میں
 داخل ہو اور اس میں کہ میں ان کی شفاعت کروں پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔
 اور وہ شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں میرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک
 نہ کرتا ہو یعنی تمام ایمان دار لوگوں کے لئے۔ حدیث ۱۸۱۱ مفسر شریع مضافاً حضور نے فرمایا
 میں میری شفاعت سے غریب بہرہ مند وہ ہے جس نے کلموں لا الہ الا اللہ کہا۔ فتح الباری
 پارہ ۲ ص ۱۸۱۱ حضور علیہ السلام نے فرمایا پہلے میں اپنی اہل بیت کی شفاعت کروں گا۔
 پھر تمہارے قریب ترین پھر غریب کی پھر غریب کی۔ یہاں اسماعیل اور ان کے بیٹوں کو دکھائی
 کہ یہاں شفاعت بظاہر فراموش ہو رہا ہے۔ تقویٰ الایمان کا یہ قول کہ سفارش اس میں
 نہیں کہ اس کا قرائی ہے یا آستانہ۔ اس حدیث سے باطل ہوا۔

اقول۔ یہ امر حسب مسئلہ خود مولوی نعم الدین کے بھی ثابت ہو گیا کہ کسی کفر و شرک
 کرنے والے معنی کی ہرگز شفاعت نہیں ہو سکتی جیسا کہ ان دونوں حدیثوں مضافاً اس سے بھی ہے
 ثابت ہوا۔ نیز حدیث صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۱۸۱۱ میں مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے

ان جہتہ اتانی مقال من
 سات من امثلا لا یشرک
 باللہ شیئاً دخل نجسہ

یہی

فتح الہادی شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے
 فَعَلَدَ وَلَا يَشْرِي وَلَا يَخْتَالُ وَلَا يَشْتَلِي
 مَبْعُودُ الْمَلِكِ وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ
 كَلِمَتُهُ يَجْرِي فِي سَبْكِ كَلِمَتِهِ

نیز فتح الہادی شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے
 إِنَّ بَعْضَ الْكَلِمَةِ كَالْأَيِّدِ عَدْبِ
 أَتَمَّ مَبْعُودُونَ اللَّهِ وَنَكَبُوا كَانُوا
 يَبِيدُونَ أَهْلَهُ أَغْنَى

نیز فتح الہادی پارہ ۲۶ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے
 وَفِي سَمَاعِيَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ أَحَدٍ -
 قَالَ يَمْنَى خَاتُونَ نَاهَا حَقِ
 يَا قَدْ مَلَّهَ لَنْ يَشَاءَ وَبَرَّحَى
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ

نیز فتح الہادی پارہ ۲۶ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے
 فَقَدْ شَبَّتَ تَحْصِيصُ الْمُؤَدِّينَ
 بِالْأَخْلَاقِ
 مَا بَسَّ تَحْقِيقَ ثَابِتٍ بَرِّهِ تَحْصِيصُ مَرْبِيٍّ كِ
 مَدْعُوعٍ لَكَ يَنْتَ كِي

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے
 وَتَبَّحَى حُدَّةً أَلَامَةً جِدَا
 تَمَنَّا فَرَّهَا
 مَا أَتَى بَارِعَ كَلِمَةٍ مِّنْ مَّاتٍ مِّنْ مِّنْ
 مَّا تَقِيْنَ مِّنْ كَلِمَةٍ

فتح الہادی میں مرقوم ہے
 مَا كُنَّا لِنُفْقِدَنَّ كَانَا يَبِيدُونَ وَبَرَّحَى
 مَلَّهَ مِنَ الْوَلِيِّ وَغَيْرِهِ
 جَمِيعُ طَرِيقِ مَدْرِيَّتٍ مِّنْ دَارِهِ كَرْنِيَّ مَلَّهِ مَلَّهِ مَلَّهِ مَلَّهِ
 دَعَا كِي

بَعْدَ مَا لَمْ يَكُنْ فِي الْوَلَاةِ
 فَيَزِيدُكَ دَعَا لِمَا رَجَوْهُ مَوْلَى نَعِيمِ الدِّينِ كَيْ لَا يَكُنْ تَبَايُتَ قَائِلِي تَرْيُفَ وَتَوْصِيْفَ
 وَتَكْنَاهُ مِّنْ مَّرْقُومٍ هِيَ

پس اگر مولوی نعیم الدین کو یہ وجہ ادا دیش موصوفہ کے بخشش و شفاعت کی امید
 ہو تو ان کے لئے لازم ہے کہ سب سے پہلے دین پرستی یعنی قبروں و قبرلوں وغیرہ کو حاجت مانا
 جان کر ان کی تدر و منت و دعویٰ علم غیب نہ ادا غیر اللہ سے مانا دیں کہ وہ قبروں کو شریعت و
 کفریات سے بجا دس۔ پھر یہ کہ بظنہ تعالیٰ پہلے شفاعت اول بیت نبوت پھر اقرب
 و الاقرب اہل توحید کی باذن اللہ تعالیٰ ہوگی کہ جو کوئی شفاعت بلا باذن و بغیر مرضی حق تعالیٰ
 نہیں کر سکتی اگرچہ کسی کا کوئی قرابت مندی کیوں نہ ہو۔ یہی حاصل تقویٰ الایمان کا ہے حسب
 مثال بادشاہ مجازی و بنیدی کے

یاد کرتے ہیں مولوی اس کی مرضی پا کر اس قصیدہ کی تشریح کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت
 و جلال کے لئے اس کی تشریح کا نام کر کے اس پر جو کہ قصیدہ کی تشریح کر دیتا ہے اس میں یہ لفظ
 ہند کی تشریح اس سے بھی کہ اس کا قلوب میں ہے و آستانہ

یہی بات ہے جس کو مولوی نعیم الدین صاحب نے تقویٰ الایمان پر اقترا پر ماری بہتان نہدی
 سے اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ملحق کرنا چاہا حالانکہ اہل بیت طاہر و معصوم و معصرت
 ام المومنین خدیجہ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت فاطمہ الزہراء حضرت حسنین
 رضی اللہ عنہم حسب اشارت رسالت مجری علیہ الصلوٰۃ والسلام حق و عالی مراتب میں
 ان کی شفاعت میں راجع و درجات عالیہ کے لئے باذن اللہ تعالیٰ مرقوم ہے جتنا فتح بخاری میں
 شیعہ مرقوم کے بعد سب سے اب تقویٰ الایمان میں حقیقیہ و اوصاف اہل بیت احوال و شیعہ
 مرقوم بیان کے میں جتنا فتح بخاری میں مرقوم اشارت قرآنی گئی فاطمہ سیدۃ فیذا اہل
 البیت و ان الحسن و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 اہل بیت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے شیعہ حکم کی قرآن و حدیث و روایت میں بیاد کا حقا

اگر کسی پیر کے لئے جنت میں جگہ ہے تو اس سے نہایت
 سعادت حاصل ہوگی۔ اگر کسی عام آدمی کی جگہ ہو
 کہ اگر وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں جگہ میں جگہ میں
 مست فی اللہ اس لئے کہ وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں
 والہ ان کی نہایت بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 مائید کار اور بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 بنابر مقتضائے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 بلکہ اگر وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں جگہ میں جگہ میں
 و لو شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 پہلوئی کہ وہ بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 و رسالہ اس قیاس پدید آید کہ وہ بزرگوار اور بزرگوار
 بنابر مقتضائے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 تسبیح و تحمید و تکریم و تکریم و تکریم و تکریم
 ہاں رشتہ موجودیت ہے بلکہ ایک ملک
 گردانیدہ و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 کہ انبیاء علیہم السلام و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 تبلیغ احکام نبوی کے خلاف و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 نبوت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 کہ از جانب حق جل و علا بطریق و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 اہام ہر تبلیغ احکام ہے ایشان پرست
 و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 شجاعت ہے پایاں بہ نسبت مبعوث
 اہم دلوب ایشان القافریہ و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 ان کے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت

و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 اگر کسی پیر کے لئے جنت میں جگہ ہے تو اس سے نہایت
 سعادت حاصل ہوگی۔ اگر کسی عام آدمی کی جگہ ہو
 کہ اگر وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں جگہ میں جگہ میں
 مست فی اللہ اس لئے کہ وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں
 والہ ان کی نہایت بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 مائید کار اور بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 بنابر مقتضائے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 بلکہ اگر وہ اپنے دین کے لئے جگہ میں جگہ میں جگہ میں
 و لو شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 پہلوئی کہ وہ بزرگوار اور بزرگوار اور بزرگوار
 و رسالہ اس قیاس پدید آید کہ وہ بزرگوار اور بزرگوار
 بنابر مقتضائے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 تسبیح و تحمید و تکریم و تکریم و تکریم و تکریم
 ہاں رشتہ موجودیت ہے بلکہ ایک ملک
 گردانیدہ و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 کہ انبیاء علیہم السلام و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 تبلیغ احکام نبوی کے خلاف و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 نبوت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 کہ از جانب حق جل و علا بطریق و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 اہام ہر تبلیغ احکام ہے ایشان پرست
 و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 شجاعت ہے پایاں بہ نسبت مبعوث
 اہم دلوب ایشان القافریہ و شجاعت و شجاعت و شجاعت
 ان کے شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت و شجاعت

قدّم گفتنی کا اندیشہ تھا ہوا ہے۔ اور اس کے خالق ہے ہمارا اللہ ہے اس کے گمراہ
فرقہ کار ایمان اور ہر شفا صحت انی تو اس طرح کہ خدا بخشا خود تاجا ہے۔ گہوار کی حالت
دیکھ کر اس کے بغل میں برس آگاہ گمراہی کے قدّم گفتنی کے اندیشہ سے کھل کر صحت نہیں
کر سکتا ظہر میں حد سے کی سفارش کا نام کر کے پیش کرتا ہے یعنی مجبور ہے ایسی اختیار
کرتا ہے وہ باہوں کی طرح ان کے خدا کا بھی ظاہر و باطن یکساں نہیں شافع پر صحت کم
داشت ہے فائدہ اس کا کتا ہے وہ باہر سے ہر چہ ہے شفا صحت ہوئی و تقدیر الہی
تقویٰ الایمان والے کے شان اہل حق کی ناقص تشبیہ دی جس سے حضرت قدس خیر مرزا مسم
پر عجز و غرور کا جوہر گن ہے۔ **سود اللہ وجوہ الطاعات اہم ملاحظہ**

اقول و یا اللہ القدیر العزیز شفا صحت کی دعاؤں صدقوں میں تشبیہ و تمثیل
باختیار حال بادشاہ نمازی دنیوی جس کی تفصیل خود تقویٰ الایمان میں رقم اور ناظرین
کے ہاتھوں میں ہے سادہ میں کا عمل مشاہدہ دنیا میں واقع ہے۔ دعوت و رسائی حاجی کی سعی
باستادری حق نقلی ہے انسانی بقید لید اہل و جاہست حکام دس لوگوں کے مجبور کرنے سے
اکثر حکام مجبور محض ہو جاتے ہیں الا ماشاء اللہ چنانچہ یہ تمام امور عالم میں جاری و ساری
ہر کس پر گزرا اس قسم کی سفارش بخیر و اکتفا حتیٰ امتداد گن۔ تقدیر و عزیز عزت کے دربار
کے شاہان شان نہیں ہو سکتی چنانچہ مولا فہید رحم کے جدا مجبور حضرت مولا فائدہ ولی
محدث دہلوی نے تفسیر الفوائد الکبیر میں منجملہ عائد شرکیہ فرماتے ہیں۔

وکی گفتند کہ شفا صحت جدا گانہ نہیں
میکند اگر مجبور فائدہ دے بنا شد چنانکہ
بادشاہ ان پر نسبت امرائے کبار گاہی
چلیں میکند ماہ

علی ہذا شاہ صاحب موصوف کے مختلف اصدق مولا فائدہ العزیز محدث دہلوی نے مولا فہید
مرحوم کے تالیف استناد شیخ تفسیر فتح العزیز میں نقل فرماتے ہیں۔
شفا صحت مند پیش حاکم تاجا اور باہنل
روسانا کی شفا صحت نیز بے طبع صحت
مست احمد

جس سے محض مولوی فہیم الدین کا اپنے محض و مقبول سے مولا فہید رحم بڑا فائدہ ہے۔
بلکہ تہری صحت میں شفا صحت حضرت انبیا و اولیاء کی جو خدا اللہ ہندیدہ صاحبہ بابت
ہیں اذن اللہ تعالیٰ اہل کو عید کے حق میں خود تقویٰ الایمان سے مراد ثابت ہے کہ ظہر
لاحظہ فرمائیں ہی طرح کلام مولا فائدہ العزیز علی صاحب سلسلہ سے ہی خود مولوی فہیم الدین کے
نقل کیا ثابت ہے اور جس شفا صحت کی قرآن و حدیث میں نقل مانگا و ارد ہے اس پر ہی لفظ
الفاظ کا تادم فرمایا گیا ہے۔ مہذا مولوی فہیم الدین نے جو صحت شفا صحت کے بتائے کہ لفظ الہی
تہذیب کے بڑے کے صحت میں چوتھے کے لئے سفارش کرنا ایسی تقویٰ الایمان کا حاصل ہے ہر لفظ
خراش میں کہ شفا صحت کہنے میں سفارش کو ارد دینا میں سفارش کی طرح کی ہوتی ہے تو نیز تہری
حدیث شفا صحت اذن فرماتے ہیں جس سے سفارش خود اکتفا کر رہا جس سے ہوتی ہے سراسر اللہ
کی جانب میں ایسی قسم کی شفا صحت ہو سکتی ہے اور جس جی عدل کی شفا صحت کا قرآن و حدیث
میں مذکور ہے ساس کے معنی ہی میں ہوا ان معنوں تمام شفا صحت کی تفصیل تقویٰ الایمان
سے جو اب مولوی فہیم الدین کے ادھر گزراں ان میں جو اور بعد مثال و تشبیہ نیز حق فہیم
عالم اس کے بارے دنیا سے کہے گئے ہیں سلسلہ ہوا جسے لوازمات اور شفا صحت و تہری
کا حق نشانی کی جانب میں لازم نہیں تاکہ چنانچہ اس قسم کی تشبیہات و تشکیلات قرآن و حدیث
میں بکثرت تمام ماضی میں چنانچہ مولا فائدہ العزیز علی صاحب سلسلہ سے ہی خود مولوی فہید رحم کے بتائے
کہ ایسا عید اگر چنانچہ تھا کہ کوئی شفا صحت بخیر و اکتفا حتیٰ امتداد گن۔ تقدیر و عزیز عزت کے دربار
کے شاہان شان نہیں ہو سکتی چنانچہ مولا فہید رحم کے جدا مجبور حضرت مولا فائدہ ولی
محدث دہلوی نے تفسیر الفوائد الکبیر میں منجملہ عائد شرکیہ فرماتے ہیں۔

شفا صحت شفا صحت و دعا اور حدیث میں اور شاہ صاحب سلسلہ سے ہی خود مولوی فہید رحم کے بتائے
کہ ایسا عید اگر چنانچہ تھا کہ کوئی شفا صحت بخیر و اکتفا حتیٰ امتداد گن۔ تقدیر و عزیز عزت کے دربار
کے شاہان شان نہیں ہو سکتی چنانچہ مولا فہید رحم کے جدا مجبور حضرت مولا فائدہ ولی
محدث دہلوی نے تفسیر الفوائد الکبیر میں منجملہ عائد شرکیہ فرماتے ہیں۔

فرمایا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی چیز کی حرامی یا حلالی کا کوئی حکم نہیں ہے اور احادیث
 فی الدین کو حاکمیت ایمان پر ایمان رکھنے والے کو اپنی یاد رکھیں کہ ان کا کوئی رشتہ نہ ہوا
 کسی حرم میں یا اخذ ہو کر ان کے مقصد کی چیز میں اور سفارش نہ کریں نہ خود نہ کسی حرم میں
 پکڑے جائیں جسے چھو کر سفارش کی طرح رہ جائیں گے مدلولی کچھ بھی ہو جائیں یا کسی جلا
 سے مدیکھا تو یہ ہے کہ یہ نالیکار کھڑے کہاں تک پہنچنا ہے مدلولی و مدلولی کی حد میں
 ہے حضور کے لئے اگر کوئی سب سے پہلے میں اپنی امت میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کر دے گا۔
 پھر وہ چھوڑ دے اور سب کی مدد سے واپس کر دے اور کوئی مدد نہ کرے شفاعت فرما رہے ہیں
 اور احادیث میں جو ہے ثابت ہو چکا ہے کہ ہر گناہ کی شفاعت فرمائیں گے۔ گستاخ ہے اور سب
 جگہ اور ہر جگہ کی شفاعت کس کو کہتا ہے خاک پر ہیں تا کہش ایسی گستاخی و بے باکی تمام دنیا
 و زمینیں و جہلہ مغربین کی جناب میں کفر نہیں کر گیا ہے۔ واپس کا ایمان نہ ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 اقول بیشک تقویۃ ایمان کا یہ قول سراسر حق مطلب شرع شریف نہ تو ان و حدیث کے
 بالکل موافق ہے کہ کوئی شفاعت بلا اللہ تعالیٰ ہر تقدیر و توجہ نہیں ہو سکتی خواہ کتنا ہی
 ہو یا شہنا یا غیر لاجبی و غیر آستانہ وہاں تو ادنیٰ تعلق و حد ہر گناہ میں گئے احکام کو اس کے
 اثر و کثرت میں میں شائبہ کبھی آئیں شرف و شرف گنہگار و غیرہ نہ ہوگا۔ تو شفاعت حق کی بے شکستہ
 قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی ذات حال صفات بڑی رحیم و کریم ہے۔ اور اگر اس کے برخلاف
 مسئلہ ہے جس طرح چوری و لٹائے نہ لے گا ہوں کہا پناہ پیشہ مقرر کر لینا اور دلیرانہ اپنے کسی
 بزرگ مقدس پر گھڑا ہر قسم کے اس کو سفارشی کچھ کہہ کر جس کی نذر دست برداری
 کرے اس کو تابانہ پکڑے جائیں فرما دیں کرے عالم انیب جائے تو ہرگز کوئی ایوں کا
 سفارش نہ ہوگا اور نہ ایوں کے لئے سفارش قبول و منظور ہوگی۔ اور جس گنہگار پر دست کا یہ زعم داخل ہو
 کہ ہماری سفارش ہو کر اس نے خلاف حق تہمت کے اپنا جانی شیرا یا حال نہ خود
 وہ مقدس بزرگ حق تعالیٰ کی امری کا کریم ہے کہ گنہگاروں کو گنہگاروں کی گناہوں
 کا ساقی بنانے دیا ہی میں جو کسی جرم قطعی میں انصاف خدا کے زنی کے جرم پر دفعہ جرم قائم ہو کر
 اخذ ہوا ہو تو ہر گنہگار کی حمایت سے کھڑا ہے اور عزت نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ان کا سب جرم میں
 سازش کا اندیشہ رکھتا ہے اسی کو عرف میں مجرموں کا قاضی کہا جاتا ہے یہ ایک مثال دنیا کی
 میں کو تقویٰ ایمان میں مدعا فرما ہے اسی کو قرآن پاک ہاں ۷۱ سورہ انبیاء میں فرمایا ہے

انسان قریش اہل بیت و اہل بیت کے لئے کسی چیز کی حرامی یا حلالی کا کوئی حکم نہیں ہے اور احادیث
 فی الدین کو حاکمیت ایمان پر ایمان رکھنے والے کو اپنی یاد رکھیں کہ ان کا کوئی رشتہ نہ ہوا
 کسی حرم میں یا اخذ ہو کر ان کے مقصد کی چیز میں اور سفارش نہ کریں نہ خود نہ کسی حرم میں
 پکڑے جائیں جسے چھو کر سفارش کی طرح رہ جائیں گے مدلولی کچھ بھی ہو جائیں یا کسی جلا
 سے مدیکھا تو یہ ہے کہ یہ نالیکار کھڑے کہاں تک پہنچنا ہے مدلولی و مدلولی کی حد میں
 ہے حضور کے لئے اگر کوئی سب سے پہلے میں اپنی امت میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کر دے گا۔
 پھر وہ چھوڑ دے اور سب کی مدد سے واپس کر دے اور کوئی مدد نہ کرے شفاعت فرما رہے ہیں
 اور احادیث میں جو ہے ثابت ہو چکا ہے کہ ہر گناہ کی شفاعت فرمائیں گے۔ گستاخ ہے اور سب
 جگہ اور ہر جگہ کی شفاعت کس کو کہتا ہے خاک پر ہیں تا کہش ایسی گستاخی و بے باکی تمام دنیا
 و زمینیں و جہلہ مغربین کی جناب میں کفر نہیں کر گیا ہے۔ واپس کا ایمان نہ ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 اقول بیشک تقویۃ ایمان کا یہ قول سراسر حق مطلب شرع شریف نہ تو ان و حدیث کے
 بالکل موافق ہے کہ کوئی شفاعت بلا اللہ تعالیٰ ہر تقدیر و توجہ نہیں ہو سکتی خواہ کتنا ہی
 ہو یا شہنا یا غیر لاجبی و غیر آستانہ وہاں تو ادنیٰ تعلق و حد ہر گناہ میں گئے احکام کو اس کے
 اثر و کثرت میں میں شائبہ کبھی آئیں شرف و شرف گنہگار و غیرہ نہ ہوگا۔ تو شفاعت حق کی بے شکستہ
 قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی ذات حال صفات بڑی رحیم و کریم ہے۔ اور اگر اس کے برخلاف
 مسئلہ ہے جس طرح چوری و لٹائے نہ لے گا ہوں کہا پناہ پیشہ مقرر کر لینا اور دلیرانہ اپنے کسی
 بزرگ مقدس پر گھڑا ہر قسم کے اس کو سفارشی کچھ کہہ کر جس کی نذر دست برداری
 کرے اس کو تابانہ پکڑے جائیں فرما دیں کرے عالم انیب جائے تو ہرگز کوئی ایوں کا
 سفارش نہ ہوگا اور نہ ایوں کے لئے سفارش قبول و منظور ہوگی۔ اور جس گنہگار پر دست کا یہ زعم داخل ہو
 کہ ہماری سفارش ہو کر اس نے خلاف حق تہمت کے اپنا جانی شیرا یا حال نہ خود
 وہ مقدس بزرگ حق تعالیٰ کی امری کا کریم ہے کہ گنہگاروں کو گنہگاروں کی گناہوں
 کا ساقی بنانے دیا ہی میں جو کسی جرم قطعی میں انصاف خدا کے زنی کے جرم پر دفعہ جرم قائم ہو کر
 اخذ ہوا ہو تو ہر گنہگار کی حمایت سے کھڑا ہے اور عزت نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ان کا سب جرم میں
 سازش کا اندیشہ رکھتا ہے اسی کو عرف میں مجرموں کا قاضی کہا جاتا ہے یہ ایک مثال دنیا کی
 میں کو تقویٰ ایمان میں مدعا فرما ہے اسی کو قرآن پاک ہاں ۷۱ سورہ انبیاء میں فرمایا ہے

چہارم میں پرستان گنہگاروں مرد
 ہر گنہگار کو سبب کمال پرانست و کمال
 مستجاب الدعوات و قبول الشفاعت
 عن اللہ شیعہ بوداری جہاں ہر گنہگار
 روح او را قویئے عظیم و وسیع ہے کہ گنہگار
 ہر گنہگار کو سبب کمال پرانست و کمال
 مستجاب الدعوات و قبول الشفاعت
 عن اللہ شیعہ بوداری جہاں ہر گنہگار
 روح او را قویئے عظیم و وسیع ہے کہ گنہگار

۱۔ اَقْضِ لِلّٰہِ الْاَمْرَی، اَلْمَاضِیَۃَ
 الْمَاضِیَۃَ مَا جِئْتَہَا خَیْصًا نَا
 نَقُولُہَا کَا مَنَہ سَلِیْمَۃً عَلٰی جَعْفَا
 مَاذَا اَمْرٌ عَنِ تَدْوِیْعِہٖ بِنَا لَوَا مَاذَا
 قَدَّارَ رِکْوَاہِ الْوَالِدِیْنِ مَالِ الْخِیْرِ
 ہُوَ الْعَلٰی کَبِیْعِ قَبِیْعِہٖ مَسْتَرِی
 اِسْمُہٗ وَ مَسْتَرِی لِحِجْمِہٖ کَا
 خَیْصَہٗ مَوْرَی بَعْضِ وَجْہِہٖ سِتْرَانِ

میری ذات اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ سالہا میں
 تو جو جو غنیمت و خیریت تکرا کرتے اپنے بازو سے نکال
 محلِ عزت و تکریم میں، جسے سے دہریہ بدھتی ہے
 پس میری ذات ان کے دل سے گوشت و پستہ بترق
 ہے کہ تیرے کی نوا اہم صاحب نے کہ تیرے وہ
 فریاد اور دہی ہے کہ ہر تیرے سستے میں اس کو
 شکایتیں ملنے ملک اس طرح کہ کہہ رہا کہ اور بعض
 کے ایک کھاتی ایک کا تہرہ ہے کہ نہ ہوا نے

فخ الساری فخر میح نگاری میں مرقوم ہے ۔

[illegible]

[illegible]

پس اس سے یہ عقیدہ اخذ ہوا کہ مونا، شہید و حرم کی طرف نسبت بیہودہ کی کہ
یہ بیہودہ اس کے لئے ہے کہ اس کے سوا حق وہ براہیں مانی۔"

قیاس باطل شیطان مجرم ملعون غیبت مروجہ کا ہے جبکہ خود معصیت صاحب تقویۃ الایمان
مولانا شبیر مرحوم کے مزار پر فرمایا

جنتیں مسلمانوں کو لگے، چنانچہ دنیا و آخرت میں ان کے ساتھ معاملہ شریک کہتے ہیں اسی طرح قدیم شریک
جو کہ یہاں ہے ان کے

یعنی شہداء و غلامتاس ہوا کے لہجہ پر جو رہے ہیں۔ دنیا سے سلطان مراد کا لعل جو کہے پر وہ
 ہو! میں جیسا کہ ہے گی چنانچہ فتح الہامی شروع صحیح بخاری پارہ ۲۹ مکتبہ ۶ ج میں اس کی حدیث
 کے متعلق مرقوم ہے۔

قال السیاق وغیرہ الاشیاء متعینہ
وہ کہہ رہے ہیں غیر متعینہ ہے کیا ہے کی چھوٹ

صفحات و قد اکتفوا و تمجید
مستافی
برای بی بی عالمی

خیاں تیں اور ان پر فاسد دنیا! انبیاء کی نسبت واپس یہ کہے افسوس اور تقدیر ایمان

کہ گتہ خیال، تقدیرت الایمان، مشعر ہے اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان
 میں اور بھوت مرے میں کچھ فرق نہیں، حلالان بالوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر
 ہیں حجاز اور بے اختیار سے حلالان بالوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں
 ہے خبر میں اور تاملن سے کسی شیء دل کو میں دفتر شد کو پر و فہید کو امام و امام زادے کو
 بھوت، پیری کو اشد صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی، تقدیرت الایمان میں اسی طرح کی بہت
 علامات ہیں جن میں مقبولان و مانگا اور حقین و درگاہ کے ساتھ میں شیطان بھوت پیری کو
 کہ ذکر کیا ہے اور سب کو مجبور و بے اختیار ہی میں برابر اور بے غمیری و نادانی میں یکساں بنایا ہے
 اور فرق کا انکار کیا ہے اول کو سب کو آپس میں بود و بین غلط و باطل اور کذب و خاص و مرغان
 و نبات و حیوان و انسان و جن و شیطان و انسان و جن و شیطان و انسان و جن و شیطان

[illegible]

باطل میں نکال دے یہ حضور کی توفیق ہے کوئی آپ یا آقا نہ ہو شہادہ کرنا جانی نہیں کہہ سکتا۔
 اگر کہے ترک نہ کرے وہ سب سمجھا جائے مگر یہ سب شایع رسالت میں ہے ہاں نہ گستاخی کرتا ہے۔
 پڑا جانی کیا چیز ہے آپ مدعا مستند پر آتا بلو شاد سب اس حد کے غلام ہیں اور غلامی ان کا حق
 صحابہ کرام کا وہ تھا کہ جب حضور کی خدمت میں کہہ عرض کرتے تو پہلے نبی امت حامی کہتے یعنی میرے
 خدا یا آپ پر ایمان لایا جانی تھا تا نہایت بے ادبی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا الذین
 ذوق یا لتؤمنوا بربکم فانکم لا تعرفونہ فاعلموا انکم لافرقہ فی حق انکم لافرقہ فی حق انکم لافرقہ فی حق
 یعنی گستاخ کیا کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے ہذا ان الذین یشترون النجۃ بکفر و غیۃ انہم لافرقہ فی حق
 تو حضور ہی جانی ہوتے صاف اللہ اس جانی سے پوچھو پوچھ کر آپ کس کو جانے گا قرآن کریم نے حضور
 کو آپ حضور کی ازواج مطہرات کو مومنین کی ماں فرمایا اس وقت سے مومن جانی ہوئے۔ چنانچہ
 تقدیر ملک کس میں ہے یعنی مجاہد نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی امت کے والد ہوئے ہیں اس سے
 مومن آپ میں جانی ہوئے کیونکہ حضور ان کے ذیلی آپ ہیں۔ تو حضور کو جانی کہتا کس قدر بے
 ادبی ہے۔ یہی بات کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کواضعا اپنے آپ کو جانی فرمایا تو
 اس کو دلیل بنا کر انتہا بدرجہ کی جہالت ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے ہی اصحاب سے کوہ و لعا کو
 فرمایا اچھو نے حضور کو جانی نہ کیا۔ پھر ستم ہے کہ تقویٰ ایمان واسے نے حضور کو معرفت مومنین ہی
 کا جانی نہ کیا۔ بلکہ وہ غلام ہے کہتا ہے کہ انسان آپ میں سب جانی ہیں انسان میں تو جھگی بھی
 ہیں چھارہ بھی کھجور بھی کافر بھی مردود نے سب کا جانی بنا دیا اور مثل کے اندھے نیرو و عدل اس کی
 طرف ملدی گئے حاتم بن سہل و یو کہ کو شرا وادہ یہ تو تھا کہ انہیں نے یہ کہاں سے کہا قرآن و حدیث
 میں کہاں آیا ہے کہ جو پڑا بزدل ہو اس کی بڑے جانی کی کسی تعلیم کیجئے یہ ہے کہ میں میں احداث اللہ
 بدست ظلمات ہر لہر دانی مرے ہیں احادیث سے تو معلوم ہوا کہ حضور کا ہر تر سارے عالم اور
 تمام خلق سے اعلیٰ ہے۔ مگر تقویت الایمان دلے اپنے بڑے جانی ہوئی کا یہی وجہ سمجھتے ہیں۔
 اور حضور کی تعلیم محض بڑے جانی کی راہ پر دیکھتے ہیں۔ یہ گستاخی کرنے پر انہیں تمام دل بند ہی
 کا کفر کفر میں چنانچہ ان سب کا قصد فتویٰ اہل بیت میں ہے جہاں اس کا تامل ہو کہ نبی کریم علیہ
 السلام کو یہ پس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے جانی کو چھوٹے جانی پر ہوتی ہے تو اس کے
 متعلق کیا راہ غیبت ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔
 اقول ہر مومنی منیم الدین کی جمل ساز کی پرا فریعا ہے کہ حدیث کو چھوڑ کر اس کا فائدہ بھی

کث جہالت کہ وہم کوہ ہو کہ میں ڈالا تاکہ قرآن سے معرفت کر دیا جائے۔ انہی کی پیشکش ابلیس
 ہے وہ نہ حدیث لکھ کر کہے کہ وہ فائدہ ظاہر کیا جاتا جس سے لوگوں کو معلوم ہوتا کہ حدیث کی عظمت
 ہے و اعانت مگر ایسا کیوں کیا جاتا عرض کو یہ وہی ابلیس ابلیس ہیں ہے سب ناقصین اول
 انصاف و عدالت پہنے الفاظ حدیث مگر تمہ پر فائدہ ملاحظہ فرمائیں۔ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ
 انہما میں لکھا ہے۔

حور احمد عن عائشة رضی اللہ	• ہم اور بڑے کر کوئی ان کا نہ دے تھو کہ کر کر
عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ	• ظاہر میں اور انہی میں شیعہ تھے کہ کیا کیا کیا
وہ سلو کان فی نفر من الہاجر	• ہر اس نے کہہ کہ اپنے خدا کو اس کا سبب کہے
والانصار لیجار بعدہ فہذا حدیث	• لے کر اسے تھو کہ آپ کو سبب کہتے ہیں ہاں اور حدیث
وہا بہ یا رسول اللہ یحییٰ اللہ الہم	• ہم کو مرنے والے کو آپ کو سبب کہیں سو خدا
وہا یحییٰ حق احق بک منک	• کو نہ لگ کر اپنے سبب کی حد تعلیم کہ اپنے جانی

اعبداللہ بن مسعود و کرم و کرم و کرم و کرم

• فہم لکھتے تھے ان میں سب جانی ہی پڑا بزدل ہو وہ بڑا جانی ہے ساسی کی بڑے جانی
 کی ہی تعلیم کیجئے ملک سب کا اللہ ہے۔ ہند کی اس کی چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 اور ہندو سوامی رام ناتھ پیر شہید بھی جتنے اللہ کے مقرب ہوتے ہیں وہ انسان ہی ہیں
 وہ ہندو سے جبر اور ہمارے جانی کران کو اللہ نے بڑا ہی دیوارہ بڑے جانی ہوئے ہم کو ان کی
 فراموشی کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سنان کی تعلیم ان لوگوں کی سنا کی جائے نہ ان کی ہی
 حد ہی معلوم ہوا کہ نیچے رنگوں کو نیچے وقت حد ہیہ وادہ استحق جتنا کہ بعضی حد ہیہ وادہ
 حاضر ہوتے ہیں انہیں ہدایتی نہ دیکھیں یہ بڑے کرادی کر اس کی کو سند پکڑ لیا جائے کہ وہ نہ
 ہی تعلیم کے کہ اللہ نے جو ہی ہر حد شرعی ہاں ہر شہادہ و حد شرعی میں ہیں۔ ہاں ہر
 ہر کو نہ نہاد کسی کی خبر کرنی خیر بات نہ دینا ہر شہادہ ہر شہادہ ہر شہادہ کہ آدمی کو
 جانے کہ ابلیس دکنی ہے۔

پس ناقرن نے ملاحظہ کیا کہ روایت حدیث شریف فائدہ کا کٹا مقصد بجز اس کے نہیں کہ
 نبی سے سبب جانی ہی پڑا بزدل ہو وہ بڑا جانی اس کی تعلیم سب سے بڑے جانی کی کسی غصہ
 پڑا ہو نہ کہ اللہ کی ہی نبی را وادہ و ہر مصلحین کا انسان اور مقرب مانگا۔ جو فائدہ ان کی بڑا ہی

في كتاب الحركة الفكرية

از ۱۲۰۰ تا ۱۳۰۰ هجری قمری

علاء الدین کو ان کو ان کے بھائی فرج نے کھانچ کر مار دیا۔

نمبر پندرہ چوبیسویں کے بیان کردہ کام کو

ڈریشی سعادۂ حبیب کہاں کہاں گئے جہاں علاج نیک

جہ کو ڈر نہیں، اے محبوب! کیا رگ کھان کے بھائی بڑھنے

کلام کو زندگی و عظیم السلام

أَمْثَلُكُمْ وَأَنْتُمْ كَأَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ

ہوا اور فطرت پر ہم نے کچھ بھیجا ہے، فطرت گرم ہو کر دھکے لگاتی ہے

علاج كوفيد اللیقا اسلام

11-11-2014

ساتھ طرقتِ کرم میں آئے۔ پھر جان کے بھال سے وہ

لوہیہ علیہ السلام

Alnus incana

سہ ماہی کے کال پڑھنے والے کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے

تملكه ما يقرب من مائة ألف فدان

میں نے اس کے لئے ایک اور کام کیا

باعتبار سے اللہ کے بند و پیر اگر درجۂ حق سے محروم ہو گئے

ماہر کو تو تمہارے بھائی جی رہیں، مگر یہ لڑکھوڑا

2000

علاقہ کچھری، اپنے بھائیوں سے علیحدہ آباد ہوا ہے

14

وہ سے درویشوں کو دینا چاہئے کیا

... ..

از ۲۶ شهریور تا ۲۷ شهریور

بدستور و از حد گناہ و کفر می آید و می رسد به جہنم

کوئی ہے۔“

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

ہادیہ اس وقت کے ایک نوجوان سکرپٹ رائٹر تھے۔

اسے مذہب کہیں نہیں کرنا چاہتا۔ وہ کہتا ہے کہ جو مذہب ہے اسے

پسچایان میں احمد خدہ کو بچھڑے دل کے لیے میر تقی میر کی

[illegible]

خبر - و شکر ہے کہ جہاں تک ممکن ہو گا

اور ان کے ابا جگمخا نے بھی بنواری، بھوبنوار اور ملتان

۱۔ سعید و معاذ رضی اللہ عنہما کی نسبت یہ

اسلام مجھے تیار کر رہا ہے، جتنا سختی سے چاہے۔

کے شیر لہجائی نے کہا تھا۔ فرجیہ والی مروتہ

لَقَالَ رَقِمْ بِرِسْمِ اللَّهِ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي

الحري فح قالت لما امرت بها فذكرت فاقبل لك

نئی اسلامی مبنائی قرار دیا گیا۔ پھر حمان میں

ہر معلمِ حریت و اکرام عالمی عصبِ راقبہ پر

بسمت کوارٹر شاہ فرماؤ

۱۔ ہندوؤں کی عورتوں کو تسلیم کرنا چاہئے جو ان کے گائے میں پڑی

اے میرے عزیز! اگرچہ آپ کو عالم الغیب حاصل

یگمور موریری احمد رضا خان صاحب بریلوی کے

3. وہ رسول ہے، محمد پچلے ہے رسول اللہ کو کہ

کیونکہ یہ دوسرے درجہ سے نکالی گئی ہے۔

ماہیت علیہ السلام و انکار کیا جا رہا ہے پھر اس کو گستاخی ہے لہذا یہ دفعہ انکار سے
 یاد کیا جاتا ہے حالانکہ خود روئی احمد رضا خان صاحب بریلوی ازبدۃ الزکیہ کتبیں بریلی کے
 مسئلہ میں اس حدیث کا ترجمہ یاد خود انکار کیا کہ کاتب جبریل جاسکے کے کرتے ہیں حدیث مسند احمد
 و عبدہ وادیکوہ کہ مسند احمد کے اندر کی حدیث کو احمد ہمارے تعلیم پس جاتی ہوئے میں غائب ہوتا
 جلی ہاؤس تعلیم ہے

اب کتاب اللہ کے ساتھ نقل ہونے پر مسند احمد کے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
 قرآن العظیم بنا لیتے ہیں ہمارے بارہ احادیث میں روایت ہے

ان انہی صلی اللہ علیہ وسلم خطیب
 عا شتہ رضی اللہ عنہما الی ابی بکر رضی
 اللہ عنہ فقال لہما یوکیو انا خوک فقال
 انت انی فی دین اللہ و صکبا بروحی
 فی حلالہ

فتح الباری شرح معجم لدی میں مرقوم ہے
 اشارۃ الی قولہ تعالیٰ انما
 المؤمنون اخوة و یحرفون لک و

پس مولوی انیم الدین کا یہ مرید قول کی سی بات سے بھالی کہے والا گستاخ و جلی ہے اب ہے خود کلام
 صاحب فتح الباری اپنی مسکن کتاب سے اہل برگی نیز فتح الباری ج ۵ ص ۵۱ میں روایت ہے

عن عا شتہ ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم ارسل خولہ بنبت حکیم الی ابی
 بکر یخطب عا شتہ فقال لہما یوکیو
 هن تصلم لہما فی ہفت اخید
 فوجہت و فوجہت ذلک لکنی صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال لہما یوکیو
 فتعلی لہ انت انی فی الاسلام انتی

تعلیم فی قاتعتہ انما یکرہ حقاً
 عہدہ من حکومت ذلک لہ فقال
 ادعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لہما فانکحہ

فرما صاحب فتح الباری نے

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجواب
 انتہی فی دین اللہ وکتبہ اشارۃ
 الی قولہ تعالیٰ انما المؤمنون اخوة
 و یحرفون لک ان لا خولہ لہ فہم ذلک
 اخوة بالمسبب و لا لوصافہ لا خولہ الدائم
 انما کرس فی الحدیث کا خولہ و روحی
 اخوة الدین

نیز مشکوٰۃ میں ہے حدیث صحیح مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دعوت ان قدر دینا اخوانت قالوا و لیست اخوانک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انما المؤمنون اخوة و یحرفون لک ان لا خولہ لہ فہم ذلک اخوة بالمسبب و لا لوصافہ لا خولہ الدائم
 انما کرس فی الحدیث کا خولہ و روحی اخوة الدین

دعوت مسند احمد و دارالحدیث کہ کاش میں
 دیکھا میرے من اندر میرے ہم راہان خود
 دانتی آہا کہ بعد از میں بیابانہ گفتہ محمد
 کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہوا ہوا
 میخوای کہ با او یا غنیمت بلکہ ان کو فرمود
 ختم معاہدہ من دینان کن و فی حق گاہ
 و خود می دیکھا بعد از ہمت اسلام ہر کام
 مت کرتان مسلمان را شاہ فرست بر لہا

سینے کے ہم جہاں میں میرے اسلام میں حدیثی میں ہرگز
 ہے میرے ہیں آہا کہ بعد از میں بیابانہ گفتہ محمد
 کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہوا ہوا
 میخوای کہ با او یا غنیمت بلکہ ان کو فرمود
 ختم معاہدہ من دینان کن و فی حق گاہ
 و خود می دیکھا بعد از ہمت اسلام ہر کام
 مت کرتان مسلمان را شاہ فرست بر لہا

سینے کے ہم جہاں میں میرے اسلام میں حدیثی میں ہرگز
 ہے میرے ہیں آہا کہ بعد از میں بیابانہ گفتہ محمد
 کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہوا ہوا
 میخوای کہ با او یا غنیمت بلکہ ان کو فرمود
 ختم معاہدہ من دینان کن و فی حق گاہ
 و خود می دیکھا بعد از ہمت اسلام ہر کام
 مت کرتان مسلمان را شاہ فرست بر لہا

دعوت مسند احمد و دارالحدیث کہ کاش میں
 دیکھا میرے من اندر میرے ہم راہان خود
 دانتی آہا کہ بعد از میں بیابانہ گفتہ محمد
 کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہوا ہوا
 میخوای کہ با او یا غنیمت بلکہ ان کو فرمود
 ختم معاہدہ من دینان کن و فی حق گاہ
 و خود می دیکھا بعد از ہمت اسلام ہر کام
 مت کرتان مسلمان را شاہ فرست بر لہا

ان کو کہے اندر کہ عالم غافل بن گیا ہے

ان کے ہونے

نور شریعہ صبح مسلم اس کے ہر قدم ہے

قال الخلفاء في هذا المذهب هو ان التمسك
لا سيما في الحق والعدل والفضلاء واهل
الصلاح - قوله في اتمام احصائي ليس
تفصيل اخوة ترمي وكن في تكملة تكملة الخلفاء
يا لصحة فهو كذا اخوة عصابة والدين
لورا تا اخوة ليسوا بجماعة كما قال
الله تعالى انما المؤمنون اخوة

نیز نور الہم کتب اس اختصار فی سبیل اللہ میں دہایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشهداء
احدا هؤلاء شهداء علیہم فقال ابوہم
المصدق یا رسول اللہ اننا باخراہم
اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما
جاہدوا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لو بی واکون کلاوری
ما تجدون بعدی قال فیک ابوہم
مشر یکی لہو خال اتنا کما تموت
بعدک

سہا انہ شی وھو فی تراخے، متی جائیں سے تھے اور شہید کی بناقت میں ان کے ہائی پٹنے کی
تہ فراہم مگر ساندین دشمن کو جود ملت مبتدین گہرا ست اسلحہ دینی جائیں سے سوزہ مرثیہ فقرہ
کری برندی پڑنے ہوائی کار شدہ کڑا کرنے کو یا ملت توڑیں جائیں اس میں ہندی پاہ سہولت میں ہر قدم
قتیل یا رسول اللہ من اکرم المسلمین

طہ ص ۱۰۰ میں ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو ص ۱۰۰ میں ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو

قال انتقا اخره

نور شریعہ صبح مسلم اس کے ہر قدم ہے

فتح الہدی شرح صبح الہدی ص ۱۰۰ میں ہر قدم ہے
اکمل النوع الاکمل الاکمل الاکمل الاکمل الاکمل
والصمد یقوت والصداد

نیز صبح الہدی ص ۱۰۰ میں دہایت ہے کہ حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے اپنی قوم قرم حضرت سارہ
رضی اللہ عنہا کی نسبت ہر شاہ جبار و ظالم کے خلاف سے فرمایا۔
انک اخفی

فتح الہدی میں ہر قدم ہے۔

حالت اخفی فی الاسلام

نیز صبح الہدی ص ۱۰۰ میں دہایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
فان کونتم دعوة اخي مسلما
رب اخفی لی

نیز صبح الہدی ص ۱۰۰ میں دہایت ہے کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
الا تبیاد اخوة تعلات اعدائهم
شی و دینہ و مو واحد

فتح الہدی میں ہر قدم ہے

وصدی الخدیث ان اصل دینہم
واحد و هو التوحید و باختلاف
فرق انفراد

نیز صبح الہدی ص ۱۰۰ میں دہایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

لو کنت متخذنا خلیلا لعلی
لا تجدنا یا بیکو خلیلا و لکن
اخوة الاسلام و مودتہ لو
کنت متخذنا اعداء لعلی خلیلا

لا تعذر ابابکر و لیکن اسی وجہ سے یہ "میرے ممالک ہیں" فتح ابادی شرح فتح بکری کا بارہوا، صفحہ ۳۵، ۳۵ میں مرقوم ہے کہ کربلا کی مٹی اشد علیہ وسلم نے جو کر صدیق و مہدی اللہ عنہ سے۔

متن آخری جو صحابی فی الفہام
الجماعہ کے ہیں انہی رقمہ ہفت
اعظمہ الناس علیہا من الیوم یکتو
بحديث واحد لا یسلطہ
سورۃ منہا سورۃ بن السبعین
فی تعدادہم و اعلاء کلمۃ الحق
و تحبیل کثیرۃ لشوہ و لای مکرر
قلک اعظمہ و اکثرہ واللہ اعلم

نیز صبح بخار کا بار ۱۵۰ ملینا میں دہایت ہے کہ تپ مٹی اندر علیہ وسلم نے فرمایا
 الجیاشی مات فیہ ورجل صلیح
 وقوسوا فصدوا علی حیکمہ
 نیز صبح بخار کا بار ۱۵۰ ملینا میں دہایت ہے کہ تپ مٹی اندر علیہ وسلم نے فرمایا
 عنہ سے حجاز کا کردہ طالع تھے فرمایا
 انتہ اخوانا و صولکان
 در تمام خیال انداز گھوڑا ہے ۱۵

ای فای ایمان و مولا نای
من حقیقت انرا اعتقد و تقید
این مودتی نقیضه است +

[illegible][illegible]

۱۵۱ میں نہایت ہے (۱) اشیاء علیہ وسلم نے

ایں اشعار کو اخلاذ کو جمع فرما کر اللہ
تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر ایک کا دل
تحت تعلیم رہے کہ قلم و خط سے
وہ سب سے بہتر ہے۔
تکلف و غیرہ سے بچنا چاہیے۔
ماہرین و عیسویوں سے

ہر وقت اس بات پر توجہ رکھنے کی ہے کہ
کرو چاہئے کہ اس کو قلم و خط سے
اس کے تحت سے ہر ایک کو
چاہئے کہ اس کو قلم و خط سے
ہر ایک کے لئے ہے کہ اس کو قلم و خط سے
قلم و خط سے

فخ باری میں مرتوم ہے

دقیقہ نظر حفظ احتیاط کر عینی
حوالہ کر شوقہ فی کا اعتبار لاحقہ
وہ عزت کا نام علی ترقیب حب الہی
انقرابہ وقوع علی سبیل انوار لیسہ
محل ی دعا و نذر حوہ کا سلف و
یکوہ تصدیق کاغذ بطریق انشعاب او
نیز صبح بخیر کی دعا اور شمس و یوسف ہے

عانت کاملاً از نفسی علی الاعلیه
وسطاً تسویئاً و سلباً
عمرها لم یحیی +

۱۰ الف: اینچه در حق کائنات می گوید که هر چه در
کرم پاره ها و مارها و کتاو و سگ و بکر و گاو
بصیرت را می بیند

ترجمہ صحیح بخاری جلد ۱۲۴۱ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس معجزت الہیہ کی طرح نصیب فرمائے

اپنے اور حضور کے دشمنوں کو غلبہ کرنا ہے۔ تاہم علامہ نے دعا کا الہامی نسخہ بھی لکھ دیا ہے۔
 قَبْضًا - انبیاء کی بعثت کا ہر موقع ہے ان کے ہر اہل و عیال کو تمہیں شرف سے ملے ہوتے ہیں شفا سے
 قاضی کا ص ۱۲۱ میں ہے

تاکتی میاں عبیدۃ اللہؒ میں ہے

فَقُولُوا هَلْ نَحْمَدُكُمْ أَوْ أَجْزَأُ مِنْكُمْ بِبَيْتِهِمْ
مُتَّصِفَةً وَأُولَئِكَ الْإِنْسَانُ أَعْدِلُ مِنْ ذَلِكَ
مِثْلًا أَفَلَا تَعْقِلُونَ
وَالْوَحْيُ وَتَقْوَى الْإِسْمَاءِ
وَأَمَّا رُوحَهُمْ وَنُورُ أَلْبَتِمْ مُتَّصِفَةً فَأَعْلَى مِنْ

۱۰ تبارک کے لئے اور اجماع تبارک کے واسطے کہ ما تبارک
۱۱ اخص صفتیں اور ان پر شری اخص و اس واسطے کہ
۱۲ روح نہ ہو اور جو تسمیہ اور یہ کہ انعام و ان کے
۱۳ اور اعلیٰ و غیر تسمیہ کے واسطے کہ تسمیہ میں جو شریعت
۱۴ صحاح میں ہے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مجیدہم مطبوعہ میں فرماتے ہیں

[illegible]

مولوی محمد قاسم، نو ترقی معاہدہ کا سہی و سلیس لکھتے ہیں

روح بحال پر تیرے جواب لٹھیریتا زبونا کوں ہے کچھ علی کسی نے جڑ ستا

حضرت مولانا محمد سعید صاحب مکتبہ دہلوی علیہ رحمۃ اللہ بیت کو میر و مولانا جبرائیل خجستہ سے ملاقات
 کی تفصیل فرماتے ہیں۔

[illegible][illegible]

ایمان من بعد در خطاب خود در میان بصری و در میان آواز شنیده

اقول والله التعريف كادب الخالق وادب ذري الاحياء من الخلق حسب

مؤیدہد جنگ تقویۃ اللہ میں اوشہ حق تعالیٰ اور اس کے پیچھے رسول و حق تعالیٰ اکرم علیٰ اسد صبیہ و سلم

ہفت لوں کی لٹائوں کا موصوں کو موصوں کا بھال اور نام خاتم کے پر پر ہر ایک کے سینہ میں

کام میں ہرگز ہٹ کر نہیں آئے۔ ان کی ہر بات پر عمل کیا۔ ان کی ہر بات پر عمل کیا۔ ان کی ہر بات پر عمل کیا۔

س کو نزدیک ادیب کہے خود ہے ادیب بد نصیب نامزد ہے جس طرح اس کی تعین متغیر ہر جگہ

ورنہ مخلوقات پر کھدویت حق تعالیٰ کے مقابلے میں ناقص عاجز و اچھڑا ہوا انسان ہے خواہ کوئی ٹھہرا چھڑا

کچھ تفسیر کے لئے کو نہیں دہی است پاکستان ہر شے کے قتل کے لئے اور قوت عبادت و اسلام کے لئے

جس کو قدرت و قوت علیٰ کمالی برکات اس کے مولیٰ نعم الدین نے اپنے کشتہ شہریات میں جا کر

[illegible]

وہ مومن کے احکام و نثر لیتے جیسا کہ ان کے لئے ہے

۷۰۰

میں ہر مسئلہ پر ایک جواب دے سکتا۔

میر غفران احمد سوم جلد میں لکھتے ہیں

۱۰۰

میرا گناہ نہ ہو۔ بیٹے، تمہارا ان غلوں سے دل و سونہ لپٹ لپٹ ہے۔ ہر اند کو کہہ چکے ہیں کہ وہ سب سے بڑا گناہ

دینا۔ دینا کیا ہے جسے کیا ہے

ہی بچہ کھرت نفوس قرآن و احادیث، و قول ائمہ علیہ السلام سے کہ میں دیکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ نے فریق

پاک بچہ سوسائٹی قادیان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين

والله اعلم بالصواب

بہارِ انوارِ خفا
بہارِ انوارِ خفا

[illegible]

گرسه بیند بدوزشهره چشم چشم چشمه آفتاب را چیه گن :
 بطری کر ام اس مقام پر حضرت خاتمه تقوی الایمان کی نقول کرده حضرت علی خذند و لا تکره الخ

[illegible][illegible]

پیر اور شاہانہ کے خلاف جو بیعت کے الفاظ مبدیہ
 فرما کر اس پر پورا بیعت کی گئی ہے کہ میں جسے شاہانہ
 کہے گا اسے کرے گا اور جو حکم دے گا اسے مانے گا
 اور اگر ایسا نہیں ہے اس کو مار کر تختہ گرد کر دوں گا

بین درجهت آنها در شرف عبودیت فطرت
عبودیت است و سبب ترانداکشان توحید الهی علی
حمده الکتاب و از قرآن مطهر عبودیت
و در کمال است در شرف

نیز مسئلہ^{۲۷} میں فرماتے ہیں

حضرت ایوب علیہ السلام تیسری بار دعا فرماتے ہیں :

— حضرت یعقوبؑ قبر بسیار آندند۔

۱۰ تفسیر الخزرج ۲ باب ۲۹ مطابقت میں رقم ہے

دکھائی ہوئی مخلوق کو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اس کے بعد یہ کہانی
سے ناقص ہے۔

سبح خلق کو مقبرہ کمال بادشاہان و حاکمان اور
مقدس است۔

[illegible]

تو مت کہہ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے تم سے
عظیم الہام حاصل کیا ہے جس کی وجہ سے آپ کے حوض کے
آل انکے ہر گمے۔

در روز قیامت که مجسمین و مغرین و انبیاء
در سلیم در حالت تشنگی منتظر آب
حوض او شوند

نیز صفحہ ۲۸۹ میں مرقوم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین

محمدآن است که محتاج کس نبود و همه
محتاج او باشند۔

چنانچہ حضرت فیض سعدیؒ بوستان باب ہفتم و دوہ مشاعرہ ۲۲ میں فرماتے ہیں

کہ فاضل تیرا اندازہ غلط ہے کہ جس وقت

ولہذا محمدؐ پیدا سے حرکت بہت

پس محمد بن مسلم کو سید المرسلین کا مقام اور حیثیت پر احوال اتراسم کے مطابق یہ سید فاضل و کواچہ ایمان تمام نبیوں کا
ملفوظات کا حیرت انگیز ہوا بخوبی واضح ہوا اور یہی نعم الدین کا اپنی حماقت و دیوانست سے جہنم کے حق میں یہ کہ
کر کہ وہ بے قرابت و صداقت کو کاٹ کھٹ کر کے بے نیل کر دیا تھا نقل کر کے شکر از سحاب ہے علامہ کی
محنت و محنت ہے کہ وہ انہی میں کی تفصیل اور سے ہے۔

سید کے عہد و زمانہ آپا حنیف علی میں مدحیہ

قلايتال محمد عزوجين وان كان عزينا

فکر کا حصول فیصلہ کیلئے عقلی عمل کے ہم سہارا بنے گا۔

جنابا لاریب ذکرہ صلی اللہ علیہ و

سید الطہسین شاہ صاحب دہلی کے تلامذہ کے ہونے پر حیرت مندی ہے۔

سلطان محمد معصوم خان یزدانی

مجلس پر دست و پا کر کے قریب کھڑا ہو کر دیکھتا ہوں کہ کون کون سی باتیں ہوتی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

میں نے انھیں دیکھ کر کہ انھیں دیکھ رہی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

میں نے انھیں دیکھ کر کہ انھیں دیکھ رہی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

کیونکہ انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

میں نے انھیں دیکھ کر کہ انھیں دیکھ رہی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

میں نے انھیں دیکھ کر کہ انھیں دیکھ رہی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

میں نے انھیں دیکھ کر کہ انھیں دیکھ رہی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 قلعہ منٹاگ کا زمین یا وہب انھیں۔ وہاں خود خواتین انھیں دیکھ رہی ہیں
 سب انھیں انھیں کے ہنسنے کی باتیں کہتے ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں
 بڑی گدگداتی ہوئی ہیں کہ انھیں دیکھ رہی ہیں

وَأَسْرَوْا زُجُجَ الْوَيْسِ يَأْتِيهِمْ مِنْ فُجَاءٍ
لَا يَأْتِيهِمْ فِيهِ الْآسَافُ الْمُبِينُ وَأَنْتُمْ سَوَاءٌ

اور پھر اس طرح فریقان میں مذکور ہے

وَقَالُوا لَا بَلْ هَذَا رَسُولٌ بَنِي إِسْرَءِيلَ
فَعَلَّمْنَاهُ صَانِدًا فَتَعَلَّمَ صَانِدًا مِّنْ
بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا لَمْ يَتَّبِعْنَاهُ فِي الْأَمْرِ
فَتَوَلَّىٰ وَكَانَ الْعَصِیَ ۚ ثُمَّ أَثَارَتِ
النَّفْسُ ۖ إِنَّهَا لَبَشِيرٌ جَشَدٌ ۖ فَلَوْلَا
دَعْوَةُ قَوْمٍ لَّفُتَتْ بِالْبَیِّنَاتِ ۚ وَلَوْلَا
دَعْوَةُ قَوْمٍ لَّفُتْنَا بِهِ ۚ وَكَانَ الْاِیْمَانُ
بِیَوْمِئِذٍ نَّكَالًا ۚ

تیرپڑہ ۱۹۰۰ء میں انگریزوں میں مذکور ہے

[illegible]

اور پارہ ۱۹ سیدہ شہزادی مذکورہ ہے

قالوا يا شفيعنا المظفر بن سنان ١٢
تشریف آفرید: ای شفیعی که منسوب به من است

غیر ملکی ۱۹ سوہ شعراء میں نمونہ ہے۔

قالوا يا انت وبنو النضر عتيتن ذواتنا
 بنصرتنا وانا نكفيناك عن النضر
 فانصرفا عينا عتيتا انما بنصرتنا

اور پلٹ سورہہ عم سکدہ میں مذکور ہے۔

فَرَدَا نَا بَسْمَ وَنَحْمَدُكَ وَنُثْنِيكَ وَنُكَبِّرُكَ
وَنُحَمِّدُكَ وَنُجَلِّدُكَ وَنُحْمَدُكَ وَنُحْمَدُكَ

وہو مل الیہ شریعتین

اور پارہ ۲۸ سورہ تغابن میں مذکور ہے ۔

[illegible]

ترجمہ و تفسیر القرآن مجلہ ۱۰۰ (۱۰۰)

[illegible]

دلی گوید ہا ہر خاک و سنی من نبشہ یو دم کے پوئے اسے

میز و فنر قدم ۱۲۶

کافور ویدند امید را بشر چون ندیدند از و سحاشق القمر

نیز دفتر سوم ۱۳۸۱

کار انجمن ایران شصت و سه مرد خام که بشردیده می توانست را چو مسم

نمبر دفتر چهارم ۳۶۲

پس بفرز خود خود را مشمکیم! تا کلسس آید و کم گردند گم!

مسیحی اعراس میں مسیحی علماء کی حیرت انگیز تعلیم کا یہ ایک عجیب و غریب مظہر ہے۔

مصر و فلسطین کے مرقوم ہے۔

وقد ارسل الله تعالى رسلا من انبياءه والاشياخ

دریہا الشرائع من رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ افضل من عالمہ البشری عامۃ

اور بھی مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے تلامذہ ہیں، وہ مولانا سید عبدالعزیز بن قسبیتہ العزیزی

مفسرین کہ جس سے جنت میں رہنا ہے وہ جنت کا طعم کرنا ہے اور جنت کا طعم کرنا اصل امر ہے
 کسی سے نہیں کہ جس کے پاس ہے کہ جنت کا طعم کرنا ہے وہ جنت کا طعم کرنا ہے اور جنت کا طعم کرنا اصل امر ہے
 قرآن و کتب کی روشنی سے صاحب فکران ہر قصہ میں اسے ادب و تربیت حاصل کر کے ان کے لئے
 دعا کرے مگر یہ عزائم اس کے قریب کو نہ دیتا تھا اسے آراستہ کرنا و تزیین الٹن بندہ جنت تک
 ملاقات ان پر نہ تھا کہ اگر کسی سرحد پر ہو کہ شرک میں ہو جسے یہ بھی برا کہ وہ فریب شیطان لیں کہ اسے
 چنانچہ مولوی احمد رضا صاحب مدظلہ العالی کا قول مولوی قیوم الدین کے بیان کے مطابق ہے کہ جنت
 ہے کہ اندر عزائم میں بیس کے کر سے پناہ دے دنیا میں بہت سے سستی کی ابتداء صاحبین کی تہذیب و تمدن
 بتا دیتے ہیں مگر ان پاک کی کثرت آیات و احادیث محمد اس باب میں وارد ہیں چنانچہ حق تعالیٰ
 نے پہلا سورہ طہ میں فرمایا۔

وَمَا خَلَقْنَاكُمْ فَذُكِّرْتُمْ ۚ
 وَتُحْيَوْنَ ۖ

اور پھر سورہ انبیاء میں فرمایا
 مَا خَلَقْنَاكُمْ لَتَكُونُوا تَارِكِينَ
 فَاَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ قصص میں فرمایا۔
 خَلَقْنَاكُمْ لَتَكُونُوا تَارِكِينَ ۚ

اور فرمایا سورہ نمل میں
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ زمر میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

کما ھذا فی خلقہ بھی وابت لا
 کہ جس کے پاس ہے کہ جنت کا طعم کرنا ہے وہ جنت کا طعم کرنا ہے اور جنت کا طعم کرنا اصل امر ہے
 قرآن و کتب کی روشنی سے صاحب فکران ہر قصہ میں اسے ادب و تربیت حاصل کر کے ان کے لئے
 دعا کرے مگر یہ عزائم اس کے قریب کو نہ دیتا تھا اسے آراستہ کرنا و تزیین الٹن بندہ جنت تک
 ملاقات ان پر نہ تھا کہ اگر کسی سرحد پر ہو کہ شرک میں ہو جسے یہ بھی برا کہ وہ فریب شیطان لیں کہ اسے
 چنانچہ مولوی احمد رضا صاحب مدظلہ العالی کا قول مولوی قیوم الدین کے بیان کے مطابق ہے کہ جنت
 ہے کہ اندر عزائم میں بیس کے کر سے پناہ دے دنیا میں بہت سے سستی کی ابتداء صاحبین کی تہذیب و تمدن
 بتا دیتے ہیں مگر ان پاک کی کثرت آیات و احادیث محمد اس باب میں وارد ہیں چنانچہ حق تعالیٰ
 نے پہلا سورہ طہ میں فرمایا۔

وَمَا خَلَقْنَاكُمْ فَذُكِّرْتُمْ ۚ
 وَتُحْيَوْنَ ۖ

اور پھر سورہ انبیاء میں فرمایا
 مَا خَلَقْنَاكُمْ لَتَكُونُوا تَارِكِينَ
 فَاَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ قصص میں فرمایا۔
 خَلَقْنَاكُمْ لَتَكُونُوا تَارِكِينَ ۚ

اور فرمایا سورہ نمل میں
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ زمر میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

اور پھر سورہ طہ میں فرمایا
 اَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۚ

نیز شہ صاحب موسویں اخبار لاہور میں فرماتے ہیں

ملک آدم آرمیاں را د عالم دعا لیاں را سدا
مذکورہ حقائق کے لئے ہم اندک اندک گوہر عالم اند
خمار دور تا دور بداند

خمار دور تا دور بداند

ایضاً مشعل میں فرماتے ہیں

تا ہم دنیہ در برگی ہائے سن در مظر و
عاک لود زلزلہ در دمل رے سگ
نماہ

تا ہم دنیہ در برگی ہائے سن در مظر و
عاک لود زلزلہ در دمل رے سگ
نماہ

یضاً مشعل میں فرماتے ہیں۔

و خرد سرورہ افکار و خلق را سبکد کلور
شکار و حقیقت بداند کہ لاکوں لاف چہ
حق را لا محضہ لاکوں کوٹا و لا شیوہ و
لا مشورہ و کسب کہ چہ بود بدیگر بہت خوشتر
تواند رسانید۔

و خرد سرورہ افکار و خلق را سبکد کلور
شکار و حقیقت بداند کہ لاکوں لاف چہ
حق را لا محضہ لاکوں کوٹا و لا شیوہ و
لا مشورہ و کسب کہ چہ بود بدیگر بہت خوشتر
تواند رسانید۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر فتح

دعوت و ترجمانہ انسان کیسوتہ میں خود
ہست کہ عاک است

دعوت و ترجمانہ انسان کیسوتہ میں خود
ہست کہ عاک است

ایضاً مشعل میں فرماتے ہیں

میں رو دہش در جہنم عاک مست طرح تراخ
و داغ بیاد و حافظ آفات انا مست و ہر جہ
غیر اوست محض خود کہ لود است

میں رو دہش در جہنم عاک مست طرح تراخ
و داغ بیاد و حافظ آفات انا مست و ہر جہ
غیر اوست محض خود کہ لود است

نیز تفریح لغزین ج ۲ پارہ ۳۰ مشعل میں فرماتے ہیں۔

حقیقت آدمی از خاک است و گیم کل خلق
اول کہ اوست ہوتا ہے اس کا ہی اصل کی طرف ملنا
پا پیچہ ہے غریب اندھا بینوں کے لئے ڈانڈا اور اندھ
کے ساتھ لڑیں۔

حقیقت آدمی از خاک است و گیم کل خلق
اول کہ اوست ہوتا ہے اس کا ہی اصل کی طرف ملنا
پا پیچہ ہے غریب اندھا بینوں کے لئے ڈانڈا اور اندھ
کے ساتھ لڑیں۔

ایضاً مشعل میں فرماتے ہیں۔

تقریب دعوات سکونہ کی، مسکت آدمی دین
حالت متوجہ اول تو کہ خاک است ہی گردد
و ہر قدر تو قریب اصل تو زیادہ دقت تقریب کی
نیز ہر حال میں گردو پڑا ہوا ہے، مجھ سے
گردی ہر حالت طہارت و درود کما ہے کہ
بعد از نوح و ہر ترغابیت علی صاحبہ
انصوتہ والہ فیہ سبب اشدہ، صحت ہر
و درایتیں با یک دہر ویریت، و تعالیٰ ہذا

تقریب دعوات سکونہ کی، مسکت آدمی دین
حالت متوجہ اول تو کہ خاک است ہی گردد
و ہر قدر تو قریب اصل تو زیادہ دقت تقریب کی
نیز ہر حال میں گردو پڑا ہوا ہے، مجھ سے
گردی ہر حالت طہارت و درود کما ہے کہ
بعد از نوح و ہر ترغابیت علی صاحبہ
انصوتہ والہ فیہ سبب اشدہ، صحت ہر
و درایتیں با یک دہر ویریت، و تعالیٰ ہذا

نماشا با یک دہر ویریت

علی ہر حالت میں، بل سارا کے کلام ہی مواظبت انا عبد بنسرتہ صوفیہ میں مارگوہ حق تعالیٰ
مکتبی ہی ہر وقت ہے ہی اصل تجرید لالہ لاشہ کا ہوا ہے، و گرنچ حضرت، انوار علیہم السلام خصوصاً
خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرینا صحت میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے ہر جگہ
اگر دوسرا آقا و راہبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر سلسلہ ولایت مجددستان کا منتہی ہے آپ راہبائے
انکس در بیان انشاء تعہدات لیسہ و غیرہ میں ترجیح و سطر قوس ہے چنانچہ اس میں بھی ص ۱۳۵

علی ہر حالت میں، بل سارا کے کلام ہی مواظبت انا عبد بنسرتہ صوفیہ میں مارگوہ حق تعالیٰ
مکتبی ہی ہر وقت ہے ہی اصل تجرید لالہ لاشہ کا ہوا ہے، و گرنچ حضرت، انوار علیہم السلام خصوصاً
خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرینا صحت میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے ہر جگہ
اگر دوسرا آقا و راہبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر سلسلہ ولایت مجددستان کا منتہی ہے آپ راہبائے
انکس در بیان انشاء تعہدات لیسہ و غیرہ میں ترجیح و سطر قوس ہے چنانچہ اس میں بھی ص ۱۳۵

یہ مرقوم ہے۔

رہنوردیہ کا حصہ کا دور ہوا
نہ کسی رہتا نہ کردہ اوفز و
غیبت رہ دور بارگاہ گیسو یا و

رہنوردیہ کا حصہ کا دور ہوا
نہ کسی رہتا نہ کردہ اوفز و
غیبت رہ دور بارگاہ گیسو یا و

یہ مرقوم ہے

و ہر حالت میں جو سنا کا جسا موسوی
اور صاحب مہذبت ترجمہ غزوف ص ۷۳ میں مرقوم ہے

و ہر حالت میں جو سنا کا جسا موسوی
اور صاحب مہذبت ترجمہ غزوف ص ۷۳ میں مرقوم ہے

مہذبت، تعہداتے کما است کہ جب لکھویں گے، رودہم دہی ہر غزوف و ایضاً ص ۳۳۵ پر
مہذبت و ہر سیرال اندر چہ سیر و اندر تہ نہی شور کہ وہ پر ہر قدم میں
کیا رہی تھا لکھو

مہذبت، تعہداتے کما است کہ جب لکھویں گے، رودہم دہی ہر غزوف و ایضاً ص ۳۳۵ پر
مہذبت و ہر سیرال اندر چہ سیر و اندر تہ نہی شور کہ وہ پر ہر قدم میں
کیا رہی تھا لکھو

[illegible][illegible]

ایضا کہتو بہ صد دریا و دریاہ و نہج ملائی میں مرقوم ہے
وَمَا شَيْءٌ مِّنْ شَيْءٍ عِندَ عَالِمِ الْغَيْبِ إِلَّا عِنْدَ
اللَّهِ الْبَاطِنِ الْغَيْبِ وَكَانَ فَتًى فَكَفَّتْ فِرْعَوْنَ
سِجَانِ عَمَّا كَانَتْ تَعْمَلُ فَتَنَسَّ زُكُورِيَا
بِرِجَالِهِمْ فَجَنَّدَ فَضْلُ نَبِيٍّ رَّ
سَمَوَاتٍ جَعَلَ نَفْسَ كَرِهُتِ لِيَدْفَعُ دَرَسَتْ وَشَرِي مَوْلَا نَادِمَ دَفْعَ اَصْلٍ عَمَلٍ فِي مَرْقُومِ هُيَ
عَلَى شَيْءٍ مَا خَلَا اِلَهَ بِالْخَلِ اَنْ فَضْلُ اِلَهِ غَيْمِ هَا حَلِ
ایضا علیہ مرقوم ہے۔

اُن خداوند کے گناہ خاک و سہل
 ایسا دفتر چارم میں نہیں مرقوم ہے
 کی مانند جہان یک تار و
 ایسا ۱۶۱۰ میں مرقوم ہے
 طبع میں حیات چورنگ است و کلور
 عمر میں اگر جزاں و اگر شیوخ

نفاذ آئینہ برائے

اور یہاں ملازمین ہر موسم ہے۔

دینیہ کو زائد آمد پر پیدا
ایضاً ۵۲۷ میں رقم ہے۔
فیرواحد ہر حصہ بیٹے انصاری
ایضاً ۵۶۷ میں رقم ہے

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انور است در هر سال رسول خدا ص
 در هر سال در هر سال رسول خدا ص
 در هر سال در هر سال رسول خدا ص
 در هر سال در هر سال رسول خدا ص

• صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل ما دقہ انما قولہ لولہ فی اللہ - ہر چیز جیسا کہ تم اس کے کچھ کو دیکھو اور اس کے

نیز حضرت اسحاق و امام حضرت جلالہ صوفی اندیشہ کے قول میں روایت ہے
وہ امام احمد بن حنبل اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما نے یہ کہیں نہیں دیکھا ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم -

علیؑ کا حضرت صاحبِ دینِ نبین و کیم کے کلام میں کثرتِ تمام کا ادنیٰ وارو ہے چنانچہ وہ علیؑ کا قاری و مفسر ہے لہذا اکبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل فرمائے ہیں

[illegible]

خیر مولانا امام، ایک سہم قرعہ حضرت شاہ ولی اللہ کے واسطے بھی تیار کیا۔ یہاں وہ ابوسعد قادری سے
 بقولہ: واللہ ما زادنی یسکنت تم کو کچھ نہیں۔ یہاں سے وہاں پہنچے اور فرمایا کہ تم میں
 خانم کو چھوڑ کر نکاح نہ کرو۔

ایک شخص نے کہا کہ میں جان قائل ہوں کہ اگر وہاں سے کوئی شخص نکلتا ہے تو اسے پھانسی دے دی جائے گی۔
 ایک شخص نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس شخص کی موت کی وجہ سے کیا ہوگا۔
 ایک شخص نے کہا کہ اس شخص کی موت کی وجہ سے کیا ہوگا۔

فہرستہ قال صاحب الادبی گفتہ شد کہ یہ کتب
میں سے کئی من چھاپی گئی کہ یہ کتب
میں سے کئی من چھاپی گئی کہ یہ کتب

قال فمررت على تلك السجدة فقال
يا كافر كبريائي انك لا تدري اني جئت من عند ربك

میں نے تمام دنیا کی باتوں کا مطالعہ کیا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جو لوگ دنیا کی باتوں کو سمجھتے ہیں وہ کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جو لوگ دنیا کی باتوں کو نہیں سمجھتے وہ کس قدر غمناک ہوتے ہیں۔

[illegible]

بشيء من التصريح في رواية الواجب في رواية الفتوى عليه روي عنه في رواية في نص
عليه من جهة الرواية للاول مرة من المستفاد بالرواية التصريح من جهة
تبرعها لغيره ولا يجوز في حرم غيبة ولا يفي بان جليل عن الدراية في الدليل

[illegible]

کراستہ ہلدی یا سب سے زیادہ کڑوا پختہ نہیں ہوتا۔ اس کا پختہ ہونا چاہیے کہ اس کا رنگ گہرا ہو جائے اور اس کا ذائقہ
 کرنے کو کچھ نہیں چاہئے۔ اگرچہ اس کا ذائقہ کڑوا ہے مگر اس کا استعمال اس کے ذائقے کو کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔
 اور جو اس کا ذائقہ کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

پہلے تو قیامت کے دن ہر شخص کے لیے ایک کتاب ہوگی جس میں اس کی ہر بات لکھی ہوگی۔ اس کتاب کے نام "کتاب الحسب" ہے۔ اس کتاب میں ہر شخص کی ہر بات لکھی ہوگی۔ اس کتاب کے نام "کتاب الحسب" ہے۔ اس کتاب میں ہر شخص کی ہر بات لکھی ہوگی۔ اس کتاب کے نام "کتاب الحسب" ہے۔

۱۳۱۶ء کو کراچی کے قریب ایک جنگ جہاز کا حادثہ ہوا جس میں ایک ہندوستانی جہاز کا تباہ ہونا دیکھا گیا۔

أما العالم الذي يعرف العلوم والسياسة والادب فهو يعرف ما يحتاج اليه من العلوم والآداب والسياسة والادب

[illegible][illegible]

جس سے قربانی کی قربانی پر ہر گناہ کا بدلہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

[illegible]

عالم و مرفہ کے مسئلہ میں آپت کو رہنا اور مایوسی و دلا ہنگو کے مضمی قلمی میں نہیں دانا ہوا ہے۔
اسلامی تاریخ نگار مسیحیوں کے ساتھ کیا تہا ہے؟ اس کا وہ مضمی مادی اور مایوسی و دلا ہنگو کے ہیں کہ انہیں
اسلام اپنی کج گوئی پر غور نہیں، پھر مادی و مایوسی کے مضمی قلمی اور مادی و مایوسی کے مایوسی و دلا ہنگو کے ہیں کہ انہیں
یہ بات یاد کی شہادت قبول نہیں، تاہم یہ پریس مایوسی و دلا ہنگو کے مایوسی و دلا ہنگو کے ہیں کہ انہیں
ہر ایک کو کامل کو دیا جاسے۔

چشم آفتاب و حقدہ اس عبادت سے فی محل اذکر علیہ الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ کے جس عاقبت و مراقبہ
الہیہ طریقہ قطع ہونے کے بارہمہر معین و حقیقت مند وہ کہ فنی اس کے علم و کیفیت کا بھرا کر حق تعالیٰ
نے آفتاب کے اندر روشنی ہے۔ پھر مقلدین یا بدوئی کو یہ غرضی معلوم ہے۔ جو دلیل کیے کہ سوسہ
مقلد ہے۔ بلکہ وہ تو انہی میں ہیں و فقیہین کلام ائمہ عشرین سے کما جت سے خواہ فقہ الہادی
سراجم صحیح بخاری و اور کتاب عاشقہ اہل کلمات شرح مشکوٰۃ اور تفسیر میثاقہ۔ اور کلام الہی عاشقہ حلاہین
اور تفسیر جامع البیان سے واضح پرچکا کر گیا ہمارے گناہت ہونے کو علم الہامی اور فنی کا وہی اہل علم و فضل
اور دارین میں فنی تفسیر پر پانچویں تفسیر عاشقہ میں حل ہوا اور کلام دارین میں تفسیر کشہ۔ تو اور خود مولوی
نہم تفسیر نے الکفرہ العلیا مشافہ میں مرقۃ شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا کہ یہ تفسیر فنی تفسیر کی ہے اور اچان نہایت
میں۔ تو یہ سچائی ہر زبان و ہر شہر و ملک۔

[illegible]

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے ۱۸۶۰ء میں قتل فرما کر ان کے سر میں گولیوں سے زخم لگا کر ان کے سر کو ان کے سر سے جدا کر دیا گیا۔

ان میں سے کسی کو قتل کیا تو اس کی
 فانی قتل سے قتل ہوا ہے
 ایسا ہے جو اس کے لئے ہے
 علیہ السلام کا ایک اور قول
 من عدی و لا یزک من اللہ
 علی وجہ بیہوشی و متاہدی
 انہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم

اس کا ایک اور قول
 من عدی و لا یزک من اللہ
 علی وجہ بیہوشی و متاہدی
 انہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم

اس کا ایک اور قول
 من عدی و لا یزک من اللہ
 علی وجہ بیہوشی و متاہدی
 انہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم

اور دیکھو اس کی تفسیر میں
 میں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 شریعت میں مسلمانوں کے لئے ہے

و من حب اهل السنة ایضا ان
 اللہ تعالیٰ لا یحب علیہ شیء
 علیہ بل العاقل و العاقل و العاقل
 فی سلطانہ یعمل فیہ ما یشاء
 عن حب المصلحین و النصار
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون
 منہ و لا یحسبون انہ یحسبون
 الخیر و غیرہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 بل یفخر المؤمنون و یفخر المؤمنون
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون

و من حب اهل السنة ایضا ان
 اللہ تعالیٰ لا یحب علیہ شیء
 علیہ بل العاقل و العاقل و العاقل
 فی سلطانہ یعمل فیہ ما یشاء
 عن حب المصلحین و النصار
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون
 منہ و لا یحسبون انہ یحسبون
 الخیر و غیرہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 بل یفخر المؤمنون و یفخر المؤمنون
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون

میں خلیفہ فی النار ہوا کہ اس کا
 المعنی ہے کہ اس کا حکم بالعدل
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون
 الا صلح و یحبون و لا یحسبون
 خطا علیہ بل یفخر المؤمنون
 اختراعاً و لا یحسبون انہ یحسبون

اس کا ایک اور قول
 من عدی و لا یزک من اللہ
 علی وجہ بیہوشی و متاہدی
 انہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم

اس کا ایک اور قول
 من عدی و لا یزک من اللہ
 علی وجہ بیہوشی و متاہدی
 انہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم

ان میں سے کسی کو قتل کیا تو اس کی
 میں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 شریعت میں مسلمانوں کے لئے ہے

و من حب اهل السنة ایضا ان
 اللہ تعالیٰ لا یحب علیہ شیء
 علیہ بل العاقل و العاقل و العاقل
 فی سلطانہ یعمل فیہ ما یشاء
 عن حب المصلحین و النصار
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون
 منہ و لا یحسبون انہ یحسبون
 الخیر و غیرہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 بل یفخر المؤمنون و یفخر المؤمنون
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون

و من حب اهل السنة ایضا ان
 اللہ تعالیٰ لا یحب علیہ شیء
 علیہ بل العاقل و العاقل و العاقل
 فی سلطانہ یعمل فیہ ما یشاء
 عن حب المصلحین و النصار
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون
 منہ و لا یحسبون انہ یحسبون
 الخیر و غیرہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 بل یفخر المؤمنون و یفخر المؤمنون
 و یحبون و لا یحسبون انہ یحسبون

[illegible][illegible]

7. 10. 2017

اولاً ان قدر است که چنین رسم را در دنیا اندک
در میان انسانان پیدا شود که این رسم
دعا و اعمال که بظرف کفایت حکمت حق تعالی
است چنانچه در قبل بنام و دفعه و در اول انزل
و بهشت و عین غایت علم حق تعالی انان الزم
و فرعون که اقامت خود و خود را بر کمر گرفته ایست
صدا و ساز و دهم حلقه ای از خلق انبیا و رسا
آب میشو و آن حضرت و دعا است در سرشان
و بنده ایست که بر سر دعا و دفعه و دفعه
نکس الوجود و این نیز است که در کتب
و چنین لغات و آن به حلال است که در همان
بفرست و حق تعالی است و اما بظرف کفایت حق
نکس است و در کتب لغات و دفعه و دفعه و دفعه
ظان حکمت و حق است چنانچه در کتب انبیا و در
دفعه و دفعه و کفران و بهشت و آن اگر در بظرف
خود نکس است و اما بظرف کفایت حکمت
تفتیح است چنانچه در این الزم و دفعه و دفعه
انتاع و در آن کتب و کتب است و اما بظرف کفایت
نکس است و در کتب و دفعه و دفعه و دفعه
و کتب اصول و دفعه و دفعه و دفعه

حضرت امیر دینی شیخ محمد رفیع صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے
 اکتوبر ۱۹۷۱ء میں فرمایا

اولی آن که با یک علی و اهل حق دوست و عبادت کند ... هر که این عمل را با یک اهل حق و عبادت کند ...
چند روزمان پس بحکم و قدرش گردانید ...
فرمود پس غیر از آن که است ...

[illegible]

20

ان عظمت قبائل و جنگلات کا نہایت بڑا و بڑا حصہ ان قبائل کی طرف سے انسانی مسکنات کی

فیہاں معلوم ہو کہ اوکدا کنڈو کنڈو
 و معلوم ہو کہ اوکدا کنڈو کنڈو
 فقول لکھو کہ استیقیم ان یکنو و هو
 مشفق من کبار و قریبان فمرف علیہ
 فبقالی فلان ملک مکان کل سیف و حجة
 فبقول رب قد حملت اشیاء لا اراها
 ہرنا قلند رایت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خطہ حقیقت لہذا حجة

ان حدیث میں اہل توحید کے لئے بشارت مکتبی ہے اگرچہ اہل لغت و لغوی ہونے ہوں تو حید خالص
 ہے کہ سب کچھ ہے ورنہ شرک کے ساتھ تمام کچھ رہا و۔
 علی ہذا حضرت عارف ربانی محمد یزدانی مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غلیتہ

ہو لہذا فی ما ذکرنا ان یمن یمن
 اللہ سیکر تیز تر حکایت وہہ ہو
 فی حق القایب اللہی حق اللہ لہ
 بالتوہد والانا بہ وقلی دعویٰ لہ
 ان العبد اذا تاب من الذنوب
 صارت الذنوب اما حنیئہ کلما حنیئہ
 ولہذا قال ابن مسعود ولینتین
 اناس یومر القیامۃ ان یسکرو
 سمیتا ہسروا لہما قال ذلک لہما
 ذکرا اللہ تعالیٰ من شید بل الشیطان
 بالاحسان لمن یشاہ من عبادہ
 وروی الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم لہذا قل لہما خطا اذ نسکم

مذہبنا اللہ تعالیٰ کہ اس میں وہ لوگ کہ بدل ڈال
 ہے اللہ ان کی باتوں کو قبول نہیں کرتا اس لئے
 کہ دے دے کہی میں ہے میں کو اللہ تعالیٰ نے نہ کر
 تھا تو ہر اللہ تو کہ گئی کہ تو فریادی ہے اللہ کہا
 بعض مفسر نے تفسیر میں قریب تو کہتا ہے کہ گناہ
 سے قریب جاتے ہیں مگر گناہ شہتہ سب کے سب
 نیکیاں اور اسی نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 افریقہ کو لے کر گئے تھے لوگ قیامت کے دن یہ کہ
 فہاں ہوتے ہلا تو ان کی اللہ اس میں عجب عجز
 غریب کہ اللہ تعالیٰ نے پڑھوں کے لئے نیکیاں
 دے گا میں کہنے کا ہے اپنے بندوں میں سے
 اللہ روایت کی صورت جس نے شی علی اللہ علیہ
 وسلم سے فرمایا کہ حقین لوگ کہ کہے کہ انہی سے

حق یسئلکم ما بینکم انکم واکادھن

خبر قلاب تاب اللہ علیہ
 کو قریب کہے تو کہ قبول فرماوے اللہ
 قلاب اس کی

نیز مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شکوۃ جلد ۱ ص ۱۱۱ میں حدیث منقولہ
 لقولہ ایمان کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

اسے قریب آدم بدستیکہ تو اگر پیش
 آئی مگر نزدیک کہہ کر کی زمین از روئے
 گناہاں پست پیش ہی آئی مگر وہاں ایک
 ایک گناہی میں چہرے لاد کفر نے
 ورنہ کی میں ہر شہدہ کی میں من تراویک
 یہ پڑی زمین از روئے امر زید بن علی
 ہر مقدار کہ گناہ کی تو یا مرموم من بشرط
 ایمان میں و قریب بعجم و کسر حجاز سے
 کہ قریب مقدار چیز کے اشہد میں قریب
 اور قریب پر کی زمین و در مشرق
 گفتہ کہ قریب کچھ طرف سے است مشل
 ایمان دواز کہ دو سے شمشیر بانام
 و کار و تازیانہ و مانند آن لگا بلکہ
 و تو شمشیر سوار کہ سبک باشد نیز
 ہر دارند و بعجم یعنی قریب و در حدیث
 بعجم است و کبر نیز آمدہ است

پس حدیث قریب منقولہ لقولہ ایمان اور میں روایت و اقوال مفسر صاحبین اور
 دیگر سے بتائید لقولہ ایمان واضح ہو گیا کہ مراد شخص پر کت توحید تمام جہان کے ایسے گناہ
 میں سے ڈرتا ہوا ہے اور قریب منہ دل شک ہو گا حق تعالیٰ کے فضل و بخشش کے ساتھ نجات
 دے گا یہی طرح شرک ہر گناہ میں سے گناہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ تمام گناہ میں سے

فیقال حدثتہم کہ او کذا کذا و کذا
 و حدثتہم کہ او کذا کذا و کذا
 فیقول لہذا لا یستطیع ان یکو و ہو
 مشفق من یکار و تو مدان لغرض علیہ
 فیقال لہ فلان مکان کل سیف حجة
 فیقول و یقہ عملت اشیاء کذا اراھا
 ہر ما خلفت رأیت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و حدثتہم عنہ من احبہ
 ان ہذا شیء الیٰ الیٰ لک عید کے لئے بشارت ملتی ہے اگرچہ الٰہی فی خبر ہوئے ہوں تو عید خالق
 ہے تو سب کہہ رہے ہر ذرہ شکر کے ساتھ تمام نیکیاں برآ رہی ہیں
 علی ہذا حضرت عارف ربانی مودعہ یزدانی مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
 الخ لیس مشافہ میں فرماتے ہیں۔

قوله تعالى فَاذْكُوكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
 اللَّهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ خُشَّانًا وَهَذِهِ
 فِي حَقِّ النَّاسِ الَّذِي خُفِيَ عَنْهُمْ
 بِالْقَوِيَّةِ وَالْإِيمَانِ وَقَالِ لِمَنْ يَشَاءُ
 إِنَّ الْعِلْمَ إِذَا تَابَ مِنْ النَّاسِ فَحَسْبُ
 حَسْرَتِ الْبَشَرِ مَا خُفِيَ عَنْهُمْ
 وَلَمَّا أَقْبَلَ إِلَيْهِمْ مَسْعُودٌ وَبَنِي
 بَنِي إِسْرَافِيلَ لَقِيَهُمْ مَدَانٌ بِحُكْمٍ
 سَيِّئًا تَحْمِلُهُمْ أَلْمَاقِلُ ذَلِكَ لَمَّا
 ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ تَبَدُّلِ الْمَسِيحِ
 بِالْحَسَنَاتِ لَمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
 وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَحْبَبْتُ أَحَدًا حَسْبُ

حق یسئل ما بین السماء و الارض
 شہر تاب تاب اللہ علیہ
 کیا ایک کہہ رہے ہیں انسان اور زمین کے درمیان
 کو کبر کر رہے کہ تو جو جہول فرار سے اللہ
 تبارک و تعالیٰ کی
 میرا مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
 نقویہ ایمان کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

اسے فرزند آدم ہر کسٹیکہ تو اگر پیش
 آئی ہرگز ایک کہہ رہی زمین باز رہے
 گن ہاں پستہ پیش ہی آئی ملان حالیکہ
 شریک گردانی میں چیزے ملا کفر نے
 دردی میں ہر شے ہی ایمین تراژدیک
 بہ پری زمین از روئے آمر زمین یعنی
 ہر مقدار کہ گناہ کنی تو ہر ماسوم من بشر
 ایمان میں و قریب بعظم کس کس
 کہ قریب مقدار چیزے اللہ ہر قریب
 ارض قریب پری زمین و در مشرق
 گفتہ کہ قریب کبر نظر ہے است مثل
 اجمان و عاز کہ درو سے شمشیر یا ایمان
 و کار و تازیانہ و مانند آں لگا ہر بند
 و تو مشہ سوار کہ سبک باشد نیز
 بر عازند و بعض معنی قریب و در حدیث
 بعظم است و کبر نیز آدہ است
 پس حدیث شریفہ منقولہ نقویہ ایمان اور دیگر احادیث و اقوال مختلفہ ہاں نہیں اور
 دین سے تائید نقویہ ایمان و اخراج ہو گیا کہ مودعہ غرض ہر کسٹ تو عید تم جہان کے ایسے گناہ
 میں سے ڈرتا ہوا ہر بار و ہر منہ دل تنگ ہر گناہ حق تعالیٰ کے فضل و بخشش کے ساتھ نجات
 پائے گا ہر طرح شریک ہر گناہ ہر گناہ شکر کے ساتھ ہر گناہ شکر کے ساتھ ہر گناہ شکر کے ساتھ

پس حدیث شریفہ منقولہ نقویہ ایمان اور دیگر احادیث و اقوال مختلفہ ہاں نہیں اور
 دین سے تائید نقویہ ایمان و اخراج ہو گیا کہ مودعہ غرض ہر کسٹ تو عید تم جہان کے ایسے گناہ
 میں سے ڈرتا ہوا ہر بار و ہر منہ دل تنگ ہر گناہ حق تعالیٰ کے فضل و بخشش کے ساتھ نجات
 پائے گا ہر طرح شریک ہر گناہ ہر گناہ شکر کے ساتھ ہر گناہ شکر کے ساتھ ہر گناہ شکر کے ساتھ

وہاں تک کہ دعویٰ تو یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ ہی باطل و برباد ہو جاوے گا چنانچہ حق تعالیٰ

نے قرآن پاک پارہ ۵ سورہ نسا میں فرمایا
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُوا فِي الشَّرْعِ حُرْمَةً لِّأَنْفُسِهِمْ

جو جنس اللہ تعالیٰ نہیں بختائے کہ شرک ٹھیکے
ہاں اس کے ساتھ

اور فرمایا پارہ ۶ سورہ اعداء میں
وَمَنْ يَجْعَلْ كُفْرًا بَدَلًا لِّإِيمَانٍ فَإِنَّ اللَّهَ سَخَطَ

وہ جس نے کفر کو ایمان کے بدلے میں لیا
پھر جس کو اس کے اور ہے نہ آخرت میں عذاب

الغالبیوں پر
اے اللہ تعالیٰ ہے

اور پارہ ۲۴ سورہ زمر میں یوحنا کے خاتم کے خاص جناب شیخ کریم علی الشہ علیہ وسلم کو فرمایا
فَرَأَىٰ فِي كِتَابِهِ كُتُوبًا مُّسَوَّمَةً عَنِ اللَّهِ

وہ نے اپنے کتب میں دیکھا کہ کئی کتب ہیں جو اللہ کے
اور طرف ان کی جو ترجمہ ہے وہی ہے انا اگر تو نے

شرک یا برباد ہو جاوے گا تو اس کے لیے عذاب اور
تو یہ عذاب کا عذاب ہے اے اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور پارہ ۲۶ سورہ محمد میں فرمایا
أَلَمْ يَجْعَلْ لِّكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

ہاں لوگوں نے کفر کو ایمان کا بدلہ لیا انہوں نے اللہ کے
تو اس نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے

لوگ ایمان لائے اور اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے
جو کچھ کہنا چاہو اور اللہ کے لیے عذاب ہے حق

ان کے دہک کر طرف سے ان سے ان کی زبان کی
پاؤں اور اصلاحات کی ان کے حال کی

تو اگر لوگ کافر ہوتے انہوں نے ایمان کیا
حق کتب کی طرف سے یوں بتاتا ہے ان کے

لوگوں کو ان کے حوالے سے ایمان دالو ان کے
جو اللہ کے اور کفر کو ایمان کے اور باطل

اللہ تعالیٰ وہاں تک کہ دعویٰ تو یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ ہی باطل و برباد ہو جاوے گا چنانچہ حق تعالیٰ

نے قرآن پاک پارہ ۵ سورہ نسا میں فرمایا
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُوا فِي الشَّرْعِ حُرْمَةً لِّأَنْفُسِهِمْ

جو جنس اللہ تعالیٰ نہیں بختائے کہ شرک ٹھیکے
ہاں اس کے ساتھ

اور فرمایا پارہ ۶ سورہ اعداء میں
وَمَنْ يَجْعَلْ كُفْرًا بَدَلًا لِّإِيمَانٍ فَإِنَّ اللَّهَ سَخَطَ

وہ جس نے کفر کو ایمان کے بدلے میں لیا
پھر جس کو اس کے اور ہے نہ آخرت میں عذاب

الغالبیوں پر
اے اللہ تعالیٰ ہے

اور پارہ ۲۴ سورہ زمر میں یوحنا کے خاتم کے خاص جناب شیخ کریم علی الشہ علیہ وسلم کو فرمایا
فَرَأَىٰ فِي كِتَابِهِ كُتُوبًا مُّسَوَّمَةً عَنِ اللَّهِ

وہ نے اپنے کتب میں دیکھا کہ کئی کتب ہیں جو اللہ کے
اور طرف ان کی جو ترجمہ ہے وہی ہے انا اگر تو نے

شرک یا برباد ہو جاوے گا تو اس کے لیے عذاب اور
تو یہ عذاب کا عذاب ہے اے اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور پارہ ۲۶ سورہ محمد میں فرمایا
أَلَمْ يَجْعَلْ لِّكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

ہاں لوگوں نے کفر کو ایمان کا بدلہ لیا انہوں نے اللہ کے
تو اس نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے

لوگ ایمان لائے اور اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے
جو کچھ کہنا چاہو اور اللہ کے لیے عذاب ہے حق

ان کے دہک کر طرف سے ان سے ان کی زبان کی
پاؤں اور اصلاحات کی ان کے حال کی

تو اگر لوگ کافر ہوتے انہوں نے ایمان کیا
حق کتب کی طرف سے یوں بتاتا ہے ان کے

لوگوں کو ان کے حوالے سے ایمان دالو ان کے
جو اللہ کے اور کفر کو ایمان کے اور باطل

اللہ تعالیٰ وہاں تک کہ دعویٰ تو یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ ہی باطل و برباد ہو جاوے گا چنانچہ حق تعالیٰ

نے قرآن پاک پارہ ۵ سورہ نسا میں فرمایا
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُوا فِي الشَّرْعِ حُرْمَةً لِّأَنْفُسِهِمْ

جو جنس اللہ تعالیٰ نہیں بختائے کہ شرک ٹھیکے
ہاں اس کے ساتھ

اور فرمایا پارہ ۶ سورہ اعداء میں
وَمَنْ يَجْعَلْ كُفْرًا بَدَلًا لِّإِيمَانٍ فَإِنَّ اللَّهَ سَخَطَ

وہ جس نے کفر کو ایمان کے بدلے میں لیا
پھر جس کو اس کے اور ہے نہ آخرت میں عذاب

الغالبیوں پر
اے اللہ تعالیٰ ہے

اور پارہ ۲۴ سورہ زمر میں یوحنا کے خاتم کے خاص جناب شیخ کریم علی الشہ علیہ وسلم کو فرمایا
فَرَأَىٰ فِي كِتَابِهِ كُتُوبًا مُّسَوَّمَةً عَنِ اللَّهِ

وہ نے اپنے کتب میں دیکھا کہ کئی کتب ہیں جو اللہ کے
اور طرف ان کی جو ترجمہ ہے وہی ہے انا اگر تو نے

شرک یا برباد ہو جاوے گا تو اس کے لیے عذاب اور
تو یہ عذاب کا عذاب ہے اے اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور پارہ ۲۶ سورہ محمد میں فرمایا
أَلَمْ يَجْعَلْ لِّكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

ہاں لوگوں نے کفر کو ایمان کا بدلہ لیا انہوں نے اللہ کے
تو اس نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے

لوگ ایمان لائے اور اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانہ بنایا ہے
جو کچھ کہنا چاہو اور اللہ کے لیے عذاب ہے حق

ان کے دہک کر طرف سے ان سے ان کی زبان کی
پاؤں اور اصلاحات کی ان کے حال کی

تو اگر لوگ کافر ہوتے انہوں نے ایمان کیا
حق کتب کی طرف سے یوں بتاتا ہے ان کے

لوگوں کو ان کے حوالے سے ایمان دالو ان کے
جو اللہ کے اور کفر کو ایمان کے اور باطل

کے بارہ چاروں کے کتبائے کرامت و ترویج کرتے ہیں وہ توبہ کے منکر ہیں چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کئی نے سوال کیا کہ ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے دہرو لے لیے مگر اسے قوتِ ایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا نہیں؟ فرما ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ان کا بعض سائل سے محض افزاء اہل بدعت کا ہے (مشارعی و مشیدی حصہ اول ص ۱۶) لیکن جن علماء نے سنا کہ اس کی نسبت توبہ کی شہرت ہے انہوں نے احتیاط کی و رفتی کو ایسا ہی چاہیے جیسا کہ انہوں نے بڑبڑ کی تکفیر و لعن سے اعتقاد کی علامت و قیود العالیٰ شرح بدر الامہ ص ۱۷ میں فرماتے ہیں۔ لا یجوز انہما مطلقاً امر لیس غائب مٹ ظہر انما لو فہم و وجودہ ولا یحتل انہ مات تا تباعہ آحقاً خلا بیچون لعنہ کا ظہر اذکا اظہار اجمال توبہ کی وجہ سے علماء کرام پر یہ جیسے بدعت کی پیدائش میں لعن سے احتیاط فرماتے ہیں یہی حال اسماعیل کا ہے جن کی توبہ کی شہرت تھی لیکن اس کے بعد رہا یہ کہ اور دوسرے مشیروں نے شائقِ انبیاء علیہم السلام میں شدید گستاخیاں کیں اور توہین کے جنائت نامہ پاک کلمات لکھے اور بادِ محمدیہ کے روئے ان پر مصر ہے توبہ کی طرف مائل نہ ہونے کی تکفیر میں ملے عرب و عجم نے کوئی نالی نہ فرمایا اور یہی حالت میں شریعت ظاہرہ کمال کی اجازت دیتی ہے اٹھ کھائے ان حضرات کو ان کی نسبت جس عمل کی جزا احتیاط فرماتے اور اپنے بندوں کو لغو و ضلالت سے بچائے آمین و مل اللہ تعالیٰ علی غیر مفلحہ و سید انبیاء محمد و آراء اصحابہ اجمعین۔ تمت۔

افول۔ الحمد للہ الوحید الغریب امدی جیل الحق علی لسان اللہ العزیز جب کہ مؤلف سے جرمِ باطل اپنی خبیثت باطنی سے تمام تقویٰ ایمان میں کلمات پر انبیاء و اولیاء خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے ادباً نہ بد گوئیوں گستاخوں کے کلمات سے بہرہ برناتایا تو پھر تو یہ لکھتا تھا کہ فرمودہ ولیدین ہی کا کہ ہے جس کی توبہ بھی قبول باطل مولوی محمد رضا صاحب بریلوی قبول نہیں پرستی چنانچہ شہید ایمان ص ۱۷ میں لکھتے ہیں

مگر کسی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں و درجہ اس کے عطا

باکرمی شک کرتے خود کافر ہے

الحدسہ سالکانی نجوم بریلوی ص ۱۷ میں صاف لفظوں میں لکھا گیا کہ

ما یسئلہ بریلوی کی تقریر چار حروف (لغت کے) جیسے

اور خود مولوی نعیم الدین نے مولانا شہید مرحوم کو حدیث لکھانے حضرت جامعہ ماسٹر کراچی مجکم سب و شتم کے سنا ڈال کر تہ و جب افسل طیار یا پھر مولانا شہید مرحوم کی توبہ کا مثال لکھ کر باکرمی چونا کمال درجہ عاجز ہونے کی دلیل ہے جو قبول مولوی احمد رضا خاں کے

خود مولوی نعیم الدین کا کافر میں شک کر کے کافر و مذہب ہونے ہے معلوم ہوا کہ یہ کتبائے حق و حقیقت کے لیے کی گئی تھی جو خود اس کی وجہ سے ہلاکت میں لگے مزید تفصیل اور مؤلف الطیب البیان کے تمام بیہودہ غیبتہ افعال کی فہرست مولانا شہید مرحوم کے حق میں مازا دل تا آخر تا طریق اہل الفصاف یک ہا دو یا ہوا حفر فرما کر پھر اس کے تجریر خود مولوی نعیم الدین ہی نے عاجز ہو کر لکھا ہے خود فرمایاں۔ الطیب البیان کے صفحات ذیل ص ۱۷۱ لم۔ ایضاً ص ۱۷۲ صاحب تقویٰ ایمان کی شقاوت و سیر بالطنی۔ ایضاً ص ۱۷۳ بد لگامی۔ ایضاً ص ۱۷۴۔ اللہ دجیت خدا کا غضب کرے ہے دین۔ ایضاً ص ۱۷۵ فریب کار۔ ایضاً ص ۱۷۶ مولوی اسماعیل بدعتی مثال۔ ایضاً ص ۱۷۷ جو اس سے جی کے منہ پر ایضاً ص ۱۷۸ دشمن دین۔ ایضاً ص ۱۷۹ اعانہ بدعت۔ ایضاً ص ۱۸۰ اعلیٰ بد لگام۔ خاکش بدعت۔ ایضاً ص ۱۸۱ ایمان ایضاً ص ۱۸۲ اس سے دینی پر ایضاً ص ۱۸۳ نا یمن۔ ایضاً ص ۱۸۴ دشمن دین۔ ایضاً ص ۱۸۵ تاکر اللہ ایضاً ص ۱۸۶ بد نصیب۔ بدعت سے دی۔ ایضاً ص ۱۸۷ ظالم چھوٹا دغا بار۔ ایضاً ص ۱۸۸ سیاہ دلی بد باطنی سبے دین تا فرجام۔ ایضاً ص ۱۸۹ آف بر ارتف اس سے دینی پر ایضاً ص ۱۹۰ صاف فریب کاری بیباک گستاخ۔ سبے دین۔ ایضاً ص ۱۹۱ دشمن دین۔ ایضاً ص ۱۹۲ بد نصیب۔ گستاخ۔ ایضاً ص ۱۹۳ سوداگر و جہ۔ ایضاً ص ۱۹۴ بد نصیب۔ گستاخ ہے اور۔ ایضاً ص ۱۹۵ خاک بدعت۔ نا پاکش۔ عزہم اللہ تعالیٰ۔ ایضاً ص ۱۹۶ نا پاکر ہے دین۔ ایضاً ص ۱۹۷ بد نصیب۔ ایضاً ص ۱۹۸ ظالم۔ مر و عد۔ ایضاً ص ۱۹۹ بد نصیب۔ بداندیش۔ ایضاً ص ۲۰۰ بد نصیب۔ ایضاً ص ۲۰۱ بد نصیب وغیرہ خل

۱۸۵ فہرست کا کہ حد و مشہور گزشتہ ہے ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ صفحات ۱۸۵ اول کے ہیں (ج ۷)

دہندہ کے زور پر ایک سیدہ مسافر اس رات قحطی کے سبب بھوکے پیاسے اور بیمار ہو کر اپنے گھر کے دروازے پر گر پڑی تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر اس کے گھر والے نے اس کو اپنے گھر لے کر آ کر دیکھا۔ اس نے اس کو اپنے گھر لے کر آ کر دیکھا۔ اس نے اس کو اپنے گھر لے کر آ کر دیکھا۔

الحمد لله کہ تمام تقویۃ الایمان کی ضمانت میں اولہ الی آخرہ جائیدات آیات و اعمادیات تمام
خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کا بشارت مبین و مفسرین فقہاء
و ادیب اکابرین حضرات صوفیائے مستندی علمائے تحقیقین خورشید کلمات مولوی نجم الدین
سے خصوصاً مولانا شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کے کتب اندوختے تعنیفات تفسیر فتح الغنی
و فخر السیرۃ پوری کی مطابقت تقویۃ الایمان کی کما حقہ بدہش مدح شایستہ ہو کہ
جلد حرامات و دننام دشمن برہم کے نامہ انگشت کو اگر کسی اہل انصاف باخدا شان کبریا کی کتاب
کو نہ جکھار دے دیکھیں

بحث تفسیر شخصی اور عمل بالحدیث اس مقام پر بدلتی ہے جس کے بہتان کا انزالہ درجہ
تذکرہ العینین بابت مسئلہ تفسیر تو ایسی و تکفیر
مجتہدین و مقلدین و تمام عقائد حقہ تقویۃ الایمان کے کیا جانا لازم و ضروری ہو جس کا
ایک شریعت نامت نہیں حضرت علیؓ اہل بیتؓ مفسرین چنانچہ خود مولانا شہید مرحوم
کی سوانح و حیات طیبہ " سے وہ سوالات جو بطور مناظرہ شاگردان مولوی فضل حق صاحب
مستطیع نے اُٹھائے اور بے ساختہ ان کے جوابات حضرت مولانا شہید مرحوم نے ارشاد فرمائے
اہل حدیث اور نصف حضرات اصناف کو انکرا اللہ العربیہ زعم مفید ثابت ہو کر افراتفر
تفریط کا انداز ہو گا جو حسب ذیل ہیں

سوال: آپ کا نام ابو حنیفہ کو کیسے سمجھتے ہیں؟

جواب :- بڑا پرہیزگار فقیر مسکین چال کرتا ہوں۔

سوال: جو فقیری مسائل بیان کیے ہیں آپ ابھی تسلیم کرنے پر اور اذیتے ہیں؟

جواب: اگر کسی غیر مومن ہو کر بعض احادیث میں مروت ہو۔۔

سوال: آپ میں کسی عہدہ پر کسی کسب ان کے لئے کوئی تقاضا کیا ہے؟

۱۔ دوسری طرف سے صحبت صلا - ۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ (۳-۶)۔

سوال : میں جو اس کے خوف ہراسے آپ کی کہتے ہیں ؟

جوابہ میں یہ کہیں گے اس کی اجازت خود نہیں کیا بلکہ میری انتہائی پسندوں کا ہے میرے اہل و عیال و دوست
بہرہا ہے بلکہ یہ کہ وہ اچھا نہیں کرنا بلکہ کہ نام صاحب خود فرماتے ہیں اگر میرے قول کے
حقوت کرتی میرے لئے تو اس میرے قول کو نہ مانور و حدیث کا اتباع کرنا

سوال: کیا امام اعظم صاحب حدیث نہیں جانتے تھے؟

جواب دے جاتے کیوں نہیں تھے گرد و زارِ اداوت۔ کی آخر حیات کا ایسا عذاب نہ کہ تھا ان کی جان
ہر حدیث کو تسلیم کرنے ہوئے ٹھہرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں اے اکثر مسائل میں اپنی
راتے سے کام دیا۔

سوار کا اس سرو و ذمہ غیر کیسے می؟

خواب میں نہیں ہرگز نہیں ان کا دامن تقدس ہر بے گناہ الزام سے بالکل پاک ہے۔ ان کی کہتے کہ کبھی صلیب پہنچنے پر گناہ تم سے ہی قبول نہ ملے گا۔ توبہ کروا نے اعتراض ہو سکتی ہے۔ در جب کہ یہ ہیں خزانے چھوڑ کر کسی طور کا الزام قائم کرنے والا سمجھا جائے ۵

سوال: سالیجے میں سنا ہے کہ جہنم میں ہے ام عباس کو اور بنی اسرائیل پر نفیست کامل ہر سستی ہے!

جو بے حس کا تجربہ دینے کے لئے ہیں، یہی تیار نہیں ہوں۔

سنا کہ یہ آپ کو بتا رہی کی ہے، اب تو بالکل میں نہیں جانتے؟

مستحقان سے ملنا نہیں ہوا۔ یہ سب کچھ کہہ کر انہیں غم و غصہ ہوا۔ انہوں نے اس غصے سے غفلت کیا اور ان کے ہاں توبہ نہ آئی۔

ابن سبکسج پہاڑا ہوا خدا پہاڑ بخت جس کو دی لیکن جب میرے پاس آئے میں نقدِ محمد کی بابت

جانچ کرنے کا کوئی آثار نہیں ہے پھر میں کیوں کر اپنی رائے دے سکتا ہوں؟ میں چاہوں کر راجسب اسطرح

خیالی کرتا ہوں اور میرا یہ غریب ہے کہ جو کچھ انہوں نے اسلام کے مسلمانوں کی خدمت کیا ہے، اس کو

عظیم الشان جہادِ توحیدانہ حقیقی نے انہیں دیباہی و بڑا لیکس اس کے علاوہ گمراہی گرسن پرمان کے

ہام ابوہریرہ سے جانی صداقت جی وہ جانتا تھا کہ انہی سے کڑا سے صداقت کی بھرپور قیاس کر
 آپ نے بار بار کمال صداقت میں جانتا تھا امام ابوہریرہ کی منقولہ حدیث میں کوئی قسم سے صداقت
 میں جب انہوں نے دیکھا کہ منقولہ لفظ اور کلام کیا تو کہہ کر کہ لفظ کے معنی کے منقولہ
 گوشت و خونت کو لیا دہی بدل دیا تھا ہر کوئی کہ نہیں اس کی حرکت کو قیاس اس نے فرما دیا
 کو لیا دہی طلب کیا اور داخلہ کے مدد سے وہ دہی میں حاضر ہوئے حکم دیا دہی میں سے
 امام ابوہریرہ کو پیش کیا وہ بیچ گئے جو صحابہ کا جہد و کف تھا اس نے بکے امام صاحب کی کفایت
 میں کرتے وقت کہے تھے وہ دنیا میں آج بڑا عالم ہے منقولہ کو آپ کے غرض کرنے کا بیان نہ ہو
 تھا ہر ایسی کی کمال دوست طبیعت کے لئے مجبور کیا کہ آپ کی قدر کرنے پر وہی نبیالی سے
 اس نے آپ کے لئے قصداً کا جہد و کف جو آپ کا امام صاحب نے صاف انکار کیا، دیکھا کہ کسی کی
 کفایت نہیں رکھتا منقولہ غرض میں ہر کلام تم جو نے جو امام صاحب نے کہا اگر میں جو ہوں
 تو میرا کفایت نہ دیکھنے کا دھوئے سپاہ کے کو جو کہ شخص کا منی نہیں حضور پر کفایت چاہا امام صاحب
 بہت سی وجہ بیان کی کہ اس وجہ سے میں جہد و کف تھا نہیں قبول کر سکتا منقولہ نے قسم لیا کہ
 کہا کہ تم کو منقولہ قبول کرنا پڑے گا اسی کے ساتھ میں امام صاحب کی دہی سے قسم کھائی کہ میں ہرگز
 قبول نہ کروں گا۔ بیچ اسے منقولہ کے تھا گیا اور اس نے گرم لہجہ میں کہا ابوہریرہ تم میرا منقولہ
 کے ساتھ میں قسم کھاتے ہو امام صاحب نے جواب دیا ہاں کیونکہ میرا منقولہ کو قسم کا کھانا ادا
 کرنا میری نسبت زیادہ پہل ہے جب یہ وعدہ لے لوئی تو منقولہ نے آپ کو قید خانہ میں بھیج
 دیا چار برس آپ قید خانہ میں رہا اور دیا وہ جب ۱۹ سال تک منقولہ جہر میں آپ کی وفات
 ہو گئی تو امام صاحب کے کوڑیوں شاگرد تھے کہ سب میں مشہور و معروف امام محمد رضا امام

ابو یوسف تھے۔
 ہوا تا شہید ہوا تک پہنچے تھے کہ وہ امام میران پر گڑبست اور کچھ انہوں نے سکت و باقی کی
 قیاس میں دل سے معاف لگائی اور آپ کے ایک منقولہ مستند بن گئے اور جتنے ان کے ساتھ
 آئے سب نے آپ کی اطاعت قبول کی جب مولوی فضل حق صاحب کو یہ کہنے سے
 معلوم ہوئی تو وہ اور بھی رنجیدہ ہوئے اور اب انہوں نے مولانا شہید کو کفایت بھیجی
 کی قیاس میں میران کی شہادت کی صورت میں ۵۵۵ھ اور تاریخ سیرت میں ۳۵۵ھ
 علماء و بانی کی یہی سنتاں ہوتی ہے کہ ان کے اخلاقی اور علمی میں سے

خلق اللہ شایر ہوتی ہے اگرچہ مخالفت سے مخالفت ہو یہ شایر اخلاق مولوی علی اکبر صاحب
 سلم کا ایک اولی دہی ہے چنانچہ حدیث میں یہودی کے قرض کا قصہ منقولہ میں لایا گیا
 علی ہذا منقولہ شہید مرحوم خود تنویر العینین میں فرماتے ہیں۔

و عظماء العلماء والفقهاء المجتہدين
 لا سيما المجتهدون في اثارهم والفقهاء المجتہدين
 اور ان کے والدین و اجداد کا سلام
 و ستون اسلام ہیں۔
 علی ہذا منقولہ شہید مرحوم تقویۃ الایمان علیہ السلام و منقولہ میں فرماتے ہیں۔

اور انہی دہی و کفر و شر سے سب لوگوں سے بڑا امام ہے۔ سو ان میں بڑا دہی ہوتی ہے۔ کہ
 اللہ کی راہ جانتے ہیں اور بڑے پیچھے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھاتے ہیں اور انہی
 ان کے ساتھ ہیں تا شہید ہوتے ہیں بہت لوگ اس سے سیدی راہ پر جاتے ہیں بہت پیچھے ہیں
 امت کا سر بار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا امام بن جاتا ہے تا کہ انہی کا ہر بڑا
 اپنے سر باروں کا دہر امام اپنے شاگردوں کا کہ بڑے لوگ و ان کے حکم پر آپ قائم
 ہو رہے ہیں اور پیچھے اپنے پیروؤں کو سکھاتے ہیں۔

علی ہذا منقولہ شہید مرحوم منصب امامت میں فرماتے ہیں۔

پس مشاہیر باطنی و دہی حکام یا مجتہدین	۱۔ نبی علیہ السلام کے ساتھ علم و حکم میں بڑا مجتہد
مقلدین یا فقیہین یا علماء یا زبیر	۲۔ مقلدین ہوں گے یا فقیہین یا علماء یا زبیر
استاذ احکام میرے لطف و احسان	۳۔ کتب و احکام کی طرف احکام کی کفایت و احسان
و اذائل امامت معروف و نمود پس	۴۔ امت میں معروف و مشہور ہر حق پس مشاہیر
مشاہیر یا فقیہین یا علماء یا زبیر	۵۔ مشاہیر یا فقیہین یا علماء یا زبیر
اندلسی ایشال را از ان فن باید شمر	۶۔ ان کو انہوں سے معلوم کرنا چاہیے و شمر
و شمر انہوں کے ہر چند مجتہدین پس	۷۔ چاندن انہوں کے ہر چند مجتہدین بہت
از بسبب گذشتہ اندام یا مقبول و یا	۸۔ کہ گذشتہ میں لیکن مقبول و یا مقبول
بجہد امامت میں چند اشخاص اندلس	۹۔ امت کے ہر چند اشخاص میں پس گوئی کہ
گوئی کہ شہادت امامہ و میران فن نصیب	۱۰۔ مشاہیرت امامہ و میران فن نصیب
ایشال گویدہ یا علیہ السلام کا	۱۱۔ انہوں کے نصیب میں ہوتی نظر تشریف آوری

علی ہذا منقولہ شہید مرحوم تقویۃ الایمان علیہ السلام و منقولہ میں فرماتے ہیں۔

الحمد للہ اسرار خاصہ و علم غیبی امام
معروف کردید و بقوت اجتهاد
موصوف۔
تمام اہل اسلام خواہیں و خواہیں
نام معروف و مشہور ہو سکے اور بقوت
اجتہاد موصوف۔

ملا ہذا مولانا شہید مرحوم ایضاً الحق مسئلہ میں فرماتے ہیں

بالجہد سائنس مستطیع مجتہدین سابقین
کہ مسلمہ اجتهاد اور تقیاسات صحیحہ
بیشک از قبیل سنت علیہا است
یعنی ہذا صراط مستقیم مسئلہ میں مرحوم ہے
تجہد اور تقیاسات متعارف مذاہب راہ
گواہی و در تمام اہل اسلام است
بہتر و خوب است یک تم لیسہ علی
اللہ علیہ وسلم ہذا مشہور و علم یک شخص
از مجتہدین ہذا بلکہ علم نبوی متشہر
در آفاق گردیدہ موجب مقتضیات
وقت بہر کسی رسیدہ و بعد ازاں کہ
کتب معتقد شدہ بحجیت ان علوم
ظاہر گشتہ ہیں و ہر مسئلہ کہ حدیث
صحیح صریح غیر متعارض یا بدلتما یا غیر
مجتہد و اہل علم و اہل حدیث و ائمہ
خود شامد و ہول بحجیت ایشان وارد
و تعلیم ایشان لازم شد کہ مطلقان علم
بغیر اند و بزور غائدہ مصاحبت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردہ مقبول
مصابہد و اسالت سابق گشتہ اند
مقلدان تعلیم و توفیر متبعان نبوی ہند

ماہل میں اتباع مذاہب راہ گواہی و در تمام اہل اسلام است
بہتر و خوب است یک تم لیسہ علی
اللہ علیہ وسلم ہذا مشہور و علم یک شخص
از مجتہدین ہذا بلکہ علم نبوی متشہر
در آفاق گردیدہ موجب مقتضیات
وقت بہر کسی رسیدہ و بعد ازاں کہ
کتب معتقد شدہ بحجیت ان علوم
ظاہر گشتہ ہیں و ہر مسئلہ کہ حدیث
صحیح صریح غیر متعارض یا بدلتما یا غیر
مجتہد و اہل علم و اہل حدیث و ائمہ
خود شامد و ہول بحجیت ایشان وارد
و تعلیم ایشان لازم شد کہ مطلقان علم
بغیر اند و بزور غائدہ مصاحبت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردہ مقبول
مصابہد و اسالت سابق گشتہ اند
مقلدان تعلیم و توفیر متبعان نبوی ہند

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ
اجتہاد حقیقت لایقہ کلام مولانا شہید مرحوم
بہ کثرت کی بحث میں مقبول ہوگی انتہا رائد العرب۔

حقیقت یہ ہے کہ مجتہدین و گورہ مستوف کا ہمیشہ سبکی و طبر و ہا ہے کہ
علمائے ربانی اہل حق و معبودین مقبوعین سنت سے بغض و عناد رکھتے طرح طرح ان
کی مفسد بے بنیاد کفر میں کہ کہ بہتائات گھاتے رہے ہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ القوی مکتوب
اپنے قیدیہ لونہ میں جو امامی بدعت کی تردید میں تقریبات ہزار شعروں پر مشتمل ہے فرماتے ہیں
ما بعد ہو علی سوری التکذیب والافتراء و التعلیل و البہتان

میں ہے ان کے پاس کوئی علم نہ ہے نہ کفر نہ بدعت نہ کائنات کو گواہی کا ہر نہ ایمان و ایمان ہدی کے
چنانچہ امام ابن تیمیہ و العارف نے تقویت الایمان اور مراتب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم
کے متعلق انفرادیہ و دینیہ دیکھی لی ہیں پھر ان کا ہے اصل ہونا بھی تقویۃ الایمان اور دیگر تصنیفات
و تالیفات مولانا شہید مرحوم سے موزائیدات قرآن و حدیث اور ائمہ دین کے ملاحظہ فرمایا۔

مدح و توصیف مولانا شہید و حشائیر فضلاء کے زبان و قلم سے

ذات ہو کہ ہزار باطلائے اکابر و بزرگان عالمین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی کے زمانہ و صاحب کے خلف و تلامذہ اور مریدین و فرجیم سے اب تک برابر مولانا شہید
مرحوم کے مدح و فضل و کمال کے شاہد تقویۃ الایمان کے شاہخوان توحید و سنت کے قدامت رہے
ہیں جن کا شمار دشوار و ناممکن ہے بخلاف ان کے حضرات شاہیر فضلاء کے شادی بارہا قاسم ہیں
اس کا شائع اور مشہور ہو چکا ہے جن کے نقل کر کے کل نظر موافقین پرندہاں ضرورت نہیں تاہم
مولوی بغیر الدین صاحب کے مسلمات و مستندات میں سے بعض بعض کا ذکر ضروری ہے۔

مرحوم جاناچہ مولانا مفتی محمد صدر دینی خان صاحب مرحوم
مفتی صدر الدین صاحب
اور استاد مولانا نواب سید صدیق علی حسن قزوینی و مولانا رشید احمد صاحب گلوٹی سیم شہید
جن کو مولوی نعیم الدین کی مستند کتاب التوارس ملاحظہ مطلوبہ عرضیں ہیں اور اردو میں
اس سے زائد مولانا مولانا مفتی محمد صدر الدین خان صاحب مدظلہ العالی و فضلاء و کلمہ

حاضر ہیں اور جماعت مجتہدین کا شرک ٹھیکہ اور ان پر ساتھ جہاد علیہ کے التزام کو فراموش نہ کیا ہے
 حالانکہ یہ کام اس واسطے مؤلف تحریر فرماتے تھے کہ اس کلام کو جاری کیا ہے اور شان مولوی اعلیٰ
 سے اس پر بہت مستعد ہے کہ ایسی جہت ہے جس پر جماعت دینی جہت میں کے کریں۔
 اور شاہی کتب خانہ میں اس کلام مذکور مولوی اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے ایلخ اور
 ۱۲۵۱ میں لکھتے ہیں۔

کلام مولوی اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ "تقریر شیخ دل الشریعہ عبد العزیز مولوی
 اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ"۔
 ۱۲۵۱ میں لکھتے ہیں۔

مذکورہ تحریر مولوی اعلیٰ صاحب کو کتب معتزلیہ اور دارالکائنات شادی خدیوہ کے
 درجہ میں لکھتے ہیں۔
 ملاحظہ ہو کلام مذکور مولوی اعلیٰ صاحب کے
 اور شاہی میں لکھتے ہیں۔

ملاحظہ ہو کلام معتزلیہ تحریر العینی مصنفہ مولانا اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ سے جس کا ترجمہ ہے کہ مقتضی
 غلو کی نفی اور یہود کے تہذیب کے یہ التزام عقیدہ جس میں کے ساتھ کہ متبع کو اجہاد سے
 اور متبع کی عقیدہ میں اپنے سے صحیح مسائل کے اور ہے پر حق محنت، نئی بات و بات
 اس کے تفصیل پہنچ کر پچھے ہوئی کیا جا تا ہے کہ مفسر اس کلام کا متبع و مفسر و جواب مجتہد
 میں سے ہے بلکہ اس کلام میں درست ہے غلو اور تعصب کے اس تعلقات جو مجتہدین میں
 فرائض کو اجہاد سے متبع کرے اور کسی حال میں بغیر دست و پا نہ سنی مسائل میں عقیدہ
 آفرین جو کرے اور وہ دونوں باتیں ہم میں نہیں پسند کرتے ہم نے کسی مجتہد کو اجہاد سے کب
 متبع کیا ہے۔

مولوی فرید الدین صاحب
 مولانا مولوی فرید الدین صاحب شہید دہلوی جو مستند
 محدث ہیں کے جس میں تلوچ ایمان معتمد مولانا شہید مرحوم کے مکتوبات اس سے
 تحریر الحقیقیہ کتب تعلیم و تہذیب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب

مولانا مولانا مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 نیز رسالہ استغفار والاعتراف مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب

مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 ایضاً مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب

مفاتیح تفسیر اس زمانہ میں یہ تقریر ہو گا کہ مولوی صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 از کتب خانہ و بیانات کاغذ علی کریم مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 نام ملا شرف شافعی مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 کی مدنی فاسی شافعی مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 اور مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 لکھتے ہیں۔ مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 کے تصدیق مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 فہرہ مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 مہذبہ میں فرماتے ہیں۔

وہی انسان اکمل ہے سنتے ہو کون	جوئے منتظر جس سے یہ دونوں کون
نبی البسوا یا رسولی کریم	نبوت کے دیا کا درہ نسیم
حبیب خدا سید المرسلین	فقیح الودعے ہادیہ راہ دین
محمد ہے نام ان کا احمد لقب	بیان ہو کے منقبت ان کی کتب
دل ان کا جو ہے محرم سر طیب	مہر اخلاص سے ہے بے شک و شبہ
زبان ان کی ہے ترجمان قدم	ہوا کا رخ دین جس سے شک و شک
بظاہر ہے گو مطلق انجیب	حقیت میں ہے مطلع احفاب
سوا دل کی ہے ہر طرح اس کا نور	نظارہ ہو کہ گو کہ آنسو غمور

ملاحظہ ہو مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب
 مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب

کرتے اور بخیر و عافیت مولا ناشید مرحوم کلام میں دخل نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ مولا ناشید مرحوم کے لفظ اَللّٰہ سے
 جملہ میں اپنی زبان تروتازہ رکھتے تھے کیونکہ خانقاہی احترام میں مقتدی لب بڑا ہے۔ چنانچہ مولوی
 سید الدین خاں صاحب کتب خانہ رشید مولوی رشید الدین خاں صاحب امین مدرسہ عالیہ کلکتہ
 میں کابیت ہی کے کتب خانہ ایام قدسہ اور دہلی میں لکھا گیا جوش نہایت ہی افسوس کے
 ساتھ فرماتے کہ ہم کو اپنے کتب خانہ کے لٹ جانے کا اس قدر افسوس نہیں ہے جس قدر ان لوگوں
 کے متعلق ہو جانے کا ہے جو مولا ناشید نے علمی کمپوں پر لکھے تھے کیونکہ وہ کتابیں تو پھر بھی مل
 سکتی ہیں مگر ان مانیوں کا لٹنا اب محال ہے صوفی ائمہ والیما عبدالحق وغیرہ

مولانا شہید کا خط سید لہذاوی کے نام
 اعلیٰ پڑا سید عبداللہ صاحب لہذاوی کے
 بعض شبہات کے جو حق فیض کی طرف سے
 تقویت الایمان پر لکھے گئے تھے مولا ناشید مرحوم نے خبر پانے
 پر ان کے نام علی کتب نہایت مدلل بدلائل عقیدہ و نظیر عام فہم شکر ہے جس میں ارسال فرمایا
 جس سے پورے طور پر ان کے شبہات کا ازالہ ہو گیا چنانچہ ناظرین کی خدمت میں کئی مرتبہ
 معذرت اس کا بعض حصہ اس کتاب میں نقل ہو چکا ہے اس مقام پر تمام رکال اس کا نقل
 کیا جا چکا ضروری ہے تاکہ تو حیدر صاحب پاری تعالیٰ عزائے اس کے دلالت حق اور حکم و مراعات
 و ادب حضرت انبیاء علیہم السلام کی حقیقت و واقعہ تقدیر الایمان کے ساتھ ساتھ واضح ہو سکے
 مولا ناشید مرحوم کے اس استقلال کے ساتھ عقیدہ و اس کے توحید و سنت پر قائم مستقر ہیں مولا
 نقل خط کتاب مولا نامولوی محمد اسماعیل صاحب در حساب لہذاوی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد من
 آفرید اللہ صمد کل شیئ ماسا صلی
 بالعدو لا شریک لہ فی الخلق والتدبیر
 والا خشیہ لا حد فی ملک من النقیہ
 واقطع عرق لا یشفع الا نبیہ
 لا بعد اخر ولا نجاة الا حد الا
 بلطفہ و حکمہ و علی الفصل
 الہما یا عظیم الاموالی لوکھا
 رب توبہ اس قدر تائید کرتے تھے
 جو ثابت میں کیا ہے اور اس کے ساتھ شے
 مانع اعدا ہے پیدا کرنے کے کام نہ رہے
 میں اس کا کوئی فریب نہیں اس کی سلطنت
 پر چلے کرتے ہر جگہ کسی کو شک نہ رہے اس
 کی اجازت بغیر انبیا کسی کی شہادت نہ کر سکتے
 اس اس کی جہان و جہان و جہان کو کلمات
 کی سکتی اللہ ہم ان علی اللہ فی خیر الامم پر

اخو حجت الاسلام علی بن ابی طالب
 علیہ السلام
 واخر جملہ طاعات الا غیر اللہ
 عبادۃ الا عندہ و علی الہ و احبابہ
 و علی ناصو دینہ و محبہ اما بعد
 فتخص بالتحیۃ و الاسلام و ان من
 شر فی حل مد اہام الا سلام
 سلا لہ السید الخیر و ابیہ لہ لانی
 السید عبد اللہ المہدی العالم
 الوبائی لا یقی علی کوفی لما دایت
 صامر مسلح الہدی قد اجمعوا
 یجملہ و فی الاشرار والبدعات
 و شکوا بالشرکات والواہیات و
 جعلوا یبدون القیوم و اہلہا و
 سائرہم حاجاتہم و خلایا و حلما
 المعتد و سالت فی دعا لہ باہ
 و اسعد لک فیہا بستہ و عشرین
 آیت من کلام اللہ و ترجمہ ما بالندی
 قسم ہلا لا ستغاد اجمرو و کشف
 القطر من قسم مفسر کا تفسیر
 استدلال کا تفسیر و محمد اللہ تعالیٰ
 الخواص النساء و الرجال و سائرہ
 فیہا الا حصو المعادن بن الامان و
 بلطف ان رسالتی ہذا قد قرأت
 بین یدیک و فلقم حق الا فی لہادی

مولا ناشید مرحوم کے لفظ اَللّٰہ سے
 ہر وقت اپنی زبان تروتازہ رکھتے تھے
 کیونکہ خانقاہی احترام میں مقتدی لب بڑا ہے
 چنانچہ مولوی سید الدین خاں صاحب کتب خانہ رشید
 مولوی رشید الدین خاں صاحب امین مدرسہ عالیہ کلکتہ
 میں کابیت ہی کے کتب خانہ ایام قدسہ اور دہلی میں لکھا گیا
 جوش نہایت ہی افسوس کے ساتھ فرماتے کہ ہم کو اپنے کتب خانہ کے
 لٹ جانے کا اس قدر افسوس نہیں ہے جس قدر ان لوگوں کے متعلق ہو جانے کا
 ہے جو مولا ناشید نے علمی کمپوں پر لکھے تھے کیونکہ وہ کتابیں تو پھر بھی مل
 سکتی ہیں مگر ان مانیوں کا لٹنا اب محال ہے صوفی ائمہ والیما عبدالحق وغیرہ

الا هذا وجيب الناس والانبيا في
 طلب الخلق فيه وقدر الاختيار
 ان كان حقا خلا في العقيدة فكيف
 اخرج من اصول ادب لابد له من
 سداد دليل كان انهم بحس فكيف
 ينكر مع سيد الطاهر اقول
 والله استوفى هذه التبراة قد
 وقعت في رائق رد السؤال العظام
 عيف يقولون الاستعانة والعبادة
 والسجدة ما هي مستوعدة للاسته
 كاللذات والاعمال والادب اعظم
 قلت الاستعانة الحقيقية لا يجوز
 عند العقل الا من الذي لما اختيار
 في تدبير العالم به قد شجعت
 من النصوص القطعية الغرامة
 ان الاختيار قد راعه دليل الانبيا
 والا راعيا في هذه الاموال خاص
 الحق استحقاق السجدة والوقوف
 الطر واعطاء الادلة على الاحكام
 وجيب الناس ترجيح ما ذم الاختيار
 عند الله تعالى كما لا يخفى وضمان
 الحق يحصل دون مراد قاتلها
 غير هو فسلح وهو امر اخر لا دخل
 له في التبرية والا لو هبنا سفي
 والحب كل الجنب من شيا يكون كثر

اَقْرَبُ مَا كَانَ مِنْ حَقِّ مَا خَلَقَ كَمَا كَانَ كَرِيْمًا مِّنْ عِندِ رَبِّهِ الَّذِي يَهْدِي الْغَافِلِيْنَ
 فِي الْحَقِّقَةِ شِعْرٌ قَلَمٌ اِنَّهُ سَوْدَا لَدَبْ
 لَيْسَ شِعْرِيْ اِذَا كَانَ شَاوِيَةً مِّنْ
 الْاَبْرَاهِيْمِ وَالْاَحْلَا فِي الْحَقِّقَةِ كَيْفَ
 يَصُوْرُ اِنَّهُ سَوْدَا لَدَبْ اَعْلَا مَلَم
 يَتَبَرَّ اِلَى اِحْقَاقِ الْعُصْدِ فِي الْمَن
 يَطْلُبُ لِمَا شَيْتَ بِالْعَلِيلِ وَهَذَا
 اَلَا صِرَافِيَّتِ اِحْقَاقِ الْاَقْرَانِ مِمَّا
 لِيْجْرَمُ مِنْ فَصِيصِ اَلَا حَمَلِ وَصِيح
 خَلَقَ مَا قَالِ اِنَّهُ تَعَالَى لَنْبِيَّة
 فِي الْاَقْرَانِ قَلِ اَنْتَا اَنَا بَعْدُ مَشْكَو
 يُوْنِي اِلَى اَلْمَا اَلْمَدِ اَلْمَدِ وَاحِد
 وَلَا يَنْفِي اِنْ اَتَا طَبِيْعٌ بِقَوْلِهِ اَنْتَا
 اَنَا بَعْدُ مَشْكَو هُوَ مَشْكَو كَوْنِ كَيْفَ
 مَثَلِ اَللّٰهُ تَعَالَى فِي الْبَشَوِيَّةِ جِيْه
 يَا مَشْكَو كَيْنَ الَّذِيْنَ شَيْتَ نَحْنَا مَشْكَو
 فِي الْاَقْرَانِ حَيْفَ قَالِ اَللّٰهُ تَعَالَى
 اَمَّا الْمَشْكَو كَوْنِ جِيْه مَلَا يَفْرِيْدَا
 الْمَشْكَو كَوْنِ الْمَحْزَا وَكَا حَسَا مَرْمَتِ
 حَيْفَ اَنْتَا اَحْيَا اَوْ حَيَا اَتَا اَلَا
 نَحْنَا سَتِيْهِيْمَا وَكَا بَلْزَمِ اِنْ يَكُوْنُ
 كَلِ اَحْمَرِ نَحْنَا اَنْتَا اَنْجَا سَتِيْهِيْمَا
 بِسَبَبِ الْمَشْكَو كَيْنَ الَّذِيْنَ صُوْرُ وَهَذَا
 رَجُلُوْهُ اَوْ مَعِيْوِيْنِ خَالِ الْمَشْكَو كَوْنِ
 اَعْدَا نَحْنَا سَتِيْهِيْمَا اَلَا حَسَا مَرْمَتِ

کہنے کے لیے ہم کے پاس وہ دلائل پیش کیا کرتے
 ہیں کہ ان کے اندر ہر ایسے بے ادب کو جانی ہو کہ
 سوچنے کا راستہ ہے کہ جب یہ دلائل سے ثابت
 اور مستند ہو جائیں گے تو اس سے بے ادب
 کو کوئی مل جل سکتا ہے پس قرآن کا کلام
 جو عام عقیدوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے وہ
 اس کی دلیل مانگنا ہی ہے جو خود دلیل سے ثابت
 ہے یہ امر قرآن پاک سے مجملہ ثابت ہے جس
 نئے جمال کی تفصیل کر دی تو کیا حرم کی بات نہیں
 ہوتی تھائی تھے قرآن پاک میں اپنے ہی کہ
 انما طب کے لئے فرمایا ہے تو انما انما انما
 اسے نبی ان سے کہہ کر میں بھی حرم ایک آدمی
 میں مجھ پر اس بات کی دلیل آتی ہے کہ چاہا
 اللہ احد کہ ہے اور یہ بات پروردگار نہیں
 ہے کہ شکم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے تو اللہ
 تعالیٰ نہایت ہی کو لبشریت میں ان مشرکوں
 کی بار بار کہوں کہ وہ جن کی نسبت قرآن پاک
 سے ثابت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 کہ مشرک ہا پاک نہیں ہیں اس لئے مسجد حرام کے
 پاس میں جہنم کے اندر ہے جو جہنم کے اندر
 ہیں اس لئے ان میں نجاست نہیں پائی جاتی
 وہ نہ کہ چھوڑا ہو کسی مرد کا زہم آئے گا۔ بلکہ
 بتوں میں ان مشرک کے نفس سے نجاست چھائی
 جنہوں نے ان کو مگر اللہ مسجد حرام اس کا
 قبضہ نہ نکلا کہ مشرکوں سے زیادہ ان کا پاک

و تا مل ان قیل وان فان ده کا پھر
 تا پتا و فکن ما الفکر فی ذکرہ
 قلت الفکر و ما فی ذکرہ شہد
 الصراحت حیف یزعمون ان الانبیاء
 والادباء یصرون فی الفکر
 یفعلون ما یثاقون هذا وقد
 قتیق عندی ان الرجل الفکرانی
 یومسکوفیا شیخ التلمست
 تعلو حاله فانه وحیل فخط العقل
 فخط الحواس طوی جاھل و
 یزعم لنفسه انہ یخبر فاعلم
 لا یدری الیقین من الشیال فانه
 فی الحقیقتہ نائب الد جان لا نہ
 یقول تارۃ تا عبد المصرب
 اسجالی و تارۃ یقول ان عبد القلا
 ہوا الرزاق معاذ اللہ من ہذا
 الکلمات الکلامیۃ لا یجوزھا الجملہ
 مضلا من العباد فالقول من
 جنابہ ان لا قصد لولاہ فی امرہ
 فانه وحیل سامری ہذا اللہ العزیز
 المستفیض و یستغنی عن ذکرہ
 انقریر و علی اللہ علی سیدنا و مطلقا
 و فیما سجدہ المعلق علی اللہ
 عیون الہدی و اصحابہ و س
 الدینی لہذا

تو وہ ایسا محبوب حین گفت تفریلا
 فی الکلم طویر معتد و ما شہد و
 اریعین فی السید الیضا دی حین
 و موسد الجہال فیحد قسود کا
 کتابی عدا جاد فی متعدد و قتال
 نقد صدقت فیما الفت فی
 رسالتک و ما تکت یلکان من
 عد مردرا پتر کلامہ لان کلامک
 فی رسالتک کام ہند یا اور منا
 رجیل حری کا افسوس ارمی علی الرجل
 الفکرانی فاما عقری عقیب و عطا فی
 التفریح کثیرا فلا تعصب

واجب ہو کہ یہ خط جو یہ ہوا ناخوشیہ صاحب رشید و مرشد اس کا ہے اس کی کینیت اس طرح
 پر ہے کہ یہ بعد از صاحب نے مولانا منظور کو کا پتہ دیا ایک خط لکھ کر بھیجا اس کا جواب مولانا
 مرحوم نے کا پتہ دے بعد از صاحب کی طرف پہل میں لکھا کہ کیا بعد از صاحب نے وہ
 خط مدد میں مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کو لکھا ہے شاہ عبدالعزیز صاحب کو سنا
 کہ یہ بعد از صاحب مولانا محمد یعقوب صاحب کے عہد میں رہے تھے۔ اس وقت
 حاضر میں جنس سے دو تین شخصوں نے اس خط کی نقل کئی بعد مولوی نصیر الدین صاحب و
 مولوی محبوب علی صاحب نے بھی اس خط کی نقل کی پھر اس عاجز نے مولوی نصیر الدین صاحب
 مرحوم سے خط سے اسے نقل کر لیا۔ کہ تم

محمد بن حسین

رسالہ ایک فرد کی تصنیف
 قریب ۱۰ سالہ میں سال ایک روز جو میر فریاد میں جس جہد و توفیق الایمان کا نام خود ہے
 چنانچہ صفرا دل کی سلاسل ۱۰ ایضا صلا و صلا میں نیز انفاطت توابیہ مولفہ مرزا تاراب
 علی صاحب مرحوم کھنوی بعد تائید اسکان نظیر ملو و قلمی میر محمد علی صاحب مرحوم نے

۱۰۱

لے رہا ہے اور وہی جو کہی کہتا ہے کہ اس کا نام ہے اور وہی کہتا ہے کہ اس کا نام ہے

بعد تصنیف رسالہ توحید ایمان مولوی فضل حق خیر آبادی نے فقط اس مسئلہ میں خلافت کیا
 وچ مکتبہ تعلق تھے احمد چودھری الحوزہ سالک کے لئے کہ اس صاحب مجروحہ طرہ مکتبہ تعلق تھے
 حکیمہ والہ سید حسین حسدات سیدہ امیر حسین خورشید مولا نا محمد اسماعیل صاحب شہید کے بھیجے جناب
 مولوی صاحب نے ان کی تحریر کا جواب کسی ایک دفعہ میں ایک کتب خانہ میں دیا اور خوب
 ان کے شبہات کا استیصال کر دیا لیکن ان مولوی فضل حق صاحب نے تحقیق گفتاری تصنیف
 کو جناب آنکلات صاحب مولا نا محمد علی صاحب لڑکی زکریا زبیدی صاحب عبد العزیز صاحب
 نے خوب صدم و حاسم سے اس کا جواب لکھا اور دوسرا لکھ کر وصیہ اس مسئلہ کے مسائل میں
 ان کے رد میں تصنیف کے بعد ازان میں مقتول و منقول ذریعہ واسطی مولوی مروج الدین صاحب
 سے کہ مولوی فضل امام دالہ مولوی فضل حق صاحب کے شاگرد تھے اور مولوی فضل حق سے
 اس مسئلہ میں تحریر ہوئی مولوی مروج الدین نے مولوی فضل حق صاحب کو رسالت لیا
 اور اس کے انکار کا اقرار کر لیا اور ان کے رد میں ایک رسالہ تصنیف کیا جو کہ احقر العباد
 کے پاس موجود ہے یہ مکتبہ

نیز تکرار احمد بر مطبوعہ شمس پور کا پندرہ ورقہ جس میں مسئلہ امکان نظریہ مانجی سے مفصل تحریر کی
 جو تہذیب ہو چکی ہے اس کے صفحات متعدد پر تقریر ایمان اور ایک دفعہ مکتبہ مولانا شہید
 مرحوم کے حوالے مرقوم ہیں

اکابر دیوبند اور مولانا شہید مرحوم علی ہذا مولانا محمد یعقوب صاحب / غلاف الہدق

محمد علی صاحب محدث دیوبند صاحب کتب و کتابت کے مسائل میں فرماتے ہیں
 صاحب مولوی یحییٰ صاحب شہید کہ اس کے حقائق کے علاوہ کہ چند شواہد تھے۔ اور
 بے نقاب ان کی باتیں موافق قرآن حدیث کے ہاں ہے ماسان کے مخالفین کو حق سے بے گناہ
 اور ہمیشہ ہر سب کر تے دیکھتا ہے

علی ہذا شیخ ابید مولانا محمد حسن صاحب دیوبند مرحوم لچند النقل جلد اول ص ۲۸۰

مسئلہ میں فرماتے ہیں۔
 وہاں میں داخل ہیں مولانا ماسی کا مینا ربی اسٹریٹ مولانا الامانہ الحاج مولوی اسٹریٹ شہید
 بشر طرہ و کتابت اس کے جواب میں زانیہ مولانا شہید شمس پور کا پندرہ ورقہ دیکھا تو اس کا مکتبہ

تصنیف نے تکرار میں یہاں تک ہوسکا زبان سے نصیحت فرمائی تحریروں کی بھی نوبت
 ان کے چاروں کتب خانہ ایمان بھی جب ہی لکھا جس میں تصویب ہر کتب خانہ سے رسالت
 کے ساتھ معائنہ فرمید کہ اچھی طرح بیان فرمایا اور حدیث حق تعالیٰ نے مذکورہ بھی آدم
 و مخلوقات پر ثابت کیے کہ اس شرک و بدعت کو ان کے خیالات اٹھانے کے لئے فرمایا
 اسی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہدایت و صحت عطا فرمایا جو کہ اسی کے ساتھ ان حضرات
 نے کہ جن کے خوب میں عرض بدعت مستحکم تھا اعلیٰ حضرت مولانا موصوف کی تحفیں و
 لکیر کو دیکھ کر بھی ایک دفعہ پڑھ کر ان کے پاس لے کر آئے مولانا لکھتے ہیں اور سرور صاحب کہ
 جو تحریریں بہت دینی لائق و احادیث لکھی ہیں ان میں مولانا فضل حق صاحب نے بھلا مکان نظیر میں
 ایک تحریر کی اس کا جواب مولانا شہید نے تحریر فرمایا جب ان دونوں فرقوں کی باطنی
 و دہانہ کثیر صاحب توحید ایمان زیادہ اور تصنیف رسائل کی نوبت آئی تو اس وقت مولانا
 جدد علی صاحب دیوبند نے حضرت مولانا محمد اسماعیل کی طرف سے مالتین کو جواب دیئے
 اور احسان حق اور منع بہتان مالتین پر مکرانہ مینا پڑا وہ رسائل مطبوع بھی ہو چکے ہیں

مولانا فضل حق اور مولانا شہید امام مولوی فضل حق صاحب مرحوم خیر آبادی

اور مولانا شہید مرحوم میں باوجود دیگر معاصرت کی وجہ
 سے اختلاف تھا مگر جس وقت مولانا شہید کی خبر شہادت سنی اس وقت وہ علامہ علی کا سبق
 پڑھا رہے تھے۔ سنتے ہی کتاب بند کر دی اور سناٹے کے عالم میں کئی مٹھنے خاموش بیٹھے
 رہے اس کے بعد فرمایا کہ

وہ انہیں کو ہم و صرت مولوں میں ہتے تھے بلکہ امت محمدیہ کا حکم تھا کہ ان سے نہ تعلق
 ہی کی انتہت اور لیت اس کے نہیں میں نہ ہر سام رازی نے اس کا حاصل کیا تو وہ درجہ
 کیا کہ اور اسماعیل نے جسے اپنی قلیب اور استمداد خود ملاو سے ملا و انعامات

خیر مالہ لکیر الزیارات مطبوعہ محبوب الخلیع و بی بی بروایت مولانا امیر شاہ اعلیٰ صاحب
 نے حضرت محمد علی صاحب علی حسین کا دیوبند میں مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید
 مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید مولانا شہید

سے اس سال کو کہ کا شرف علی قادیانی نے اپنے حاشیہ عقیدہ دوم کے ساتھ شائع کر دیا تھا۔ بعد ازاں
 کو اردو کتب خانہ میں شائع کر دیا گوارح۔ یہ کتاب کا نام شہید مولانا شہید (ج)

لاہور اور شمال سے تا کوئٹہ اور طبرستان سے واقع ہیں مولانا شہید مرحوم کے ہم
 مجلس محاسب فاضل رفیق صاحب تھے۔ کیا ہرگز کے ہمراہین شریک رہے بلکہ واجازت
 حضرت سید احمد صاحب بزم اصلاح و تبلیغ سنت وطن واپس ہونے اپنے دست
 خاص سے رسالہ رد الاشراک اور فتوح الایمان تبرکاً لقل فرمایا مولانا فاضل رحمت صاحب
 گنج مراد آبادی ہمارا ہاتھوں میں آپ کے تمام ہر آئے اور ان کی قبر کی زیارت کرتے۔
 حضرت سید احمد صاحب نے مقام پختیار پور مسعدی سے ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۸۵ کو آپ کے
 نام مکتوب تحریر فرمایا۔

وہ کہ سیادت آب مناقب اکثاب نقابت احباب معلوم شد قانع امیر از معرفت
 خود و تبلیغ احکام رب العالمین فرمایا خود لودند موجب فرست میگردید جزا کمال اللہ
 خدیو الجوزا و مخلصا کائنات لعلہ العرش العالی
 سیرت احمدیہ مکتبہ امیر مرحوم ہے کہ

وہ صد با لونی اور عالم قابل اور قند عار اور سر قند اور بادار اسیر دین کے ہم ہر
 ہمتا مقرر شدہ موجب تقدیر میں مولانا شہید مرحوم سے بحث کرنے کو آئے تھے چنانچہ
 ایک مجلس تک بحث رہی آخر کو وہ سب مولوی الاجاب ہو کر عدم وجوب تقلید نفسی
 کے قائل ہو گئے اور کہے گئے کہ نفس اور قرآن و حدیث کا نظارہ محقق اور اس میں غلطی کا
 ہونے ہے اس سے کون جیت سکتا ہے

کیونکہ مولانا شہید مرحوم کے عقل و کمال و تجربہ و مقبول و مقبول و مقبول کا عزائم بڑے
 بڑے مجمعہ شایع فیض رکھتے ہیں چنانچہ مولانا سید امیر حسن صاحب نقوی سہوانی
 مرحوم مجموعہ فتاویٰ علمی تجلیں فتوح الایمان میں فرماتے ہیں علوم تقلید میں شیخ عبد اللہ بن
 سراج صحیح الکتاب نقل لکھ اجہاد مولانا شہید مرحوم کے تھے جن کی نسبت کتاب القار و ساطع
 ص ۲۲۷ میں لکھا ہے کہ

وہ کہ میں نے عبد اللہ مرزا سے کل حال میں تھے اس عاجز نے خائف اور فقیہ مذہب والوں کی
 سب سے ان کی توفیق کی ہے

نیز طالع الاثر مطبوعہ صیغ صادق سیتا پور و رسالہ مولوی فاضل رحمت صاحب لونی حنفی مرحوم ہے
 لکھنؤ ۱۲۸۵ و طبع مولوی فاضل رحمت صاحب لونی حنفی مرحوم ہے

مولانا سید احمد مولوی صاحب ہدایہ کے مولانا صاحب لکھنؤ کے مولانا صاحب لکھنؤ کے
 تھے اور علامہ شہیدین مولانا صاحب لکھنؤ کے مولانا صاحب لکھنؤ کے مولانا صاحب لکھنؤ کے
 صاحب کے بعض مسائل میں مستند بلکہ اجتہاد مولانا صاحب شہید مرحوم کے تھے
 اور علوم تعلیمی میں مولوی رشید الدین خاں صاحب شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا
 شہید مرحوم سے کافی فہم مقبول میں مستند حاصل کرتے اور مولانا شہید مرحوم کو شیخ الدین
 کے برابر بعض امور میں ہونے کی تعریف کرتے چنانچہ غلف الصدق مولوی سید الدین خاں
 صاحب سے میں نے سنا ہے جو اس بات کو ان سے نقل کرتے تھے

عنیر لا حبیب اللہ قند عاری جو اپنے زمانہ میں اعلم العلماء و افضل الفضلاء تھے آپ کے
 کمالات کا شہرہ عام میں پھیلا ہوا تھا۔ علم اصول فقہ میں معتقد اصول بقایہ مسلم الثبوت اور
 لا محب اللہ ساری مرحوم آپ کی یادگار ہے تا آپ معتقد کمال مولانا شہید مرحوم کے
 فن مقبول میں تھے اور اپنی زبان کو مولانا شہید مرحوم کی علامہ شہاد سے تواتر دہکتے تھے
 چنانچہ آپ کے خلیفہ خاص مولانا عبد اللہ خاں فرسوا قد کو نقل فرماتے ہیں اور اہل اہل
 بنہا عزیزی فرسوی کہ ہے کہ اصل نا حبیب اللہ قند عاری مرحوم و رحیم اللہ تعالیٰ
 صاحب مقنن اصول نے جو معتقد کمالات علوم و عرفان مولانا شہید مرحوم کے تھے۔
 مشکلات تباہ لکھنؤ الایمان تالیف نفیس فرمائی ہے جو کتب خانہ راست فونک
 فرست عفا تالیف میں محفوظ چھپ گئی ہے تبسم خود دیکھا ہے

عنیر مولانا محمد انور صاحب لکھنؤ جن کے مشہور علماء لکھنؤ خوشہ میں ہیں
 ہیں فن مقبول میں اصول و نسخہ ہے نظیر تصنیف آپ کی یادگار ہے مولانا شہید مرحوم
 کے مقبول خانی میں کمال مدح و معتقد تھے اسی طرح مولانا سید جلیل صاحب شامی
 سند میں جامع علوم فقہ و فقہ تھے مولانا شہید مرحوم کو فن مقبول میں بے نظیر فرماتے
 تھے۔ یہ تینوں حضرات مذکورہ قطع نظر فن مقبول کے معتقد من سیرت اور صدق گفت
 مولانا ملکیت مطالب فتوح الایمان کے بھی تھے اور لیکن عرفان پس پورا سطر اکثر تصنیف
 اہل باطن کے اس فقیر کے کانوں نے سنا ہے مولانا کے عارف باللہ مستند القہر

نہ میں کہ انشاء پانچویں سنہ ۱۲۰۲ (۱۲۰۲-۱۲۰۳) میں مولانا شہید مرحوم
 لکھنؤ و زمرہ میں ۱۲۰۲ (۱۲۰۲-۱۲۰۳) میں مولانا شہید مرحوم لکھنؤ و زمرہ میں ۱۲۰۲ (۱۲۰۲-۱۲۰۳) میں

حضرت کی شہادت کو چھوڑ دینا اور اس کا عرصہ گنتا ہے اور مختصراً اس
کی ہندوانا شہید مرحوم کے ہم سبق ایک مسعودیگ لاجپور کے بنیادی ہیں جسے جو کتب
اپنے وطن میں پڑھ کر لانا ناشرہ عبدالعزیز صاحب کے حضور میں بغرض صل مشاکات حاضر ہے
اب صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس قدر فرصت نہیں کہ میں مستقل سبق پڑھاؤں لاکہ ہمارا صدر
ہے مسعودی اس کے شریک جو عازرہ اس نذر سے دل میں متبقی رہتے مولانا شہید مرحوم
کے لئے آئے تو کتا بسک ورق گردنی کر کے گئے یہ یاد نہ رہا کہ کتا کہاں تک پہنچتا تھا اس پر
صاحب بنجاری نے ہنس کر کہا میں صاحب فاضل تھی اور کتا ڈال دیا اور تاد کتاب کھوتے ہی
جو عازرہ کے کل کہاں سے چھوڑا ہے مولانا شہید مرحوم میں ہنس کر چپ رہ گئے ایک روز مسعودی
مشکل مقام آیا لاجپوری نے کہا کہ آج میں تمام یہ ضرور دو دفعہ ہوگی میں مولانا شہید
محول اس مقام سے گندھے تو لاجپوری غصہ میں بھلا کر لے کہ صاحب زادہ وہم کہہ گئے جس
ہی گھاس کاٹتے چلے جانے جو مولانا شہید مرحوم سے ہیبت متانت اور علم سے کہا
پ کہ کچھ شیر ہو کر پوچھنے لاجپوری نے کہا کہ میں تمام کو تو کھا دو مولانا شہید مرحوم نے
میں اور صفائی سے کھا دیا اور وہ وہ معنی بیان کیے کہ طبع تو کیا خود اباحسرت رہے چھا
عبدالعزیز صاحب کو مولانا شہید مرحوم اباحسرت کہتے تھے یہی عقیدہ ہے ہر مرد و کے
بہتر اہل کرتے اس کی تھلک کر دی اور لاجپوری کی طرف صاحب پر کر کہنے لگے کہ صاحب
جو کچھ خبر ہو مجھ سے سبق کے تمہیں یا بعد پوچھ لیا کیجئے سبق میں کیوں روکتے ہیں وقت
ہوتا ہے اور میں قصد اس سے نہیں کہ پوچھنا کہ اباحسرت کو کیفیت ہوگی میں لاجپوری
دیکھتے تھکرا الہی علی ص ۱۰۷ (۲۰۷ ج)

نیز و سالہ امیر و اوقات حضرت میں مرقد میں تھا صاحب نے فرمایا کہ کوئی تبارک اللہ صاحب الرحمن کے ہوتے ورنہ ایک شخص تھے جو بہت بندے اور شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے انہوں نے ایک مرتبہ درنگ آباد میں دعا کہا دعا کے بعد ان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ تقویہ الایمان کی نسبت کیا فرماتے ہیں میں اس جلسہ میں موجود تھا میرے سامنے مولوی تبارک اللہ صاحب نے فرمایا کہ جب تقویہ الایمان شائع ہو کر والدہ میں آئی تو لوگوں میں اس کا چرچا ہوا۔ کچھ لوگ مخالفت ہوئے دیکھ کر مولوی اور انیس میں بحث مباحثہ اور گفتگو میں ہوئے مکیں اس وقت میرے چچا حیات تھے جو بہت ضعیف و عجز تھے انھوں سے بھی کہہ دکھائی دینا تھا اور ان سے بھی اونچی سنتے تھے انھوں نے جو رنگ دیکھا تو ایک مرتبہ فرمایا کہ انکو میں چند دن سے دیکھ رہا ہوں کہ ظلم لوگ کچھ دوری ہاتھ میں ہوتے بحث مباحثہ کرتے ہو ہیں تو جلد دیکھا بات ہے ہم لوگوں نے کہا کہ کتاب ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس پر بحث مباحثہ ہوتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے رسالہ ہم نے تقویہ الایمان اول سے آخر تک سنا لی اس کو سن کر آپ نے فرمایا کہ سب بستی کے لوگوں کو صحیح کرو اس وقت میں اپنی رائے ظاہر کروں گا ہم لوگوں نے لوگوں کو صحیح کیا جب سب لوگ صحیح ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں اب تک دینی کی حالت دیکھتا رہا اور کچھ رنگ کہہ رہے تھے اور کہہ چے ہیں ان کی باتیں بالکل میرے ہی کو نہ مکتی تھیں اور میں سمجھتا تھا کہ دنیا اس وقت گمراہی میں مبتلا ہے اور میری جی ان باتوں کو دھونڈتا تھا مگر کوئی نہیں بہانہ پڑی ہوئی تھی کسی کو یہی کی جبرتی مذکور نے دیکھا مولوی، سہیل کا احسان ہے کہ انہوں نے پائے کو اور بہانہ کہہ کر ایک ایک کر دیا اور سیدھا راستہ دکھایا اب کہیں اختیار دے چاہے تو چاہے کہ جلد بہانہ نکالے ہی ہے سادہ و

حضرت ابن عربین صاحب نے فرمایا کہ مولانا نوٹوی فرماتے تھے کہ اہل طوائف کھنڈن میں ایک نام دہتے تھے جو عیسیٰ عالم تھے (مولانا نے ان کا نام بھی یہ بتا دیا ہے) یا درہمیں یا در عالم ایک کچھ دیکھ رہتے تھے اور مسجد کی تنویری جانب ایک مسجد دوری تھی اس میں پڑھایا کرتے تھے۔ نوٹوی فیض رسول بدایونی ظہر کی نماز سے پہلے یا عصر کی نماز سے پہلے ان کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اپنی وہ غرض اس سلسلہ میں بتائی کہ مولانا شہید کے برسوں بھی نہیں اور ان کے

عرفت و تک واقع علی گنج سید احمد صاحب فرماتے ہیں کہ
 جسے شخص مولوی محمد اسماعیل صاحب کا رسالہ توفیق الایمان لکھتے ہیں اور ان کو مولوی
 کے آگے پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اس کے غلط سمجھاتے ہیں اور ان کو کواہ حق سے پھیرتے ہیں
 مولوی محمد اسماعیل صاحب ہمارے پیر بھائی ہیں اور ان سے اکثر لوگ بسبب منع کرنے
 شرک و بدعت کے عداوت رکھتے ہیں ہم واسطے دفع فساد کے حب رت کئی مقامات پر گیا ہوں
 کی گئے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ توفیق الایمان میں لفظ ہے تنظیم کا نہیں اگر کوئی دشمن
 دین کا بسبب کچھ بھی کہے اس کتاب میں العاطفہ تنظیم کے شک کے تو اس کے قول کا کیا
 اعتبار ہے

اور حضرت شہید شہر کرنا سید احمد صاحب رام پور میں صند پر بیٹھ کر مولوی عبدالحی محمد علی صاحب
 صاحب کی ہجرت میں بڑا نواب احمد علی خان صاحب جامع مسجد میں قیام جمعہ اور کرنا
 مولوی عبدالحی صاحب کا دیکھنا ہونا اس پر مولوی کا اعتراض کرنا اور جوابات اور طرف مولوی
 عبدالحی صاحب و مولوی محمد اسماعیل صاحب کا دیکھنا دینا بڑے بڑے عداوتی اور
 اور عزم و گور کا مرید ہونا اور طعن

ایضاً احسن الامور یا مؤلف حضرت محمد مرتضیٰ خان صاحب صلی اللہ علیہ وسلم میں مرقوم ہے
 ہرگز اس فرقہ کا کہ نام اس کا فضل رسول ہے اللہ نے دلائل باریوں کا ہے اور اس نے
 مسلمانوں میں فساد ڈالتے کے لئے ایک رسالہ تالیف کیا ہے کہ نام اس کے رسالہ کا بلو ارق
 ہے اور اس نے اس رسالہ میں پہلے ذکر بابوں کا کیا ہے پھر بابوں کو بد دین ٹھہرایا ہے
 پھر ابن حزم کا ذکر کیا ہے پھر ابن تیمیہ کا ذکر کیا ہے پھر ابن کثیر کا ذکر کیا ہے پھر
 سید احمد صاحب غازی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے اور مولوی اسماعیل صاحب کا اور مولوی
 عبدالحی صاحب کا ذکر کیا ہے اور سید احمد صاحب پراور مولوی عبدالحی صاحب پر جس
 طرح اس کے دل میں آیا اس طرح ان دونوں صاحبوں پر طعن و بہتان کیا ہے اور مولوی اسماعیل
 صاحب پر ان دونوں صاحبوں سے زیادہ طعن و بہتان کیے گئے

و قسطنطین و شخص اہل حق کے لئے جھگڑتے دے ہیں ایک فضل رسول دہن والا ہذا یوں
 کا اور دوسرا مولوی فضل حق دہن والے جیر آباد کے اور مولوی فضل حق عداوت رکھتے تھے
 اہل حق سے اور ان کے باپ جی مولوی فضل امام صاحب ان کو منع کرتے تھے کہ اہل حق سے

جھگڑت کر خزان کا کہا داتا اکبر کو قید ہوئے اور جس علت سے رو قید ہوئے تھے وہ علت
 ان پر ثابت ہی دہوئی اور پھر کالے پانی کو بھرنے گئے بعض اہل حق سے عداوت رکھنے
 کا باعث ہے اور دوسرا فضل رسول کریم اہل حق سے جھگڑ کرنا تھا اور اس کو دنیا میں سزا ملی کہ
 سید آباد دکن سے نکال گیا اور اندھا ہو گیا اور طرح طرح کی ذلت اور خوارگی کا یہود و نص
 کہ اکابر اہل حق سے جھگڑ کر کے دلوں میں کران کا حال یہ ہے جو کھا گیا ہے اور باقی جوان سے
 دوسرے درجہ کے ہیں عداوت میں تو ان کا کیا حال گھوڑ کر کس کس طرح ضرب ہوئے اور ایسے ہی
 سما کے پشاور اور پشاور کے درانیوں نے اہل حق سے جھگڑ کیا ہے ان کا تک کھوں نے کیا
 بعد ان کے تکرار نے سے لیا اب خراب مستہ ہوئے پھر سے ہیں اور جگہ کے پشاور نے
 اور کابل کے درانیوں نے کچھ جھگڑا سید احمد صاحب غازی رحمتہ اللہ علیہ سے نہیں کیا اب
 تک وہ آباد ہیں اور اگر کوئی اس وقت میں سید احمد صاحب پر ان کی کتاب صراط مستقیم
 و تائید ائمہ اربعین پر ان کے مریدوں کے اور طعن و سب سے اور ان کو پشاور و بہتان کرے تو
 انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں سزا دے گا یا عورت میں

ابو الیاس پر طعن اہل بدعت کی علامت ہے
 واضح ہو کہ یہ حکم مبتدعین کو
 پرستوں کا ہمیشہ سے ہی دلیہ و پیشہ
 رہا ہے کہ مخالفت تو حید و سنت کے رہے ہو کر انہیں دین کو حد میں اہل سنت سے دشمنی دیکھتے اور
 ان پر طعن و تحقیر کے لازم و اتہام لگاتے رہے ہیں چنانچہ حضرت پیر ابن پیر سیدنا شیخ عبد القادر
 جیلانی نے فیہ الطاہرین صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا

و عداوت لاهل البیاد عداوت	و ذکر حق اہل بدعت کی علامت ہوئی
و عداوت لاهل البیاد عداوت	یہ جو سے وہ چھوٹے جانتے ہیں چنانچہ
البیاد عداوت الوقیعة فی اہل	ایک علامت اہل بدعت کی ہے ہرگز
الاکثر و ملخصاً	اہل بدعت کی دوست و جماعت کو بد دین ٹھہرنا

امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر سے اہل بدعت کی علامت
 جس طرح مولوی فضل رسول پراور مولوی نے بڑا بڑا مطلق نے بڑا بڑا مطلق میں امام ابن تیمیہ
 و دیگر رحمہم اللہ کو اشتباہ پاک و سفاک تعبیر شیطانیہ و غیرہ العاطفہ کے ساتھ بتائیاں لگائیں

دشہادت و بعضی واقعات تحصیل مرثیہ شہادت
وہیں جانب لائے و مرثیہ شہادت و
نہ فقط بجا آوردن محرمات خود کہ ماکسٹل
الاطلاق و ملک بالاستحقاق است کہ در فہم
نصرت دین محمدی وارد و شدہ است کہ
عزوجل گواہ است برین معنی: پنجانب
اوہم بجا آوردن مرثیہ شہادت و مرثیہ دیگر
انفرج نفسانہ و زبان نیست بگرگفتن
اگر ہم نہ گویے بجز زبان میگردود گویے در دل
میگردود پس در نصرت دین محمدی ہر کسی
بہر و جہ کہ ممکن می باشد بجا می آید ہر تہذیب
کہ در ان مفیدی فایده دہے کاری آدم
و نشان شد تعالی تا دم مرگ در ہمیں سعی
مشغول خواہم بماند تمام عمر و ہر تہذیب
میں دل خواہم کرد تا اندام ہمیں راہ می
پریم و تا جو دم ہمیں مقصد سے پہنچا تا شہاد
است ہمیں راہ است و ہمیں سود خواہ
منفس شویم خواہ فنی خواہ منصب سلطنت
یا ہم خواہ منصب رحمت گری خواہ تہذیب
شویم خواہ تہذیب شہادت خواہ ہر تہذیب و تہذیب
شویم خواہ ہر تہذیب شہادت لکھے: مگر ہم کہ
رہائے مولا سے من در ہمیں شہادت
کہ در معرکہ جنگ تنہا جان خود را ہمیں
بالقد و تاشد کہ بعد جان میدہے ہر تہذیب
قد و جان عدا کہ سید فخر و سوا اس

در ہم با ہم مرثیہ شہادت و مرثیہ شہادت
و تحصیل ریاست طریقت و شہادت
ہمیں است کہ اگر کسی امر کہ در و ساد
فایہم دین محمدی قبول فایہم دین
مرثیہ شہادت و مرثیہ شہادت و مرثیہ شہادت
سلطنت اوہم بجا آوردن مرثیہ شہادت
تقی دیا است او سماعی شہادت کہ آدم
ہمیں در فہم دین امتحان کنند مرثیہ شہادت
آید دین الزام و مرثیہ شہادت و مرثیہ شہادت
فایہم دین محمدی قبول فایہم دین
و لام نیست زیرا کہ فایہم دین
نشان در مقدمہ بجا آوردن حکام حاکم
خود پیچ فایہم دین تو اندام آدم
حال آنکہ حکومت نشانی از افراد ایشان
بلکہ از جہت بر دوان ایشان است پس
ایضا عیب در مقدمہ بجا آوردن حکام
الحاکمین بجا آوردن تو اندام آدم
ان تحصیل ایشان حق صحیح افراد ایشان
بلکہ کن سادات ان است و لام آدم

تقریر تاریخ بانیان
شہر جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ

علی ہذا مولانا شہید مرحوم قواب وزیر الدہ در مرحوم رئیس فونیک کے نام تحریر
قرائے ہیں
تمام عمر خود را بیک ہر ساعہ از ساعہ

۱۸۴ - ۱۸۵ (۱۸۴ - ۱۸۵) (۱۸۴ - ۱۸۵)

ہر کسے خاکِ عداوتِ عزوجلِ قویٰ
دینِ فرمودہ از جان و مال جانِ حیات
گردیدہ بجیتے، کہ دستِ داد
ایس جیت کے کام بھی ملد لاشاں میں پئے
افغانستان دسیدند و سید احمد
امیر المومنین طلب ساختند قوم
افغان کہ جان و ادن در لاد خدا
پر طباخ ایشان عزیز تر ز جان است
از دل و جان ملج فرمان گردیدہ ہو گئے

مختصر کیفیت یہاں لایا گیا ہے
اب باعتبار واقعات کے کچھ کیفیت

مولوی صاحب کی بہتان بندی کذب بیانی روشن ہو کر حق ظاہر ہو جاوے گا۔
انشاء اللہ عزوجل جو کہ حق تعالیٰ نے اپنے نفس و کرم سے مولانا شہید مرحوم کو کلمات
کا مجموعہ عطا فرمایا تھا طرہ عمل، اخلاص و خلاق، اذاعت و کفایت، دیانت و فروت
ہمدردی، شجاعت اور بہادری و دلیری میں درمیان اپنے اقران کے ممتاز تھے
آپ فنون جنگ کرب، بوٹ و طیرہ کے ماہر کام تھے۔ بڑے بڑے استاد و
ماہرین فنون سے سیکھے ہوئے تھے۔

کوئی آج ان کی بزرگسائی وہ سب کچھ بخیر اللہ میر نہیں

پچھلے خود مولانا شہید مرحوم کے ہم عصر بڑے بڑے اکابر و اساتذہ مسلم
مولوی تیم الدین کی شہادت امور مذکورہ پر شاید عدل ہیں جو تونہ گلدہ چکیں
مگر عداوت اس کے ایک چھوٹے سے طبقہ و مخالفین کو مولانا شہید مرحوم سے
بوجہ سدد عداوت و بغض اپنا ہے کہ جس زمانے میں مولانا شہید مرحوم نے وہی
جس تبلیغ تو حید و سنت اور دین و شرک کا بیڑا اٹھایا تھا شباب علی کا زمانہ تھا بہتر
و گستاخ سننے لگتے اور فیض یاب ہو کر جاتے پنجاب میں قوم سکھ اسلام اور
مسلمانوں کے دشمن حوں کے پیاسے تھے ان کے گرو کی طرف سے اصول مذہبی
قرودیا گیا تھا کہ اصل سکھ وہ ہے جو مسلمانوں سے ہمیشہ جنگ اور انہیں قتل کرتے

یہاں لایا گیا ہے
مولانا شہید مرحوم کے ان کے قریب سے بے درجہ معلوم
ہوئے تھے بالآخر کثرت و سی ہمدردی اہل اسلام جو ش میں آئی اور مولانا شہید
مرحوم نے تنہا بطور اخصاء بغرض تکلیف حالات برادر اپنے تاجا اہل مولانا شاہ عبدالعزیز
نے سفر پنجاب اقبیہ فرمایا پیدل سواری سے جس طرح ممکن ہو اکیس تمام مقامات گاؤں
در گاؤں دورہ فرمایا محکم وید واقعات ملاحظہ فرما کر بغاوت تمام نوٹ فرمائے اگر
طرح بطرح کے مصائب و تکالیف کا سامنا ہوا مولانا شہید مرحوم نے فرمایا ایسا بھی
اتفاق ہو کہ شیر اور خیرانی بیٹے ہیں اور بھڑوں کا فوں مع ہے اور اپنے غلیں میں حو
ان کے بے عقل سے جا خوف و خطر نکلا گیا ایک بوڑھے شخص اتفاقی نے حیدر اللہ لائے
بیان کیا کہ گروپ میر سے سالہ پشاور ہیں تو ساری کیفیت دکھا دوں چنانچہ مولانا شہید
مرحوم بکثرت مقامات پر اس کے ہمراہ گئے تبلیغ احکام اسلام اور صبر و سکون کی تلقین
فرماتے رہے اور سکھوں کے ظلم و تعدی پر ان سے انتقام کا وعدہ بھی فرماتے رہے
بکثرت لوگ ہر مقام کے مولانا شہید مرحوم سے بیعت ہو کر عہد و پیمان جاتی و مالی
کرتے رہے چنانچہ جو امور ملاحظہ فرمائے ان کا اثر ناظرین کے پیشِ خدمت ہے۔
دس فیصدی مسجدیں سکھوں کے قبضہ میں تھیں جن میں گھوڑے سے تونہ گلدہ چکیں
تھے سکھوں کے ذائقہ تھے مولانا صاحب کے شب باغی کرتے کسی کی عمارت دہی جو
مشکت مسجد کی مرمت کر سکے یا کوئی مسجد بناسکے نہ دیوں پر مسجد و ماسی پا عمار
تجاسات پیٹنے جاتے تھے بلند آواز سے اذان کہنے کی قطعاً ممانعت تھی قربال و طیرہ
خدا تر اللہ بد کردیئے تھے ذبح پر بھائے شد اکبر کے مسلوں سے گروناکس کا
نام بھرا دیا یا تا علاقے تامل سکھ گروں میں کھس آتے اور مسلمانوں کی عورتیں اور
ان چھین کر لے جاتے تھے کوئی مسلمان قرآن پاک لکھے میں لکاکر باہر نہیں نکال سکتا تھا
بلکہ مارا جاتا اور قید میں گرفتار کیا جاتا تھا قرآن پاک زبردستی آگ میں ڈالا جاتا تھا
لاہور میں ثابت ہوا کہ میں لاکھ سے زیادہ قرآن پاک جن چکے ہیں کوئی دن ایسا نہیں
گذرتا تھا جو آٹھ دس قرآن پاک نہ بھائے جاتے ہوں۔

خود مولانا شہید مرحوم کھ مولائی کی دوکان پر دو دو کے لئے قریب سے بیٹے

دینے لگے تو اس نے مل جہاں کشت کلائی کی دس وقت ایک عوامی مسلمان نے چپکے سے دو چادر دیر دے کر مخاطبہ لوح دفع کیا۔ محسوس وغیرہ میں چنے والا تک دوا دار نہیں ہوا بلکہ دور سے پیسہ دکھایا جاتا وہ دوسلے میں رکھ کر مرکز کے کنارہ رکھ دیتا تو انھیں ہوتا اور پیسہ دوسلے ڈالاجاتا تھا ان علم و تندی اور جاہلہ حالات و اطوار سے تنگ اگر مسلمان ملتیش فی صدی روزمرہ انگریزی مملداری میں بھگتے تھے اور عاشرین کر کے کوئی تادیب و جندہ کھڑا ہوا اور انتقام لہو سے چنانچہ ایک جندہ و صاحب ایک سرکسٹ اپنی مصنفہ معتبر کتاب میں بھی لکھے ہیں "ابتداء میں سکھوں کا طریقہ خارجی اور ظہر سے پن کا تھا جو ہاتھ آتا تھا ٹوٹ کر اپنی اپنی جماعت میں تقسیم کر دیتے تھے در سبب ان کے ٹوٹ کے اور علاقے دادان اور دیہات والوں نے ان کو نندہ اور دینا منظور کیا کہ وہ داکھی کہلاتے تھے۔"

الغرض بعد مراجعت سفر سے واپس دہلی تشریف لائے تو آنے کی خبر اور واقعات کی اطلاع سوائے بچے خصوصاً کسی کے کسی کو نہیں دی چونکہ آپ کی طبیعت میں سکھوں سے انتقام لینے اور مسلمانوں سے رسوائی شرک و بدعت دور کرنے اور توحید و سنت پھیلانے کا شعلہ جوش زن تھا حضرت سید احمد صاحب سے جو اس وقت دہلی میں مولانا خواہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں اسبق تادمہ حاصل کرتے تھے اور ملاقات ہوتی اور مشورہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مولانا صاحبوں میں دوبارہ جہاد فی سبیل اللہ موافقت پیدا ہوئی اور دونوں حضرات سید احمد صاحب کے ہاتھ ہم بیعت کی چنانچہ مؤرخ ڈاکٹر میٹر صاحب انگریز نے لکھا کہ سید احمد صاحب کے پہلے دو مرید وہ شخص تھے جو اپنے لائالی ضمیری جوہروں اور علمی تابانیوں میں اپنے وقت کے مشرور اکمل تھے بے دو توں فرد اکمل دہلی کے سب سے بڑے ڈاکٹر یا قاضی اجل کے کتبہ سے تعلق رکھتے تھے جس نے انھیں بطور خود پتلی ہی مرقا میں مذہبی تعلیم دی تھی یہ دونوں مذہبی رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور ان کی اصلاح پھیلانے کے جوش اور توحید کی اشاعت دینے سے انھیں سید احمد صاحب کا مرید بنا دیا۔

چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سید احمد صاحب کے متعلق اپنے منظومات مطبوعہ پنجابی میرٹھ سے لکھتے ہیں "سید احمد بڑی اہل قلب انداز

ایک باخبر و برکات کا یہ حال تھا کہ قرینہ سے ان کے سر پر نور و نورانیات مسلمان ہوئے اور تشریفائیں لاکھتے مسلمان آپ سے بیعت ہوئے اور مولانا سید مرحوم مولانا عبدالحی صاحب مرحوم بیٹوں حضرات نے یقین و ارشاد و تبلیغ و اشاعت توحید و سنت کے لئے دودھ فرمایا اور ہزار لوگ آپ کے وعدہ اور بیعت سے مستفید ہوئے اور کھنڈ وغیرہ میں بڑے بڑے مناظرات شیعوں وغیرہ سے ہوئے اور مختلف شہروں میں علماء و متوسلین کو جہاد کی سعی کے لئے روانہ کیا ہزار لوگوں کی جمیعت اور مدد پر یک فرم ہی ہوئی جس کو وہیں کے مقامی لوگوں کی سپورٹ میں دے دیا گیا۔"

اسی اشار میں وفات مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی ۱۲۸۱ھ میں واقع ہوئی اور سید احمد صاحب مصراپے وفات مولانا سید مرحوم وغیرہ کے سفر حج کے لئے تیار ہوئے اور کچھ ٹول ۱۲۸۲ھ کو روانہ ہوئے اور ۲۹ شعبان ۱۲۸۲ھ کو لاہور مقامات میں دودھ کرتے ہوئے واپس ہوئے اثناء سفر حج میں آپ کے ہمراہ تقریباً ایک ہزار کا قافلہ ہو گیا تھا بعد ازاں ۷ خوال یوم شہر بوقت صبح ۱۲۸۲ھ کو کتاب علم سر تاج علماء سند نے اپنے افق سے غروب فرمایا یہی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مولانا شہید مرحوم کے سستا و شیخ ناٹا تالے وفات پائی شاہ صاحب موصوف کے بعد ۱۲۸۲ھ میں مخالفین کے حملے دوبارہ شہادت تقویۃ ایمان پیدا ہو کر مناظروں کی فوج تھی مولانا شہید مرحوم نے تقویۃ ایمان و تحریک مسکت جو بات مرحمت فرماتے جن کی تفصیل اوپر لکھی ہے بعد ازاں ۱۲۸۲ھ میں سامان جنگ کیلئے سفر کی تیاری شروع ہوئی۔

چنانچہ مولانا شہید مرحوم نے اولاً سرحدی قوام پر سخت زنی مقام ہنٹار میں پہنچ کر سید احمد صاحب کی امامت تسلیم کرنی سب نے جہاد کی بیعت کی بعد مسلمان جو تھے ایک لاکھ سے کم رہے اسلحہ بھی سکھوں سے کم نہ تھا بعد دوستان میں خطوط روانہ کئے گئے شائعین جوق و جوق روانہ ہوئے بہت بڑی جمیعت پہنچ چکی تھی سید احمد صاحب نے ایک خط بنام خواب وزیرالمدولہ لہاوردان لکھ لکھا جو آپ کے جان نثار مرید تھے اس میں مجاہدین کے لئے چندہ طلب فرمایا تھا لکھا کہ "اگر حق تعالیٰ

شہید مرحوم بھی حکمت علی سے قید سے حل کئے کسی کو دیکھنے کی یاد دی جو ہوائی کتب کا تصانیف کرتا۔
 دہشوت جنگ حلاوت کشمیر ریاست اتب پر حملہ پادی خاں ملک اتب کو جب معلوم ہوا تو اس نے
 قدومت نامہ مولانا شہید مرحوم کی خدمت میں روانہ کیا کہ میں نے طاہریت قبول کی احکام اسلام
 کی پابندی کو فرض جان کر احکام شریعت جاری کون گا ہر شخص قرآن و حدیث پڑھ کر کے گا
 مولانا شہید مرحوم نے قبول فرمایا کہ اگرچہ حاکم کے گرد و ہزار مرد و قصب کے محلہ کی تادی کی اور قصب
 کے عینی جے محلہ کو دیا سخت خونریزی سے جنگ ہوئی اور غازی بہادران جان کر کرار سے قلعے
 کر بڑے نقصان کے ساتھ پادریاں کو بھاگنا پڑا اور قصب کے صانع میں بھی بظہر تاشاور ہو گیا خوف
 کے طاری ہوئے سے وہ دریا سے ابا سینین عبور کر کے نہ معلوم کہاں جا نکلا۔ فی الحاق مولانا شہید مرحوم
 سے یہیں قیام فرمایا باطنیان و قاتر قاضیوں مقیموں کے کھوئے سید احمد صاحب نے ہر شخص سے اخذ
 کنندہ کر دیا مولانا شہید مرحوم ہر پروگڈ کئی کتاب انیسل کنندہ ہوا ہر شے کا حساب منشیوں کے پاس
 رہتا ہر محلہ کے منسقر ہوتے مالک زادی کا بندوبست بھی ہو گیا تمام امور تداریک علی انجام پذیر
 ہوئے احمد وندو المند (مخلص)

گیارہویں جنگ مسلمانوں کی ایک پنجاب میں لڑی ہوئی کہ ہر لشکر کے دل کا پتہ انسرکت
 جم نے، مشعل ساہیل فرج لڑنے والا نہیں دیکھا تو دانیوں اور سکوں کی عورتوں اور بچوں کو لفظ
 انیسل کے نام سے ڈراتیں اس سے لفظ شریعہ کی بدولت پنجاب کا بہت سا حصہ سید احمد صاحب
 کے زیر حکومت ہو گیا شہزادہ شہزادہ اس نے تمام اضلاع لڑت ہو بہت فتح ہوئے چلے گئے دریائے
 با سینین کا سار ملک مسلمانوں کے زیر حکومت لکھنؤ، ترمیلا، بھوپل و فیروہ پور سب
 فتح ہو چکے تھے تمام سرداروں کے قدومت طے سے چلے آتے تھے مسلمانوں کے پاس سامان
 حرب کھل ہو گیا تھا

رحمت ملگے کئی مشکستوں کے بعد اب بیدار ہوا مسلمان رہیوں کو رشوتیں دے کر
 سید احمد صاحب کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا چار ہزار فوج پیدل ایک ہزار سوار چار توپ خانہ
 سامان حرب ہتھیار پائی ہر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا مولانا شہید مرحوم ایک ہزار کے ساتھ
 سرحدوں کی سکوں کے مقابلہ پر پڑے آٹھ سو پیدل دو سو سوار تھے ہتھیار سے جانب ہتھیار
 وسیع میدان میں مقابلہ ہوا تو یوں کے فیروہ پور رہے مولانا شہید مرحوم نے حملہ کا حکم دیا بلکہ سو
 آدمی مورچوں پر رہے اور پانچ سو فیروہ پور کے دو مورچے قبضہ میں کر لئے ابھی دست بدست

لڑتے تھے کہ سکوں کی تعداد کو خود مورخ ہمال ایک ایک مسلمان اور جن سکوں کا پر معلوم
 ہوتا ہتھیار کی فتح کیا ہوئی ان سکوں قدومت تاکے امیرانہ کے لئے تھے سب نے شجرت محمدی
 کے مطابق جہاد میں کیا مسلمانوں پر کسی مولانا شہید مرحوم نے خود حملہ نہیں کیا نہ آپ کو ان سے رفاہ
 ملی بلکہ وہ خود ہی اپنی شہادت دیتے تھے کہ دنیا کے قاتل معمولی لڑکے میں اگر مسلمانوں کے مقابلہ میں شہید
 بدست ہوتے مولانا شہید مرحوم نے کسی فتح ریاست کو اپنے قبضہ میں کر کے کہ ہر روز جا با دنگ کا
 کوئی حصہ لٹا لٹا رہا تھا ہوئی کہ شریک و بدست سے تا تب ہوا مؤذن محمدی کے بچے ممبرین جاؤ
 جو راستہ قرآن و حدیث پڑھتا ہے اس پر چلو اس کے محلات کو گمراہ تصور کرو اگر ہمارا سکوں سے
 مقابلہ ہو تو ہم ہماری جان و مال سے مدد کرتا ہوں

ان سے ورپے کامیابیوں نے زور دست اثر اضلاع مسعود و پشاور کے سرداروں پر ڈالا
 کہ شریعتیں مطیع ہوتی تھیں چنانچہ قاتلہ عابدین پشاور پشاپا سلطان محمد علی حاکم پشاور نے
 بیعت قبول کی اور فرمانبرداری کا جھنڈا اٹھا کر شرح اور تعزیرات قائم ہوئی عابدین کو انتظامی
 امور پر مقرر فرمائے ان پر سلطان محمد علی کو امیر تسلیم کر کے حضرت سید احمد صاحب مولانا قاتلہ بقیشہ
 عابدین کے تحت رہا پس چلے گئے جب سکوں نے دیکھا کہ مغرب مسلمان تمام پنجاب پر قابض
 ہو چکے تھے تو پشاور کی سکوں کی تعداد کمزور تھی اور سید احمد صاحب کے ہاتھ بیعت کر چکے تھے
 گانتھا اس وگوں نے بد عہدی اور بے وفائی کی چنانچہ جھلٹے احکام شروع میں بدتمیزی پیدا
 ہوئی جس سے قوم میں بغاوت اور جھگڑا ہوئی حتیٰ کہ سلطان محمد علی نے مولوی سید ظہیر علی
 صاحب حقیر آبادی جو قاضی پشاور مقرر فرمودہ سید احمد صاحب تھے محمدان کے ہمارا ہیں
 کے سرگرم کر دیئے اور عام حکم دے دیا کہ ایک ایک صاحب سے یہی کیا جاوے ساری رات
 میں کل جا بیدین جن کی تعداد قریب ایک ہزار کے تھے گرد میں لڑ دی گئیں اور بغایت بگسی کی
 حالت میں سرکوں پر لڑنے کے فوج کئے گئے چنانچہ اس جنگ میں بغاوت کی لہری کیفیت مولانا شہید
 مرحوم کے مفصل مکتوب سے جواہر جمادی الاول ۱۲۷۶ء کو نام قاضی صاحب موصوفہ مرقوم
 ہوا ہے واضح ہے۔ اسکوں کے ہاتھ میں پشاور کا قبضہ دے کر ان کی مدد کے لئے تیار ہو گئے
 پیر محمد علی فرخ محمد خان بہادران دوست محمد علی جن کو حضرت سید احمد صاحب نے
 پشاور کی حکمرانی سپرد فرمائی تھی سکوں سے مل گئے اور شہرت لے کر سید احمد صاحب کے
 محلات کی فوجی کر دی حکمران سید احمد صاحب نام کو است کے راستہ میں اپنے رفقاء کے

ہم کو قریب تھیں کو ہمارے کئے غیبت سے مطلق آباد تو ہوتے ہیں جسے یہ مقام بالاکوٹ جو امین
مطلق آباد اور خیر آباد کے واقع ہے قلعہ بالاکوٹ میں شہر کے لئے کہیں کہیں سے مین بزرگ سے قلعہ
کا محاصرہ کر لیا بیچ کو غزنیوں نے ہمارے کل کر مقابلہ کیا ہزاروں کو قتل کیا لکھ بالاکوٹ سے ہمیں
کوئی تک تمام بیچ کو قتل کئے گئے مسکوں کی چار تو ہیں ہی مولانا شہید مرحوم کے باغائیں
بالاخر ہمارے ہاتھ تک گئے اور مولانا شہید مرحوم نے مہر چاہیں کے ساتھ سے چار سال
تک قائم رکھ کر متواتر فتوحات کے بعد بدھ مسلمانوں کی سرکشی سے بروز جمعہ مبارک قبول
سماعت بوقت اللہ ۱۲ ذی القعدہ ۱۲۸۵ مطابق مئی ۱۸۶۸ء بمصر تہجیں برس جام شہادت
فی سبیل اللہ پیدا ملا وانا اللہ را جہوں (ماخوذ از حیات طیبہ) و میرت احمدیہ
والحیات بعد ممات۔ واکتا لا عدنا وید

اس واقعہ کا میں لکھ رکھ کر شہادت حضرت سید شباب اہل بیت سے سبق حاصل
کر لو کہ انہوں نے کس لیے وفات سے آپ کو جام شہادت پلایا چہ وہ تمام برباد و تباہ ہو کر بھریا
خدا رب دہان میں گرفتار ہوئے

ناظرین اہل الفات نے تمام واقعات جنگ اور اس کی صداقت و شہادت کے مدلل
اسباب خود مولانا شہید مرحوم کے خطوط سے ملاحظہ فرمائے جس سے مولوی نسیم الدین کا کذب
دافتر و ادعایاں جو بغیر اس واقعہ سے خود سے روز بعد شیر سنگھ پیر نیکیت سنگھ لاہور میں بڑی غرابی
کے ساتھ مر گیا اور سبب قتل بلوچ کے بڑی السوس تاک مالیت کے ساتھ ساتھ سارا نندن مہر سلطنت
تہا و برباد ہو گیا جس کی نظیر کسی خاندان شاہی میں نہیں پائی جاتی اور اس پر گونہی حکومت
مالک و حکمران ہو گئی

مضمون تقویۃ الایمان پر مشتمل سید صاحب کا ایک مکتوب
مرحوم کے جہاد کا فی سبیل اللہ ہوا و فتح ہو گیا سی طرح خود مولانا شہید مرحوم کے اخیر زمانہ
شہادت میں مکتوب ذیل سے پورے طور پر تقویۃ الایمان کی عمل تصویر یا تصویریں
ملاحظہ فرمائیں

مکتوب متضمن تقیہ در فائدہ جمعیت
التقیم از جانب سید احمد صاحب

سید احمد الرحمن المرحوم غفرلہ عنہ
سید احمد رحیم غفرلہ عنہ
حق و ماکین ملحق کن باوچی ملحق عموم
و کسانیکہ باین جاقب شدنی الشواہد
د خانہ د محبت میداد نہ خصوصاً شیدا
نما نہ کہ مقصود از بیعت برد سمیت
مشائخ طریقت ہمیں است کہ را
رضامندی حضرت حق پرست آید و
راہ رضامندی حضرت حق مضر است
و راتناح شریعت مضر کہ کوئے شریعت
مقصود از طریق حق رضامندی حق
انگار دین بیشک ان شخص کاذب و گمراہ
است و دعویٰ او باطل و نامسکون و
اساس شریعت مصطفوی و امر است
اولی ترک شرک و ثانی ترک بدعات
ثالث ترک پس بیاض و گمراہی
و ان ملک و جن و پیر و مہر و استاد و شاگرد
و غیر ذلک مل کنند مشکلات و دالغ
بلیات و فائدہ تحصیل منافع نہ اند و ہمہ
راش خود عاجز و ناتوانی در حسب قدرت
و علی حضرت حق شہادہ ہرگز تبار غلب
جو کہ خود تند و نیاز کئے از انبیاء و اولیاء
و صلحاء و انکرجا تیار و آگے اینقدر
و اند کہ ایشان مقبولان بارگاہ محمدیت
اند و شریعت مقبولیت ایشان ہمیں است

ان خانہ محبت و کئے ہی نہیں ہر شخص کے لئے
تصور بیعت سے ملحق و راجع ہے کہ ہر
کدامتہ صامدی حضرت حق مصلحت ہوتے اور
واسطہ رضامندی حضرت حق کا مضر بیعت ہر
طریقہ شخص کہ ہر سے شریعت مصطفوی مل شدنی
ذکر کے ملحق مصلحت ہوتے رضامندی حق اپنے
و خصوصاً کہ پس یا شہید شخص ہو گا اور گمراہ
ہے اندھوئے اس کا بالکل ہی مصلحت
نہیں اور بل شریعت مصطفوی مدعوں پر ہے
لاں چہرہ تبارک کہ درد و دست پر تبادلات
سے ترک کے چہرہ شریعت نہیں ہے کہ کسی
شخص کہ ہر حق اور ہی دیر ہر مہر و استاد و
شاگرد و غیر ذلک مل کنند مشکلات
و دالغ کہ ہے و انبیات کا اندکدست و کئے
و اصولی مصلحت میں نہ جائے اند تمام کو حق دینے
عاجز اور ناتوان مصلحت قدرت اور شریعت حق
تعالیٰ کے شہر کہ ہے اند ہرگز و ہر غلب کرنے
دین مصلحت کے تقدیر یا کسی کی امید اور
اولیاء اور صالحین اور ملائکہ سے رجوع ہے
بہرہ اس قدر جائے کہ ہے وقت مقبولان
بارگاہ محمدیت ہی سے ہی اور شہادت کی
علویت کا ہے کہ ہم صوں رضامندی
پہرہ و گمراہی و گمراہی کے اتباع میں کہ پیشہ
اور ان لوگوں کی پیشانی پر طریق شہادہ کا چاہیے
ذکر ان کو قدرت دینے والا خداوند تعالیٰ

کہ وہ باپ شمس الدین کی پروردگار پر ادا ہے کہ جو ان کا مالک کرے
 اتباع ایشان باید کرد ایشان را
 پیشوایان طریقی باید کرد ایشان را
 قادیان و حاکم التواضعان
 حاکم التواضعان کفر و شرک است ہرگز
 مومن پاک و طوطی بہ آن شہنشاہ حاکم
 نیست تا ترک بدعت پس بیا نشانی
 در هیچ عبادات و معاملات و امور
 معاش و معادیر طریقی قائم الا تبادعتہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر یکمال
 قوت و عظمت باید گرفتہ از مومنان
 و دیگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از
 تمام رسوم و اختراع کردہ اند مثل رسوم
 شادی و ماتم و جمعی ثور و بنا و عمارت
 بر آن و امرات و دعاس و عراس و
 تعزیر و آری و امثال ذلک بہرگز نہ
 مومن آن نباید گرفتہ و حتی الوضو سعی
 در عرق آن باید کردہ و خود ترک باید
 نمود بعد از آن ہر مسئلہ را در عورت
 بوسے آن باید کرد و چنانچہ اقبل
 شریعت فرض است بچشم لہر بالعرف
 و ہی حق التکریر فرض است چوں یک
 امر و حق لہن شہد طابین حق را
 باید گرفتہ امور را پیش نظر خود ہا شہ
 باید گرفتہ و سبب فی تہنہ و سبب لہر آن کہ

بر دست ایشان است خود را
 امور را اندر بروئے ایشان کما تھاد
 خود ہمیں بر مہر ایشان لازم است کہ
 اول خود ترک امور مذکورہ و بعد از آن
 و قلب و قالب خود را خود بر سر
 حق کنند و اتباع شریعت فرار از ظاہر
 دامن ایشان گیرند و تمامی انکار شرک
 و اوافاد بدعات را از خود دور نمایند
 و بعد از آن جمیع خاصیت حق را بوسے
 آن ترقیب و ہند و دامنیت بدعت
 خود از خود دامن ایشان ترقیب و افر
 نمایند ہرگز خاص ازاں نمایند چوں
 بیعت کہ بدست یازان این جانب
 واقع خود ہند و فائدہ شہد است
 انشاء اللہ تعالیٰ کہ گوئی از رسوم شرک
 پاک خود ہند و شہد و تعلیم شریعت در
 دلی ایشان جا خود بد گرفت و از تمام
 دعا و ایدہ کہ در آن بیعت و شہادت جمیع
 جزئیہ گردد و در تعلیم و تعلیم طابین سعی
 بیکان دول نمایند و ایشان را بیک بیعت
 کنند و ایشان را تعلیم اشغال فرزند حق
 بل و علا نیجا شہد و جمیع مخلصین در
 جمیع امور از مہر مومنین مخلصین و جمیع
 شریعت غرض منسک کہ و نا آیین ملہ

لکھنے کے لئے سب سے پہلے خود کو پاک کرنا چاہیے اور پھر دوسروں کو پاک کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ (۲۰)

مقصود دعوت اصلاح و ارشاد احمد صاحب زلتے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

المؤرخ محمد رحمہ اللہ مفتی احمد اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتولدین
ریح الثانی ۱۳۹۸ھ ہجری مجددی شریعت، بیضا، محمدیہ علی صاحبہا، صلوة والسلام بفضلہ تعالیٰ
ہندوستان (عہد) میں خالص توحید و سنت قائم کرنے والے رسومات و شکریات و بدعات
سے روکنے والے اپنے اوائل نامہ شباب سے تھریا لکھنؤ، علائکہ، اندیش، نامکان حای
و مال زبان و دن سے سرگرم و مصروف ہوئے دے جو بالآخر فی سبیل اللہ جہاد میں اسلام اور
مسلمانوں کی حمایت کے لئے دو مرتبہ شہادت سے فائز المرام ہوئے اور اسلام میں اس سے
تیار وہ کوئی و درجہ نہیں ہر مسلمان کا یہی فرائض اعظم ہے کہ کوئی فرد اس دھن سے بے فکر نہ رہے
چتا پڑ نکاتیب مذکورہ بالا حضرت سید احمد صاحب سے یہ اکثر شمس داغ ہے اور مقصود سلسلہ
بیعت سے بھی یہی اصلاح و تعلق و حیلہ سنت اور رسومات و بدعت کو مایمٹ کرنا تھا،
حق تعالیٰ عزوجل ہر تمام جہان کا خلق و مالک ہے اور سارے عالم سے مستغنی ہے ہر امر میں
اسبب جوئے ہے نیک و بد و میر و مغرب اس کے محتاج ہیں اس لئے محض اپنے فعل و کرم
و کتبہ بالف سے بنی نوع انسان کو تھوٹا اپنی معرفت، توحید مملکت و شہادت و وفائی و صفائی اور
بیزاری و ترک کے لئے مکلف و محتاج بنا دیا اور ادا و عدم اس کو کسی قسم کی کوئی بھی احتیاج
و حق و ممکن نہیں ہو سکتی مزید برآں اس نے ہر زمانہ میں، اپنے پیغام کے حاملین انبیاء علیہم الصلوٰۃ
و السلام اپنے ہندیدہ قانون احکامات و شرع کے اجراء کے لئے ہر زمانہ میں ہر لمحے اور
سلسلہ نبوت کے اختتام پر ہر زمانہ میں اس کے خلفاء جانشین محققین دین کا سلسلہ تاقیامت
اصلاح و نقل و عالم کے لئے جاری فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

وہجہ تہ منی عطا الیہ من عطا اللہ
یا رسول اللہ قاتل الذین یحبون
مستی وعبادہما التائب۔

تاکہ حق تعالیٰ عز و شامہ و احد غفار و قہار کی طرف سے اس کی رنجیت و دراز قیمت کے بارے میں حق و باطل میں امتیاز ہو کر تمام جہت پرچہ اس پر نازل ہو کہ کامرتب ہو جائے عین دل و انصاف کا استقصا ہے کہ صرف ایک ہی مالک حقیقی و وحدہ لا شریک مالک ہو چنانچہ اس کی

قمرانیہ روائی کی جہاد سے لہذا اس کی نالراہیوں سے بچے کہ غلام کو اپنے مولیٰ کے سامنے ہر حال میں گروں
 دینا لازم ہے ورنہ تم کھٹ باغی مستوجب سزا ہو گا۔

متنصیب امامت وغیرہ سے چند اقتباسات

حسب ذیل ہیں (رقسام امامت) ص ۵۷

خال قدر ما خافا مبتلا ہوا ہم دیدیم کلمات فائز
 قلال کافی چاہت لٹاس اس اہما
 وزیر ظاہر مست گر از حضرت بقیل علیہ السلام
 سیاست صورت در دستہ لکھا تھا کہ اغنیاب
 ظاہر نسبت محمود اس ثابت مست ہمیں
 تیو حیدت در انعام بدایت مست در علم
 شان ائمہ ہم در باب علت در کثرت اشتہار
 بدایت مختلف مست باوجود قائل ببول
 در منصب امامت علت ظہور بدایت
 اولیائے امامت سقوط اولاد در وجہ علو
 کمال یا خطی در علو در منصب امامت
 فی اولاد خیر در علت ہمیں گمان کنند
 کہ لفظ علیہ در شدن ہم بند خدایت
 فطرت اور انسانی میل کہہ لائق ہی فطرت
 ذوات ہوں نہ خود غم جو دلائل دیکھا معلوم
 وزیر اہل گمانت یہ کہہ کر ذات حق وقت در علو
 یا فائز امامت یعنی ذات سلطنت اور جہا
 بعد از امت محمدی ان حضرت محمدی علیہ السلام در باب
 تہ ہر دو زمانہ ہمہ در سامان تعین مست
 کہ ہر دو دلائل علو غایت در اشتہار

کتابہ علم خرقہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام
 فرمودہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام
 دانشمند است بجز اینان بناید شدگان و از صاحب
 الفتات طلب باید که در این عالم حاکم شود
 دانشمند و خردمند و دانشمند و دانشمند
 گشت گشت گشت گشت گشت گشت گشت گشت
 فریاد و غوغا دانشمند و دانشمند و دانشمند
 سلطان کامل بر سر سلسله سلطنت قائم باشد
 و امام حق گزینان است و دانشمند و دانشمند
 همه بدان زمان می شود دانشمند و دانشمند
 همین است که امام حق بر منصب امامت
 قناعت نماید و حق خود را در کشور بدارد
 مبدول فرساید و او را در امور سیاست
 دست گریان نشود و در سلسله سلطنت
 شان مستطاب هر چند ایشان این سلاطین
 فی حقیقت از قبیل کفار اند و از
 جس بل نافرمانا اند که بران خود داری
 اسلام میکنند و کفر ایشان مستور است
 و ایمان ایشان ظاهراً و شایسته تقدیر
 و عوی غامضی از رسوم اسلام مثل عقده
 نکاح و ختنان و طهارت و غیره و غیره
 و عید و جشن و تجوید و تکبیر و نماز و غیره
 و دین و مقام و مسکن و در میان خود و بانی
 میلان و نماز و شرح و بانی باطل دست
 بود از حق شکر و عطا باید و دانست که

مراد از لفظ امام در این کتاب مطلق می شود
 امام نیست بجز این امام است که تعلقی
 سیاست دارد و مراد از لفظ امام در این مقام
 صاحب دعوت است یعنی کسی که علم بر او
 عدالت و دین بر او است و دانشمند و دانشمند
 مسکن و دین مقدس و در خواست و بر لایمات
 شرع معین می شود باشد و بر سیاست
 دین تشیع و مذہب غیر مذہب ملت
 گرفته باشد و مشرب غیر مشرب ملت
 سیر است و در عدالت و سیاست آئین
 فیزیک نموی ساخت باشد و قانون غیر
 قوانین معطوی کبر و اختراع و در باب
 معاد است و نماز و حق و حقیقت و حقیقت
 و مخالفت دین اظهار کرده باشد و
 در سیاست و عدالت طریق غیر حکام
 ملت و آثار ملت اختیار نموده پس بگو
 است صاحب دعوت و عدالت و حقیقت
 بیان واضح گردد که آنچه حادث است مختلف
 اندر باب و در گردید و اندو بخاطر
 میان آن با تعارض معلوم می شود فی الحقیقت
 و در این بی تعارض نیست بلکه هر دو
 و بر عمل آن حل باید کرد ۱۰۰

نیز مواظب باشید مردم کتاب بنام میر شاه علی صاحب می فرستایم صاحب امام بر
 در کافه مسکن فرستاد و در این موجب نصیحت می بیند تحصیل معنی شوکت جم
 راسته امام و وقت بر نهاده ایشان فرستاد است که کل جماعات مسکن از سر سودان نزد او جمع

خود ہر کسے از ایشان بقدر استطاعت خود در تحصیل سامان جنگ کوشش خود و اسباب
 این بقدر وقت خود بدست آوردہ و بخود لازم وقت حاضر گرداند و بپندارد کہ اگر احدی را
 ملاستطاعت و کرم و جلال و کرامت شکستہ خطاب بموم سلف متوجه گردیدہ مخصوص باشد پس
 ہر کسے گوید کہ شوکت امام شرط جہاد است و شوکت مذکورہ در مآخذ غیر متحقق نیست پس اولاً
 امام اگر اول خود بقدر استطاعت خود سامان جنگ ہمراہ آورد و انتظار مشارکت دیگرے و درین
 امر مسلماً جاگز نیست پس در آنچه در امر جہاد تعویق و تعلیل واقع می شود و بآل و کال آن برگردن
 قاعدین متکلفین است بشمار آنکہ غنائم ہر کس واجب است داد بدون جہاد متصور نہ
 و انتفاع جہاد بدون امام متعجب پس اگر کسی در عادت شستہ انتظار را بی محنی کشد کہ در تکیہ
 امام قائم خواہد شد و جہاد متعجب نخواہد گشت ہماں وقت می ہم حاضر خواہم شد پس لابد غنائم
 جہاد فوت شود ان کس عامی و اہم گردد چہ زلزلہ المیہ و الزلزلہ و حقد و جملہ جہاد از جماعات
 و لو تکمیل شدہ و اکامت جہاد برگز واقع شدنی نیست بلکہ طریقتی ہماست کہ ہر کس از غنائم
 اگر چہ تمام یا شدہ بیرون برآید و در مسجد و در جہاد متعجب باشد شریک ایشان شود و الا
 در ہماں مسجد بہ نقیض انتظار دیگرے نماید نہ ایچکہ مسجد عائی بیند جہاد خود باز گرد و انتظار
 جہاد حاکمیت جہاد گزیند و خود بد شدہ جہاد میں ۲۸ کو تو ان غیر جہاد و سوانح احمدی ۱۲۵۰ ہجری
 علاوہ انہیں اس مکتوب کا خلاصہ بھی یہاں لکھا جاتا ہے جو بنام ہمارے پیش در برائے
 دہلی و ان مقامات جیسے بمبای و لندن ہے انہما لوں کے شکستہ نو زو جم ریج انشائی کو ارسال کیا
 گیا تھا جس میں ایسے الزامات جیسے بدالوئی صاحب (مقتدائے مولوی نعیم الدین) نے خطبہ مقولات
 عشر میں لکھے تھے کہ مولوی اسماعیل کا اختلاف ہر کسے معتبر نہ ظاہر ہے و رافضی و غامدی کے
 اختلافات شے مولوی اسماعیل کے کلام سے ظاہر ہے کہ ان کو اصولاً قید مذہب و ملت
 کی نہیں ہے

مکتوب مذکور یہ ہے

میں میگویم کہ چنان شہید رہم کہ از محمد
 مقرر است کہ آن مقتدیان است کہ انہیں
 فقیرانہ زمرہ مجاہدین را بہر الامداد و زور
 نسبت می نظر میدہی چنان اظہار می
 می کہتا ہوں کہ یہ سنا ہے کہ محمد صلوٰۃ
 علیہ وسلم کے یہ کہ کسی غیر کو گدہ و مجاہد
 کا امداد و زور نہ دے کہ عورت شوب کرتے
 ہیں کہتے ہیں کہ یہ جہاد سارے کوئی

کہتہ کہ اس جہاد مسافرین ہی کے لیے ہے
 نہ کہ ہر چہ مسلک عقیدہ مستند بلکہ
 فصل ایضاً نسبت سے پوچھو کہ جو
 لذات جسمانی کو چاہے نہ خواہ کرائی کتاب
 باشد خواہ مخافت معاذ اللہ من ذلک
 سارا شدہ دیکھ (عقیدہ پناہ)

پس سنا جائیے کہ نسبت کرتا ہماری طرف
 اس شے کا اقرار ہے کہ وہ بتان مریخ ہے یا
 فقیرانہ عابدان اس فقیرانہ ملک ہندوستان
 میں گناہ نہیں ہے ہزار ہا لوگ خواص و عوام
 اس فقیرانہ اور سلاط اس فقیرانہ جتنے ہی کہ مذہب
 اس فقیرانہ کا ہوا و جہاد سے مذہب یعنی ہے اور
 بالکل بھی صحیح قولی اور اعمال اس ضعیف
 کے قوانین اصول فقیرانہ اور ان کے تین و لواحد
 کے موافق ہیں یہ بھی ان میں سے ہوں مذکورہ
 سے خارج نہیں ہے اور یہ کہ کوئی بات اس سے
 مخالفت دران کے سبب سے خارج ہو جائے جس
 میں میں خدا کا عزت ہوتا ہے اور یہ و لا یخ
 کہ وہ راست اختیار کرنا چاہیے ہر
 مذہب میں طریق متکلفین و سربہ تاجیہ اور
 دوسرے کوں کا طریق تو سب صاحب تحقیق
 کے دوسرے کہ ترجیح حق و ہدایت کی ہر
 قوت دلیل کے کہتے ہیں اللہ میں جہاد و تلو و
 کی جہاد و تبلیغ مساکین و یتیم کی ہر
 اور یہ کہ لاویں جو جہاد کا دوا لایہ ترقی
 اور تحقیق کا ہے پناہ اس و جہاد مذہب سے
 باسید و است کہ نسبت ما مردم
 و اس امر شنیع و فحش و مبتلائے
 است صریح میں فقیر و عابدان ایسا
 فقیر و ملا ہندوستان گناہ نیست
 الوقت الوقت انام از خواص و عوام
 فقیر و سلاط اس فقیرانہ سے و مذہب
 مذہب ای فقیرانہ میں جہاد مذہب حنفی
 است و بالفعل جم جمیع قول و افعال
 میں ضعیف بر قوانین اصول فقیرانہ
 و قواعد ایشان منطبق است یکے از
 خارج از اصول مذکورہ نیست لانا شاء
 اسنے از جہاد ایشان سبب فطرت و نسبی
 معاد و دیگرہ کہ گناہانے خود معتز
 باشد و بعد اعلام براہ راست عادت
 سے نماید کہ در ہر مذہب طریق
 متکلفین و دیگرے باشد و طریق غیر
 ایشان و دیگر ترجیح بعض روایات
 بعضے دیگر نظر قوت دلیل تو جہاد بعضے
 عمارات متقول از سلف و طریق مساکین
 متکلفہ بدون در کتاب و امثال ذلک

میں مدعیان جدید انگلی و ایمشی اور ان کے اذن صاحب دیوبندی کو تو بھی ایک مسلمان ہی جانتا ہوں۔ اور امام اعلیٰ نے انہیں دیوبندی کے کفر سے منع فرمایا ہے جب تک وہ کفر کتاب سے زیادہ دشمن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاح کو شیعہ مساجد میں عمل ہی باقی نہ رہے تاں اسلام ضرور لا جاتی۔

تاہم یہ کرام۔ بظہر اصاف ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی صاحب بریلوی نے اپنی جھگڑوں میں جب اپنے زعم باطل عقل کے بارے میں کثرت تصریحات نفوس قرآن و احادیث اور کثرت سے کفریات مولانا شہید مرحوم اور ان کے مستندین صاحب براہین قاطعہ اور حفظ الایمان پر دشنام دیا ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے الزامات کفریہ لگا کر بھی کافر کہنے کی ہمت لے لیا ہے کہ اگر تم کہتے ہو تو پھر کفر، بدعت ہو تا جو مردود۔ البیادیم اسلام کی تو جی کر کے ان کو تہذیب گالیوں و لیسے چڑی کے کافرو ملوں پر سے تامل کرنا کیا خود کافرو ملوں پر کرتا ہی قتل ہوتا ہے یا وہ جہانگیر سے زور و شور سے اس کے صلی و مدد گار بن کر عدم تکفیر ہی پر نگوئے

و اعتماد کی پرستاشی جان کر اپنا مذہب قرار دیتا۔

حق مولانا شہید مرحوم اور ان کے مستندین اہل دیوبند اور اہل حدیث کو کفر و بدعت دین تک بھی بتانے کی طاقت نہ ہو سکی۔ فصل ۳ شہدایہ الامداد۔ مگر پھر بدعت اس کے ہمیشہ بعض و حسد تعصب و عناد و خب دنیا و عباد ملعونہ فخرک اٹھی کہ یہ بیا و تکفیر کا پہاڑ بنی گردن پر رکھا گیا اور براہین قاطعہ و حفظ الایمان کے سامنے ہوتے ہوئے پھر انہوں پر کفر کہہ کر باندھ کر تہذیب ایمان مسئلہ میں تکفیر کے لئے اپنی کھائی کو صریح دشناموں پر اطلاع دیتی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا۔ کہ مرشدک فی عبادہ و کفرہ عقیدہ کفر جیسا کہ مذہب و کافر ہونے میں شک کر کے خود کافر ہے۔ ان دشمنانیوں کی تکفیر تو اب مسئلہ حل ہوئی ہے۔

حالانکہ یہ محض سفید جھوٹ و افتراء ہے کیونکہ اولاً اپنی تاکید شدہ صفت میں وہابیوں اہل حدیثوں کا صریح کافر ہونا لکھا پھر یہ سن سبوح شہدہ کی تو تہذیب ہی براہین قاطعہ و علمائے معتقدین مولانا شہید مرحوم اہل دیوبند اہل حدیث کی تکفیر پر بھی صلی بڑا انبار اعلیٰ علیہ السلام میں صاحب براہین قاطعہ پر دشنامی و ذہبت شیطانی کفری الزامات سے بچے ہی دشنامی اللہ و رسول کو گالیاں دینے والے بنا کر بھی ان کی تکفیر تک مسلمان بتا کر

قرار کر کے خود اپنا مذہب بھی اپنی کو قرار دیا۔ لہذا یہ قول تکفیر محض حیل و فریب ہی طرح جو کثرت طبع ایمان کی بھی کہاں کفر تک تہذیب ہی ہے کہ مولانا شہید مرحوم کی نسبت تقویۃ الایمان سے تو پر کر کے کجاستان نکالا اور ان کے کفر میں تو تامل کیا لیکن ان کے متبعین کے کفر میں تو توجہ دیا کی حفاظت و علم تصدیق و تائید کرتے ہے اس لئے کہ جسے بڑے اثر سلف صالحین و محدثین و مفسرین مجتہدین و اولیاء کاملین کے ارشادات بھی اس کی تائید میں ہیں اور بھی تامل و کمال حالانکہ ان الزامات سے وہ اعلان برأت کر رہے ہیں جیسا کہ مفصل طور پر دو پرچہ اولہ براہین قاطعہ اور حفظ الایمان لکھ چکا ہے۔ نیز مولانا اثرات علی صاحب بسط ابیان میں دوبارہ الزام علی دشنام و تحقیر ہی صلی اللہ علیہ وسلم حفظ الایمان کے فرماتے ہیں میں نے یہ بھیٹ مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور کھانا تو رو کر دیر سے قلب میں بھی اس مضمون کا بھی خطرہ نہیں گذرا میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں رہا۔ جب میں اس مضمون کو جمعیت بکھن ہوں اور دیر سے دل میں بھی اس کا خطرہ نہیں تھا جیسا کہ اب یہ معروف ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتی ہے جیسے ہی مولانا خلیل احمد صاحب دوبارہ الزام کفر و براہین قاطعہ اپنی برأت اور ہندو متکد صلی میں فرماتے ہیں تاہم میں اہل انصاف کو اس کو کھد و ہندہ بک فریب سبزی بھاری، ہتھ دھن، افق ہی پر غور کرنا چاہئے کہ جب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان لکھ کر اس پر لکھیں کرتے ہوئے اس کی تائید میں مناظر سے مخالفین سے کہہ کر کھٹک شکوک پر اپنی قریب شہادت فی مجلس شہدائے قائم رہے اور جوابات دیتے ہے اس کے باوجود بقول مولوی احمد رضا علی صاحب بریلوی اور مولوی نعیم الدین کے کفران پر ثابت نہ ہوا لیکن ان کے مستندین و متبعین جو تامل یعنی کافر ہو گئے حتیٰ کہ جو انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر یہ لٹا کفر انہیں پر ہونے گا۔

حق عاشق کسی عاشق سے کچھ دور تھا۔ پرتو سے عہد سے پہلے تو یہ دستور تھا اہل دیانت خصوصاً اہل مراد آباد پر مرشدک سے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی دست گرامی کے باعث ازادہ عناد جو کچھ خود شرقت و لسان کشا رہتا ہے علماء و صحابہ برص و وطن تبرکاتی بونی رہتی ہے براہ اپنی مجلسوں میں سامعین سے لعنت کہلوانا کافر و مرتد بنانا بیروں پر طوائف مانگ کر تامل بانی سے فاکو جمعیت و غیر ہم الفاظ نکال کر عام مسلمانوں میں لٹاق و شقاق پیدا کر کے ان کو رسومات شرک و بدعات پر براہین کفریہ اور اس میں اپنی لدنی و معاش کا مدد جاتا جس کو مسلمان اہل انصاف تو کیا باطنی خالصین اسلام کی بھی تہذیب

[illegible]

یہاں سے یہ کتابیں لکھی گئیں۔
 روایت کرتے ہیں کہ اس بار میں کہ ایک شخص جو علم و فہم سے بھی محروم و کلمہ
 سے وہ مضمون کہیں جو حد سے سلیقہ دیوید بہا و پور میرٹھ دلی مدرسہ سے ہی سکھایا گیا
 اور تاشرف علی صاحب نے لڑی حضرت مولانا شہید احمد صاحب قدس سرہ ٹکوی نے اس سے
 ہی مسامیرہ اور اس کے علم و وسعت نفس معلوم ہو کر کہا کرتے تھے اور بعض دنات بخش
 بخش گئیاں دیتا ہے۔ وہ دروہدیت کرنے پر جواب دیتے ہیں کہ یہ سب خوب حاج از بیان
 ہیں۔ درمست سے جو کچھ نصیحت فرمائی گئی کہ یہاں کہتا ہے کہ روایت کرنے سے کیا ہو گیا وہ کیا
 اور جو کچھ ایک شخص سے سنا ہے مولانا تاشرف علی صاحب یا حضرت گنگوڑی گانا نامی
 دیتا ہے تو میں کہہ کر کہتا ہوں کہ اس بار میرٹھ میں اپنا آپ کو اس حالت پر پڑھتی نام حاصل
 مولوی صاحبین کرتا ہے۔ پس شخص کہہ کر کہ آپ کے کہہ دیکھ کر اس سے وہ شخص شرف حاصل
 اس شخص ہے یا نہیں اور اس سے وہ اس کے علم و فہم سے کہہ کر ناما نامی ہے یا صاحب مراد
 جواب صاحب بخیر کہ کتاب بہت جلد مدہر و دستخط و طبع و مرمت فرمادیں۔ رقم جسے
 بن سلاطین مراد پوری

ہر طرح ایسے شخص سے احتراز لازم اور واجب ہے۔ ورنہ کائنات اس کے عیب و ناجائزات میں خصوصاً

فشی بکما سبق دی ناچار رہا اور ملو غدا ایسے کڑی کوچہ میں، درویشی دست راستہ م
بزدلان نصیب ہوا دست سبھی غمگین بقاء خود

نتوی ناگور اکبر مرید تھا۔ ۱۰ دس شریف ہو چکا ہے جس سے تاجت سیرت مولوی محمد علی قاضی صاحب نے بروکس مولانا رستیا احمد صاحب شکاری اور مولانا قمر علی صاحب قاضی (موجودہ) وغیرہ کا ریسہ، عین میں سے ہیں۔ سیر مولوی محمد علی صاحب مولود۔ جس میں متروک تفسیر و تفسیر مشرقی جگہ۔ رحیم مرید صاحب تہذیب و علم سے براہ کرم علم ہے وہ کی شان میں گمان تھا تو سیف و صبح کے لکھتے ہیں ہٹا کر علم میں مرقوم ہے۔ برائے تو علم جو مسترد ہوا ہی علم ہے۔ دو سدا و درجہ مولوی رشید احمد صاحب کے حقیقت ہوئی ہے جس کتاب میں کے صلاص مطبوعہ افغانی میں ان علماء بزرگوار نے جو چند علم علی ناموں دو سدا اور جب مولانا رشید احمد صاحب مقتدے نام کامل کوئی آپ کو کلام جو جو "نیشا" میں مرقوم ہے جن ناموں اس عبارت سے معلوم ہو کہ اس علم بزرگوار نے ان مولانا مولود مرید وغیرہ کا کردہ اور بدعت مولانا سیف مولوی درویش کے علوم سے اس کے تابع ہیں۔

مس مودی مہم المدینہ کا یہ طالعہ اکابرین صاحبین محققین مولانا شہید خواجہ احمد یقین فاضل نقویہ دین کا ہمارا دارحاجہ اور کافر و مرتد و مبدلت علیہ حق کو سارے میں لگا کر ہمارے چین میں سے ہر طرح کی گندی شہید علیہ حق سے ہر قسم کے بدنامی، کرب، غم، جو کس کو لگایا ہو اس سے ہر قسم سے سب سے بدنامی اور بدنامی کے بعد یہ کافر کو شہید میں شرف سے جو کافر ہے وہ خود بخود ہی ہم اندیش کا اپنے ذہن سے اپنے ذہن سے استاد پر ہر غائب ہو

۱- ششم ششادور دیکھ تو رہی مونا نہ ہو تو رب و تیر ہی گھر ہو
 علی بد مووی شمس علی صمد حسب مرخوم نہ دیں مووی شمس بدس کے مقتدر ملا شمس
 شمس کے پیرو ہو و شمس بدستار ہدی در رسد شمس بدستار ہدی در رسد شمس بدستار ہدی در رسد
 قصہ میں کا بہ علی و صمد ہا بن دیو بدستار ہدی در رسد شمس بدستار ہدی در رسد شمس بدستار ہدی در رسد

میں لکھتے ہیں عالم اکمل رئیس الاذکیہ حافظ تعمیر و تعمیر کن مجید
مولوی قاسم خان قوی اور عذات از غلاطون میسر
چون شرف بخش مراد آباد شد مدد سے از چند جاری بسا
داشت ہر کس جتنے از خاص مام اولاً خیر باغبان ادب شد
بار غلش تیغ کس برداشتند اولاً قدم رئیس دین پناہ
انگہ کارش کار کردان ست میں تا بجز لا نگاہ بحث آورد و
از تلافی محمد باغی تا بجز سر علیل از باب سخن
حاجی دین غیر خواہ مسلمان تا بجز شان استاد مرشدی
سید اش بحر محیط علم دین مولوی احمد حسن کند کمال
لایح ایشان کرم فرمائے من حاجی اکبر کہ از سطر سقا
میرزا صاحب کہ حسن میر شمس کر محمد پاشی منظم کنی
آن چنان داد و نداد اہتمام

دوبہا حرم صاحبنا لطیف و شریف و شریف سلطان مرید
پاستہ ہاراج حکمت و حکمت و حکمت کہ خوش طبع و طبع
اد و خود مولوی نیم الدین و سائر لڑکے و لڑکے مولانا حکیم محمد بیت اللہ
صاحب مرحوم تلمیذ شریف حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین محدث
دہلوی و سائر لڑکے و لڑکے جناب مولوی حکیم ہدایت علی صاحب مسلم ملک کھانا
کیا عجیب بات ہے کہ میں مولوی نیم الدین کے مقتدی مولوی شمس علی صاحب مرحوم تراکام
حضرات دیوبند و دہلادہ و سائر مراد آباد و مدرسہ شاہی مسجد مقتدی مولانا شہید مرحوم
کی پناہ خواہ مقتدی استاد و مرشد حکیم علوم دین شمس الادا کیا بیکے زمانہ و غیرہ محامد و
ادوات سے عقب فرادین اور ان کے نا عقلت اپنی جہت و عیال طبع سے بیکہ دین
صاحب فضل و کمال کو کار و مرد و لڑکے اور جوان کو کار و زمانہ وہ بھی کار و لڑکے
وہاں سے سوا کلامتہ از انجبت چنانچہ مولوی نیم الدین صاحب کے خاندان صاحب بریلوی
حکام شریعت بعد اول مشق میں لکھتے ہیں
تو ہم دیوبندی کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت و جماعت کہتے تھے حقیقی بننے چلی نقش بند
بننے نماز روزہ صلاہ اساکرتے ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور اشد مولیٰ کو گناہیں
دیتے ہیں یہ سب سے بدتر ہر کمال ہیں
ایضا صاحب میں لکھتے ہیں
گوہاں کا کوئی حق نہیں کہ وہ مرتد ہیں
ایضا صاحب میں لکھتے ہیں
مولانا دیوبندی وہاں غیر مقلدان سب کے ذریعے محض نجس و مردود و حرام نفس ہیں
مگر لاکہ بار نام کہی ہیں اور کہیے ہی محض پرہیز گار بننے ہوں کہ یہ سب مرتد ہیں
ایضا صاحب میں لکھتے ہیں
جو دیوبندی و غیرہ کہ دین کی نماز نماز ہے نہ ان کے جیسے نماز نماز بالفرض وہی محمد
یا عیسیٰ کا امام ہو اور کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے تو محمد و عیسیٰ کا تک فرما

محمد کے بدلے قبر پر سے لے کر ان کی شہادت پر بھی مراد آباد میں ہے
 "ما یزوی و دیوبندی کی نسبت صاف صریح ہے کہ مت شک فی کفر و نقاد
 جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے و اگر مسلمان سمجھتا ہے کہ صاحب ارشاد جاتا ہے
 کہ پیر بتانا"

ابن تائوی دھویہ جلد اول صفحہ ۱۱۱
 "مصارف کرنا تو خود ہی حرام نفس و گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اتحاد بھی ان کے بدن سے چھو
 جاسے تو وضو کا اعادہ مستحب ہے"

ایضاً صفحہ ۱۱۱ میں لکھا
 "دیوبندی غیر متقدمین و متقدمین کے تعلقات اجماعاً"

ایضاً صفحہ ۱۱۱ میں لکھا
 "مدائی وغیرہ کفر و مرتد کے جنہ کی نہ انہیں یہاں جانتے ہوئے پھر لکھا کفر ہے"

پہنچا صفحہ ۱۱۱ میں لکھا
 "دوباروں کی بونی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں۔ ارشاد کیا کہ مسجد محل گھر کے ہے۔
 تمہیں مسجد شہید محمد شرف علی کے کفر میں جو شک کرتے وہ خود کافر میں شک فی کفر
 و ہدایہ فقہ کفر"

پس جبکہ مولوی نسیم مدین اپنے کتب سے رقم پڑھیں میں نے دیوبند محمدیہ مرتد
 ٹھہرے ان کا ذکر میں نے مراد آباد میں لکھی ہوا ہے ان کی نہ مذکور کیے نقد و دست غیری جگہ
 جو ان کو سن جانے والی کو کفر سے خالی کہ ان سے معذور کرنا حرام نفسی و اعتدال سے
 بدن جو جانے سے احاد و مشرکین کے جنازہ کی نماز پڑھنے سے کافر ہو جانا ان کی مسجد
 بنوئی کا عقلمندی گھر ہے جو ان کے ہاں پانچ بیٹے کی کتابت لکھوا متعزرا لکھا

لہذا مراد آباد کے فرقہ غیبیہ کے نزدیک ذبح و جھجکا ہوا اور متقدمین علیہ دین و دیوبند
 مدد شاہی مسجد سب مراد و خواجہ مراد علی کے ہو کر کافر و مرتد ہوئے یہ کس قسم کی کثرت
 لوگ ایسے ہیں جو علمائے مدد شاہی مسجد مولانا سید محمد قاسم علی صاحب امم شہر

جامع مسجد و غیرہ کی امامت کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں ان کو سن جانے والی
 جان کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز جنازہ ان سے پڑھواتے ہیں کیونکہ شہر کی بڑی اور شہر ساجد
 میں جامع مسجد مدد شاہی مسجد ہی ہے تو یہ سب امام و مقتدی مولوی نسیم الدین کے علم اعلیٰ
 میں کافر و مرتد ہے ایمان خارج از اسلام ہو گئے پھر ان میں ایسے ہیں جو دووں کی اقتدار
 میں نماز پڑھتے ہیں آپس میں سلام و کلام مصافحہ کھانا پینا شادی غرض شریعت میں دھاپ
 دکتے ہیں حتیٰ کہ مولوی نسیم مدین کافر و مرتد میں مولانا حکیم ہایت اعلیٰ صاحب، بن حدیث
 مرحوم کو اسلام بلکہ کھانا باز اور کبیرہ مرتد کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مرقوم ہو چکا ہے تو کیا
 خود مولوی نسیم الدین صاحب مع بنے سب فرقہ کے کافر و مرتد ٹھہریں گے اپنا دھڑلے لایا
 اگر اصل یہ ہے کہ مولوی نسیم مدین کا یہ اختراعی طریقہ فتنہ انگیز ہے جس سے تقریباً پیدا کرنا
 مقصود ہے عوام (جو رسومات و بدعات گورہ سنی میں نہیں اور اس کے خوگر اکثر ہوتے ہیں)
 و انہیں ان کا ہم پرانہ ہم ہونا جو خاص دیا ملی نہ روزی کے لئے ہے ان کو بتی طرف
 اہل کفر سے لے کر دھابت قائم کر کے لئے ہے مقتدر و اہلین رسومات و منوعات
 کو کافر و مرتد بنا کر لکھتے ہیں کہ تو اس کی بد فریب میں علمائے ہندوئی کے اگر عوام
 کو ان کی راجہ کی زنجیر دلائے شریعت و بدعت رسومات سے روکتے خاص تو حید
 دولت کی ان کو تائید کرتے (جو اصل اصول دین اسلام ہے جس کی مکمل تشریح قرآن و
 حدیث اقول کہ سون سلامت سے جو بتا بدعت و ایمان و فتح ہوگی نظریں اس کے
 ہر مسئلہ کو قید تحقیق کے ساتھ لکھیں) تو پھر یہ تفاسیر و شقائق کیوں پیدا ہوتی۔

حقیقی اہل حدیث کے اختلافات کی حقیقت

ای کے باعث تو عوام شہ پہلا ہوا
 ہے حالانکہ مراد و دیوبند کے درمیان
 دیوبند عقیدہ علماء کتاب و سنت پر مبنی ہے جو بعض جزئیات و شروعات غیبیہ نے
 متغیر کیا ہے شافعیہ جہلیہ میں اختلاف ہوں بلکہ باوجود ہونے اصول و امر کے فروغ غیبیہ کو
 ترک کرنا غیبیہ میں داخل اور عمل میں جاری ہے۔ چنانچہ فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ
 خاشا یعنی مدد شاہی مسجد میں جس کی توصیف اور مولوی صاحب سے ہم متعدد دفعہ نقل کر چکے

انھیں اقول یہ ہذا کا یہ حق بقول میں یہ حدیث کا یہ قول صحابی کے ساتھ
 انھیں اقول یہ حق کا یہ دلیل و قول لعل میں یہ حق میں ہے بلکہ یہ دلیل پھر زوی ہا کے
 اتنی مسئلہ (یہ ہذا کا یہ حق بقول میں یہ حدیث کا یہ قول صحابی کے ساتھ

ایضا مسئلہ سیات المرات میں گتے ہیں۔

بلکہ عمر کرام کو اس میں اختلاف ہے کہ عقائد میں تقلید متوں میں ہے نہیں ان کو یک
 رسول کو سچا جنت و نار کو مود و مال و عذاب و عقیقہ حق جانے میں اس کا کوئی عمل نہیں
 کہ فلاں فلاں مشائخ ایسا فرماتے تھے معنی ان کے اختیار پر ان لیا ہے۔

ایضا مسئلہ مشافہت قیاس میں گرتے ہیں کہ ان کے نام قبول نیز فتاویٰ رضویہ
 جلد اول مسئلہ ۳۲ میں گتے ہیں

ان اخذنا بقول امامنا لیس - عقیدہ کہنے ہے امام کے قول کا نام تقلید شرعی نہیں

تقلید یا شریعت لکن نہ حق دلیل شرعی ہے کہ کوئی کاتب شرعی یا فقہی دلیل شرعی

اسا ہو تقلید صرفی لعدم معرفت ان اول الامر کہ امام کے شریعت میں ہے یہ تقلید شرعی

بائیں میرا تقلید یا تقلید الحقیقی ہر وہ ہے جو نہ حاشا میں تعلیمی کے تقلید میں ہو

ولا مسامحہ لمن الشرح و ہذا المراد تو شریعت میں کہی گئی ہے کہ اس میں تقلید کے

فی کل ما من دعت و تقلید قائل واقع ہے اس سے یہ مراد ہے وہاں خلق باری سے

السدق ابداً فی مسلوہ و ثبوت ستم ثبوت میں تقلید میں کرے یہ کہ قرآن و حدیث

التقلید العمل بقول الخیر من غیر ۱۲۷ ہے جس طرح عقیدہ کہنے ہے کہ امام و تبعہ

حجۃ کا خذنا فی و التبعہ من حدیثہ کا آپ جیسے سے ہیں و ہذا کہ امامی کا شریعت و علم

فالوجہ فی التبعہ علی حدیثہ و سلفہ کی عزت و تکرار کیونکہ میں ہے یہ تقلید و امامی

لو لا احیاء لیس منہ و کن العاصی الی ہذا حوالہ ہے کہ میں کیونکہ امام کا ہونا کیونکہ

المتقی و التبعہ الی الحداد و لا یحب الناس یومئذین جو میں سے ان دونوں میں

نیز مولوی صاحب بریلوی کی مستند فقہ حلی کی کتاب جس کے متعدد حوالے فتاویٰ رضویہ

جلد اول مسئلہ ۳۲ و مسئلہ ۳۳ میں جو میں تقلید شرعی حاشیہ شرح و تفسیر مشائخ میں ہے

ان کان لافضل اسوۃ و تقلید اسوۃ انھیں اقول یہ حق میں ہے بلکہ یہ دلیل پھر زوی ہا کے

فلا حرج من الجاہل یومئذین ہونہ میں ہے بلکہ تقلید یا ہی ہی کہتا ہے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی تقی علی صاحب رسالہ فی التبعہ و التعلیل و التعلیل میں

بریلوی صاحب میں گتے ہیں "جو لوگ تقلید میں پرانیت رہیں گے نام کے مسلمان نہ ہاوی گئے"

تقلید شخصی کی حیثیت شرعی اثرنا تقلید حقیقی جو مولانا شائع ہو رہی ہے جس سے اصل

حاشیہ شافعی مذمت و مکرر ہے جس کی توضیح مدلل و مفصل و نہ سلف و متقدمین اور خود مولوی صاحب

سے بکثرت قول کے ساتھ شروع کتاب میں گتے ہیں کہ تقلید یا سید خواہ اختلافات میں ہو

تو فرعیات میں مودات میں سے ہے کہ یہ کہ تقلید یا غیر دین و بعد کسی کے قول پر عمل کرنے کا نام ہے

اور جو دلیل کے ساتھ ہو جس طرح امامی شریعت و علم امامی کے ہر حصے کا مطلق عالم کے فتویٰ

پر عمل یا ان کے گواہوں پر امتداد و اس کا نام تقلید نہیں ہے بلکہ ثبوت صریح کتاب و حدیث و سنت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۲ سورہ بقرہ میں فرمایا۔

و اتبعوا ما آتاکم من الذکر و لا تتبعوا رجلاً غلیظاً "اور گواہ کہ دو گواہ پھر رسول میں سے"

اور پارہ ۴ سورہ مائدہ میں فرمایا۔

و اتبعوا ما آتاکم من الذکر و لا تتبعوا رجلاً غلیظاً "اور گواہ کہ دو گواہ پھر رسول میں سے"

انصاف کی۔

اور پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں فرمایا۔

و اتبعوا ما آتاکم من الذکر و لا تتبعوا رجلاً غلیظاً "اور گواہ کہ دو گواہ پھر رسول میں سے"

میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۷۱ اخیر کہ پیغمبر الشہادۃ النبی یاتی بشہادۃ قبل ان یشاہد ان رسولی

۱۷۲ اصل علیہ وسلم قطعاً اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ قسم

بشہادۃ و شہادۃ و شہادۃ و شہادۃ

مجھے ہے اور نہ پس افرار و غور و ان اگر جس قسم بدعت سے ہے

قبیل بدعت، سنت ۱۷

علی ہلہ ۱۱۱ شہید مرحوم اسوں فقہ مالکی میں فرماتے ہیں

نثر جہر بکثرة المقلدین باطل ایسے معتقدین کی کثرت سے ترجیح اقلیت و مسنون کو

للمسنون یقیناً احد المقلدین نہیں کسی کی تقلید کرنی چاہئے نہ عقیدہ صاحب نہیں

یورجیہ بالتقلید بالمعین ایسے یورجیہ کسی خاص مقرر شخص کی تقلید و جب ہے

نیر مولانا شہید مرحوم منصب مامست مالکی میں فرماتے ہیں۔

چنانکہ اجتہاد مجتہدین و قیاسات قاضی جس طرح کہ مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس کر کے دلائل

و تفسیر مقابل نفس قطعی ہی شود بلا وجہ کا قیاس اس وقت کہ نفس قطعی قرآن و حدیث

از پائے اختیار ساقط می گردد ہرگز عمل پر کے مقابل ہوتا ہے بل شک یا ہذا ہے سال

امور مذکورہ بر تقدیرین لغت نفس جا کر ہوتا ہے ہرگز عمل امور مذکورہ پر و صورت من لغت

غیبت و غیبتا ہے بہت اہل آں زمانہ نفس کے جائز ہیں ہے یہ فقہ و ان کی بہت غیبتا

ہیں یا دیگر لغت چند سے از مسائل فقہ ایسے چند مسائل فقہ یا دیگر ہے تاکہ اس مسئلہ سے

کی شود تا بایں جیلہ جان خود و اگر نہ صاحب کو سلطان و سنت کی بقا و احوال سے کوئی نہیں

سلطان وقت محفوظ و از مذہب بدخواہ امور مذکورہ کو دیکھئے سلاطین و امراء و سلاطین و امراء و

دایان مزہم و مقہم گردانند پس گردست پس روح شرع فریب کو ان سے سمکت

عظیم روح شرع اند میرسد گرچہ فقہان چنانچہ اگرچہ قاسم شرع قائم

قاسم شرع قائم ہی نماید۔

نیر مولانا شہید مرحوم تنویر امین مالکی میں فرماتے ہیں۔

چند عدا الناس فی التقليد و تعصیب بہت عدا ہے و ان نے تقلید کے اندھی اور تعصیب

فی الزمہ تقلید شخص معصی حق کیا ہے و زہم کر رہے ہیں ایک شخص مسیون کی

معصیہ لا احتیاج فی مستلزم متعوا تقلید کو اس تک کر ایک شخص میں اگرچہ اجتہاد کر کے

اعتدلی غیر مذہبی فی بعض المسائل کو تو قوت کر دے اور مع کوئی تقلید سوائے

دھندلہ ایسا کہ اللہ الہی اهلکلت اپنے امام کے پیچھے مسنون میں کسی اور ذہن و اعتدلی

الشیخۃ مذکورہ انصافاً شریفاً جاری ہے جس سے طاقت میں ہی لا شہد قرآن

علی ہلہ ۱۱۱ الشیخۃ قد

بلعوا انصافاً حور و را (مرد)

التصور من بقول من یزعمون

تقلید و ہو کلام اخذوا فیہا

واخذوا لورایات المسجورۃ الی

قول امامہ و الحق ثاویل

قول الامامہ و الی روا یاات

ان قبل واکا خالک ۵

ایضاً مالکی ولایت عمری کیف یجوز التزام

تقلید شخص معین مع تسکت

مرجع الی افرایات الثقلانہ فی

الشیخۃ علیہ وسلم و لہ فی

الدالۃ خلاف قول الامامہ

المقلد فان لم یقر بقول امامہ

غنیہ مشائخہ من المشرک کما

یبدی علیہ حدایت القومۃ ہی

عدی بن حاتم ۵

نعم من ہذا ان تباح شخص

معین یجوز یحک بقولہ و ان

ثبت علیہ لا قدر دلائل من المشرک

و ان کتاب و یا زلی الی قولہ مشکوفا

من المشرکین و حقا من المشرک

و المشرکین القوم کا یضاً موقوف

من مثل ہذا لا یقو بل یجیہون

کے کسی ایک شخص کے کسی ایک شخص کے

قرآن و انصافاً حور و را (مرد)

التصور من بقول من یزعمون

تقلید و ہو کلام اخذوا فیہا

واخذوا لورایات المسجورۃ الی

قول امامہ و الحق ثاویل

قول الامامہ و الی روا یاات

ان قبل واکا خالک ۵

ایضاً مالکی ولایت عمری کیف یجوز التزام

تقلید شخص معین مع تسکت

مرجع الی افرایات الثقلانہ فی

الشیخۃ علیہ وسلم و لہ فی

الدالۃ خلاف قول الامامہ

المقلد فان لم یقر بقول امامہ

غنیہ مشائخہ من المشرک کما

یبدی علیہ حدایت القومۃ ہی

عدی بن حاتم ۵

نعم من ہذا ان تباح شخص

معین یجوز یحک بقولہ و ان

ثبت علیہ لا قدر دلائل من المشرک

و ان کتاب و یا زلی الی قولہ مشکوفا

من المشرکین و حقا من المشرک

و المشرکین القوم کا یضاً موقوف

من مثل ہذا لا یقو بل یجیہون

ہندوستان و اقلیہ کے بعض مسلمانوں کے ساتھ
کسانیکہ اوشان برہمن و ہندوستان کے
ہندوستانیوں کا تعلق و تعلق کے سوال
و احد و جواب کی دستخطی و انجیل غریب
ساکشان لوانی و ہندو و ہندوستانیوں کے
الاسلام مولوی عبدالحی صاحب و
جہ الاسلام مولوی محمد اسماعیل صاحب
نادر ہندو علماء و فضلا و محققین
فرحت شمل نوہ برہمنین مندرجہ انہا
اطلاع گردید مشفق من از محادی مضامین
جواب اول چنان مستنبط میشود کہ
بزرگان مذکورہ کچھ دو چہار نادی معروفہ
کہ سند انہا پیش واقفان ایمان ظاہر
یاہر است ندیدہ اند غرض کہ انہا وراک
کتب و نیز معتبرہ کہ مذکورین میں ہر
اقتضی بہرہ وافی نشید اور نمودار تحصیل
علم فقہ و اصولی و غیرہ ہندو مت اندیش
اوقات در تحصیل منطق نمودہ اند و در سنی
انہم ہوا چہا ہر ان فن مذکور مال و اشکال
است و در صورت سند احوال چہا ہر ان
ساقط از پایہ اعتبار تصور ان کہ در برا حکام
انہا عمل نمودن سر اسراہ ضلالت و
بطالت پیہون است ازین عقاید
تشیع حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مومنین
را مامون و محفوظ دارد و توفیق طاعت

خود و ذری کند جواب ثانی نوشتہ تاج
المفسرین و فخر المحدثین سرآمد علمائے
محققین مولویین مومنین مطابق و موافق
احادیث قویہ و کتب اصول معتبرہ فقہیہ
است چنانچہ مقابل بہرہ و منطق نشان
تصحیح امر خود ثبت کردہ شد و لا حظہ باید
فرمود تاکہ اطمینان کلی خواہد گردید و فرستادہ
استقامت مذکورہ و صورت بودن بہرہ
و منطق و خود اراال محمد بن احتیاج
نداشت چنانکہ ایشان در علم تفسیر و
حدیث و فقہ و اصول و منطق و غیرہ
از فقہ کثر نیستند بہرہ و منطق نشان گویا
بہرہ و منطق فقہ است و غایت جناب
باری عز اسمہ کہ شامل حال مولویین
مومنین مست شکر این نعمت عظمیٰ و
کردن غنیق ائم حق علی و علیہ زیادہ تر از
بہرہ و منطق علیا فاکر گردانند و ہر اسنے
اشخاص میں اصل شریعت جمیع مومنین
و ہمیں عنایت الہی خواستگار موجب
نجات اخرویست کلمہ حق مولویین
نمود میں لایکے رہے انہا نے ربانی تصویر
ہر چہ امتیاج ان کمال باشد و برہمن
ایشان پیش خواہند کردہ انشاء اللہ تعالیٰ
برہمن شک و غمی ان دین خواہند گردید
و بہرہ و منطق حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مومنین
را مامون و محفوظ دارد و توفیق طاعت

را بظاہر تعریف و توصیف نمود تصور توان
 کرد لیکن ہمہ ادرحق بر وقتان واجب و
 لازم است لہذا ہم روشی در حق مناسب
 خدا قسم و ہر دو مستفاد ہفت تہ پر امیر سند
 قدس سیدش مطلع خواہن ز نور این
 وقت بسبب شغف طبیعت ہمہ ہمیں قدر
 گفتار و کمال جمال متذکر معجزہ غرضت
 و اللہ تعالیٰ بقول الحق و بکیدی السبیل
 لا یلزم علیک و اذک الله فی معاشکرم معلوم
 کہ گفتار انتظار باید کشید کہ اشخاص معلوم در
 عرصہ قریبہ اتوائے معافی صوم و صلوٰۃ
 بر چند دستاویز خواہند داشت بدلیل
 اینکه توبہ علی شہد علیہ و کم در چند تشریف
 فرما شدہ اند در بارے معافی زکوٰۃ اولی
 باشد فقط اتوائی (عبارت لغافہ) لغافہ ہذا
 در بلدہ گفتو در سرے معافی ثانی سیدہ
 بسای مطالعہ منشی صاحب خیر الدین
 برادر مولوی خیر الدین صاحب

اس خط کی نقل دیوان شمس الدین صاحب دیوان ریاست جہوڑ کی بیاض
 سند میں موجود ہے اور وہاں سے واسطہ مولوی کریم بخش صاحب ساکن جوہری
 ہانڈا واقع جہوڑ جناب مولوی امیر احمد صاحب مرحوم ہسوانی کے پاس پہنچا اور یہی خط
 ہے کہ دست منشی احمد صاحب تمام حکم مناسب واقع ریاست جہوڑ کے پاس کی موجود
 ملا ادر بعض دوسرے برسی کی بیاض میں بھی اس خط کی نقل ملی اور مولانا امیر حسن مرحوم
 نقل کرتے ہوئے اصل خط مولوی کریم بخش صاحب گھنوی کے پاس موجود تھا ہم نے
 چشم خود دیکھا تھا و اللہ تعالیٰ اعلم فقط ارسال ریاست جہوڑ ۲۲ محنت علی التمام قانع البدتہ

حضرت استاد مولانا مولانا حنیف الشریک صاحب مرحوم مراد آبادی مطبعہ مطبعہ
 مراد آباد مرحوم مولانا مولانا سلطان بنی است ۱۸۹۲ء

تصدیق و تائید خط ہذا مولانا سید میاں محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی
 محدث دہلوی کو اسرار و مالشیں مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی خط بالا مذکورہ موسومہ
 الحیاء بعد الحماۃ (مشتا) میں چشم دید مند و ذیل الفاظ میں اس خط کا تذکرہ کیا گیا ہے
 سید احمد صاحب کا مشن ہدایت خلق کے لئے دودہ کرتے کرتے جب گھنوی پہنچا اور وہاں کے
 علماء کے کاموں میں ایسی صلاحیتیں پڑنے لگیں جس کے سننے کے وہ لوگ شوگر نہ تھے تو ایک
 بزرگ مولوی خیر الدین صاحب نے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کے حضور میں ایک
 مسئلہ پیش کیا جس کے نتیجہ میں ان کی جو عرض اعلیٰ ملی اس کو بھی لکھ دیا کہ مولوی اسماعیل صاحب
 وغیرہ نے جو سفر کیا ہے اور وعظ و تذکرہ کر رہے ہیں آپ کی اجازت سے یا اپنے ارادہ
 سے اس کے جواب میں شاہ صاحب نے خیر اس کے کہ ان کے فتویٰ کا جواب لکھیں
 صرف اس قدر اپنے دست خاص سے لکھا (جس کو جامع ادوات نے چشم خود دیکھا ہے اور
 جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ خود الان عبدالمی اسماعیل در حالیکہ وہاں موجود ہیں تو اس فقیر
 کو جواب مسئلہ کی طبیعت دینی فصول ہے جو کچھ دینا انت کرنا ہوا ان لوگوں سے دیا انت
 کر لیتے ان کا کہنا عین فقیر کا کہنا ہے فقط

نیز تذکرہ نوشیدہ حمد دوم مسئلہ ۲ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی میں بالفاظ ذیل مذکور ہے
 "ایک باریہ دونوں حضرات گھنوی تشریف لے گئے تھے وہاں پہنچ کر اہل ہند پر مرج کی فرضیت
 کا مسئلہ بیان فرمایا گھنوی کے علماء ان کے مخالف ہوئے اور دلیل پکڑی ان ضعیف فقیر دینوں
 کی جن میں دویا سے شوق کیا میں ہندو سجاد عاشق ہے غل اس طریق لکھا ہے عرض یہ بات
 لطیفی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول دونوں فریق فیصلہ بھیجنا چاہیے اہل گھنوی نے شاہ صاحب
 کو کھادیاں سے جواب آیا کہ ان دونوں صاحبوں کو میرا قائم مقام کچھ اور فقیر کی رائے بھی یہی
 ہے کہ اہل ہند پر مرج فرض ہے فقط"

ناظرین کو ام پر انداز کتاب و ماہتاب کے روشن ہو کہ جناب شاہ صاحب نے مولانا شہید

سید خیر احمد بر سر شہید محمد شہید از مولانا ادر علی صاحب ندوی ص ۶۱۸-۶۲۰ (۲۰۰۰ء)

